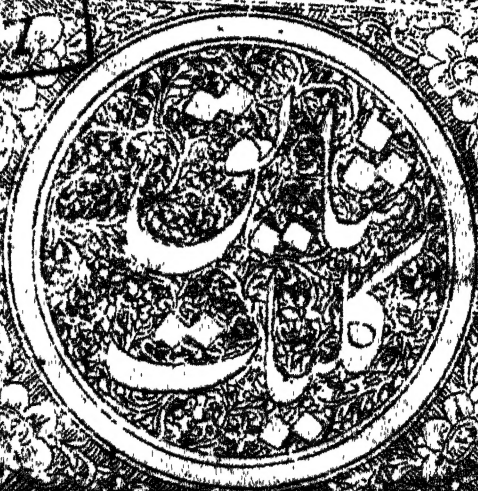


از کتب معتبره کتبخانه امیرالمؤمنین علیه السلام

الحمد لله الذي جعل في كتابه نوراً من نور الأنبياء صلوات الله عليهم أجمعين
في كتابه العزيز في شرح أصول الشريعة من تصنيف شاعر مداح
في كتابه العزيز في شرح أصول الشريعة من تصنيف شاعر مداح

Checked
1987



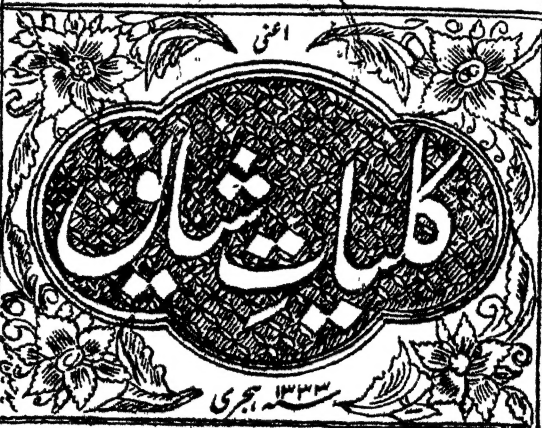
مكتبة اميرالمؤمنين عليه السلام
مكتبة اميرالمؤمنين عليه السلام

مكتبة اميرالمؤمنين عليه السلام

CHECKED

وَمَا اسْأَلُكَ إِلَّا الْجَنَّةَ مِنَ الْبَارِئِينَ

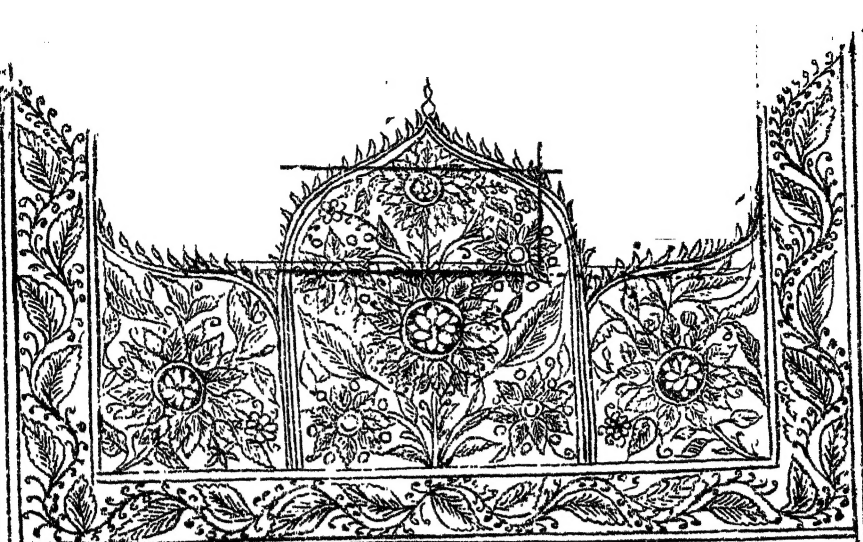
الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
بني صلعم جناب مولوی میر اعظم علی صاحب درویش صاحب شایق مفتی اول حیدر آباد دکن



صاحب فرمایش جناب سید عبدالقادر صاحب تاجرت کتب چارمینار حیدر آباد دکن
و صاحب فرمایش جناب احمد حسین صاحب تاجرت کتب چارمینار حیدر آباد دکن

شیخ الطاهر عثمانی کتب حیدر آباد دکن

کتب غلام رسول



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دل پُر داغ ہے گلشن خدا کا
تاشا دیکھ تو بھی بن خدا کا
ازل سے پاک ہے دامن خدا کا
یہی دانہ بنے خرمن خدا کا
یہی ہے وادی امین خدا کا
عدو احمد کا ہے دشمن خدا کا
پھلا پھولا رہے گلشن خدا کا

ہمارا سینہ ہے بسکن خدا کا
یہ سچ ہے مَنْ لَهُ الْمَوْلَى لَهُ الْكُلُّ
بری ہے ہم سے عقل و گمان سے
محبت بڑھتے بڑھتے عشق ہو جائے
تجلی ہے عیان میدانِ دل میں
خدا کا دوست ہے ہر دوست امن کا
رہے تازہ گل باغِ محبت

بہت دنیا میں تر سے لوگ شایق
کرنیکے خشرمین درشن خدا کا

سچ ہے کہ یہ مقدور نہیں ماؤ شما کا
وہ بند ہوا جاتا ہے اسچا عقلا کا
ہے یہی دھوکا تھا الست میں یلا کا

بندوں سے ادا و صف ہو کس طرح خدا کا
دیچون دیچگون ذاتِ بری عقل و گمان سے
وہ رنگ ازل و در ہو دنیا میں پھسا ہون

<p>ہستی و عدم دو وزن اس انداز کے صدقے جو مانگئے وہ دیتا ہے پرواہ نہیں اُس کو ہر شے کی صفت تجھ میں ہے اے آدمِ خاکی گو لاکھ گنہگار تھا لیکن سہرِ محشر جب بات یہ ٹھہری ہے کہ اللہ غنی ہے رحمت کا سزاوار گنہگار ہے زاہد</p>	<p>اک رنگ فنا کا ہے تو اک رنگ بقا کا اخلاص سے اُٹھے تو سہی دست و دعا کا کس مجمعِ اوصاف نے کہیں چا ترا خا کا بخشنا مجھے اللہ رے کرم میرے خدا کا بندوں کی ادائیں بھی ہوا انداز گدا کا یہ دستِ خطا میرا محرک ہے عطا کا</p>
<p>کیا خوف مجھے حشر کا اور قبر کا شایق اصحاب کا ہوں دوستِ محب آلِ عبا کا</p>	<p>کیا خوف مجھے حشر کا اور قبر کا شایق اصحاب کا ہوں دوستِ محب آلِ عبا کا</p>
<p>کیا بیانِ رتبہ ہوا ہے احمد و نشانِ تیرا یعنی اللہ سے دلے اور قتلے اونے کید کفار بھلا تجھ پہ اثر کیا کرتا بھول جانا نہ کہیں حشر میں ہمراہ رکھنا روحِ ہنستی ہوئی جانیگی سوئے خلدِ برین ایک دن فیضِ قدم سے اسے تازہ کر دے گو گنہگار ہوں یہ آرزو ہے اے مولا تجھ میں اکتائی کی اک شان نظر آتی ہے ہاں اوجھ بھی ہو کرمِ شمعِ شبستانِ کرم دیکھ کر گئے شفاعت تری ہاتھ نہیں نبی</p>	<p>شبِ معراج وہ انداز وہ سامانِ تیرا ایسا رتبہ نہیں دیکھا ہے مگر ہاں تیرا ہر جگہ تھا ترا اللہ نگہبانِ تیرا ہے ازل سے ہی گنگاروں پر احسانِ تیرا ترغیم سامنے ہو کر رُخِ خندانِ تیرا دلِ پرور غم ہمارا ہو گلستانِ تیرا حشر میں ہاتھ مرے اور ہوا مانِ تیرا اک شکافِ دروحدت ہے گریبانِ تیرا میرے دل میں بھی رہے نورِ خشانِ تیرا لوگ کھ اٹھیں گے ہے حشر کا میدانِ تیرا</p>
<p>اے صبا کہت گذر ہو جو ترا طیبہ میں حیدر آباو میں شایق ہے پریشانِ تیرا</p>	<p>اے صبا کہت گذر ہو جو ترا طیبہ میں حیدر آباو میں شایق ہے پریشانِ تیرا</p>
<p>بھلا کیا ہو سکے ہم سو بیانِ صدیقِ اکبر کا</p>	<p>خدا کی جب کہ ہے سارے ہاں صدیقِ اکبر کا</p>

<p>ابھی تک قرب ظاہر ہے رسول اللہ صوا کا ہوئے ہیں مسند آرائے خلافت آپ ہی پہلے لیا ہے آپ نے صبح شب معراج یا احمد خدا نے ثانی اثنین ادا ہانی انوار فرمایا نبی کے بعد کہتی تھی زبان حال سے ہر شے خم ابرونی تو چون یا و آمد دل بدر و آمد نجانے حشر تک دل سے مرے الفت مرے اللہ عدوان کا رہے خوار و ذلیل و خستہ و ابتر مسلمانوں کی یون تقدیر اپنی ہو تو اچھا ہے</p>	<p>ہے آغوش محمد میں مکان صدیق اکبر کا نشان بے نشانی تھا نشان صدیق اکبر کا صداقت میں بہت کچھ امتحان صدیق اکبر کا کرے کیا وصف پہ میری زبان صدیق اکبر کا گیا افسوس جو تھکا قدر دان صدیق اکبر کا امامت اور وہ رونما نگہان صدیق اکبر کا عطا کر مجھ کو عشق جاودان صدیق اکبر کا محب ہو یا الہی شاد مان صدیق اکبر کا کہ سہراؤں کا یارب آستان صدیق اکبر کا</p>
--	---

و عالجھے یہی ہے رات دن شام و سحر ہر دم
الہی ہو دل نشانی مکان صدیق اکبر کا

<p>یہ دل ہو آتش نا حضرت عمر کا بلا شک کا شیف وحی خدا تھا خلیفہ اور راتوں کو کرے گشت خلیفے دو سرے بین مصطفیٰ کے یہ ہے ہر امتی کو حکم احمد ملا ہم کو جو آرام تراویح نہ کیوں ہر بات راہ راست کی ہو فتوحات اتنے یہ باعث ہو کن کا رہے ہر لحظہ سرور و مہمان الہی ہوئی سبیت و مین بس جس نے دیکھا</p>	<p>تصور ہو خدا حضرت عمر کا کلام حق نما حضرت عمر کا عجب کچھ عدل تھا حضرت عمر کا ہے چرچا جابجا حضرت عمر کا کیا کرتا تھا حضرت عمر کا یہ سب ہے آسرا حضرت عمر کا نبی تھا رہنا حضرت عمر کا یہ ہے فیض علا حضرت عمر کا زبان پر ذکر یا حضرت عمر کا وہ روئے با صفا حضرت عمر کا</p>
--	---

<p>اللہ کی مرضی عثمان غنیؓ کا لیکن یہ دعا ہے</p>		<p>جو ظلم کے درپے تھے سمجھ اُن کی تھی اُلٹی کیا رتبہ تھا افسوس کسی نے نہیں سمجھا بندہ ہے تیرا گو کہ بُرا ہے کہ بھلا ہے</p>
	<p>ہو عشق الہی دل شایق میں بھی پیدا عثمان غنیؓ کا</p>	
<p>میرا دل پُر درد ہو کا شانہ علیؑ کا ہاتھ آگیا ایدل جسے پیسا نہ علیؑ کا کیا خوب تھا وہ جلوہ مستانہ علیؑ کا اللہ سے رتبہ نہیں بیگانہ علیؑ کا میرا دل بیتاب ہے پروانہ علیؑ کا کیا زور تھا اے ہمت مروانہ علیؑ کا ہے شان نبی جلوہ جانانہ علیؑ کا اللہ کا گھر بن گیا کا شانہ علیؑ کا ہو مجھ سے ادا وصف تو حاشانہ علیؑ کا جو شخص کہ ہو دشمن بیگانہ علیؑ کا</p>		<p>آنکھوں میں رہے جلوہ جانانہ علیؑ کا صہبائے ولایت سی ہوا بس میں مشار ہجرت کا وہ دن اور شہ دین کا وہ بستر اسماءؓ اکبریٰ میں عیان نام علیؑ ہے اُس شمع شبستانِ ولایت پہ فدا ہے ہاں شانِ ید اللہ درخیز سے ہے ظاہر مفہوم یہی لحک لکھی کا ہے اے دل کعبہ میں ولادت ہوئی مسجد میں شہادت چوتھے ہیں خلیفہ شد ابراہیمؑ کے حضرت اُس کا نہیں وارین میں بے شبہ کھکانہ</p>
	<p>شایق کی دعا ہے یہی ہر لحظہ و ہر دم یارب تو بنا دے مجھے دیوانہ علیؑ کا</p>	
<p>طاہر روح کو طیبہ کا چمن یاد آیا مجھ کو معراج کا بیساختہ پن یاد آیا ختمِ ابرو ترا جب قبلہ من یاد آیا روح کو اپنا وہ گم کردہ وطن یاد آیا</p>		<p>مجھ کو اے دل جو میرا شاہِ زمن یاد آیا ہائے وہ نیچی عبا اور وہ براقِ نبوی دیکھ کر طاقِ حرمِ تھام کے دل بیٹھ گیا عاشقوں کو ہی یہی باعثِ مستی ایدل</p>

<p>وصل ہو تب بھی کہوں گا کہ وہ تھا اور مزا سو نگہ کر نگہت کیسو بنی دل نے کہا ہے مجھے رکھتا ہوں تو کیوں میری احمد سے جدا ہجر و ندان بنی میں جو گری آنکھ سے اشک دل میں کر لے جو خیال گل خسار بنی التحیات پڑھی میں نے جو امین نماز لب رنگین محمد سے تناسب کیا ہے</p>	<p>ہجر احمد کا مجھے رنج محن یاد آیا کس حقارت سے مجھے مشک ختن یاد آیا کیا کوئی ظلم نیا چرخ کہن یاد آیا دیکھ کر آب مجھے دُرِ عدن یاد آیا مجھ کو کثرت میں بھی وحدت کا چمن یاد آیا ترا اللہ سے انداز سخن یاد آیا یاد میں اوس کے عجب لعل یمن یاد آیا</p>
---	---

گر مدینہ میں خدا بھیجے مجھ کو شایق
سجھول کر میں بھی کہوں گا کہ عدن یاد آیا

اے پیرِ رے غوث الاعظم محبوب خدا معشوق خدا
وے رازِ خدائی گے محرم محبوب خدا معشوق خدا
تو شاہِ مرا میں تیرا گدا میں خادم ہوں تو ہے آقا
مجھ کو ہے یہی بس جاہ و حشم محبوب خدا معشوق خدا
فرقت میں مدد کیجے مری پنجے میں ہوں ان کے جان مری
سوز و غم و درد و رنج و آلم محبوب خدا معشوق خدا
نہروم ہو خیالِ روئے روشن اے قبلہ من اے کعبہ من
ہر خانہ دل ہے شکلِ حرم محبوب خدا معشوق خدا
تم نور بنی وہ نور خدا کیا لطف زالا ہے آہا
اس شکلِ حدوثی میں ہے قدیم محبوب خدا معشوق خدا
ہوں تشنہ شراب و حدت کا سیراب تو کر جلدی مولا
اے چرخِ ولایت ابرکرم محبوب خدا معشوق خدا

یون ہجرین گذرے عمری ہو دیان ترایا وتری
 دن کو مونس شب کو ہدم محبوب خدا مشوق خدا
 قسمت کی بلائیں لے لین گے جدم کہ نہ نظر و بکھین گے
 بغداد کا کو چہ ہوا و رہم محبوب خدا مشوق خدا

ہے عرض یہی یا پیر مرے یا پیر رہے جاری دل سے
 چلتا رہے جب تک تن میں دم محبوب خدا مشوق خدا
 ہوں بند جو آنکھیں وصل ہو بان کھل جائیں تو فرقت کا ہو سما
 اک مجھ میں غم شادی میں ہم محبوب خدا مشوق خدا

شایق کی سہی ہے تجھ سے دعا و وسوم ہو جبین سانی کا نثر
 سر میرا ہوتیرے پاک قدم محبوب خدا مشوق خدا

اوسے کا نور آنکھوں میں اوسے کی دلیں گھر نکلا
 بلا کا توڑ ہے ظالم کلیجے توڑ کر نکلا
 کہ سر سے پاؤں تک و اماں منجھو ٹھکر نکلا
 یہ کیا آنسو کو بدلے آنکھ سے خون جگر نکلا
 قیامت ہو گئی پرچہ ہر وقت نگر نکلا
 اسے ہم باخبر سمجھے تھے وہ تو بیخبر نکلا
 وہ ابرو تان کر نکلا کہ خنجر کھینچ کر نکلا
 تڑپتا تن او مٹھکلا اچھلتا سر او مٹھکلا

ازل سے جستجو میں جس کے ہو ایک تر نکلا
 سنگر تجھ سے ہے بڑھکر ترا تیر نظر نکلا
 قیامت میں بھی ظالم نے حیا کی انتہا کر دی
 خیال اب تو ہماری سرخروی کار ہے ظالم
 ہزاروں فتنہ خوابیدہ اک ٹھوکر میں جاگ اٹھے
 یہ کیجے میکشی سے کرویا انکار زا ہرنے
 او ہر تیور میں بل آیا او ہر سہرچک گیا میرا
 زمین کوئی جانان بھی عجب گنج شہیدان ہے

بڑا ہوشر کا نام رکھا وصل کی شب بھی
 ہمارا عاشق تیری نہ ان سے رات بھر نکلا

سربکف شوق سے گو کو چہ قاتل میں رہا
 سر فدا کرے کارمان مکرول میں رہا

شکل لیلیٰ وہ رہا جب نئے محل میں رہا
 دیکھنے والوں کی آنکھوں نے اُسے دیکھ لیا
 آج تک حوصلہ سحر کشتی کم نہ ہوا
 کبھی زندان میں اگر نالہ موزوں نکلا
 لاکھ حجت ہونی سوطرح کی تکرار ہونی
 ناوک افکن ترے ہاتھوں کے تصدق جاؤں
 کب تری بزم سے اٹھتی نہیں فتنے او شوق
 دفن کر کے تجھے احباب ہو سب واپس
 شوق بسمل نے اچھا لاپے دم قلیق رنگ
 وصل کا ذکر کیا میں نے بہت خوب ہوا
 فصل گل جاتے ہی زروی رخ گل چھپائی
 وصل کی رات کا وہ لطف کوئی کیا جانے
 تھا وہ تیرا ہی تو عکس رخ روشن اسے شوق
 دعوئے ہمسرے روئے منور تیرا
 وصل میں وہ تجھے سینہ سے لگا کر بولے
 جان دے کر بھی تہ خاک نہ پائی راحت
 یحیر الفت میں مرا جسم ہے تنگلے کی مثال
 سر مقتل چوڑا رنگ رخ بسمل کا
 نہ تو موت آئی مجھے اور نہ وہ شوق آیا
 یا س کہتی ہے نکل آرزو کہتی ہے ٹھہر
 شوق کہتا ہے پھونچ جاؤ گا میں مقصد تک

کبھی آنکھوں میں کلیجہ میں کبھی دل میں رہا
 لاکھ وہ پردہ نشین پردہ حامل میں رہا
 ہر گھڑی سینہ سپر میرے مقابل میں رہا
 آفرین باد کا اک شور سلاسل میں رہا
 اُن کو اصرار وہی دعویٰ باطل میں رہا
 بن کے ارمان تزا تیر مرے دل میں رہا
 حشر بھی سر کو پٹکتا تری محفل میں رہا
 ساتھ میرے نہ کوئی پہلے ہی منزل میں رہا
 داغ بن بن کے لہو خنجر قاتل میں رہا
 تھا زبان پر جو میری اب وہ تری دل میں رہا
 ہاں مگر رنگ خزان شور عنا دل میں رہا
 یا ترے دلین رہا یا یہ مرے دل میں رہا
 سوز بن کر ترے رخسار کے جوتل میں رہا
 داغ بن بن کے ہمیشہ مہ کا تل میں رہا
 اب کوئی اور بھی ارمان ترے دل میں رہا
 ایک شکل سے چھٹا دوسرے شکل میں رہا
 کبھی سیلا ب کبھی دامن ساحل میں رہا
 بن کے عکس آئینہ خنجر قاتل میں رہا
 مدعا ہائے مریو لکا مرے دل میں رہا
 نزع میں دم بھی عجب طرح کی شکل میں رہا
 ضعف کہتا ہے کہ میں پہلی ہی منزل میں رہا

جس نے جو مجھ کو کہا ہے مری و دلین شایق
چار گھر سے جو ملا و امن سائل میں رہا

عشق رف رف سوار ہونا تھا	مجھ کو یوں افتخار ہونا تھا
تزع میں وصل یار ہونا تھا	اس خزان میں بہار ہونا تھا
سارا ارمان دل پہ کھجباتا	سامنے کوئے یا رہونا تھا
یا دانی مجھے بگاہ بنی	تیریہ دل کے پا رہونا تھا
جان آنکھوں میں ہے دم آخر	آج ویدار یا رہونا تھا
المدو تو بھی اسے خیال ہی	ہجرت کا غمگسا رہونا تھا
ہے اشارہ ترے عناصر کا	عاشق چار یا رہونا تھا
جان عالم کو کچھ خبر ہوتی	دل کو کچھ اضطرا رہونا تھا
خوب ویدار کا مزاملت	دلین اپنے وہ یا رہونا تھا
نر ہے دلپہ کیون کدورت ہجر	آئینہ میں غبا رہونا تھا
ہائے نظارہ پاک گنبد کا	مجھ کو بھی ایک با رہونا تھا
کوئے احمد ہی میں پڑا رہتا	مجھ کو کچھ اقتدا رہونا تھا

لوٹ خاک پر دینے کے
شایق خاکسار ہونا تھا

ملا میم محمد سے پتا میم محبت کا	مبارک عشق ہریدل بنی کی پاک صورت کا
مرادل شادی ہان ہان فرق وصل احمدین	نہ پروا مجھ کو و فز کی نہ میں خلیان ہون جنت کا
ز عشق ناتمام ما جمال یا مستغنیست	مزا ملتا ہے اپنے ہی کو بر اپنی محبت کا
بنی کے گنبد انور کے آگے ہو جبین سانی	ستار اک چمک اٹھ گیا یا رب میری قسمت کا
اغثنی یا رسول اللہ وظیفہ ہے مرا ہر دم	ازل سے سیکھ آیا ہوں فقر و استعانت کا

بلا لوجہ طیبہ میں دکن میں رہوں کتبک
اگر دم نکلیے یوں میرا نہی قسمت خوشا طالع
میں اپنی ہی میں اُن کو دیکھ کر اپنی بلا میں یوں
جوا نکھ میں بند کرتا ہوں تو جلوہ دیکھ لیتا ہوں
ہر اک گل میں نہان ہر شان یکتا کی خد شاید
ریاضت کر نوا لائمت عقبی کا مالک ہے
خلیفہ چارہ میں لیکن ملا صدیق کو رتبہ
حکومت میں عمر کی کیا مزا لیتا تھا ہر اک کو
نظر آتا تھا بس عثمان ذی النورین میں جلوہ
شرف حاصل ہوا حضرت علی کا بیل نادان

کبھی تو بدلے شام چل دین میری قسمت کا
زبان پر یا محمد روبرو جلوہ ہو حضرت کا
نیا ہو ڈھنگ سب کی حیرت میری حسرت کا
عجب کچھ اللہ اللہ فر فر خلوت میں جلوت کا
رہے تازہ ہمیشہ یا خدا نگزار وحدت کا
جہاد نفس سے یوں مال ملتا ہے غنیمت کا
صدقت کا عبادت کا سخاوت کا رفاقت کا
عدالت کا فراست کا سیاست کا خلافت کا
ریاضت کا شرافت کا قربت کا شہادت کا
ولایت کا امامت کا سیادت کا شجاعت کا

۱۸۹۱ء
۱۷

مجھے تو یاد شایق خوب اللہ جمیل ہے
خدا کو عشق پھر کیونکر نہ ہوا حمد کی صورت کا

یا بٹی رنگ ہر اک میں ہے خود آرائی کا
مجھ کو طیبہ میں جو بچھو نچائے مرا بخت رسا
و صفی احمد تو خدا خوب کیا کرتا ہے
میرے یوسف کا نظارہ ہی اگر ہے منظور
آرزو جس کو ہے اُن کی مجھ کو اُس کی حسرت
آنکھ ہو بند ترے جلوہ میں میں مجھ رہوں
میری آنکھوں سو مرو دل سو کوئی پوچھے مزا
حشر میں اپنی ہی اعمال سے رکھنا امید
وہ ریاضت وہ شہادت وہ مصیبت وہ پلا

اور انداز ہے کچھ تیرے تماشا سانی کا
ورا حمد یہ ہے کچھ لطف جبین سانی کا
میں ہوں بندہ مجھے یا راہدین گویاں کا
جلوہ آنکھوں میں ہر حقوب کی بینائی کا
میں تمنائی ہوں احمد کے تمنائی کا
اس لئے شغل پسند آیا ہے تنہائی کا
پیری پکستانی کا زیبائی کا رغنائی کا
یا پ بیٹے کا بھروسہ نہ بہن بھائی کا
آل احمد کو بلا رتبہ شکیبائی کا

رنگ ہے جلوہ وحدت تری زیبائی کا	تیرا ہمسر نہیں دنیا میں خدا شاہ ہے
بس ہے تجھ کو ترا ولد ار محمد پیارا خوف شایق تجھے کیا حشر کی رسوائی کا	
<p>آگ میں ڈال سی پہلو میں بلا سے نہوا ہائے افسوس کہ کام اتنا صبا سے نہوا تندرست آپکا بیمار دوا سے نہوا حشر میں ڈر سی کچھ خوف ورجا سے نہوا کون کہتا ہی تہدین وصل خدا سے نہوا کبھی ہمسرا دل عرش علا سے نہوا وہ مقابل کبھی تیرے کف پا سے نہوا کون کام نئی کے رفقا سے نہوا دل مرا خوش کبھی دنیا کی غنا سے نہوا کام غفلت کا کبھی اہل صفا سے نہوا بال یکا بھی مرا فضل خدا سے نہوا</p>	<p>عشق جس دل کو شہ ہر دوسرے نہوا حال کہتی مرا طیبہ میں مرے احمد سے ہجر احمد کی مصیبت سے رہائی دیتی فرقت وصل محمد کا مزا جس کو ملا صاف مطلب ہو دلی اور فتلی کا یہی نہوا نور خدا جلوہ سنا جلوہ فزا چاند کو کچھ نہیں نسبت تری رخ سوا شاہ مال تو مال ہی ہے جان تراوی اپنی یا خدا مجھ کو گدائی ہو محمد کی عطا چشم جوہر میں نہیں آئینہ کی خواب نہبان گو گنگھار تھا لیکن تھا وسیلہ اچھا</p>
شعرا چھو ہون تو چھو میں بُری ہون تو بُرے نعت ہی لکھیں یہ شایق شعرا سے نہوا	
<p>اُسے ہر شے میں آئینہ نظر جلوہ خدائی کا کہ صد نہ نہیں سکتا نہیں ابتوجہدائی کا ہوا ہی دیدہ حق میں مرا کا سہ گدائی کا میں سمجھو گا اثر میری قیامت کی سائی کا رگ جانسی مزا و لکھو واجب آشنائی کا</p>	<p>مزا جس کو ملا ہے مصطفیٰ کی آشنائی کا بلا لو پاس قدموں کے مجھے یا سید عالم خدا کی واسطے اپنے ہر اک جلوہ کا صدقہ دو نظر اوس گنبد انور پہ جہدم مری پڑ جائے سمجھ میں میری اُسم آہل الوریڈائی</p>

مجھے تو رحمتِ عالم کی رحمت کا بہرہ دے ہے
 کسی دن تو نظر آئیگا اس بین نور احمد کا
 ہر اک شے میں ہر اک بین جب نظر کی غور مینے
 وہاں تھی لن ترانی ان متی کا یہاں نغمہ
 گنگا گارو نہیں میدانِ محشر خوف کی کچھ جا
 نظر کی جس نے اکدم ہو گیا سوجان سے صدرتے
 کہا اللہ کی رحمت نے بھی محشر میں جلا کر

کسی کو زہد کا ایدل کسی کو پار سائی کا
 خیال اسو طو کرتا ہوں میں دلکی صفائی کا
 چمکتا ہے وہی ذرہ نبی کی روشنائی کا
 کلیم اللہ حبیب اللہ میں ہے رمزِ آشنائی کا
 محمدؐ نے لیا ہے وہ امت کی رہائی کا
 عجب انداز تھا اپنے نبی کی دلربائی کا
 گنگا گارو مسز الوطی کی مصطفائی کا

خیال و نیوی میں بھنس بجائے اپکا شایق
 مدد کیجے بھی ہے وقت اب مشکل کشائی کا

عاشقوں کے دل سے چھو عشق احمد کا مزا
 او مسلمانو ہون کنتہ تجبوتن سے صاف
 دیکھنے والے ہر اک شے میں ہن اس کو دیکھتے
 کوئی چیز اچھی نہ ہو معلوم جز محبوب کے
 اس میں جو اک وہیاں رہتا ہو وہ اُس میں ہون
 شغل دید مصطفیٰ میں جو ہو جاتا ہوں جب
 شہر طیبہ میں نظر ہو گنس بد پر نور پر
 روز محشر دے اگر قدرت مجھے میرا خدا

اس مزے میں لے رہے ہیں اور وہ کیا کیا مزا
 چاہئے ہر ہر کے دل میں ہو محبت کا مزا
 نام شیریں میں محمدؐ کے ملا آہ مزا
 اُس گھڑی ملتا ہے دل کو کچھ محبت کا مزا
 سچ توبہ ہو وصل سے فرقت کا ہے اچھا مزا
 کیا کہوں ملتا ہو میری دل کو بھی کیا کیا مزا
 موت آئے جیتے جی لجا ئے مرنے کا مزا
 دشمنانِ مصطفیٰ کا وان چکھا دو کا مزا

کیون نہ ہو باعث ہے یہ عشق رسول اللہ کا
 واہ شایقِ شعر میں ہے آپ کے اچھا مزا

آئیگا راستی پر اس دم چلن ہمارا
 کہدے کا بلبل دل یہ ہے چمن ہمارا

جب رہنا ہے گا شاہِ زمن ہمارا
 آئے نظر ابھی حرم بہار طیبہ

مشہور جو عدم ہے وہ ہے وطن ہمارا
 بے کار محض ہو گا اک دن یہ تن ہمارا
 اس وقت لطف دے گا یہ بالکلین ہمارا
 تو صیف میں ہے اونکے قاصر دہن ہمارا
 سچ ہے کہ ذوالکرم بھی ہے ذوالمنن ہمارا
 فانوس وار ہو گا یہ سپر دہن ہمارا
 اچھی خوشی دکھائے رنج و محن ہمارا
 مرقد میں بھی رہے گا قایم سخن ہمارا
 نعت محمدی ہو ہر دم سخن ہمارا

ہستی سے دل لگانا مشرب نہیں ہوا پنا
 ہے جان ہی میں جانان کھدی رینت روحی
 ہانکے رسول ہلو جسدن بلا میں نزدیک
 ہوں جن کی وہ بھی قرآن میں سراسر
 محشر میں عاصیوں کو خوف و خطر ہی کیا ہے
 ہوشیہ نورا حمد جس وقت ہم میں روشن
 فرقت کا روز یارب اب وصل ہی بدلی
 ہم عشق احمدی میں ثابت قدم یہاں ہیں
 ذکر رسول ہم سے چھوٹے نہ یا الہی

مشائق یہی ہماری خالق سے التجا ہے
 اچھا رہے ہمیشہ شاہ دکن ہمارا

اے خادمو یہی ہے طریقہ نجات کا
 اللہ سے اثر ہے حضرت کی بات کا
 لفظوں میں ڈھنگ اکیا عین الحیات کا
 پر تو پڑے غلام پہ نور صفات کا
 کیا رمز ہے کچھ اس میں حیات کلمات کا
 انسان ہی میں وصف ہو کل کائنات کا
 تیسری کرا متون میں اثبات کا
 دھوکا ہوں پہ عید کا شب پر برات کا
 کیا اعتبار زندگئی بے ثبات کا
 گل ہو کہ میں چراغ نہ میری حیات کا

دل میں بہر وہ ہوشہ جیلان کی ذات کا
 جس نے سستی ہوا وہیں دل ہو غلام غوث کا
 جب شعر میں رقم ہوا وصف جناب غوث کا
 اے ذات غوث المدد ای غوث النیاس کا
 یا پیر تن میں آمد و شد کیوں نفس کی ہے
 کیونکر ملے نہ اشرف مخلوق کا خطاب
 تجھ میں نہاں ہے پیر مرے نور مصطفیٰ کا
 یوں عشق پیر ہی میں خوشی سے بسر ہو عمر کا
 یا پیر مجھ کو جلد بلا لو قدم کے پاس کا
 و کھلا دے یا خدا مجھے بندگی فضا کا

شایق یہی ہیں کہتے غلامان و ستگیر
ہم کو گھمنٹ پیر کے ہے التفات کا

ہے مرا کعبہ خم ابروئے فخر انبیا
میرا مدفن ہوا کہی کوئے فخر انبیا
ہے نہان ہر پھول میں خوشبوئے فخر انبیا
ہاتھ آیا دامن گیسوئے فخر انبیا
تھی جویا و قامت دلجوئے فخر انبیا
ترع میں آئے نظر گروئے فخر انبیا
قافلہ جو ہو روانہ سوئے فخر انبیا
تھا جو بازوئے علی بازوئے فخر انبیا

خم نہ ہو کیونکر میرا سر سوئے فخر انبیا
آرزو ہے خاک میں طیبہ کے یہ لجاؤ خاک
ہے انانی نور سے ظاہر ہر ایک میں ان کا نور
ہم سیاہ کارون و ایدل کیا سیاہ کاری کا ڈر
نخل طوبے سے لپٹ کر خواب میں روئے لگا
ہر مصیبت رحمت فر دوس بننے کی مجھے
یا خدا جھکوا اوس کی کے ساتھ کرو نہ ضرور
لمحہ لمحی کا منظر تھا درخیز کا حال

کیون نہ ہو شایق فدائے یار غار معطف
ہے مکان صدیق کا پہلوئے فخر انبیا

نظارہ ہو سید البشر کا
ہوں منتظر آہ کے اثر کا
بتلا دو پتہ نبی کے گھر کا
انداز ہو مجھ میں بیخبر کا
گوشت بھی تھا مقام در کا
پتھر ہو بنی کے پاک در کا
کر دو نہ مجھے پر اے در کا
اور وہ بھی تہا رہ گذر کا
دھوکا ہوا شام پر سحر کا

جب لطف ہے آنکہ میں نظر کا
طلب ہے میں بلائیں گے محمد
دیوانہ کوئے احمدی ہوں
دیدار میں اون کے محو ہو جاؤں
بے خوف کیا تیرے کرم نے
سراستون کا ہو آہی
بلو اعراب میں یا نبی اب
طیبہ ہی میں میرا جسم ہو خاک
آتے ہی خیال انور احمد

<p>کچھ خوف رہا نہین سقر کا یہ شمس کا منہ نہ منہ قمر کا تو نور بنے میری نظر کا</p>	<p>ہے وامن تر گنہگارو ہو روئے رسول کے مقابل اے صل علی جمال احمد</p>
<p>شایق ہے خدا فضل درکار کیا عشق میں کام زور و زکار</p>	
<p>مست جمال احمد رسل بنا دیا نالہ کیا تو عرش معلے ہلا دیا اندا مصطفائی نے مجنون بنا دیا میرے خدا نے پھر مجھ و نیامین کیا دیا یوسف کا ذکر سنتے ہی جو سکر ا دیا اللہ نے بھی چاند میں دہستہ لگا دیا اپنے کو ہم نے خاک میں جدم ملا دیا تیرون کا میں نے دل کو نشانہ بنا دیا</p>	<p>عشق بنی نے جام اک ایسا پلا دیا وہ وحشت جنون کا ہو مجھ نا تران میں نور سراج کی وہ شب وہ محمد کا بالکلین پھونچا دیا نہ شہر عرب میں بنی کی پاس کیا جانے مجھ کو کونسے ہے چاند کا خیال حضرت کے روئے صاف ہی ہنس نہ بہک میں ہاتھ آیا بوسہ کف پائے محمدی مرگان مصطفیٰ کا ہی ہر دم مجھے خیال</p>
<p>شایق یہی کہوں گا قیامت میں دیکھنا عشق محمدی نے یہاں بھی مزا دیا</p>	
<p>آخر قسمت چمک اٹھا مرا اچھا ہوا شکر ہے یا مصطفیٰ اچھا ہوا اچھا ہوا نور احمد نے جو دلیں گھر کیا اچھا ہوا دل سے میری لامکان تک استہ اچھا ہوا حال تو نے مصطفیٰ سے کہہ دیا اچھا ہوا ہجر احمد میں مری آئی قضا اچھا ہوا</p>	<p>روئے احمد پر یہ دل شیدا ہوا اچھا ہوا مجھ کو خالق نے کیا پیدا جو امت میں تری ڈر مجھے حد سے سوا تار کیسے مرقدا کا تھا الفیت نور خدا نے کی جو میری ہیری ایو صبا دل سے ترا منوں ہوں مشکو ہوں میں یہی کہتے ہوئے سو نہ گاجان اللہ کو</p>

دل کے آئینہ میں ہے نور بنی جلو فکین
کیون نکالوں میں ترسے تیر نظر کہ قلب سے
و کیہ کر بستی محمد کی کہا دل نے مرے
یا نبی صدقہ طے ہم کو بھی ملتی رات کا
ہوں وہ عاصی بعد مرثیہ کہے کی خلق سب
حشر میں یہ موت مارا تھا تجھے اعمال نے

مل گیا صد شکر صورت آشنا اچھا ہوا
دوسرا دل تجھ کو خالق نے دیا اچھا ہوا
ہو نہ بینہ اور میں کیا پوچھنا اچھا ہوا
آپ سے معراج میں خالق ملا اچھا ہوا
سو بھلون میں اک بڑ تھا مر گیا اچھا ہوا
شامغ محشر مرا حامی ہوا اچھا ہوا

ہجر احمد میں تو فشی اسکی ہے او شایق مجھے
درو دل و روح بگر بڑ بہت اچھا اچھا

عشقی نبی میں جب یں بخون سے نکلا
اُس جانہ کام آئے احباب اور اقارب
بانکے بنی کا جلوہ تھا ساسنہ بولنے
پہچی جو تھی محبت میں حشر میں بھی ایدل
ہر ہر کی پوسہ اس میں ہر کارنگ اُس میں
کہتا ہوں سو نگہ کر میں بوزلف مصطفیٰ کی
جب تر عین پڑھا یا یاروں نے تجھ کو کل
چل تو بھی سوئے طیبہ پھر لطف عشق کا ہے
مرے کا غم نہ کر تو عین مصال ہے یہ
دل رہا ہے سن کر صدف جمال احمد

خوش ہو گیا دل بیت الحزن سے نکلا
کام اپنا روزِ خوشتر شاہ زمیں سے نکلا
مرنے کے وقت دم بھی گس بانگین سے نکلا
کہتا ہوا محمد پاک کفن سے نکلا
یا رب گل رسالت ہو کس چمن سے نکلا
یہ مشک یا الہی اسچھے ختن سے نکلا
سن لیتے ہی محمد دم میرا تن سے نکلا
ہوتی ہے قدر گوہر جہم وطن سے نکلا
یہ جان لے جہان کس رخ و سخن سے نکلا
یہ نور یا الہی کس انجمن سے نکلا

نکلون جو میں یہاں سے طیبہ میں غل ہو رہا
دیوانہ مصطفیٰ کا شایق و کن سے نکلا

ہو نور شام ہجر میں بھی صبح عید کا

طالب ہوں یا نبی رخ انور کی دید کا

منجھل بہت ہے راہِ حقیقت منجھل کے چل
دنیا کی نعمتوں سے بھلا کیوں پونفس سیر
دیوانہ ہو گیا سخنِ ایمان سے مین
مازاغ چشم زلف ہے واللہ رخِ ضحیٰ
عید کسان لبسہ شوالِ محی شود
وس بارِ رحمت آئے پڑ ہے جو کہ ایک بار
جو ہونے والے خنجرِ ابروئے مصطفیٰ
محشر کے دن کو عید کا دن کیوں مین کیوں
لیتے ہی نام کیوں درِ فرودس کھل جائے
بانکے رسولِ تزعین اتنی ہے آرزو
روئے نبی ہے آئینہ مین قلبِ صاف مین

نکتہ ہی مین ہے رمزِ شقی و سعید کا
دورِ رخ مین نغمہ چاہئے ہل مین مرید کا
انداز کل رگون مین ہے جل الورید کا
صورت کسی کی رنگِ کلامِ مجید کا
اپنی تو عید جب ہے کہ ہو لطف و دید کا
گو یا درودِ پاک ہے تحفہ نوید کا
محشر مین اوس کو رتبہ ملیگا شہید کا
بازارِ گرم ہے مرے یوسف کی دید کا
احمد کے ہے الف مین جو نقشہ کلید کا
آنکھوں مین نور ہو ترے جلوہ کی دید کا
موقع ہے خوب دید کا اور باز دید کا

ہر دم مین تام یار ہو ہر وقت ذکر یار
شایق یہ ڈھنگ ہو تری گفت و شنید کا

نصیبِ غم بیون کا یا در ہوا
بہت ہجر مین حالِ ابرہ ہوا
عجب لطف اللہ اکبر ہوا
تصور سے یہ ڈھب میسر ہوا
وہ بے پردہ جب روزِ محشر ہوا
گناہوں سے کالاجو و فقر ہوا
ہمارا بھی دل اب تو نگر ہوا
مزارِ اپنا اوس دم منور ہوا

محمد ہمارا پیسہ رہا
خبرِ لوخدا کے لئے یا نبی
نظر آئی جب تیغِ ابروئے یار
فراقِ نبی مین وصالِ نبی
سرورِ آیادِ مین تو آنکھوں مین نور
کر گیا سپید اوس کو آبِ کرم
مے ورم ورم داغِ عشقِ نبی
دکھائی گئی جب شبِ بیہ سول

<p>نہ کیوں بحر وحدت میں تیری یہ دل یہی سیم احمد اکھ کا ہے دل رسولوں میں کوئی رسول آپ سے لی راہ وحدت کی منزل ہمیں</p>	<p>کرم سے نبی کے سنا اور ہوا یہی رزا اللہ و لمبر ہوا نہ بہتر ہوا اور نہ ہمسرا ہوا نبی اپنا جس وقت رہبر ہوا</p>
<p>سفر ملک طیبہ کا یا مصطفیٰ نہ شایق کو اب تک میسر ہوا</p>	
<p>شکر ہے اللہ کا دلبر بنی اپنا بنا رنج ہو یا درد ہو یا غم ہو یا ہوا اضطراب عشق نورا احمد مرسل کا صدقہ دیکھئے ہائے وہ آنکھوں میں سرمہ وہ علامہ وہ عبا شعلہ رخسار احمد کی تجلی دیکھ کر ستے ہی شہرت بنی کے حسن کی دل ویدیا عشق جسدن سے ہوا اوس بجز خوبی کا مجھے دیکھ کر تصویر مرقد میں بھی کہدوں گا میں من کہ المولیٰ کا یہ مفہوم ہے اید و ستو صاف کر دل کو کہ وہ ہے منظر نور رسول جو بھی جادو یا نہ روئے محمد مصطفیٰ گر مئے عشق بنی نے مجھ کو پھونکا اس قدر</p>	<p>کام قسمت کا گنہگار جو بگڑا تھا بنا ہجر میں احمد میں جو کچھ دم پر بنا اچھا بنا واغ دل عشاق کا رشک ید بیضیا بنا اپنا پیغمبر شب معراج کیا بیا را بنا بن گیا بجلی مزل اور کبھی پارا بنا آج بازار محبت میں میرا سودا بنا فیض عرفان خدا سے دل مرا دریا بنا کس کے پیارے ہاتھ سے پیارے ترانے بنا اُس کے سب بجاتے ہیں جو شخص اللہ کا بنا جسم ظاہر کی نہ کر تو فکر بگڑا یا بنا تو نہ احمد کا بنا دنیا میں آکر کیا بنا آفتاب حشر بھی دل کا مری بچھا بنا</p>
<p>اس طرح کی پیاری صورت کس نے پائی بانی ایک شایق چیز کیا ہر ترزا شیدا بنا</p>	
<p>عشق ہے جب سے نبی کے علاض پر نور کا</p>	<p>اپنے ہر ہر گ میں پوشیدہ ہر جلوہ طور کا</p>

پاس قدموں کے بلالو یا محمد مصطفیٰ
جو کہ عاشق ہے جمال احمد مختار کا
جب تصویر میں ہوں آنکھیں بند بزدلیک ہی
قامت احمد کا شیدائہوں ازل سے دوستو
کہہ نہ زاپہ خانہ دل کو مرے تو بے چراغ
آتی ہیں ٹھنڈی ہوائیں کوچہ محبوب کی
فکر کیا ہے نور احمد دل میں ہے جلوہ فلک
کیون نہیں اب تک مدینہ میں بلایا اپنے
ہو تصور میں تجلی روئے احمد کی اگر
اے صبا جا کر مدینہ میں یہ کہہ سرکار سے
دیکھہ دل کو غور سے وہ بے نشان تو نہیں
عاشق رخسار احمد زعمین بچس گٹھی

اپنے ہر برگ میں پوشیدہ ہے جلوہ طور کا
وہ پری کا شیفہ ہے اور نہ خوابان خور کا
گو کہ ظاہر میں مدینہ شہر ہے اک دور کا
تذکرہ ہر دم ہو یومہ منفسخ فی لقنور کا
ہے تصور اس میں احمد کے رخ پر نور کا
کام روزن آگیا دل کے مرے ناسور کا
تیرہ مرقع میں جو عالم ہو شب و بچور کا
عذر تو مقبول ہوتا ہے ہر اک معذور کا
مڑک موسیٰ ہو آنکھوں میں ہو جلوہ طور کا
ہے برا حال اب و کن میں عاشق رنجور کا
لامکان کہتے ہیں جبکو راستہ ہو دور کا
بدلے یلین کے سناؤ اسکو سورہ نور کا

راز داری چاہئے تھی اُن کو شایق یار کی
بھید صبر دم کھل گیا سرکٹ گیا منصوبہ کا

میں شیفہ ہوں اوسے حسین کا خدا کو ہے عشق حسن حسین کا
جو ناز ایسے ہے تازنین کا وہ راز ہے صورت آفرین کا
یہی ہے شغل اپنے دل کو اچھا تو پھر ہو شام سحر نظار
کبھی تصور ہو پاک رخ کا کبھی ہو اوس زلف عنبرین کا
کہاں ہے لوگوں میں پتہ پتا بتا دینا بہرہ اور
مکان ہے جس کا یہ قلب مضطرب ہوا ہون عاشق اوسے مکین کا
ہوئی جو برگشتہ میری قسمت کہوں میں کیا منہ سے و لکی حالت

نظر نہ آئی وہ زلف و صورت کھلا نہیں راز کفر و دین کا
 فسانہ حسن یوسفی پر جو رو رہا ہوں تڑپ تڑپ کر
 کہوں میں کیا تم سے دل میں اکثر خیال آتا ہے کس حسین کا
 ہوا جو کم ضعف و رواں تھا تو دل بھی تڑپا جگر بھی تڑپا
 فراق احمد نے وہ ستایا کہ ہم کو رکھنا نہیں کہہ دین کا
 دکھا وہ ہے اور نہ کرے حضرت اور انکی وہ پیاری پیاری صوٹ
 نہیں مجھے آرزوئے جنت نہ دل سے خواہاں ہوں جو عین کا
 ہے اون کے ہاتھ آبرو ہوا ہی نبی کا ہے فضل فضل باری
 نہیں ہے خوف سیاہ کاری اشارہ بس چشم سرگین کا
 ہوا اس گھڑی خوف ترع کا کیا بجا ہے شایق تمہارا کہنا
 نبی کا ہو سانسے جو چہرہ رہے نہ کھٹکا دم پسین کا

رب کا ولد ارکسلی والا	سب کا مختار کسلی والا
رحمت اوس کی رہے گی سپر	پیارا سرشار کسلی والا
آنکھیں آہو کسلی ابرو	باہکا سرور کسلی والا
امت کا غم رہے گا ہر دم	بے شک غمخوار کسلی والا
وٹھانے گا وہ گنہ کو سب کے	نور ستار کسلی والا
دل کہتا ہے ہمارا ہر دم	کہنے ہر بار کسلی والا
اوتی اعلیٰ سپاہی افسر	سب کا سالار کسلی والا
میٹھی باتیں کریگا سب سے	شیرین گفتار کسلی والا
خوش خوش روز قیامت آیا	شان غفار کسلی والا

سچ ہے شایق وہی ہے بان بان

دل کا محنت سار کسلی والا

ہوا ہے آپ کی فرقت میں کچھ بیطور حال اپنا
خطاؤ نہیں گناہ نہیں بچھٹا ہوا بال اپنا
انہیں بانٹے خیالوں میں رہی شش سال اپنا
خدا کیواسطے سن لو بھی اک ہی سوال اپنا
نہ دکھلا تا ان آنکھوں سے خدا ہو زوال اپنا
یہاں سب کچھ دیکھا دیتا ہی جامِ مجال اپنا
مطابق قال کہ ہو جائی یا اللہ حال اپنا
جدا فی میں کہیں کچھ سو نہ کچھ ہو جگہ حال اپنا

رسول اللہ دیکھا نا آج تو ہم کو جمال اپنا
دکھا و زلف شب گون ایک دن ہم تیرے بختوں کو
تصویر تیری ابرو کا تصویر تیری آنکھوں کا
دکھا ناپیاری پیاری شکل وقت جا گئی ہو
رہی خود شیر رخ احمد کا ناباں جھڑ تک ولین
مبارک جام جم جم کو ہمیں تو ناز ہے دلیر
بہت کچھ منع سے کہتے ہیں مگر تو ہا نہیں کچھ بھی
اتہی جلد دکھلا چاند سی صورت محمد کی

ہماری روح طیبہ جا نیکی بے شبہ ای شایق
انہیں پیارے خیالوں میں اگر ملو انتقال اپنا

تیری نظر کو میں فدا میری طرف بھی دیکھنا
میری بھی ہے التجا میری طرف بھی دیکھنا
آپ میری میں آپ کا میری طرف بھی دیکھنا
تشنہ دشت کر بلا میری طرف بھی دیکھنا
شیر خدا کے دل رہا میری طرف بھی دیکھنا
رحمت و وجہاں دزا میری طرف بھی دیکھنا
ہنستے ہوئے شاہ ہدا میری طرف بھی دیکھنا
آپ ہیں اوسکے نا خدا میری طرف بھی دیکھنا
آپ ہیں شاہ میں گدا میری طرف بھی دیکھنا

بانکے رنگیلے مصطفیٰ میری طرف بھی دیکھنا
خواہش جام جم ہمیں آرزوئے چشم نہیں
غیر نہیں ہوں یا نبی آپکا ہوں میں امتی
پایس سے ہو کو بقیہ حشر میں ہوں نہ شرمسار
ہوں تیری غم میں نیم جان آنکھوں سے اشک میں روان
نحت جلال پر شہا بیٹھے جو حشر میں خدا
حشر میں ہو کے خستہ جان گریہ کنان جو اودھان
کشتی نہ غرق ہو میری حشر گنہ بین یا نبی
چاہئے ہم غریبوں پر لطف و کرم کی اک نظر

شایق خستہ کی بھی عرض ہے تم سے یا نبی

	جبکہ کاروان احمد امیری طرف بھی دیکھنا	
<p>وہ سجدے میں سر کو جھکا نا کسی کا شفیع الورا تو ہے پیا ر کسی کا ہوا دل میں جب عشق بید کسی کا ہو گر ہر بخشش اشار کسی کا میرے منہ سے جب نام نکلا کسی کا زمین پر نہ گرتا تھا سایا کسی کا حمد کے جلو میں جلو کسی کا دکھا پاک روضہ دوبار کسی کا</p>		<p>وہ محراب ابرو دیکھ نا کسی کا یہی ناز لیتا ہے پیار سے تھیوسف کیا دونوں عالم سے قطع تعلق رہا ہوں بہنم سے عاصی ہزاروں فقر و ہوسے بس نکیرین سن کے اُسے مالک آسمان کیوں نہ سمجھوں نظر آتا ہے جھکوا اللہ شاہد و عاتجہ سے ہر دم بھی ہے آہی</p>
	تراہا تھ ہے اور ڈامان احمد مبارک ہو شایق سہارا کسی کا	
<p>خود صانع ازل بھی خریدار ہو گیا ون بھی ہمارے حق میں شبتا ہو گیا مضطرب زیا وہ حد سوزل زار ہو گیا بے زار میں تو ہندستہ سرکار ہو گیا پلے پہ جس کے احمد مختار ہو گیا سوجان سے وہ تیرا خریدار ہو گیا پھر سبز میرے سینہ کا گلزار ہو گیا اچھا ہوا جو میں بھی گنہگار ہو گیا ڈالا وہ جھک گیا جو شروار ہو گیا</p>		<p>حسن نبی کا گرم جو بازار ہو گیا جب عشق زلف احمد مختار ہو گیا جلوہ دکھا و اب تو خدا کیلئے نبی جلدی بلاؤ جھکوا عرب میں سر رسول کیا خوف اوس کو حشر میں نیز ان کو تول کا اکبار جس نے دیکھی تری کچھ اندسی آئی بہا تازہ ہو تو زخم ہائے دل مخروم تیرے رحم سے رہتا مے رحیم تھا دم جو سمجھے اپنی کو مخدوم ہو وہی</p>
	شایق ہے تو بھی دید کا طالب خبر نہیں	

موسیقی کا حال کیا دم دیدار ہو گیا	
<p>یا محمد مجھے طلبِ بہرین بلا نا ہو گا ہائے اوس دن مجھے آرام سے نیند آئیگی آرزو کہتی ہے آئینکے نبی وقت اخیر ہم سر شہر جو چلائیں گے احمد احمد دم بھلنے کا نہیں آپ نہ جھٹک آئیں بھیدا اللہ کا کھل جاتا ہے لیکن پہلے رو برو وضع کے گرجاؤں کا جا کر ایدل تابِ خورشید قیامت کی نہ آئیگی ہمیں ویکھ کر وضعِ انوریہ کہوں گا رو کر عاصیوں کو سوئے دوزخ جو نشوونہا ہیں</p>	<p>جیتے ہی مجھ کو وہ دربار دکھانا ہو گا سنگ و پلیر مجھ کا جو سہا نا ہو گا یاس کہتی ہے تجھ و جان سے جا نا ہو گا امتی امتی کہتے ہوئے آ نا ہو گا نزع میں شریعت دیدار بلا نا ہو گا شکل احمد کو تصویر میں جہا نا ہو گا لوگ پوچھیں گے نوچکر کا بہا نا ہو گا اپنا دامن کرم سہہ پہ آٹھا نا ہو گا یاتی اب مجھے جلوہ بھی دکھا نا ہو گا ادن کے ہاتھوں میں سر شہر خیر نا ہو گا</p>
ذائق اعمال تو ایسی نہیں کس منہ سے کہوں	
یا محمد مجھے طلبِ بہرین بلا نا ہو گا	
<p>شکل احمد میں نظر آتا ہے کیا کیا آہا حشر میں دیکھہ کے احمد کو یہ چلاؤں گا تیری ہر بات عجب بات ہے میٹھی میٹھی آپکا اوج بھی وہ اوج تھا سبحان اللہ سبز بختی مجھے سر سبز کرے گی کس دن رو برو جلوہ احمد بھل جائے یہ دم جب زبان پر مرے آتا ہی نامن نور شان وحدت نے کہا تمام کے وصل علی</p>	<p>کبھی وعدت کبھی کثرت کا تماشا آہا آ رہا ہے وہ مرا چاہنے والا آہا تیرا ہر ناز ہر انداز ہے پیارا آہا یا وہ خوب مجھے سورہ اسرا آہا کب نظر آئے گا وہ گنبد خضرا آہا ہے تنہا بھی میری پیاری تنہا آہا مجھ میں کچھ اور نظر آتا ہے آہا شبِ معراج چلا جب مرا بالکا آہا</p>

یہی بول اُٹھوں گا مین دیکھ کر طیبہ کی فضا
ہر گلی کو چہ بھی پیارے کا ہے پیارا آہا

لطف تشریف محمد وہ ملا اے مشایق
ہم تو کرنے لگے اب نعت کا دعویٰ آہا

بنی ہے احمد تخت ارمیر
اَبِیْتُ عِندَ رَبِّیْ جِسْکِیْ ہُوْ شَان
کبھی تو خواب مین دیکھوں بنی کو
اسی پر فخر ہے مجھ کو محبو
قسم ہے آپ کی آنکھوں کی حضرت
یہ ہے حکم محمد سوئے دوزخ
شگفتہ ہوں گل داغ محبت
نہ خالی جائے یارب تا قیامت
صبا طیبہ مین جا کر عرض کرنا
نہ تھا وہم و گمان کو دخل جس جا
اتھی آرزو د لکی یہی ہے
وَرُو د اَسْوَا سَطے پڑتا ہوں ہر دم

مین خام ہوں وہ ہو سروا رمیر
وہی دلدار ہے دلدار رمیر
یہ نجات خفتہ ہو بیدار رمیر
کہ محبوب خدا ہے یا رمیر
جدائی مین ہے دل بیمار رمیر
نجانے امتی ز نہا رمیر
پھلا پھولا رہے گلزار رمیر
بنی کے دشمنوں پر وار رمیر
بنی سے سارا حال زار رمیر
وہاں اُس جا گیا سروا رمیر
گذر طیبہ مین ہوا کبار رمیر
کہ ذکر آئے سرور بار رمیر

مزا ہے حشر مین پوچھین جو احمد
کہاں ہے مشایق غمخوار مسیرا

جب رخ روشن رسول اللہ کا یاد آگیا
ذکر سن کر طور کا کہنے لگے صل علی
زلف و روی مصطفیٰ کا آگیا جدم خیال
دیکھ کر روتا ہوں مین اپنے دل بیمار کو

عاشقان دل شکستہ کو خدا یاد آگیا
ہم کو معراج محمد کا مزایا د آگیا
سورۃ والتیل نندو الضحیٰ یاد آگیا
کیا کروں مجھ کو مرا عیے اوایا د آگیا

<p>دیکھ کر خوف ورجاء بحر وصل احمدی آپ دریائے گنہ میں یاد آئے مصطفیٰ بھول بیٹھے تھے میسر تھی جوارحت آپ کو چاک کر ڈالا وہیں اپنا گریبان ہجر میں یا محمد آپ کے ہے نور۔ سے دل سرفراز ہے ہوائے مصطفیٰ میں اس طرح میضطر</p>	<p>اے گنہگار وہیں روز جزا یاد آگیا کشتی تن ڈوبتے ہی ناخدا یاد آگیا حضرت دل کیون چھینبت میں خدا یاد آگیا اپنے پیارے کا جو دامن عبا یاد آگیا اوج اوس کا دیکھ کر عرش علا یاد آگیا دیکھ کر دل کی تڑپ قبلہ نما یاد آگیا</p>
<p>بیٹھے بیٹھے رو رہے ہو آج کس کی یاد میں حضرت شایق کہو تو تم کو کیا یاد آگیا</p>	
<p>ہے یہی خواہش کہ چل کر قبر لکھ دیکھنا بھول جائے گی زلیخا حسن شاہ مصر کو عاصیان امت تو از گنہ ہستند زار تشنہ دیدار ہوں اے شافع روز جزا جو عرفی حضرت کا سونگے پھرنے خوش بکا نام روز محشر مثل اختر ہونگے جلد مرسلین وقت رخصت کو حرم سے ہی وہی دل چاہتا چشم رحمت سے گنہگاروں کے حال زار کو روتے روتے عاصیوں کا حال جہنم ہو بڑا</p>	<p>کب مراد مقصد دل آئے گا برویکھنا روئے حضرت سے رخ یوسف لاکر دیکھنا اک نظر با چشم رحمت میری رہبر دیکھنا وہن یہی ہے روز محشر روئی انور دیکھنا اس قدر ہوگا دلغ او سکا معطر دیکھنا آپ آئینے نظر ماہ منور دیکھنا دیکھنا سوئی مدینہ پھر پلٹ کر دیکھنا یا ابوبکر و عمر عثمان وحید رو دیکھنا روز محشر یا نبی تم مسکرا کر دیکھنا</p>
<p>حشر کے جمع میں شایق سابعی تولیدہ بیان ہو گیا حضرت کا مدح شناسا گر دیکھنا</p>	
<p>لب پہ ہر دم ہو نام احمد کا ابرؤن میں ہلال کا انداز</p>	<p>ہو تصور مدام احمد کا رخ ماہ تمام احمد کا</p>

<p>تاج حکم تاج فرمان شب مزاج اور وہ قرب رسول جو کی روئی کبھی کبھی شیفہ خود بھی ہے خالق اکرم بخشدے یا خدا شفاعت سے محو دیدار حق بنا دے گا کالی کسلی وہ دوش نورانی من بنی لک جو چھین تجھے ملک</p>	<p>ہے ہر اک خاص عام احمد کا وہ خدا سے کلام احمد کا بس یہی تھا طعام احمد کا اللہ اللہ مقام احمد کا کام میرا ہونا نام احمد کا مست کر دیکھا جام احمد کا اور وہ پیارا خرام احمد کا بولون میں ہوں غلام احمد کا</p>
<p>کیون نہ قربان دل سے ہوں شایق کتنا پیارا ہے نام احمد کا</p>	
<p>کبھی تجھ پر نہ ہجوم غم تجھ پر نہ ہوتا بیقراری نہ یہ ہوتی نہ پریشان ہوتا ڈالتا تاج شہی پر نہ نظر بھولے سے وحشت دل نہ اگر زور دکھاتی ہم کو میں بھی منصور کے مانند انا محنت کہتا قم باذنی کی صدا سنکے وہ حیران ہوتے جلوہ یار جو پوشیدہ نہ ہوتا اس میں سچ ہے پھولوں نہ سنا اول مضطر میرا</p>	<p>شاد گرد وصل سوا پنا دل تالان ہوتا جلوہ فرما مری دلین جو وہ جانا ہوتا قصر محبوب کو در کا جو میں دربان ہوتا ہاتھ سے اپنے نہ انوس گریبان ہوتا ذات حق میں جو فنا ہونیکا امکان ہوتا عہد عیسیٰ میں جو اپنا شہ جیلان ہوتا یون نہ مسجود ملا یک کبھی انسان ہوتا شہر بغداد چھو نچنے کا جو سامان ہوتا</p>
<p>کام تقدیر پہ سب چھوڑ دیا اپنے شایق عقل تدبیر سے کچھ بھی نہیں نادان ہوتا</p>	
<p>ولین ہو وہیان روئے رسالت آب کا</p>	<p>دڑی میں بھی چمکتا ہے نور آفتاب کا</p>

ہر اک حسین اپنی نظر سے اوتر گیا
ہاتھوں کے بدلے کانٹیں دلو زناں مھر
جودل کہ قید جسم سے چھوٹا سنور گیا
اونگلی کے ایک اشارے شوق ہو گیا قمر
پھر جائے سب خدائی تو پروا نہیں مجھے
احمد کے سیم میں ہیں نہان رنگ ہنگ اور
کچھ خوف حشر کا نہیں لیکن یہ ہے خیال
دل بقرار ہجرتی میں ہے رات دن
چھائی ہے چو طرف شب فرقت کی تیرگی

نظرون میں چڑھ گیا ہو نقشہ جناب کا
چہرہ جو دیکھتیں وہ رسالت مآب کا
وریا بنا ہے ٹوٹ کر قالب جناب کا
اونی یہ معجزہ ہے رسالت مآب کا
پھر جائے دل نہ مجھے مرے آفتاب کا
یہ ہے فروغ یار کے منہ کی نقاب کا
ہے سامنا کسی کے رخ بے نقاب کا
جز وصل کچھ علاج نہیں اضطراب کا
یار دکھا دے جلوہ اوسی آفتاب کا

پلے پہ جس کے شاخ روز حساب ہو
کیا خوف شایق اوسکو حساب و کتاب کا

نصور رکھو جب سوتیلی کے روؤ خندان کا
محمد کی جدائی بھی نہیں کم وصل سے آہا
بڑی آنکھیں کہاں ابرودہ ملی وہ عبا پنچی
ہمارا دل سنور ہے نئی کے نور اطہر سے
رگ جان میں کسی کو ڈھونڈنے سو یہ ہوا حاصل
قیامت میں بچی رسوائی سواست محمد کی
بچی کی مہربانی کی ہوا چلتی رہے ہر دم
ازبل سے دل شکستہ بین مگر قسمت تو ہوا چھی
صفت ہر اک کی ہوا سیمیں دہر اک کی ہوا سیمیں
نہیں معلوم کس دن دن پھر نیلے ہم غریبوں کے

چمکتا ہو شمال برق ہر دم تو یزدان کا
تمنا کا نہ حسرت کی حسرت لطف ارمان کا
خدا کا شکر ہے سروا بھی ہم کو ملا بان کا
کہ جیسے ماہ بیقونی سی چمکا تخت زندان کا
ملا تار نظر سے سلسلہ تار گریبان کا
میں اوس ستار کہ صدقہ کہ جنہو کیے ڈھان کا
رہے تازہ ہمیشہ یا الہی باغ ایمان کا
کہ اوس ٹوٹے ہوئے ولین ہسکن پو جانان کا
عجب رتیبہ ہوا انسان کا عجب نقشہ ہوا انسان کا
کہ روز وصل سے بدلے اکہی روز ہجران کا

خدا شاید چاک قلب سوچ شخص نے جہان کا
رہے گور و روبرو جلوہ نبی کے روی خندان کا

نظر آتا اُسے کیا کیا کہوں کچھ نہیں سکتا
یقین ہے جہان بھی ہنستے ہنستے میں اللہ کو سوچ نہ سکتا

مجھ کو کیا نزع کا اور قبر کا ہو خوف ای شایق
بنی کا امتی ہوں اور خادم شاہ جیلان کا

دیوانہ ہوں مدت سے رسول عربی کا
اے پیارے محمد مجھے رونا ہے اسی کا
اللہ رے انداز میرے دل کی لگی کا
کیونکر نہ جیجوں کا یہاں رنگ بھیجی کا
حسرت بھی دلی یہی ارمان ہے جی کا
غل اوٹھے وہ دیوانہ چلا اپنے بٹی کا
اللہ کی قسم اوس کا نہ ہونا بھی بی کا
دیدار ہو حاصل مجھے مکی مدنی کا
کیونکر نہ کہوں موت کا دن دن ہو خوشی کا
سچ ہے کہ بڑے وقت نہیں کوئی کسی کا
جنت سے فزون رتبہ ہے طیبہ کی گلی کا
صدیق کا فاروق کا عثمان و علی کا

میں حور پہ ماں ہوں نہ شیدا ہوں پری کا
میں امتی تیرا ہوں مگر دور ہوں تجھ سے
پروانہ صفت جلتی ہیں سب غیر کی شکلیں
کہتا ہے انا ملخ و لدار ہمارا
طیبہ میں مرون و فن ہوں اُس پاک زمین میں
محشر میں کفن بچاؤ کے اس شان سے آؤں
ہوں جس کے طرفدار قیامت میں محمد
بیداری میں یا خواب میں اے خالق اکرم
محبوب کا جب وصل مقرر ہے پس مرگ
احباب و اقارب بھی ہیں اچھو رہیں گر ہم
قبلے کا بھی قبلہ ہے مزار شہ والا
سُنی ہوں مسلمان ہوں شیدا ہوں ازل سے

خادم بھی ہو عاشق بھی ہو شیدا ہی ہے شایق
مکی مدنی ہا شعی و مطلبی کا

دل ہمارا عرش اعلیٰ ہو گیا
ہے وہی قطرہ جو دریا ہو گیا
راز خباثت کا ہویدا ہو گیا

نور احمد کا مسند آرا ہو گیا
ہے وہی وزہ ہوا جو بڑھ کے مہر
جب ہوئے پیدا محمد مصطفیٰ

<p>تھی تصور میں جو اُس یوسف کی شکل آشکارا کروا سراسر نہان جب لب جان بخش لی شہرت ہوئی لیجئے اب تو خسر یا مصطفیٰ نور احمد ولین تھا جلوہ نگوں واہ اے تصویر کیا کہنا ترا فکر اپنے یار کا جب آگیا حضرت انسان یہ کیا فخر ہے اے خیال روئے احمد الغیاث</p>	<p>خواب بھی خواب زلیخا ہو گیا کیا کہوں منصور کو کیا ہو گیا ختم اعجازِ مسیحا ہو گیا جان پر فرقت میں کیا کیا ہو گیا تیرہ مرقد میں اُجالا ہو گیا خود مصور تیرا شیدا ہو گیا عاشقو ٹھٹھا کلچا ہو گیا دل کسی کا گھر خدا کا ہو گیا قبر میں خام اکیلا ہو گیا</p>
<p>نعت احمد نے کیا ہے سرخ رو شائق اپنا بول بالا ہو گیا</p>	
<p>مصفا جب ہوا دل میں نور مصطفیٰ دیکھا نہ دیکھا سب گنبد یا محمد آپ کا جس نے یہ ہے عاشق کا مذہب اویسی عاشق کہتے ہیں جس سب دیرین کعبہ میں جا کر ڈھونڈ آتے ہیں تہا رہو مصحف رخ کی عجب ہے شان یا احمد یہی مفہوم ہے سن آیہ قوسین واد فی کا ہو جو جب خاک ہم تب نقش پاے یار ہاتھ آیا پھرے ہر جا کراں مانگتے ہیں تجھ سے یا احمد کہاں ہم سے گنہگار اور کہاں دکھشن جنت</p>	<p>اس آئینے میں حضرت ہی کو تصور آشنا دیکھا بھلا پھروں سے گلزارِ جہان میں آکے کیا دیکھا تہا رہی شکل میں یا مصطفیٰ روئی خدا دیکھا اُسوینے مکان دل ہی میں جلوہ نما دیکھا ہنہیں یہ بات قرآن میں بہت ہنسی پڑھا دیکھا شب معراج اللہ کو نبی نے پلا دیکھا نہاں ہم نے فنکے رنگ میں رنگ تھا دیکھا گنہگاروں نے بس تیرا ہی دروا کھلا دیکھا تری ہی رہنمائی سے یہ چمنے راستا دیکھا</p>
<p>بلائیں لین گے ہم اپنی نظر کی اس گہری شبلیقی</p>	

ہماری آنکھ نے جس دن خیرالورادیکھا

اخترچمک گیا مرے بخت سیاہ کا
دیوانہ ہوں مدینے کے اک رشک ماہ کا
پھر خوف حجر مومن کو رہا کیا گناہ کا
کافی مجھے غبار ہے طیبہ کی راہ کا
کالا ہے دل گناہ سے اس روسیہ کا
فرقت میں دم لبونہ ہو اس پُر گناہ کا
بے شبہ اسمین و غل نہیں اشتباہ کا
کیا مرتبہ بیان ہو رسالت پناہ کا

لیتا ہے جان شوق مدینے کی راہ کا
خوابان کسی پری کا نہ مین مال وجاہ کا
عصیان سے جب ہمارے ہو زاید تراکرم
بھولے سے بھی نہ طور کے سحر پڑا لوں نگہ
آب کرم سے کر دواسے یا نبی سُبُیْد
یا صاحب الجہال و یا سید البشر
من و جبک المنیر لقد نور القمر
لا یکن الشناء کسا کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
نشایتی سیمی ہے وصف مرے بادشاہ کا

کس کی زبان سے نام محمد مکمل گیا
سمجھوں گا مین کہ اب مری قسمت کابل گیا
دن ہجر کا جو وصل کی شب سے بدل گیا
کس کا تصور آنکھوں میں آنکھل گیا
اے ہجر شاہ گھر مرا پانی سے جل گیا
بہار چشم احمد میر سل سنبل گیا
غفلت ہوئی خیال سے عہد ازل گیا
کیا فکر تیر میں جو میرا جسم گل گیا
کچھ فراق میں دل مضطر سنبل گیا

مُحفل میں دل ہمارا جو ہاتھوں اچھل گیا
طیبہ جو پھنچوں الفت لطف رسول میں
سمجھایہ مین کہ آج ہی معراج ہے مری
ذکر محمدی پہ یہ کیوں رو رہی ہیں ہم
رونے سے دل میں گ بھڑک اٹھی عشق میں
ویدار خواب میں جو ہوا روئے پاک کا
کیجے مدد کہ پھنس گئے دنیا میں یا نبی
مشتوق کی جو چیز تھی مشتوق کو ہے پاس
جب ہو گیا تصور احمد سے آشنا

صد شکر دل کو ہو گیا اب لغت سی لگاؤ

شائقی کلام سے مرے رنگ غزل گیا	<p>و وون جہانین اپنا سہارا بانگہا کچل لدا پیارا نور نظر ہی آنکھوں کا تارا بانگہا عرب کا و لدا پیارا ہار گئے کو سر سوار تارا بانگہا عرب کا و لدا پیارا جلو سین انیو حق کا نظار بانگہا عرب کا و لدا پیارا کیونکر جدا ہو رہا سہارا بانگہا عرب کا و لدا پیارا وہ کسلی والا احمد ہمارا بانگہا عرب کا و لدا پیارا عرش علایر جہدم سدا ہمارا بانگہا عرب کا و لدا پیارا اپنا پیدل لدا پیارا بانگہا عرب کا و لدا پیارا</p>	<p>سید ہمارا مولا ہمارا بانگہا عرب کا و لدا پیارا بان مان ہی تو آرام جان ہر چہ بے صدق و تو جہان ہے اپنا مقدر خوشتر میں چھپا صدقہ ہی اوس کو دست کرم کا قربان اپنی نور خدا کے دکھلا رہا ہے ہر ہر ادا سے رب میں عرب میں نبی چھپا بکرا عقدہ کبلیکا خوشتر میں اسکا صل علی کہہ ٹھیک خلعت آئیگا جہدم روز قیامت آواز آئی یہ لامکان ہی نزدیک آئی میرے پیارے ایدل تیار کی تیار ہیں سن جینا خوشکل فرقتیں جس کے</p>
<p>شائقی وہی ہے سروار عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہادی ہمارا والی ہمارا بانگہا عرب کا و لدا پیارا</p>	<p>ہجر کا سب غم نصیب و فتنان ہو جائیگا حال تیرا خود بخود او نہر عیان ہو جائیگا راستہ دل سے مری تالا مسکان ہو جائیگا جلوہ گر جہدم مرا برو کسان ہو جائیگا لیکے یوسف کو روانہ کاروان ہو جائیگا جب گذر ہم سے غریبون کا وہان ہو جائیگا طاؤر دل بھی مرا عرش آشیان ہو جائیگا روح طیبہ جائیگی خالی مکان ہو جائیگا خانہ ویران ہمارا گلستان ہو جائیگا</p>	<p>ہم پہ جب اپنا ہتھیر مہربان ہو جائیگا ہجر احمد میں جو پہنچی بقیار ہی ہے تری جب یہ نورا حمدی سے صاف ہوگا اجنباب سر جھکا دینگے ادب سوسب کے سب روز جزا دیکھ دل کا آئینہ یہ خواب غفلت تا کب رو بروئے قبر اطہر روئینگے کہہ کہہ کہہ حال سچ ہے جہدم ہوگی کامل اُلفت نور خدا قبر میں رکھ کر مجھے پلٹینگے جب سب اقربا جلوہ فرما جب ہمارے دل میں ہونگی مصطفیٰ</p>
خاک ہونگے جل کے سب و فتنان سول اللہ کے		

نعت گوجب شایق آتش زبان ہوا لگا

راز وحدت سے مراد دل آشنا ہونے لگا
خانہ دل غیرت عرش علا ہونے لگا
شکر ہے زخم جگر میرا میرا ہونے لگا
جب خدا کا مصطفیٰ ہو سامنا ہونے لگا
بکیسی میں مجھ سیاہ بھی جدا ہونے لگا
کون آکر تصور میں جدا ہونے لگا
وکیہ توی دیکھو میں کیا سو کیا ہونے لگا
لوگ گھبرا کر کہیں محشر بپا ہونے لگا
دو جہان کا حال مجھ پر آئینا ہونے لگا
طاثر حرص و ہوا دل سے ہوا ہونے لگا
عاصیہ کا حال فرقت سے ہوا ہونے لگا
ولین کیا کیا نوزخ ہوا فراق ہونے لگا

جب خیال احمدی میں فنا ہونے لگا
نور احمد جس گھڑی جلوہ نما ہونے لگا
تیغ ایرہ بنی کی یاد پھر پیدا ہوئی
پر وہ وحدت سے آواز آئی آنزدیک اور
سیرہ آیا جب مرے خورشید ہجر مصطفیٰ
نام احمد سنتی ہی روتا ہوں کیوں میں کیا ہوں
عاشق اللہ بنایا عشق احمد نے مجھے
جا کے طیبہ اس طرح سو رہیں عشاق نبی
سچ ہے مرشد کے تصور سے ہوا بصفاء دل
ہو چلا ہکو جو ذات کبریائی کا یقین
جا کے طیبہ عرض کرنا اے صبا سرکار سے
آر روئے وصل احمد میں ہو کچھ تو راز حق

شایق خستہ یہ ہے نعت محمد کا طفیل

تیرے شعرون پر بھی شور مریا ہونے لگا

بنا جو تاج سر عرش برین کا
خدا کو عشق ہے جس نازنین کا
اشارہ ہے یہ چشم سرگین کا
فلک سے بڑھ گیا رتبہ زمین کا
گر بیان تک بڑھا چاک آستین کا
کہ شانہ ہو وہ زلف عنبرین کا

وہی ہے نقش پا سلطان دین کا
خدا کا شکر وہ ہے اپنا پیارا
وظیفہ شب کا مازغ البصر ہو
مرے پیارے نبی ہیں جلوہ فرما
مبارک وحشت ہے ہجر محمد
دل صد چاک پرو اللیل دم کر

تباہ و راز مجھ کو کفر و دین کا الہی مجھ کو کروینا و دین کا کمال اچھا ہے صورت آفرین کا فدائی میں ہوں ہارون ہمنشین کا	تنہا ری عارض و گیسو کے صدقے اگر طیبہ کو جاؤں پھر نہ آؤں کسی کی شکل صورت ہو کسی کی ابو بکر و عمر عثمان و حیدر
--	---

قیامت کا مجھے کیا خوف شایق
ہر وہ ہے شفیع المذنبین کا

وائے قسمت کہ یہ سفر نہوا اور بے چین کیوں جگر نہوا اپنا احمد جو راہبر نہوا ویدہ حجب ربی میں تر نہوا تیرا دیدار عمر بھر نہوا میں اوس آئینہ کا بھی گھر نہوا ہجبر میں کوئی نامہ بر نہوا کام اچھا تو عمر بھر نہوا نخل دل اپنا بارور نہوا سر کا تکیہ وہ سنگ در نہوا آہ کامیرے کچھ اثر نہوا ہائے میں اونکی ہی نظر نہوا	سوئے طیبہ مرا گذر نہوا بیقرار ہی کا کچھ اثر ہوتا نہ ملی راہ راست ہم کو کبھی آبر و خاک ہوگی محشر میں اگیا دم ہے آخر آنکھو نہیں نقش نعلین پاک جسمین ہو بیکسی میں کسی نے لی نہ خیر کس طرح کیجے مغفرت کا گھنڈ واغ کھائے نہ عشق احمد میں کبھی آرام سے بسر نہ ہوئی یاد ہوتی نہیں مدینہ میں رات دن دیکھتے ہیں جو تجھ کو
--	---

مجھ کو رونا اسی کا ہے شایق
سوئے طیبہ مرا گذر نہوا

نور احمد سے تصور میں جو یا را نہ ہوا
انگہ تو شمع نبی دل مرا پروانہ ہوا

شب معراج وہ بنما و سوزنا آہا
 کنت کنز اکا بھی مجید ہے آدم کی قسم
 ز گس مست محمد پہ ہوا دل شیدا
 کیون مری مرنے پہ روتے ہیں عزیز و احباب
 اتنی شہرت مجھے بس عشق میں ایشاہ رب
 تیغ ابرو سے تصور میں جو سرکٹ چائے
 اف روی سوزش دل پروغ کی اف روی سوزش
 سیکڑوں یون تو بنی خلق میں مبعوث ہوئے
 کیون نہ سرگرم اطاعت میں رہے یا احمد
 اضطراب و غم و درد و قلق و رنج و آلم

سر پہ یان آری چلے زلف میں ان شانہ ہوا
 خاک میں ملے عیان جلوہ جانا نہ ہوا
 شکر ہے شیشہ مرا مائل پیا نہ ہوا
 سچ تو یہ ہے کہ جو بیگانہ تھا بیگانہ ہوا
 لوگ کہہ دین کہ یہ ہندی ترا دیوانہ ہوا
 میں یہ سمجھو نگا ادا سجدہ شکرا نہ ہوا
 دھیان جب غیر کا آیا پر پروا نہ ہوا
 میرے احمد تیرا انداز تو شاہانہ ہوا
 تیری ہی ہاتھ پہ دل کا مری بیجانہ ہوا
 ہجر احمد میں مری جان پہ کیا کیا نہ ہوا

مست ہوں نگہت گیسو تو نبی سے شایق

اس لئے میرا سر اک شو بھی مستانہ ہوا

رسول اللہ کا جلوہ ہے جلوہ غوث اعظم کا
 زلیخا عاشق یوسف تو مجنون عاشق لیلی
 ولی وہ ہو گیا جیسپر پری بانکی نظر و انکی
 محبت پر کی دل سے نجات دے مری خالق
 خبر ہکو ملی البیضۃ منا بالف سے
 وراہل نظر سے پوچھے تو لطف آئے گا
 اگر سچے ہیں ہم خادم تو کیا ڈرنے کا ہم کو
 جسے چاہا اوسیدم بحر وحدت میں دیا غوط
 رہے ہر دم ہی پیش نظر ایمان ہے اپنا

عجب پیارا عجب مالکا ہوا نقشا غوث اعظم کا
 طبیعت اپنی اپنی میں ہوں شہید غوث اعظم کا
 بڑی سرکار ہوا اللہ روی رہتا غوث اعظم کا
 مری سر میں رہتا حشر سودا غوث اعظم کا
 کہ بڑھکر شاہی خادم ہوا دنی غوث اعظم کا
 نظر میں اونکو یہ کیا کیا تھا غوث اعظم کا
 رہیگا سائنسا و سدھ بھی چاہا غوث اعظم کا
 ازل سے تا اب رہتا ہے دریا غوث اعظم کا
 کہ مصحف تو نہیں کہ روئے زریا غوث اعظم کا

ہمیں کیوں ہو بھلاؤں گے؟ خوشید جھڑ سے مبارک ہو ہمارے سر پہ یا غوث اعظم کا

یہ ادنیٰ خاک کا ذرہ وہ نور رحمت عالم
بیان ہر صوف شایق سے بھلا کیا غوث اعظم کا

شبیفتہ ہے دل ہمارا پیر کا
مسکن اپنا جلد ہو بغداد میں
یا مریدی لا تحف والبشر سنو
حل ہوئی مشکل وہیں او شخص کی
اولیاء است قدرت از الہ
ہر او اسے شان وحدت ہی عیان
جس نے دیکھا جان سے شیدا ہوا
کسی طاقت کس کا دل کس کا دماغ

یا ابھی ہو نظارا پیر کا
ہجر ہے کس کو گوارا پیر کا
حکم بھی کتنا ہے پیارا پیر کا
نام لے کر جب پکارا پیر کا
تیر جستہ ہے اشارا پیر کا
جلوہ حق ہے نظارا پیر کا
حق نے کیا نقشہ او تارا پیر کا
لکھ سکے احوال سارا پیر کا

شایق خستہ ہے کافی روز حشر
ہم غلاموں کو سہارا پیر کا

واقف راز حقی غوث الورا
آپکے جلوے میں جلوہ دیکھ کر
ہم رہیں ہر دم تری قد مون کے پاس
دولت دیدار ہاتھ آئے اگر
کیون نہ ہو آل رسول اللہ میں
سلسلہ میں ہم بھی ہیں رکھنا خیال
ہم کو بغداد معلیٰ میں حضور
ہم غلاموں کی تہا رہے ہجر میں

مصدر ستر جلی غوث الورا
ہو گیا قربان جی غوث الورا
ہے بھی اپنی خوشی غوث الورا
میں بھی کھلاؤں غنی غوث الورا
اور اولاد علی غوث الورا
ہو چکے ہیں قادر می غوث الورا
یا دفر ماؤ کبھی غوث الورا
بے مزہ ہے زندگی غوث الورا

المدویا مرشدی غوث الورا
شکل انور آپ کی غوث الورا
موت آجائے ابھی غوث الورا
سلسلے کی راستی غوث الورا

دم نکل جائے یہی کہتے ہوئے
رات دن آنکھوں ہی میں پھرتی ہو
ہے مقرر وصل بعد موت اگر
ہے ید اللہ فوق ایدیم سی صاف

آرزو شایق کی پوری ہو ضرور
کب سی ہے وہ ملتجی غوث الورا

ہے راز احمدی میں نہان راز غوث کا
کس درجے سے ہے ناز غوث کا
صورت کرامتوں کی ہر اعجاز غوث کا
جو ہو گیا ہے عاشق جاننا ز غوث کا
کرتے تھی ساری اولیا اعزاز غوث کا
پہیلیا ہے دوزنک پر پرواز غوث کا
مرد و ہو گا دشمن ناساز غوث کا

پیارے نبی سے ملتا ہی انداز غوث کا
اللہ سے عہد اور غلاموں کو واسطے
پہنہاں ہے نور احمد مختار کا اثر
پروا نہیں ہے کچھ اوسے دونوں جہان کی
ظاہر ہوا میں قدمی ہذہ کا بہید
وہ شرق میں ہوں خادم اگر غرب میں تو کیا
ان سے حسد حسد ہے نبی کریم سے

ہر وقت ہے یہی دل شایق کی التجا
یار ب مجھے بناوے تو مہراز غوث کا

ہے حقیقت میں یہی تو مصطفیٰ کا آسرا
دھوپ کی شدت میں لغت ہو گھٹا کا آسرا
ہموایدل ہے بہت دست دعا کا آسرا
نزع کی سختی میں ہوتا ہے قضا کا آسرا
ہم ہوئی برباد لیکن ہو صبا کا آسرا
بات کیا ناو ہے کام آیا خطا کا آسرا

مجھ کو کافی ہے مرے غوث الورا کا آسرا
دھیان زلف پیر کا کیونکر نہ ہو رزق فراق
کہنچ لائیگا کبھی مقصد خدا کے پاس سے
پیر کی فرقت میں موت اچھی نظر آئے نہ کیوں
خاک اوڑا لیجائیگی اک روز تو بغداد میں
ہم گنہ کرتے ہی رحمت ہو گئی اللہ کی

<p>ایک سے ہو ایک کو الفت جو اللہ کے لئے پیر کے قدموں کے باعث منزل مقصد ملی عاشقان ناتوان کو ہے بہر و سہ آہ کا کوئے غوث پاک ہو حقیقین مریوار الشفا</p>	<p>اون کو ہو گا حشر میں خلل خدا کا آسرا مگر ہون کو ہاتھ آیا نقش پا کا آسرا جیسے ہوتا ہے ضعیفوں کو عصا کا آسرا مجھ مریض زار کو کب ہے دوا کا آسرا</p>
<p>ہے فنا لازم نہ دنیا کو سمجھ دار الخلود دو پہر کی دھوپ ہے شایق بقا کا آسرا</p>	<p>یون ذکر صبح و شام ہے پیرونکے پیر کا کیا رتبہ کیا مقام ہے پیرونکے پیر کا کیا با مزا کلام ہے پیرونکے پیر کا ہر جایہ انتظام ہے پیرونکے پیر کا وحدت کا جام جام ہے پیرونکے پیر کا شمس علی مدام ہے پیرونکے پیر کا ہر ایک دل سوام ہے پیرونکے پیر کا سارایہ احترام ہے پیرونکے پیر کا وہ پیارا پیارا نام ہے پیرونکے پیر کا کیا فیض فیض عام ہے پیرونکے پیر کا</p>
<p>ہر دم زبان پر نام ہے پیرونکے پیر کا اللہ جانتا ہے یہ بندوں کی کیا مجال ارشاد یا مرید کبھی حکم یا غلام قبضہ ہے ملک دل پر اسی شہریار کا جس نے پیا خلوص سے وہ باخدا ہوا ہر ایک آفتاب کو آخر ہوا زوال ہر ہر کی اون کی شکل پر قربان جان ہے احمد نے کس کے حق میں کشائی کہا جناب کہتا ہوں نام سنتے ہی اتنی ابی فداک ہوتے ہیں فیض یاب ابھی تک ہزار ہا</p>	<p>پوچھے کوئی پتا تو بتانا اسے بھی شایق بھی اک غلام ہے پیرون کے پیر کا</p>
<p>بغداد کا پیارا نظر آجائے تو اچھا بیٹھا رہوں میں رو برو رخسے کو ادب سے کہتے ہیں تصور میں بھی پیر کے شیدا</p>	<p>دیدار سے دل اپنا مزا پائے تو اچھا قمت مری یہ دن مجھ کو کھلائے تو اچھا ارمان بھرے دلین کوئی ائے تو اچھا</p>

کس کام کا دل جس میں نہ پیر کی الفت
سر تیرا ہوا اور پاک قدم غوث و راکے
بغداد کو چل یاد کیا غوث نے تجھ کو
کہوں ہم سہری کرتا ہو رخ صاف سواون کے
اے غوث مکرم رضی اللہ تعالیٰ
اُس چاند سی صورت کا تصور ہو ہمیشہ
ہشیار ہو کس کام کی غفلت دل نادان

دن رات یہ حضرت ہی کا غم کھائے تو اچھا
تو اس گھڑی تقدیر پر انرا لے تو اچھا
ایسی کوئی لکھ خبر لائے تو اچھا
چاند اپنا کلف دیکھ کو بشر لائے تو اچھا
کچھ بھی میری آہوں میں لٹرائے تو اچھا
اس طرح میری آنکھوں میں نور لائے تو اچھا
تو اپنی خودی کہو کے نہیں پائے تو اچھا

شایق ہے بھی آرزو مدت سی ہماری
بغداد میں یہ عمر گزر جائے تو اچھا

اوہر بھی ای میرے پیارے پیسبر دیکھتے جانا
سیہ کاری نہیں جوم کیا کیا رنگ لائے گی
صبا تجھ کو قسم دیتے ہیں عاشق زلف احمد کی
چلے معراج کی شب جب میری بانو رسول اللہ
اگر طیبہ کو جاؤں گا کہیگا دل یہ آنکھوں سے
نبی کا نور ہے دل میں کہو نگار روز محشر بھی
زیارت کر کے جب پلٹے تو دل ہرک کا کہتا ہو
مذوع نور احمد نے سکھایا کام عیسے کو
بھی ارشاد مرشد ہے کہ ذکر لا آکھ سے
شب معراج حورین کہ ہیں تھیں تمھام کرد لکو

ہمارا ہجر میں ہو حال مضطرب دیکھتے جانا
ہماری شام غربت صبح محشر دیکھتے جانا
مدینہ جاتے جاتے ہکو اگر دیکھتے جانا
یہی ہر ہر کا کہنا تھا نظر بھر دیکھتے جانا
کبھی گنبد کبھی وہ قبر اطہر دیکھتے جانا
سکند میری آئینہ کا جوہر دیکھتے جانا
مدینہ کی طرف ہر دم پلٹ کر دیکھتے جانا
کہ چرخ چار میں پر سو زمین پر دیکھتے جانا
تماشا دل کو آئینہ بنتا کر دیکھتے جانا
اوہر بھی اک نظری بانو سرور دیکھتے جانا

کہو گا عیسوی اوڑھو سوی سے حشر میں شایق
محمد کے غلاموں کا مقدر دیکھتے جانا

تبی اپنا جو کاشف ہو گیا راز نہانی کا
ہر اک دم نام احمد لب پہ ہوا اور ولین اللہ ہو
ورو ہلیر احمد پر جو گر کر دم نکل جائے
ہوئی حیدم شب معراج تہانی محمد کی
جدائی میں محمد کی ترقی پر مصیبت ہو
گہنگاروں کو محشر میں نہیں ہو خوف رسوائی
مکانی شکل صورت میں نہاں ہو لامکانی سر
وہ روز قیامت کہ اور وہ ناقہ پر رسول اللہ
نہ کیوں ہو وقت مجھ کو یاد ابروئے محمد ہو
بسر گر عمر ہو اپنی مدینے میں محمد کے

مرا جاتا رہا موسیٰ وہ پہلی لہر ترائی کا
نہیں دیتاے فانی میں بھر وسہ زندگانی کا
مرا ہوصف کا اور لطف آئے نانوانی کا
عجب کچھ دہنگ پیار تھا خدا کی میربانی کا
قلن تم تم کے کیوں ہو تار و اس درونہانی کا
بہر وسہ ہی نہیں پیاری گئی کی مہربانی کا
نشان نشان ہے نشان وکی نشانی کا
خدا جانے کسے عہدہ ملا تھا ساربان کا
کہ میں پیسا ازل سے ہوں شیخ برکیانی کا
نظر میں رات دن نقشہ ہو عیش جاودانی کا

مرے پیارے محمد کا اگر ہوسا منے روضہ
ایک لطف ای شایق تجھے بھی مرع خوانی کا

شکل جی میں حسن ہے حسن قدیم کا
لب ہلتے ہی جی کے ہوئی میری مغفرت
ابروئے احمدی کا نہیں ماہ نو میں خم
ظاہر ہوا ہے احسن تقویم سے ہمیں
مجھ ناتوان کو سوئے عرب جلد و اوڑے
جلوہ فراوہ نور خدا جب سے ہو گیا
قربان لاکھ شال ووشالے ہزار ہا
اونی یہ عشق نور محمد کا ہے اثر
ہر اک سے کہہ ہا ہوں کہ ہوں عاشق نبی

دل میں مرے کہنکٹا ہے ارمان کلیم کا
اللہ رے کرم مرے پیارے کریم کا
ہاں ہاں بھی اشارہ ہے طبع سلیم کا
انسان ایک راز ہے امید و بیم کا
ایسا کوئی چلے کبھی جھوٹکا نسیم کا
رتبہ ملازمین کو بھی عرش عظیم کا
انداز ہی کچھ اور ہے اون کی کلیم کا
جلوہ ہے داغ ولین بھی ست کلیم کا
رہبر بنا ہوں میں بھی درست قیوم کا

عاشق ہوں میں رسول کریم کا
سایہ ہے بس کسی کو کسی کے گلیم کا

صدیق ہو عمر ہو عثمان ہو علی
گو ہے سیاہ کاری زیادہ خطر نہیں

شایق خط جبین جو بڑ ہے تو کہہ بھلا
حکمت سے فعل خالی نہیں ہے حکیم کا

جو ہر دم کہتے ہو باغ ارم کیا
ہمارا منہ ہی کیا ہے اور ہم کیا
زیادہ ہوں اگر عصیان تو غم کیا
ہو ہے درد اپنے ولین کم کیا
تصور میں ہے اوس ابرو کا غم کیا
مقابل اوس کے آئے جام جم کیا
مرے آگے بے دینار و درم کیا
ہماری بیکسی تھی ہم قدم کیا
قدم پر تیرے یہ سر ہو گا خم کیا
یون ہی ہوتا ہے ہم پرستم کیا
بھلا تو صیف ہو اوس کی قدم کیا
یہ سہتی چیز کیا ملک عدم کیا
مجھے روتا ہے اسکا اور غم کیا
امارت کیا ہے اور جاہ و حشم کیا

ہے عشق کو چڑ شاہ ارم کیا
کرین جو الفت احمد کا دعوی
شفاعت کا بنی کی آسرا ہے
نہیں ہے ہجر احمدین قلع کیون
جگر پر کیون لگے خنجر کے چر کے
ہمیں سب کچھ دکھاتا ہے دل اپنا
میسرواغ ہے عشق نبی کا
ہوئی تنہائی کیون ملک عدم میں
کسی شب اور کسی دن یا محمد
بلاو جلد طیبہ حبر کرب تک
کلام اللہ میں ہو مدح جس کی
ہے ہر ہر شان میں جلوہ تمہارا
کبھی تو ہجر میں یہ آنکھ ہو تر
گدائی بس درخیز الورا کی

چلا سیدھا جو شایق سوئے جنت
خدا کا ہو گیب فضل و کرم کیا

محب کو یارب بنا محمد کا

نسرہ ہو لب پہ یا محمد کا

<p>دل رہے آشنا محمد کا بیچ ہے حسن و عشق کا نادر دیکھ کر غل ہو مجھ کو روز جزا یہی قبلہ مرا ہے اور کعبہ چشم مازغ زلف ہے واللیل ہر جگہ اوس کا بول بالا ہے دل کو تسکین ہو کسی صورت سچ ہے ہر ہر مین ہر مہی جلوہ سارا انداز کسریا نی ہے</p>	<p>عشق دے یا خدا محمد کا وہ خدا کے خدا محمد کا وہ فدائی حیدر محمد کا جب سے دل گھر بنا محمد کا رخ رخ اینسا محمد کا دل سے جو ہو گیا محمد کا لپ ہر ذکر یا محمد کا نور ہے جا بجا محمد کا وصف مین نے سنا محمد کا</p>
<p>شایق اتنا ہی کہہ کے تو چپ رہ ہوں برا یا بھلا محمد کا</p>	
<p>آنکھوں مین میرے نور ہے طیبہ کو چاند کا ہر جا عیاں نہاں ہے وہی رنگ معطر ظاہر ہوا ہے معنی لولاک سے ہمیں ہر دم تئی نئی ہے تجلی کی روشنی ٹھنڈی نہ کیوں ہو آنکھ بے تصور سو شام کو رخسار بدر مین ہے کلف عیب ہی بھی آب وضو کو پیتے تھے اصحاب جانکر یہ جان مضطرب ہے فداؤ محمدی</p>	<p>و لکو مرے سرور ہے طیبہ کے چاند کا غیبت مین بھی حضور ہے طیبہ کے چاند کا کوئین مین ظہور ہے طیبہ کے چاند کا دل عاشقوں کا طور ہے طیبہ کے چاند کا کچھ تو اثر ضرور ہے طیبہ کے چاند کا رخ صاف بے تصور ہے طیبہ کے چاند کا یہ باؤہ ظہور ہے طیبہ کے چاند کا یہ قلب نا صبور ہے طیبہ کے چاند کا</p>
<p>شایق وہ آنکھ مین نہاں مثل نور ہے ظاہر مین ملک وور ہے طیبہ کے چاند کا</p>	

دعوت جناب غوث بہا کب رقم ہوا
ہے یاد دستگیر میں یاد خدا کا لطف
درد فراق زور پہ ہو میرے پیر کا
بغداد میں پھونچ کے کہوں گایہ پیر سے
صدقے تیرے جمال کی ہر ہر کمال کے
تیغ نظر کی یاد میں چلا کے یوں کہوں
تیرا خیال مونس درد فراق تھا
لہجہ کچھ تو لیجے خبر یا جناب پیر
کہتے ہیں ہم پکار کے یا پیر المسدود
صد شکر و عیان غوث کا رہنا ہی گزری

گو سر قلم کا سجدے میں سو بار خم ہوا
شکر خدا کہ دل مرا شکل احرم ہوا
منہ پر کہے نہ کوئی ترا عشق کم ہوا
مدت کے بعد مجھ پہ خدا کا گرم ہوا
شاہ عرب ہوا کبھی شاہ عجم ہوا
یا پیر جلد آؤ مرا سر قلم ہوا
جب ہوے جدا تو مجھے غم پہ غم ہوا
فرقت میں میری جان پر کیا کیا ستم ہوا
درپیش سہو گر کوئی امر اہم ہوا
اغیار کا خیال جو تھا کا لعدم ہوا

نشانی کا یہ نصیب ہے قربان جانے
شیداے غوث امت شاہ احم ہوا

دل میں ہو کھٹکاسری غوث الورا کی یاد کا
خوش ہیں سب زاری جو کرنا ہو نہیں تیرے پیر میں
لیجے جلدی خبر فرقت میں ہو حالت تباہ
اللہ اللہ تجھ کو وہ رتبہ دیا اللہ نے
ہے و طیف رات دن یا غوث اعظم المدد
اب بلا لیجے چلا آتا ہوں میں قدیم کو پاس
حال میرے پیر کا مجھ کو سنا دو دوستو
کہیںچلے عکس جمال غوث اعظم دستگیر
لائے تشریف اکدن تو مرویلین حضور

شعل ہو ہر دم بھی اپنے دل نا شاہ کا
ہے مری فریاد یا نغمہ مبارک باد کا
غوث پیاری میں ہوں خواہاں آپ کی مدد کا
خم تیرے آگے ہو سراپا دل کا و ستاد کا
منکروں میں بھی ہوں قائل و استمداد کا
نقشہ مدت ہوں میں حکم کا ارشاد کا
ذکر محبتوں کا نہ قصہ چاہئے فریاد کا
تاب کیا مانی کی ہے مقدور کیا ہزار کا
خانہ ویران ہو نقشہ خانہ آباد کا

خوف کیا ہے قبر کا اور حشر کا ای دوستو	عشق ہے اصحاب کا اور آلہ الامجاد کا
ہو گئے برابر ولیکن ہے بھی شایق و عا	ہم گنہگاروں کا مدفن شہر ہو بغداد کا
<p>عشق ہے یا غوث اعظم آپکا راز وحدت مجھ پر کرد و آشکار جلوئے دیدار سے خوش کیجئے لاکھ بھکائے عذر و کچھ غم نہیں شکل تسکین ہے بھی یاسیدی کیون ڈر و مرقد کی پرشش سو حضور سیری مل ہو جائیں ساری شکلین سجدہ من در خم ابروئے تو حسرتیں نکالیں گیں جبا یئنگے آپ خستہ دل ہوں اک نگاہ لطف ہو</p>	<p>رات دن بھرتے ہیں ہم دم آپکا دل میرا ہو جائے محرم آپکا ہجر میں مجھ کو ہے بس غم آپکا ہے عقیدہ دل میں محکم آپکا ذکر ہم کرتے ہیں باہم آپکا جب وسیلہ رکھتے ہیں ہم آپکا نام لون یا پیر جس دم آپکا یاد ہے ابروئے پر خم آپکا دلیں ہو گا غیر مقدم آپکا بس یہی کافی ہے مرہم آپکا</p>
ریح دوری کا سہین کب تک بھلا	اب ہو شایق شاو و خرم آپکا
<p>ہجر زلف شہ ابرار نے سونے ندیا یا دین چشم محمد کی شب آنکھوں میں کٹی آنکھ جھپکی نہیں عشاق کی جو آئے احمد عشق شرکان بنی ولین کہٹکتا ہی رہا دل کو عقبی کی طلب نفس کو دنیا کی طلب یا دیا جو آنا اٹخ سرکار کا قول</p>	<p>رات بھر مجھ کو دل زار نے سونے ندیا ایک بیمار کو بیمار نے سونے ندیا آپ کی حسرت دیدار نے سونے ندیا ایک دم بھی خلش خار نے سونے ندیا مجھ کو شب بھراستی نگار نے سونے ندیا کیا کہوں چپ ٹپی گفتار نے سونے ندیا</p>

<p>حشر کا قبر کا میزان کا کھٹکا ہی رہا ہجرین دل جو بھرتے تو بھلائی کہاں یا وجوبِ خدا میں مرا ہر دم گذرا کسلی اوڑے ہوئے آتا ہر تصور میں کوئی</p>	<p>مجھ کو ایدل انجین افکار نے سونے ندیا ہائے اسل نسوونکے تار نے سونے ندیا شکر ہے طالع بیدار نے سونے ندیا اس لئے مجھ کو شب تار نے سونے ندیا</p>
<p>گر می لذت نبی سے ہوئی گرجی دل میں ہکو شایقی ترے اشعار نے سونے ندیا</p>	
<p>ہم گنہگاروں کو احمدا دفرمائینگے کیا وصل احمد سے یدِ الہی اسکو کرو مطمئن کیا کرین غفلت میں اپنی عمر سارمی کنگلی چھوڑ دین دنیا کو ہم ہاتھ آکر دین میں ہم سید کاری سے دنیا میں ہوئی ہیں رو سیاہ پوچھتا ہے دل ہمارا ہائے کس ارمان سے عاصیوں کو یا بٹی تیرا کرم درکار ہے خاکساری کیلوی پیدا ہوئے ہیں خاک سے رشتہ حرص و ہوانے باند رکھا ہے ہمیں نور احمد جلوہ افکن ہے دل پر نور میں</p>	<p>یا الہی دل کے سب ارمان برائینگے کیا ہم دل بیتاب کو فرقت میں پہلائیینگے کیا ہاتھ خالی سامنے اللہ کی جائینگے کیا ہنسی خود اپنی خودی کہوئی نہیں پائینگے کیا منہ رسول اللہ کو حشر میں دکھلائیینگے کیا خلد میں ساتھ اپنا احمہ بکولجائیینگے کیا جو نکرنا تھا کیا اب کر کے پچھائیینگے کیا یہ سمجھ لین ہم اگر پھر دلیں ترائیینگے کیا وامن مقصود تک ہاتھوں کو پھینچائیینگے کیا قبر میں اگر فرشتے ہم کو چسکا ئینگے کیا</p>
<p>کچھ نہیں کہلتا مہما غور شایقی کیا کرین جان تو جانان کی ہے پھر جاتسی جائینگے کیا</p>	
<p>جنتی کی چھوڑ دے الفت یہ جی ہو نہیں سکتا یہی ہے منظر مولا یہی ہے زندہ خلقت قیامت میں رھینگے ایکجا ہمراہ حضرت کے</p>	<p>یہی کیا جنت و شیلہ میں کسی سے ہو نہیں سکتا تباؤ کو نسا کام آدمی سے ہو نہیں سکتا جدا ہوں امتی اپنی جنتی سے ہو نہیں سکتا</p>

خدا کو پاک مین ہم مین ہمین ہر پرہ حال قل ان کنتم تحبون کا یہ مفہوم ہے ایدل وہ جنت جسکی شہرت ہو دکھاؤ لاکھ سربری خیال مصطفیٰ ہی ہو جلیں سب غیر کی شکلیں گنہگار وہو مایوس تم اللہ کی رحمت سے لٹا کر اپنی دولت دولت الفقر و فخری لے ورغیر سے ظاہر ہو گئی مشکل کشائی سب	کہ دیدار خدا اپنی خودی سے ہو نہیں سکتا خدا کا عشق کبشتی ہی سے ہو نہیں سکتا فزون رتبہ دیند کی گلی سے ہو نہیں سکتا بھلا اتنا بھی کیا دل لگی سے ہو نہیں سکتا پھر دوا پڑو رسی سخی سے ہو نہیں سکتا بڑی مشکل تو یہ ہے غنی سے ہو نہیں سکتا کہیں ہم کیا کبار و علی سے ہو نہیں سکتا
---	--

علاج درد فرقت جز رسول اللہ کے شایق
کسی سے ہو نہیں سکتا کسی سے نہیں سکتا

و لین عشق حضرت خیر البشر پیدا ہوا خوب ٹھنڈی ہو گئیں آنکھیں فرشتوں کی وہاں کیون نہ لیجاؤں خیال مصطفیٰ قبر میں مجھکو رو نا ہے اسی کافرت و لدار میں یا دابروئے نئی نے کر دیا مضطر مجھے غواب میں اکدن اگر آئیں ہمارے مصطفیٰ لو تصور ہو گیا نور نبی سے آشنا ہجر احمد نے نہ اکدم چین سے رہنے دیا کیا کہوں دل تمام کر کہدوں تو کہ سکتا نہیں کیون نہ ٹھنڈی آنکھ ہو نور خدا سورا تن اک نہ اکدن ہم دکن سے جائینگے سو ٹو عرب کیون نہ لاتے سید ابرار پر ایمان ہم	شکر ہے آہوں میں میری اب اثر پیدا ہوا نور جہدم مصطفیٰ کا عرش پر پیدا ہوا بیکسی و بے بسی میں ہم سفر پیدا ہوا کیون نہ میری چشم سواب اشک تر پیدا ہوا باہ نوح وقت ایدل چرخ پر پیدا ہوا ہم یہ سمجھیں گے محبت میں اثر پیدا ہوا نخل حسرت میں مری اچھا اثر پیدا ہوا درد و دل ٹھہرا اگر درد و حیر پیدا ہوا کس کا جلوہ چرخ پر قبل سحر پیدا ہوا چاک دل سو خاؤ وحدت کا و پیدا ہوا شکر ہے دل میں تو اب غم سفر پیدا ہوا گمراہوں کے واسطے اک راہ پر پیدا ہوا
---	---

اپنا پیغمبر ہے شایق شافع روز جزا
کیون قیامت کا تر کر دل میں خطر پیدا ہوا

قسم خدا کی ہے اوس کو کبھی خدا نکلا
اسی کا دل کو ہے رونا کہ مدعا نکلا
اس آئینہ کا مگر صورت آشنا نکلا
ہماری کشتی عصیان کا نا خدا نکلا
ہماری خاک کو یوں خاک میں صبا نکلا
مگر گیا جو عدم کو وہ قافلہ نکلا
کرین تو کیا کہ ہین بخت بھی رسا نکلا
کبھی غلاموں کو کچھ نیند کا مزا نکلا
رسول پاک ملے جس کو اوسکو کیا نکلا
خزانہ زر و گوہر ملا ملا نکلا
ازل سے تابہ ابد یار با وفا نکلا

جبے نبی کی اطاعت کا راستہ نہ ملا
گئے نہ پاس رسول خدا کے طیبہ میں
ہزار صاف کیا دل کو ہم نے رو رو کر
بہت ہے جوش پہ بھر گزرا کیا کبھے
اوڑا لے سوئے مدینہ کبھی خدا کیلئے
وہاں کا حال ذرا پوچھئے کہ ہے کیا کیا
رسائی کو نے نبی تک ضرور پہنچاتی
نظر نہ آئے وہ پیارے رسول جو نہیں بھی
خدا کی ساری خدائی انھیں کی حکم میں ہے
عنی ہوں دولت دیدار سے محمد کی
اقارب اور احباب کہاں پس مردن

محمد عربی سارجم اے شایق
نئی کیسی کو کسی وقت دوسرا نکلا

دل مرا مطلع انوار ہوا خوب ہوا
سخت خفتہ مرا سیدار ہوا خوب ہوا
شکر ہے دل بھی ٹلر ہوا خوب ہوا
دل و کن ہو مرا نیاز ہوا خوب ہوا
میں خطا وار گنہگار ہوا خوب ہوا
حق کا دلبر مراد لدا ہوا خوب ہوا

عاشق احمد مختار ہوا خوب ہوا
کھل گئی آنکھ خیال رخ احمد میں مری
یاد تر کان میں کئی رات مری سولی پر
اک نہ اکدن تو پہنچ جاؤ گا طیبہ میں ضرور
ہو گئی مجھ پہ شفاعت شدہ دین کی واجب
خمر کیونکر نہ کروں میں کہ ہے یہ فخر کی جا

<p>یابنی ہاتھ پہ ترے مری عزت ذلت مرحبا واہ فذا تیرے خیال آخر ہم گنہگاروں کا حشر میں ٹھکانا ہی نہ تھا پڑ گئی دلپہرے مست نگاہ احمد اک نہ اکدن تو سیاحی کو آئی گئی مشکل آسان ہوئی اسے تیرنگاہ احمد</p>	<p>نوحہائی کا جو مختار ہوا خوب ہوا ہجر میں تو مرا غوار ہوا خوب ہوا شاہ دین قافلہ سالا ہوا خوب ہوا مئے وحدت سی بہ شہار ہوا خوب ہوا میں جوان آنکھوں کا بیار ہوا خوب ہوا تو جگر کے جو مرے پار ہوا خوب ہوا</p>
<p>پیر کے لطف سے یہ شایق نادان ایدل بیخبر تھا سو خسر وار ہوا خوب ہوا</p>	
<p>ہوا اللہ کا ولبر جو سپہ سالار اپنا حشر میں تشنہ لبی کا نہیں کچھ خوف ہمیں ہجر احمد میں کوئی دم نہیں راحت ہم کو چشم میگون بنی کا ہے تصور دل میں ہاں اونہمیں معرفت اللہ سے حاصل ہوگی برکت سے شہ ابرار کے انشاء اللہ باغ دنیا میں کبھی تو ہمیں سرسبز کرو دل مرا نور محمد سے جو چمکے حشر عشق سچا ہے محمد کا اگر اسے لوگو نور احمد تجھے احمد کی قسم دیتا ہوں تیرہ مرقد میں اوجلا وہیں ہو جائے گا بھی سو وہ گنہگاروں کے سر میں یارب</p>	<p>خود ہمیں کہتے ہیں اللہ ہی مقدر اپنا دل حاتم ہے بہت سائقے کوثر اپنا چین لینے نہیں دیتا دل مضطر اپنا بے پئے ست بنا و تیل ہے ساغر اپنا جو ریاضت سے کرے دل کو مسخر اپنا کیا تعجب ہے جو ہو خاتم بہتر اپنا جلد دکھلاؤ بنی گنہگار اپنا آئینہ دیکھ کے رہ جائے سکندر اپنا حال طیبہ میں کہیں گے کبھی جا کر اپنا تو بنا لے مری آنکھوں ہی میں بگڑ اپنا نور احمد سے اگر دل ہو منور اپنا دروہلیر محمد پر رہے سر اپنا</p>
<p>صاف ظاہر ہوا شایق ہمیں من روحی سے</p>	

بے خبر تھا سو خوب روار ہوا خوب ہوا

خود ہمیں کہتے ہیں اللہ سے مقدر اپنا
دل حاتم ہے بہت ساقی کوثر اپنا
چپن لیے نہیں دیتا دل مضطر اپنا
بے پے مست بنا دیتا ہے ساغر اپنا
جو ریاضت سے کرے دلوں کو سحر اپنا
کیا تعجب ہے جو ہو خاتمہ بہتر اپنا
جلد دکھلا دو نبی گنبد اخضر اپنا
آئینہ دیکھ کے رہ جائے سکندر اپنا
حال طیبہ میں کہیں گے کبھی جا کر اپنا
تو بنا لے مری آنکھوں ہی میں بس گھر اپنا
نور احمد سے اگر دل ہو مسور اپنا
دروہیز محمد پر رہے سر اپنا

ہوا اللہ کا دل سب سے چسپاں اپنا
حشر میں لشتہ لبی کا نہیں کچھ خوف ہمیں
ہجر احمد میں کوئی دم نہیں راحت ہم کو
چشم میگوں تیرا کا ہے دشمنوں میں
ہاں او بھینس معرفت اللہ سے حال ہوگی
برکت سے شہ برابر کے انشاء اللہ
باغ دنیا میں کبھی تو ہمیں سرسبز کرو
دل مرا نور محمد سے جو چمکے سر حشر
عشق سچا ہے محمد کا اگر اسے لوگو
نور احمد تجھے احمد کی قسم دیتا ہوں
تیرا مرقد میں اوجالا وہیں ہو جائیگا
بھی سو داہے گنہگاروں کے سر میں یارب

صاف ظاہر ہوا متعلق ہمیں میں روحی سے
تنکے آئینہ میں پوشیدہ ہے جو ہر اپنا

کبھی ترکان کا ابرو کا کبھی گیسو کا لون کا
بھروسہ ہوا زل سے ہلکے گونگرو والے بالوں کا
بھی نام مبارک بس جواب انکو سوا لون کا
کہا یہ جس نے دیکھا لو قرآن ہو ہلا لون کا
مری اک جان پر ہنگامہ ہے کتنے ملا لون کا
یہ حق ہے یہ رتبہ ہے بڑی تقدیر والوں کا

رہے ہجر نبی سے دلیں یوں جمع خیالوں کا
سیہ کاری کا ہلکے ڈنہیں ہے حشر میں ہاں ناں
نکیرین آئینے جس دم پکاروں گا محمد کو
عجب کچھ شان سے پیوستہ تھے ابو محمد کے
غم و تکلیف و درد و اضطراب سوزش و آفت
نبی کے ورہے جا جا کر جبین اپنی رگڑتے ہیں

تصور میں کبھی غرض کبھی گیسو کبھی ابرو
برینیہ کی طرف تیز اگدر ہو تو محمد سے
اثر ہے عشق چشم محمد خمار کا اسے دل
نظر آتا ہے ہر ہر میں وہی نور رسول اللہ

مزا ملت ہے ہر کوئی حجاز میں وصالوں کا
سب سب حال کہہ دینا ادب تو خستہ حالوں کا
لحد پر میری لحد گر خول آیا غزالوں کا
ہو احب محو میں رہے پر نامیرے خیا لوں کا

لکھی میں نے جولوہا محمد کی ثنا نشانی
مرا ہر شعر و قتر نگیا شیریں مقالوں کا

شکل نبی میں حسن خدا اگر چھپا نہ تھا
کس واسطے یہ تو سن دل مضطرب ہوا
یا احمد المسدومے سرکار الغیاث
اللہ دل سے کیوں نہ ذرا ہوتا دوستو
نکلی جوتن سے روح تو حیرت سی یہ کہا
یہ راز ہم کو مرشد کامل نے کہہ دیا
طیبہ گیانہ میں نہ برائی کوئی امید
جس نے سنا وہ عاشق احمد ہی نگیا
طیبہ کو جب گیا میں تصور میں یا نبی
تھا دم کے ساتھ منظر اللہ کا ظہور
اگر ازل سے دیکھا جو دنیا کا بیتے حال

شیدا ہوا دن پر بس لئے سارا ماتہ تھا
زلف نبی کا دھیان تھا یا تاز یا نہ تھا
ہجر نبی میں بس بھی اپنا ترانہ تھا
بانگے عرب کا ناز ہر اک دلبرانہ تھا
دنیا میں اس فنا کا عجب خانہ تھا
بیگانہ جس کو جانتے تھے وہ بیگانہ تھا
افسوس تیرا ہ مرا بے نشانہ تھا
کچھ ایسا پر اثر یہ ہمارا فسانہ تھا
خادم کا سر تھا اور تر آستانہ تھا
جب جان جا چکی مرا جانان روانہ تھا
آئینہ خانہ یار کا یاں خانہ خانہ تھا

کس طرح رہتا نشانی مضطرب دینہ میں
تقدیر میں دکن ہی کا جب آب روانہ تھا

تصور مجھے جب نبی کا رہا
گدا آپ کا شاہ ہے یا نبی

مرے دل میں کیا کیا تماشا رہا
میرا آپ کا سب سے اچھا رہا

<p>خیال آیا آئینہ رخ کا جب یقین ہے کہ صیقل ہی ہو تاہو صل اوس کا طہور اوس کے منہ پر نقاب جو سچا تھا عاشق تو وہ نزع تک ٹھکانے لگا اترے عشق یار جدا ہو گیا ہجرین ول مرا ہوا ذکر مفرگان احمد کا جب ابھی مجھے جلد طیب دکھا پڑھا جس نے دل سے دُرو و ترفیف</p>	<p>مرے لگو پہر وں ہی سگتا رہا قتنا کچھ مجھے اب نہ کہتا رہا خدا پر خدائی کا پردہ رہا عہد محمد ہی کہتا رہا زمانہ تو چسکر ہی دیتا رہا ابھی مرے پاس اب کیا رہا مرے دل میں ہی کچھ کہتا رہا مرا دل ہے فرقت میں بھرتا رہا محمد کی مجلس میں چرچا رہا</p>
<p>صبا پیارے احمد سے کہہ دینا تو کہ شایق دکن میں تڑپتا رہا</p>	
<p>محمد آپ نے حسن ایسا پایا کہوں کیا ہجر ابروئے نبی میں بنی کی جستجو کرتا تھا اوٹھ کر ادھر بھی اک نظر آنکھوں کو صدق یہی ہے وجد کا اے دل مجھ کوئی کہدے ذرا بہر تسلی یہی ہے التجا ہر وقت تجھ سے کروں گا نالہ جب ہجر نبی میں</p>	<p>فدا دل سے ہوا اپنا پایا مجھی پر دل نے خنجر آزمایا مجھے کیوں درد فرقت نہ بھلایا کہ مازغ البحر پھر یا د آیا کہ پھلا حال ہنس کو یا د آیا تجھے طیب میں احمد نہ بلایا مدینہ میرا مدفن ہو خدا یا ہلیگا عرش رتانی کا پایا</p>
<p>مجھے مرنے کا ہو کیوں رنج شایق بنایا جس نے سچا اوس نے مٹایا</p>	

خیال آتا ہے جب ہکو نبی کے روٹ روشن کا
 ہو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن
 گنہگاروں کو ذات کبریائی کا بھرہ مسہ ہے
 خزان ہجر محمد کی بہار جاودانی سے
 خیال عارض انوار سے گرمونس و ہدم
 بنی سے دور ہوں ایدل مگر خوش ہوں تصور
 ہوا اس آرزو میں خاک اوبان کو دربینہ کے
 نگاہ لطف سے اُس کو رفو کر دے رسول اللہ
 خیال نور احمد میں مجھے یہ اوج حاصل ہے
 رخ زلف محمد کا جو ذکر آتا ہے محفل میں
 دل پر داغ ہر اک امتی کا رشک بیضا ہے
 بچانا نفس کے پھندے سے ہکو یا رسول اللہ

گمان ہوتا ہے سیخنی پر اپنی دست امین کا
 متا ہے یہ حمد و ثناء کا و نون کو روشن کا
 خدا کی پاک رحمت شامیانہ ہوگی مدفن کا
 دل پر داغ میں نظارہ ہو سر سبز گلشن کا
 شنب ہجران میں بھی انداز ہوگا جہج روشن کا
 مبارک باد سے ملتا ہے نعمہ میر و نبیوں کا
 کبھی تو خواب میں بوسہ ملے کبلی کے و امن کا
 مرا چاک جگر کب آشنا ہوتا ہے سوزن کا
 او جالال امکان پر پڑ رہا ہے دل کو سوزن کا
 نودل ہاتھوں او چھلتا ہو ویرن نشیخ و بہن کا
 کلیم اللہ کو تھا ناز اپنے دست روشن کا
 زیادہ خوف ہوتا ہے میں پوشیدہ بہن کا

بنی کا دوست ہو جو میں بھی شایق آئینہ ہو
 قسم اللہ کی دشمن ہوں میں احمد کے دشمن کا

دل ہو گیا رسول خدا کا جب آشنا
 دن یہ بھی ہے کہ رہتا ہے ہر ایک سوجدا
 جو کچھ کہ ربط ہوا سے ہوا میری روح سے
 ہجر نبی وصال سے بدلے تو کیا عجب
 تیرے سوا نظر میں سماتا کوئی نہیں
 اللہ کے لئے ہو اگر سب سے دوستی
 مضمون میں مانی کا ظاہر ہوا ہمیں

صلو علیہ کہنے لگے اوسب آشنا
 وہ دن ازل کا ہاؤ کہ اک جاسب آشنا
 دل میرا نفس کا نہ بنے یا رب آشنا
 دل سے ہمارے درو ہوا یا رب آشنا
 یہ دل ہمارا ہوتا ہے کس پر کب آشنا
 آئینے کام حشر میں بھی وہ سب آشنا
 شکل عرب سے ہو گیا ایدل رب آشنا

دنیا کے یار ہوتے ہیں سب مطلب آشنا
اپنا دل فرین بھی ہوا ہے شب آشنا
جب تک کہ تن میں روح رہے ہیں سب آشنا

دشمن وہی ہوئے جنہیں سمجھے تھے دوست ہم
ہر دم خیال زلف محمدؐ سے کام ہے
احباب و اقربا ہوں کہ مال و متاع و ہر

نشیاقِ نبیؐ کا نام جو آتا ہے سامنے
ہو جاتے ہیں دروڑ سے اپنے لب آشنا

اے ہجرِ نبیؐ ان سے پڑا ہے مجھے پالا
بان بان ہے بھی نورِ مرے گھر کا اُجالا
بجائے مجھے یا میرے مسیحا کو ملا لا
آغوشِ تصور ہی ہے چاند کا بالا
اللہ نے دنیا کی بلا میں مجھے ڈالا
اک داغِ جگر پر ہو تو اک دل پر چھالا
ہے جمعِ حنّٰدین اندھیرے میں اُجالا
بو زلفِ محمدؐ کی اویسؓ بھی تو اُڑالا
قربانِ مرے پیارے محمدؐ نے سنبھالا
ہر ناز ہر انداز ہے اس محمدؐ کا نرالا

ہے درد کبھی آہ و فغان اور کبھی نالان
کیونکہ نہ خیالِ رخِ احمدؐ سے ہو دل خوش
اے باوصبا وصلِ محمدؐ میں شفا ہے
ہر وقت رہے پیشِ نظر نورِ محمدؐ
سچ ہے کہ گذرتی تھی ازل ہی میں مڑو سے
ہو گر مٹی، حشرِ شہِ دین اور زیادہ
ہے یا ورخ و زلف کی اک دل میں ہارے
تسکینِ دل بے تاب کی اک دن تو صبا کر
حشرِ مین کہیں کا نہیں رہتا مین گندے سے
یون تو ہوئے مبعوث بہت ساری پیغمبر

نشانی ہے یہ سب لغتِ محمدؐ کا تصدق
کہتے ہیں جو سب سلمہ اللہ تعالیٰ

غافل و چونکہ یہ رہبر ہے خدا کی راہ کا
غل او ٹٹے گا یہ ہے دیوانہ رسول اللہؐ کا
ہر گد کو آپ کے رتبہ ملے گا شاہ کا
یا خدا کر دے مجھے حافظِ کلام اللہؐ کا

کہ رہا ہے نامِ احمدؐ پر الف اللہؐ کا
حشرِ مین جب آؤں گا پڑھتا ہوا لغتِ نبیؐ
حشرِ مین یون شان و شوکت ہو گی ظاہرِ آقا
مصحفِ عارضِ محمدؐ کا رہے پیشِ نظر

<p>اوس کا اک ذرہ ہے ایدل ہوگا تابان کس طرح جلوہ نور خدا سے ہو گیا پر نور ول جو مدینہ دیکھ آیا وہ بھی کہتا ہے ہاسے لالہ سے جو میں نے نفی کی اختیار کی اک نہ اک نہ کرتے پڑے جا میگا ملک غریبا بے الف اللہ ہو بیہ لام نیچا گئے آ مالدار و مخزر کر لورج جنتک تن میں ہے</p>	<p>نور احمد کے مقابل تو تھ سسر ماہ کا مل گیا ہے مرتبہ اس کو بھی بیت اللہ کا گنتا پیارا پیارا منظر ہے تری درگاہ کا مل گیا دل کو وہیں بس لطفہ اللہ کا نا توان محسوس اچھا کو عصا بس آہ کا پھر جدائی ہو تو ہو سہ واہ نام اللہ کا بعد مروت ایک ہے رتبہ گدا و شاہ کا</p>
<p>روح جب تن سے ہو یا احمد مختار جدا نقشہ یار رہے پیش نظر آٹھ پہر غم اسی کا ہے مجھے اور اسی کا روتا جن کو اللہ نے دی چشم بصیرت کی نظر ہر مسلمان کا وہ دل یہو عشاق کی جان اک مری جان پر کیا کیا ہی مصیبت اللہ ہجر احمد میں بھی ہو مرا مونس ہر دم بحر وحدت کی غیب موج ہے سجاں اللہ یا زلف شو دین ہجر کہ دن ساتھ یون ہم گنہگاروں کے ہمہ رہیں محشر میں نئی</p>	<p>نعت کا صدقہ ہے شایق جو تری اشعار پر مرجا کا شور ہے غل ہے جزاک اللہ کا</p>
<p>سارے سے نہ ہو جلوہ تیرا زہنہار جدا غیر کا و صیان رہے دل جو ہر بار جدا مجھ گنہگار سے کیوں میں مری سکر جدا وہ نہیں کہتے ہیں اغیار سے ہی بار جدا بارغ طیبہ ہے جدا خلد کا گلزار جدا سختی نزع جدا دوتے ہیں غمخوار جدا مرے دل سے نہ ہو دور و شہ ایرار جدا مجھ میں پوشیدہ مریا رہے پھر بار جدا جس طرح دھوپ میں سایہ نہ ہو زہنہار جدا قافلہ سے زہے قافلہ سالار جدا</p>	<p>روح جب تن سے ہو یا احمد مختار جدا نقشہ یار رہے پیش نظر آٹھ پہر غم اسی کا ہے مجھے اور اسی کا روتا جن کو اللہ نے دی چشم بصیرت کی نظر ہر مسلمان کا وہ دل یہو عشاق کی جان اک مری جان پر کیا کیا ہی مصیبت اللہ ہجر احمد میں بھی ہو مرا مونس ہر دم بحر وحدت کی غیب موج ہے سجاں اللہ یا زلف شو دین ہجر کہ دن ساتھ یون ہم گنہگاروں کے ہمہ رہیں محشر میں نئی</p>
<p>یا دحضرت سے بے چین تھی عشاق کو دل انپہ آفت ہوے شایق تری اشعار جدا</p>	<p>یا دحضرت سے بے چین تھی عشاق کو دل انپہ آفت ہوے شایق تری اشعار جدا</p>

خز ہے یا غوث آسمنا تیرا
کہدے اب تو زبان پاک سو قم
سر میں سودا ہے تیرا ہر اک کے
ہے قدم پر قدم محمد کے
میرے آنکھوں میں ہوتی صوت
مدتوں سے ظہور تک تیرے
بہین وار ہیں سے غرض یا پیر
نہ جھٹک دے تجھے قیامت میں
بشوائے نیاز مندوں کو
غوث اعظم پکارا وٹھا ہوں
کاش تیلی کے بدلے آنکھوں میں

ہم سسہ کیا و حلقہ ہوا دا تیرا
میں ہوں اک کشنہ ادا تیرا
دل ہر اک کھاسے مہلتا تیرا
کیا ہی سید ہا ہے رات تیرا
میرا دل اور مدعا تیرا
ذکر کرتے تھے اولیاء تیرا
چاہئے تجھ کو چاہتا تیرا
میں اک اونی ہوں خاکِ پا تیرا
تازا وٹھاتا ہے کیریا تیرا
حب میں سنتا ہوں تہ کر تیرا
جلوہ گر ہوتا نقش پا تیرا

خوف شب آتی کو کیا قیامت کا
اوس کو کافی ہے آسرا تیرا

گر مئی جبرئی سے دل دہڑکتا جائے گا
جب خیال آجاسے گا حسن ملیج یار کا
ویکھ کر رتبہ ترا حشر میں یا خیر الورا
الفت تیغ لگا ہ احمدی میں رات دن
راز وحدت صاف آئینہ بنے گا سامنی
آئے غش یا وگل رخسار احمد میں اگر
جس نے چھوڑی پیروی شرع رسول اللہ کی
روئے احمد کی بہار ایدل نظر آئے اگر

اشک میری دیدہ تر سے ٹپکتا جائیگا
زخم دل پر پھر نمک ایدل چھڑکتا جائیگا
ہر کس و نا کس تری صورت کو ٹکتا جائیگا
مثل سبیل عاشقوں کا دل پھر ٹکتا جائیگا
نورا احمد جب مرے دل میں چپکتا جائیگا
ہر کوئی منہ پر گلاب آکر چھڑکتا جائیگا
بھول کر وہ راستہ سید ہا بھٹکتا جائیگا
حشر تاک آئینہ دل کا نہ سکتا جائیگا

بعد مرون مرغ جان اپنا پڑکتا جائیگا
ملکے ہر رمان پسیتے مین ٹپکتا جائیگا
دل مرے پہلو سے آہستہ سرکتا جائیگا

دیکھ پائے صاف عارض گرسول الشکو
شعلہ روئے نبی سے ہو تصور مین جو وصل
غیرت حسن محمد مصطفیٰ اسنے اگر

یاد شایق آئے کرتش نہ بسی شبیر کی
غمز و ون کے حلق مین پانی اٹکتا جائیگا

لائین قلم کہان سے پر جب سبیل کا
عیسیٰ سے کیا علاج ہو تیرے علیل کا
نغمہ ہے ہر نفس مین نہان الرعیل کا
محتاج کچھ نہیں ہے یہ دعویٰ لیل کا
اے دوستو یہ کتبہ نہیں ہو خلیل کا
مجھ کو بہت بھروسہ ہو میری کفیل کا
پیش نظر ہو واقعہ اصحاب میل کا
نظارہ ہو جو شہر نبی کی فضیل کا
کوثر کا تشنہ ہوں نہ می سلسیل کا
اندازہ دل مین ہو مرو باغ خلیل کا

لکھنا ہے ہم کو وصف رسول خلیل کا
یا مصطفیٰ شغل ہے تری اک نگاہ مین
دنیہ ہے بے ثبات نہ تو اس سو دل لگا
محبوب جو مرا ہے خدا کا ہے وہ حبیب
دل منظر خدا ہے نظر اس پہ ہودام
اک امتی کو بھولین گئے احمد نہ حشر مین
کہلاؤ تو خدا کے وہ حافظ ہے ہر گھڑی
لبیک یا رسول کہون گا بکار کر
لجائے مجھ کو شریعت ویدار مصطفیٰ
تازہ رہے دمام گل داغ عشق یار

جو نام مصطفیٰ پہ نہ بھیجے درو و پاک
شایق اسے مقام ملے گا نجیل کا

تو نور احمد رسل کا اوس دم سامنا ہوگا
عجیب انداز سے اپنا نبی جلوہ نما ہوگا
اک دل سے اللہ اللہ اور زبان پر مصطفیٰ ہوگا
غریبون کو سنگھا جانا نصیبتیر اجملا ہوگا

ہر اک خواہش سے دنیا کی تزا دل چھٹا ہوگا
ہر اک دل تمام کر صل علی کہیگا حشر مین
کسی کا عشق وقت جان کنی یوں رنگ لائیگا
شیم زلف احمد کچھ اڑا لا کر مدینے سے

<p>حسے الموت جسٹریصل کے یاد میں معنی نماز و منان معراج ہی اُس دن میں سمجھو گنا چھوڑوں گا چھوڑوں گا کبھی پیار محمد کو اغثننا یا رسول اللہ اغثننا یا رسول اللہ جو ہو ہر داغ عشق احمدی شکل یہ بیضا شب معراج کے حالات سنکر دل بڑپتا ہو ویرن کیوں نزع کی سختی ہو وصل یا رہتا ہو وہی کچھ جانتا ہے احمد بے بیم کا مطلب</p>	<p>دم آخر اسے ہر درد میں حاصل مزا ہوگا بنی کی سجاوٹ میں جب سجدہ ادا ہوگا قیامت میں یہ ہاتھ اور وامن تھیلو ہوگا وگرنہ کوئی دم میں دم مروتن سے جلا ہوگا الف عشاق کی آہوں کا موسیقی کا عصا ہوگا مرا پیارا پیسہ رہا کی اچھا بنا ہوگا یہی تاجان جائیگی ہمارا اور کیا ہوگا جسے ویدارا محمد کا مزا حاصل ہوا ہوگا</p>
--	--

ہمیں تشنہ لبی کا حشر میں کیا خوف اور شائق
 مدد پر اپنی حشر میں شہید کر بلا ہوگا

<p>قسم اللہ کی جو عاشق غوث الورا ہوگا نظر ہو گمنام نور پر ہر دم غلاموں کی یہ سچ ہے آشنا کا آشنا ہے آشنا اپنا ترے دربار میں لہتی ہے جب ویرن کی دولت نہ گہم ٹینگے ہجر پر میں سچے جو میں عاشق تصویر میں جو زلف پیر شکل تا زیا نہ ہو جدائی غوث اعظم کی گوارا اب نہیں مجھ کو تری جلوہ میں کثرت ہو ترے چہرہ میں وقت ہر غلاموں پر کرم کی اک نظر ہو جائے گر حضرت مہوس بن نایدل سن و مجھ سے آپ کا نسخہ مرید و پرشش مرقد ہو کیوں ہو ڈرتھیں اتنا</p>	<p>دم آخر اسے ویدار شاہ انبیا ہوگا ابھی اس طرح سوخت اپنا کب رسا ہوگا محب جو پیر کا ہوگا وہ محبوب خدا ہوگا نہ مہر شاہ کے پھر کیوں ترا دلی گدا ہوگا زبان پر اونکی بس ہر دم ضیانا بالقضا ہوگا پڑے گی ماروہ دل پر سزا میں بھی مزا ہوگا مرا اللہ کب بخدا و میں مسکن مرا ہوگا جو دیکھے اک نظر سوجان سے تجھ پر خدا ہوگا وہی ڈر خوف اذکا شکل امید و رجا ہوگا کرے جو نفس کو کشتہ وہ شکل کیمیا ہوگا وہاں بھی حضرت غوث الورا کا آسرا ہوگا</p>
---	--

محبت پیر کی کامل ہے گرشاہی ترمودین
تو ہر رنگ میں آقا ترا جلوہ نما ہوگا

اے بانگے محمد صل علیٰ رتبہ ترا ہم نے کیا جانا
اللہ کی قسم کیا مستی سے کہوں جس نے تجھ کو جانا جانا
جب نزع کی حالت ہو طاری مشکل ہے وہی دم پر بھاری
وہ چاند سا چہرہ دکھلا کر ارشاد بھی کچھ فرما جانا
تم نام خدا ہو شان خدا امان خدا ہو جان خدا
ہر ہر نے نئی ڈھب سے تلو اے صل علیٰ اپنا جانا
یاں فصل نہ تھا وان وصل ہوا کیا نہ ہو یہ اللہ اللہ
معراج کی شب معراج کی شب کس طور کا وہ آنا جانا
یا خواب ہو یا بیداری ہو یا شکل تقویر ہو سُنلو
ہر حال کسی صورت سے مجھے جلوہ اپنا دکھلا جانا
قربت حاصل ہے جھین تیری ہے اُنکی سدا چھی ہوتی
مضطرب ہے مرا دل فرقت میں اکبار سے سمجھا جانا
امید یہی ارمان بھی خواہش ہے یہی حسرت میری
اے نور خدا دل میں آکر تقدیر مری چمکا جانا
ایمان بھی ہے تو اپنا و الشمس ہے جب چہر اتیرا
گیسو کو ترے اے پیارے بنی و الملیل اذ انیشی جانا
اے کملی والے سائیں مری اس وقت خبر لے جلدی سے
آنکھوں میں ہے دم اب فرقت سے اس وقت ذرا تو آ جانا
آئے تھے عدم سے گو تنہا اب فکر نہیں اس کی اصلا

سے شکل بنی دل میں اپنے ہو گا نہیں اب تنہا جانا
وہ آنکھوں سے ابرو وہ سیرت سنائی ہی میں فقیری کی صورت
میں نے نہ تجھے مولا جانا اللہ کو اُس نے کیا جاتا

وہ لوٹتے ہی بیگانہ ہوا شایق پہ بھی رنزدوم کا
کیا یا مینہ غم کی تھی تاو رہے مجھ اپنا جانا

<p>دل مرا عشق میں کامل نہ ہوا تنہا سو ہوا اب سے ایسا کوئی واصل نہ ہوا تنہا سو ہوا محض پاک مین داخل نہ ہوا تنہا سو ہوا سہر طور مرا دل نہ ہوا تنہا سو ہوا تیج ابرو کے مقابل نہ ہوا تنہا سو ہوا دل شکستہ مہ کامل نہ ہوا تنہا سو ہوا میں تصور کا جو قابل نہ ہوا تنہا سو ہوا کوئی یون یا رکا عامل نہ ہوا تنہا سو ہوا شکر اللہ کا بسمل نہ ہوا تنہا سو ہوا طالب مرشد کامل نہ ہوا تنہا سو ہوا لطف اس طرح حاصل نہ ہوا تنہا سو ہوا وہ کسی شخص پہ مائل نہ ہوا تنہا سو ہوا</p>	<p>اسلمد پاک پر مایل نہ ہوا تنہا سو ہوا شب معراج غم سے بہ گھٹا راز نہ ہوا خواب میں رویت احمد ہوئی سبحان اللہ ہر تجلی رخ حضرت کی یہاں ہے ظاہر یا بنی دیکھے بہت دل تاوان کی مرے کون سے چاند کے ٹکڑے ڈکیا دو ٹکڑے ہجر میں وصل بنی کا مجھے جہ لطف آیا کیون نہ انسان کو ظلو ما و جھو لا سمجھیں یا دشمن شیر نگاہ نبوی ہے دل کو خواہش راہ حقیقت نے کیا تنگ مجھے عشق حضرت میں عجب و لکھو ملا ہے دیکھتے ہی رخ احمد کو یا دل حق نے</p>
--	--

آج محروم پھر اوس کو نہ دروازے
تیرا شایق کبھی سائل نہ ہوا تنہا سو ہوا

<p>غریبوں کے دل کو صفائی کیجئے گا شرابا طہور اُپس کیجئے گا</p>	<p>نظر ہم پہ یا مصطفیٰ کیجئے گا تصور جو ہو چشم مست بنی کا</p>
--	---

مجھے خوف کہتا ہے امید رکھنا
 صبا جا کے شاہ عرب سے پہننا
 نہیں ہے جو ممکن کسی ڈھب سے آنا
 جا کر تصور میں شکل محمد
 ہے منظور گر خاتمہ خیر سے ہو
 محمد کی امت ہوں بندہ خدا کا
 کبھی بن کے ارمان کبھی نور بن کر
 نظر آپ ہی آئین پیارے محمد
 بلا لودینہ میں جلدی محمد
 میں بیمار احمد کا ہوں ایسی

جا کہہ رہی ہے ٹوڑا کیجئے گا
 مجھے در کا اپنے گد کیجئے گا
 تصور میں مجھ سے ملا کیجئے گا
 خدا کا نظار کیا کیجئے گا
 تو یا در رسول خدا کیجئے گا
 نکیر بن بس اور کیا کیجئے گا
 مرے چشم و دل میں رہا کیجئے گا
 تصور میں اتنا فنا کیجئے گا
 کہاں تک اب آہ و بکا کیجئے گا
 مرے واسطے کیا دوا کیجئے گا

جو چاہو کرو اپنے شایق کو حق میں
 بھلا کیجئے یا بُرا کیجئے گا

یا نبی جب عاشق روئے منور ہو گیا
 گنبد احمد پہ جس دن میری پر جائے نظر
 تیرے قدموں پر گرے لنگر خدا ایسا کرے
 جان دنیا راہ الفت میں نہیں مشکل ہمیں
 یہ صدقائی قلب کی تاثیر ہے یا مصطفیٰ
 ہو گیا احمد کی مڑگان و نظر سے ربط جب
 وحشت عشق محمد زور پر ہے اس قدر
 کیون نہ نورانی نظر آئے مجھے قلب سیاہ
 خوف کیا طوفان فرقت اور موج ہجر سے

عشق کا جو حال تھا آئینہ مجھ پر ہو گیا
 میں یہ سمجھوں گا مرا اونچا مقدر ہو گیا
 بار میرے جسم پر یا مصطفیٰ سر ہو گیا
 دل سا سرباز محبت اپنا رہبر ہو گیا
 آئینہ ہر ہر مری مرقد کا پتھر ہو گیا
 تیرے دل سے آشنا گرون سو خنجر ہو گیا
 جب بہار آئی تو میں اپنے سی باہر ہو گیا
 آج نور مصطفیٰ وہاں مرے گھر ہو گیا
 یا نبی دل سحر الفت کا شناور ہو گیا

کوئی تو صل علی کہتا تھا اور کوئی فداک

خوف کیا ہو و لکو شایق مفلسی سے عشق میں
ورہم دل غ محبت سے تو انکر ہو گیا

چمکے الہی اس طرح اختر نصیب کا
طیبہ کا ذکر سنتے ہی دل شاد کیون نہو
بلو اکے شہر پاک میں یاسید الرسل
ہے یہ دعا کہ دفن مدینہ میں ہو مرا
میں ہوں مریض ہجر نبی وصل ہو شفا
دارین کی ہے سیر تصور میں یار کے
عاشق وہ کبریا کے خداؤں کا شفیق
ویدار جس کو آپکا حاصل ہو یار رسول
معراج کی وہ شب وہ سواری براق کی
لا ترفعوا کہین کہین لا تجبروا الہ

میں شفیقہ بنون ترے پیار و حبیب کا
ہاں ہاں وہی تو باغ ہو اس غنڈیب کا
خوش کیجئے کرم سے کبھی دل غریب کا
کیون ہونہ و رومج و مسا یا حبیب کا
ورکار کچھ نہیں مجھے نسخہ طیب کا
کچھ تفرقہ نہیں ہے بعید و قریب کا
رتبہ ہے وہ کلیم کا اور یہ حبیب کا
پڑ جائے سایہ مجھ پہ بھی اوس خوش نصیب کا
سجتا تھا جبرئیل کو عہدہ نقیب کا
سب کو اب سکھایا ہو حق و حبیب کا

اپنا جمال پاک دکھاؤ کسی طرح
معروضہ ہے یہ شایق حسرت نصیب کا

عجب رتبہ کیا اللہ نے مداح محمد کا
نہ کیوں بسمل ہو ہر تیغ ابروئے محمد کا
محبت احمد مرسل کی اللہ کی محبت ہے
و باغی شکل میں لفظ محمد سلسلہ جنباں
ہو اظاہر شب مبسراج ہکو اذن معنی سے
کہا صل علی ہر ہرنے و لکو مقام کر اپنے

عدو احمد کے بین اور اسین ہر حرف احمد کا
لیا ہے پہلے بسم اللہ کہکروں اس ابجد کا
اشارہ ہے نئے انداز سے یہ میم احمد کا
سنائی پینے بھی در پردہ نغمہ صوت سرمد کا
کہ پردہ اوٹھ گیا تھا درمیان سی میم محمد کا
یہ تھا معراج میں انداز حورون کی خوشامد کا

<p>کہا جس نے محمد حشر میں وہ ہو گیا ناجی محمد میں عیان ہے نور مطلق ذات باری کا آلہی اس طرح سے چشم دل میں نور آجائے نقص و رشتان وحدت کا تھا جب یہ ذہن میں آنا</p>	<p>کہ لفظ امان بھی ہم سرد نام محمد کا اشارہ روح انسانی میں ہے نور مقید کا نقص و رشتان کبھی نظر رہ ہو شکل محمد کا سمت کر سایہ قدس کیا ہے ہم احمد کا</p>
<p>دعا شایق کی ہو مقبول ہر پختن یا رب مدینے میں بنون جا کر مجا وریاک مرقد کا</p>	
<p>اشارہ حشر میں ہر زلف احمد کی ہر اک لٹکا ہمارے شاہ کونان جو بن ہی لاکھ نعمت تھی عجب آفت ہوا محمد سو کہ دل نے منہ نہیں موڑا نہیں جائیگا جب تک عشق کا سودا خدا وندا نہیں جو پیر و شرع محمد اے دل تاوان و کھا دو شکل اپنی یا نبی اب دم ہر آنکھ نہیں یہ ہی عبرت کی جا اب بھی تو چونکو خواب غفلت سو سچی ہے مزار اللہ جیل میں نہاں اے دل فلک پر عرش پر آراستہ پیر آستہ ہر نشے لحد میں ساتھ ہی میں یا محمد کہہ کے اٹھ بیٹھا</p>	<p>گنہگار و سید کاری کا کچھ تم کو نہیں کھٹکا وہ دھڑکاٹ پر آرام ملتا تھا چھپر کھٹکا اوٹھا کرو رو فرقت نے بہت کچھ رات کو پٹکا ہمارا سر سوا اور پتھر رسول اللہ کی چو کھٹکا بلا شک راہ سید ہی چھوڑ کر وہ راستہ بھٹکا تامل کی نہیں جا اب یہی موقع ہو جھٹ پٹکا یہی کہتا ہو منظر مقبرے کا اور دم گھٹ کا یہ شکل ہم احمد کیا ہے اک جلوہ ہو گھونگٹ کا شب سراج وہ انداز احمد کی سجاوٹ کا ہوا کھٹکا فرشتوں کے جو کچھ پاؤں آٹ کا</p>
<p>خدا کا نور سرتا پا کہوں میں کیوں نہ امی شایق کمر کے راز سے واقف ہوا تھا نور کا پیٹ کا</p>	
<p>وورنگی میں جلالی اور جمالی رنگ پہنان تھا تری شان کریمی خواب ابراہیم نے دیکھی وہ میر و خوابین بھی آئے چمکاتے ہی دہکاتے</p>	<p>مسلمان تھا سو کا ورتھا جو کا ورتھا مسلمان تھا جو تھا آتش کدہ دم وہ وہ دم بھر میں گلستان تھا ستم دیکھو کہ اسپر ہاتھ میں خنجر بھی عریان تھا</p>

ہوا کرتی ہے سچے ہی جہت بزم دنیا میں قیامت میں محمد کو محمد خود نظر آئے عجب کچھ عشق نے پردہ وریکی قیس و لیلیٰ کی	جو یوسف پاک دامن تھی تو اون کا چاکلہ مان تھا جو اپنے دل کو آئینے میں انکا عکس پہنان تھا وہاں تھا چاک محل میں یہاں چاک گریبان تھا
---	--

عجب کچھ مکر سر کرتا تھا شایق بت پرستی بھی جسے کافر سمجھتے تھے وہی پکا مسلمان تھا

دلف و خال و رخ خندان کو نہیں جانتی کیا مصحفِ عارضِ جانان کو نہیں جانتے کیا چشم کے ایک اشارے پہ چلے جان و جگر بت سفاک دکھا کر بہنِ مقتل دوڑا سوتے ہیں بیچ میں تکیہ وہ جو رکھ کر شبِ وصل اک نہ اکدن وہ بنائے گانِ نشانہ دل کو اگ لگجائیگی کوچے میں تنہا راکدن تو یہاں مجھ پہ خفا کر لے مگر محشر میں اور کسی سے نہ ہوا کام او سے ہم نے کیا کیون یہاں آئے دکھانیکو حافقت اپنی پرسش روز قیامت کی ہو کیون فکر تہہ بین وہر کیون جلد مدینے میں بلا لومجھ کو	ابرو نجم و میہ تابان کو نہیں جانتے کیا ہم مسلمان ہیں قرآن کو نہیں جانتے کیا تابع حکم ہیں فرمان کو نہیں جانتے کیا مرو میدان جو ہیں میدان کو نہیں جانتے کیا دل یہ کہتا ہے کہ اراکلو نہیں جانتے کیا ہم تری ناوک مژگان کو نہیں جانتے کیا نالہ ہائے دل سوزان کو نہیں جانتے کیا ہاں میرے ترے واما لکو نہیں جانتے کیا سب بلک حضرت انسان کو نہیں جانتے کیا شیخ جی محفلِ زندان کو نہیں جانتے کیا عاصیو رحمت رحمان کو نہیں جانتے کیا یا بنی تم مرے ارمان کو نہیں جانتے کیا
--	---

ہو کے انجان گنہ گرتے ہو کیون ای شایق روزِ ميثاق کے پیمان کو نہیں جانتے کیا

اک نظارہ رومی غوثِ پاک کا افسون ہوا فصل گل میں چیتا پھرتا ہوں یا غوثِ الورا	جس نے دیکھا دل سوشیدا ہو گیا مجنون ہوا جب سواس دلو مری عشقِ گلگون ہوا
--	--

<p>دیکھ کر بغداد میں وہ گنبد اطہر کیوں ہے ازل ہی سے مجھے محبوب سبحانی کا عشق پھر ترقی پہ ہوئی الفت جناب پیر کی خواب میں بھی میں نصوت پیر کی دیکھی تھیں تن میرے پیچھے نکامیری و لکی لگی نے ہائیو گائے کیون بگڑتا ہے مرا ہر کام حبس پیر میں</p>	<p>اے مری خوش قسمتی اب میں ترسمنوں ہوا عاشقانہ میرے ہر شمر کا مضمون ہوا شکر ہے درو فریق پیر پھر افزون ہوا شاد کس دن دوستوں اول محزون ہوا اور میرا دیدہ تر غیرت جیون ہوا کچھ نہیں کھلنا کہ میرا بخت کیون واثون ہوا</p>
<p>جھوٹ کہتے ہیں مگر یا پیر یہ ہے فال نیک سنے بغداد میں مشایق تیرا مجنون ہوا</p>	
<p>ہجر میں کل چشم تھی نمناک دل غمناک تھا قتل کرنے جب تک آنا وہ بت سفاک تھا قتل گہ میں ہاتھ قاتل کا پڑا خنجر پہ کب لیکے دل دم میں آیا دیکے و طوکا چل دیا جب لگایا مینو دل جاتے رہی ہوش و ہواس ہاتا پائی نے عجب تصویر کہنچی روز و صسل کس طرح انسان نہ کرتا خاکساری ای ملک کس لئے وٹے قیامت میں بھلا میناں سو ہم ملک ہستی میں جو دوڑا تو عدم میں دم لیا جب بہار آئی جنون تازہ ہوا سودا بڑھا منہ سے اُنکے بات نکلی دل پہ کسندہ ہو گئی شکر حق تھی نزعین بھی دل سو جاری یا و حق وا نسو کیون غیروں کو جھانکا کچھ تو کرنا تھا لیا</p>	<p>کون مجھ سا غمزہ ایجان نہ افلاک تھا مستند مرنے پہ میں تھا او بہت بیباک تھا ایک گردش میں نگہ کی سبکا قصہ پاک تھا تھا تو وہ کمسن مگر شبیا تھا چالاک تھا عشق خال لالہ رویاں نشہ تریاک تھا اُٹھا و امن چاک تھا میرا گریبان چاک تھا خاک سے پیدا ہوا پھر ترش وہ خاک تھا مومنو پلے پہ اپنو صاحب لولاک تھا تو سن عمر روان بھی کس قدر چالاک تھا پھر وہی میں تھا وہی پھر تیرا جوت ناک تھا کیسا عمدہ تھا لکینہ و اکیا حکاک تھا اور لب پر میرے ہر دم نام غوث پاک تھا پر وہ درمیں ترے میرے کلر کا چاک تھا</p>

تم نے کیوں دامن کو دھویا پونچھ کر دامن پر لٹک	چھن کے آیا تھا میری آنکھوں کا پانی پاک تھا
فتر شایق کس طرح روغن نہ ہوتی وقت دفن	اوس کے دل میں نور عشق صاحب لولاک تھا
برہمن دیرین کعبہ میں مسلمان دیکھا کبک و طاس چمن بھول گئی چال اپنی نزد و جام مجھے دیکھ کے کہتا ہے وہ شوخ ترے بھی رخ میں ہے وہ بات جو پڑھ صف ہو عوض خضر بگولا تھا وہاں راہ نہا وقت وعدہ نگہ ناز جھکی سینے پر	جس کو دیکھا ترا آشفہ و حیران دیکھا کیا ٹھٹھلتے تجھے اے سرو خرامان دیکھا کور ہو جائے گا جس نے ہمیں عریان دیکھا رفع شک ہو گیا جب کھول کر قرآن دیکھا تیرے وحشی نے وہ سنسان بیابان دیکھا تیرے ویدے کو تری ولکا نگہ بان دیکھا
بلبلین بھول گئیں زمرہ سنجی اپنی	صحن گلشن میں جو شایق کو غزل خان دیکھا
وصف کیوں کرتا ہے واعظ اسکی آگ حور کا کہکشان ہے مانگ تو رخ آفتاب ابر و ہلال اشرف مخلوق کو اسفل سو کیا نسبت بھلا خواب میں جنت نظر آتی ہوائ و اعظم مجھے چاندنی پر چاندنی پڑ جائیگی اسے دوستو اُن کو آتا ہی نہیں جو بالکین انداز و ناز	وہ تو ہو گا فور کی پتلی یہ پستلا نور کا کیوں نہ ہو چرخ برین لہرے باغ اُس حور کا کیا ہو رشک حور سے چہرہ مقابل حور کا جب سے ہو دل کو تصور ایک رشک حور کا ہو مقابل ماہ کے چہرہ اگر اُس حور کا سیکھتی ہیں آکر پران بھی چلن س حور کا
شکوہ شایق یہ کیا سوچھی یہ کیوں آیا خیال	کہتے ہو انسان کے چہرے کو چہرہ حور کا
دیکھتے عالم اگر ترے رخ پر نور کا کون کہتا تھا انا واللہ اعلم بالصواب	بھول جاتے حضرت موسیٰ بھی جلوہ طور کا ظاہر دیکھو تو بے شک قول تھا منصور کا

راز و راز بہشت کو نہ کیوں اُٹھ بیٹھین مروی قبر سو
 کر نہ زاد خانہ دل کو مروی تو بے چراغ
 تیر مژگان سے تری ترک اسے ناوک فلک
 اصل تو دونوں کی جائز فرع میں جھک رہی کیوں
 جب کہا میں نے کہ وعدہ کل کا ایفا کجی آج
 زخم کو دیکھا تو ہنس کر اور بھی چوڑ کا نک

میرے نالوں نے اثر پیدا کیا ہے صورت کا
 ہے تصور اس میں اک بہت کریم پُر نور کا
 خانہ دل ہے نمونہ خُدا نہ زبور کا
 ایک ہے نرے کا شیرہ اور ایک انگور کا
 یوں کہا اب جانے دو کیا ذکر ہے مذکور کا
 یہ علاج اُس نے کیا دلکے مرے نامور کا

راز و راز چاہے تھی اُنکو شایق یار کی
 بھید جس دم کھل گیا سر کٹ گیا منصور کا

جب تک اس دلیں تری عشق سنگار نہ تھا
 کبھی تنہائی ہو تنہا کبھی وہ یار نہ تھا
 کسی کا دل ہے جو تری زلف میں ای بار نہ تھا
 یاس و حسرت کو سوا اور شب فرقت میں
 تم نے بیہوش کیا کیوں مجھے دکھلاؤ جمال
 میرے ساتی تری آنکھوں کے بین سب متوالی
 دیکھ کر جھکو چھپا کر اُسے باتین نہ بنا
 آنکھ پڑتے ہی تری منہ پر دل آیا کیوں کر
 وہ سنگم تری ہرگز نہ محبت کرتا
 بعد اُلفت تو مجھے ظلم و ستم سے نہ ڈرا
 سر جدا کر کے جو کہتا ہے سبکدوش کیا
 آپ آسکتے تھے یا مجھ کو بلا سکتے تھے
 اُسکی محفل میں تو کل جمع بہت تھے اغیار

چہن سے کشتی تھی عمر اور کوئی آزار نہ تھا
 کون سا دن تھا جو ان مجمع اغیار نہ تھا
 کون اس دلم محبت میں گرفتار نہ تھا
 کوئی غمخوار نہ تھا کوئی مددگار نہ تھا
 میں تو موسیٰ کی طرح طالب دیدار نہ تھا
 کون ہو وہ جو مئی عشق سے سرشار نہ تھا
 نامہ وہ غیر کا تھا پرچہ اخبار نہ تھا
 میں تری کوئی ادا کا بھی خریدار نہ تھا
 کیا کروں تیرے ستم سے میں خبردار نہ تھا
 کیا جفا سے میں تری پہلے خبردار نہ تھا
 میرے قاتل مرے تن پر اسرار نہ تھا
 چاہتے آپ تو ملنا کوئی دشوار نہ تھا
 ہائے افسوس کہ اک میں جگر اٹکا رہا تھا

<p>پیری شمشیر ادا کس کے جگر پر نہ چلی میرنی آنکھیں ہیں تری حسن کو دعویٰ گواہ میں نہ تھا لطف و کرم کے تری لائق نہ ہی سایہ ظل ہما کس لئے ہوتی مجھ کو لے چلے سوئے جہنم جو فرشتے مجھ کو کیون بلا تے نہیں طیبہ میں مجھے یا احمد آپ کیون بھول گئے مجھ کو بساں غیار</p>	<p>کون سے دل سے ترا تیر نظر پا رہے تھا کیا فقط ان کا بیان قابل اظہار نہ تھا کیا ترے جو رستم کے بھی سزاوار نہ تھا کیا مرے سر پر ترا سایہ دیوار نہ تھا رحمت حق نے صداوی یہ گنہگار نہ تھا کیا حضوری کے میں قابل مری سرکار نہ تھا میں ذرا آپ پہ کیا احمد مختار نہ تھا</p>
<p>تو نے کیون تیغ تغافل سے مجھے قتل کیا مشایق اس ڈھب کی سزا کا تو سزاوار نہ تھا</p>	<p>تو نے کیون تیغ تغافل سے مجھے قتل کیا مشایق اس ڈھب کی سزا کا تو سزاوار نہ تھا</p>
<p>دل جب اسیر زلف سیہ فام ہو چکا افسوس انتظار میں گزری بہار عمر کیا کیجے رقیب کو آتی نہیں ہر موت ناصح اگر بھی ہے پیوست و مانع کی تھا موسم میں شباب میں کچھ لطف میکشی</p>	<p>شہرہ ہمارا سہد سے تاشام ہو چکا وعدہ بھی تیرا بت گل فام ہو چکا سوار صرع ہو چکی سرسام ہو چکا تجھ کو مفید روغن بادام ہو چکا اب کیا پیون شراب مرا کام ہو چکا</p>
<p>ہر میکدے میں ہو گئی متہوریہ خبر مشایق فدائے لعل مئے آشام ہو چکا</p>	<p>ہر میکدے میں ہو گئی متہوریہ خبر مشایق فدائے لعل مئے آشام ہو چکا</p>
<p>ہوتے ہی خط نمود گھٹا حسن یار کا خط سے زیادہ اور بڑا حسن یار کا اللہ رے سوز عشق دل و اعدا کا جائے جو شب کو محفل خوبان میں شمع رو افنی وہ ہے بڑا نہ سمجھ اڑو ہے سے کم</p>	<p>غلبہ حلب پہ ہو گیا شاہ تارا کا سبزے سوزنگ کھل گیا اگل گنڈا کا جل کر سیاہ ہو گیا پتھر مزار کا ہو دم بخود کوئی کوئی پروانیا کا وشمن شہ رسل کے ہے جو یاغیا کا</p>

گھبرا یا جب کہ طائر دل درو ہجر سے
تو ہے شب فراق میں آجا او ہر اجل
ایرو ہلال مہر چین نجم خال رخ
نازان نہ حسن پر ہو خزان ہے لگی ہوئی
کہ قتل جلد تاکہ شہیدان عشق میں
ہوتی ہے تیر کی سی خلش ولین بار بار
پکڑی میں اسکو پھول سمجھ کر لگا رکھا
سیاب کی طرح اسے دم بھر نہیں قرار

اڑھ کر طواف کرنے لگا بام یار کا
کب تک میں انتظار کروں وصل یار کا
اس حسن سے دماغ فلک پر ہی یار کا
دو دن میں اڑ ہی جائیگا موسم بہار کا
آگے چلوں میں لے کے علم افتخار کا
مضمون باندھتا ہوں جو ترکان یار کا
پتھر جو کوئی آگے لگا کوئے یار کا
کیا حال پوچھتے ہو دل پے قرار کا

شایق چلا ہوں لے کے شہ دین کا عشق ساتھ
کیا خوف مجھ کو اب ہے لحد کے فشار کا

جب لطف ہے اپنی زندگی کا
آئے ترے چہرے کے مقابل
اُس حسنِ ملیح کے مقابل
کیون وصل میں غصہ ہو رہی ہو
تم اور ہم ہوں تنخلیب ہو
مر جائے یہاں تو بلا سے
دنیا میں میں افسر با احبا
ووصدقہ حسن ایک بوسہ
مئے اور مہ لقا ہو شب ہو
زلغون نے تری رہ طلب میں
تم چاند ہو حورون کی ہوا نکھیں

جلوہ رہے آنکھوں میں کسی کا
کیا منہ اسے جان ہے آرسی کا
کیونکر نہ ہو حسن حور بھی کا
اسے جان ہے دن ہنسی خوشی کا
او سوقت مزا ہے دل لگی لگا
لیکن نہ ترا ہو بال بی کا
عقبی میں نہیں کوئی کسی کا
رتبہ ہے بہت بڑا سخی کا
جو لطف ہے مہ کی چاندنی کا
سیکھا ہے طریقہ رہ زنی کا
غلمان کے ہیں گال منہ پری کا

رہ رہ گئے تھک کے سب پیامی
 نکلے شب بدرمہ جو مسیرا
 شاوی و غم وصال و فرقت
 غمخوار نہ تھا کوئی شب ہجر
 آنکھوں سے اشار و نین لیا دل
 دیوانہ کوئی احمد ہون
 نازان ہون میں رحمت خدایر

شیرہ نہ ملا وادو سی کا
 میٹھا ہو یہ رنگ چاندنی کا
 جھگڑا ہے یہ اپنے جیتے جی کا
 ہو خانہ خراب بیکسی کا
 کیا ڈھنگ نیا ہے ولبری کا
 بتلا دو پتا مجھے بنی کا
 زاہد کو ہے ناز بندگی کا

کل حشر میں دیکھ لین گے شایق
 کس پر ہو کرم مرے سخی کا

دل مبتلائے ابروئے خم دار ہو گیا
 اُس چشم ز گسین کا جو ہمیں ہو گیا
 پوشیدہ خط سے عارض ولد ہو گیا
 نیلا جو بوسہ لینے سے رخسار ہو گیا
 جب ذکر وصل لایا زبان پر تو یوں کہا
 حرمان و دور و درج و غم و الم و قلق
 متوالی چشم بت کی جو زاہد نے دیکھ لی
 دم لب پہ ہجر میں تری اور زعمین ہر روح
 منہ سے نقاب اوٹھتی ہی دلیں چھپی نظر
 تھا خواب میں نصیب فرا وصل یار کا
 ہر بات پر جھڑکتے ہو جھنجھلاتے رہتے ہو
 وعدہ پہ کھاتے ہو جو قسم کس کو اعتبار

میٹھے بیٹھائے یہ بھی اک آزار ہو گیا
 ہر ایک عضو تن مرا بے کار ہو گیا
 ملک حلب پہ غلبہ تاتا رہو گیا
 کہنے لگے کہ دور ہو بس پیا رہو گیا
 اب تو قتل کا بھی ہنوار ہو گیا
 فرقت میں ان کے تیرا خریدار ہو گیا
 تسبیح و دلق پھینک کر میخوار ہو گیا
 اسے جان میں ایسے زلیست ہو نیاز ہو گیا
 اک تیر تھا ادھر سے ادھر پیا رہو گیا
 کعبت کیوں میں بن بند سے بیدار ہو گیا
 اب تم سے بات کر نہ بھی دشوار ہو گیا
 افزا اس طریقے سے سو با رہو گیا

کہتے ہیں میری چھریہ ہنس کر شبِ مالا
دل آپ کے سنانے سے بیزار ہو گیا

مجھ کو لا تھا کسنی سیر بہت میرا
مشائق جوان ہو گئے ستم گار ہو گیا

عشق میں آفتین اے یار یہ کیا
دل نہ پہلو میں نہ رہنے کو جب گھ
ہجر جانان میں بھی کہتا ہوں
ہو چکا پہلے ہی عبد و پیمان
تیج جب کچھ گئی پھر کے عشاق
کہتے ہیں وہ مجھے بس سونے دو
میں نے مانا نہیں دل مٹھی میں
اک نہ اک رہ رہے آزار یہ کیا
لٹ گیا عشق میں گھر بار یہ کیا
آج مونس ہے نہ غمخوار یہ کیا
وقت پر کرتے ہو تکرار یہ کیا
سب کے سر کٹ گئے سرکار یہ کیا
رات بھر کرتے ہو سیزار یہ کیا
سچ بتا اے بت عیا یہ کیا

ہجر کی پہلی ہی شب میں شایق
ہو گئے مضطرب و بیمار یہ کیا

اے غم یار مرے دلین جب آنا جانا
کیا یہی رسم محبت ہے یہی شرط وفا
منتظر کب سے کھڑے ہیں ترو پر عاشق
کچھ نہیں قدرتیرے پاس ہماری ظالم
لخت دل خون جگر شوق سوکھانا جانا
اے پہلو میں مرو دکو جلا تا جانا
جلوہ ہوش ربا ان کو دکھانا جانا
تو نے عشاق کو مٹی میں ملا نا جانا

صدمہ ہجر سے بیتاب دل شایق ہو
اسکو سینے سے ذرا اپنے لگانا جانا

بیمار محبت کو ستانا نہیں اچھا
جلتون کو مری جان حبلا نا نہیں اچھا
پر ویسے نکل آؤ خدا کے لئے پیارے
قرقت میں شب و روز رونا نہیں اچھا
گھر غیروں کے چھپ چھپ کر جانا نہیں اچھا
اس چاند سی صورت کا چھپانا نہیں اچھا

<p>لگائی غیروں کی نظر مان لو کہنا ہے یا شب وصل میں کہنا وہ کسی کا کس روز ہنسایا تھا جو بدلا یہ لیا ہے</p>	<p>سینے سے دوپٹے کو ہٹانا نہیں اچھا بس جاؤ یہ ہر بلہ ستانا نہیں اچھا اے چرخ کہن کھو رولا تا نہیں اچھا</p>
<p>نشانی سے سنا ہجر کا قصہ تو کہا یوں افسانا غلط ہم کو سنا تا نہیں اچھا</p>	
<p>رُخ سے نقاب رُخ جو اُس نے اٹھا دیا روئے لگا تو ہنس کے چھ بھی ہنسا دیا وہ پانکپن وہ چال سنئے رنگ و ہنگام کی رشتک سپیچ جھکو نہ سمجھیں تو کیا کروں بھولا ہوں خود ہی آپ کو غیر زکا و خل کیا ناصح نہ کھا و مانغ تو مجھ تا تو ان کا</p>	<p>سب عاشقوں کو جلوہ خدا کا دکھا دیا ہنسنے لگا تو چھڑ کے جھک کر رولا دیا چھکوا نہیں اداؤں نے عجوبہ بنا دیا ٹھوکر لگا کے مروہ دلون کو جلا دیا ساتی نے جھک کر جام اک ایسا پلا دیا دل مال تھا مرا جسے چاہا دیا دیا</p>
<p>اغیار نار رشک سے جل کر کیوں ہوں خاک نشانی کو اک حسین سے خدا نے ملا دیا</p>	
<p>گوشتہ اوٹھا جو دن کو کسی کے نقاب کا دیکھا مفرغ حسن جو اس ماہتاب کا دیکھے جو رنگ یا رکے مہر و عتاب کا دل سے غلام ہوں میں شہ بوتراب کا دل جلے خاک ہو گا ہر ک شمع و شباب کا لو آج پانی بھرنے وہ پنگھٹ پہ آئے ہیں بیٹھا ہے پاس ادس کے رقیب سیاہ رو خورشید برج برج جو پھر تا ہے چرخ پر</p>	<p>گل ہو گیا فلک پہ چرخ آفتاب کا جل کر کباب ہو گیا دل آفتاب کا کا فور ہو خیال عذاب و ثواب کا کیا خوف خاکسار کو روز حساب کا وہ بجلیاں گرا ئیگا عالم شباب کا جلوہ ہے برج و دین ہرک آفتاب کا یارب ہو جلد و ورہن آفتاب کا شاید یہ ڈھونڈتا ہو گھر اُس آفتاب کا</p>

زلفونین رخ چھپا ہے مرے آفتاب کا
 دیوانہ ہو گیا ہے مرے آفتاب کا
 خجالت سے زرد ہو گیا رخ آفتاب کا
 چہرہ نظر جو آیا کسی آفتاب کا
 کالا ہو اس جہان سورخ آفتاب کا
 سایہ خدا نے رکھ لیا اُس آفتاب کا
 انگور کھا کے شیخ ہوشمن شراب کا
 بے تیرے کیا مزہ شراب و کیا ب کا
 ثانی نہیں ہو کوئی بتلا جواب کا
 کیا حال کہتاں مل پر اضطراب کا
 کیا ڈھنگ یہ کالا ہو خط کو جواب کا
 ہو جائے گا قرآن مہ و آفتاب کا
 اب بجلیان گرا بیٹا عالم شباب کا
 رخ سو نہیں ہٹا تا وہ گوشہ نقاب کا

چھائی ہوئی ہے حسن کے بازار پر گھٹا
 پھر تاج ہے دن تمام جو ہر آسمان پر
 کوٹھے پر آئے وہ جو سر شام سیر کو
 تار سے ڈراتے تھے جو شب ہجر چھپ گئے
 روز فراقی جائے بدل شام وصل سے
 مبعوث تو کیا دل تسکین کے لئے
 گر کھاکے گلنگلون سے ہے پر بہنیر کس لئے
 دو لکھا کے دم کے ساتھ یہ ساری برتن ہو
 قدیمین نظر میں حسن میں انداز و ناز میں
 بے چین بے قرار ہے سیماں سا طیان
 قاصد سو نامہ لیکے وہ کر ڈالتا ہے چاک
 دل کھو لکر جو ملے شب وصل میں گلے
 ڈھائی میں شوخیان غضب اس خورد سا لکی
 اللہ رے شرم اُس بت کا فری وصل میں

نشاۃ یں روئے یار کو تشبیہ کس سے وون
 یہ حسن ماہ کا ہے نہ ہے آفتاب کا

کیا بیچ نرالا ہے تری زلف رسا کا
 اے جان یہ موقع نہیں کچھ شرم و حیا کا
 زخمی کوئی پیکان کا کوئی تیغ جفا کا
 انداز کا مقتول ہوں کشتہ ہوں ادا کا
 انداز ہی کچھ اور ہے اُس ماہ لقا کا

ہر شیخ و برہمن ہے گرفتار بلا کا
 کیون وصل میں کرتے ہو حجاب اوپٹ جاؤ
 کشتی ہین تری ابرو و ترکان کے ہزار وون
 گھائل ہو نہیں ابرو کا شرہ کا ترے زخمی
 پارہ ہو یہ کیون مثل کتان ہر دل عاشق

<p>چو ما جو کسی نے کف رنگین تو کہا یوں ہوں چاک گریبان میں اسی غم سے شبِ روز بھولے سے زباغ ارم خلد کو دیکھوں</p>	<p>دیکھو اجی اڑ جائے نہ یہ رنگ حنا کا کھولا نہ گیا مجھ سے کبھی بست قبا کا ہے نقش مرے دل پہ مدینہ کی فضا کا</p>
<p>نشایت تجھے کیا گرمی محشر کا نہیں خوف سایہ ہے ترے سر پہ شہ ہر دوسرا کا</p>	
<p>اچھا ہے مشغلہ بھی مشام و نگاہ کا فضہ سنایا اون کو جو حال تباہ کا تیغ اداسے اور نہ مجبور کر مجھے عسید کسان بفرہ شوال می شود کیسے مشک فام نہیں گنج حسن پر نظرین جو لڑکین تو جگر چھد گیا مرا ہو جائے بدر شرم سے گھٹکرا بھی ہلال پابند کیوں وفا کے نہ ہو ظلم پر تیرے ایمان و جان و مال کا کس کو یہاں خیال اللہ کو بھی غبر ہے مرغوب اس لئے</p>	<p>رخ کا خیال ہے کبھی زلف سیاہ کا کہنے لگے بھی ہے مزہ میری چاہ کا کشتہ تو بین ازل میں تیری نگاہ کا عید اپنی ہے جو وصل ہو اس رشک ماہ کا جوڑا ہے یخسرا نے یہ ماہ سیاہ کا کیا کام تیر کر گیا تیری نگاہ کا گر بے نقاب چہ ہو اس رشک ماہ کا مٹی میں ہے خمیر مہاری بناہ کا ہے شغل صبح و شام حسدینو نکی چاہ کا سنتے ہیں عذر پیار سے ہر عذر خواہ کا</p>
<p>سات آسمان سے بڑھ کر کیا فرشتہ بویسم نشایت یہ اوج ہے مرے اس بادشاہ کا</p>	
<p>بس ہے ذریعہ مرے غزو حیا کا سنتے ہیں عذر پیار سے ہر عذر خواہ کا اعدائے شاہ مثل سگان کیوں بہاگ جائیں گردش ہو جام عیش کو تا دو مرتبہ</p>	<p>مداح ہوں میں آصف گردون پناہ کا لاریب ایک شمشیر ہے یہ وصف شاہ کا محبوب ہے وہ حضرت شیر الاء کا ہو وہ رچرچا اور ہو جب تک کہ ماہ کا</p>

بے کار میں نہیں ہوں کہ سرگرم کار ہوں بہبودی و فلاح رعیت کی فکر ہے	بے شبہ سچ ہے قول مری بادشاہ کا ہر کام شہ کا کام ہے سب کی رفاہ کا
شایق کو بھولنا نہ کبھی اسے شہ و کن ادنیٰ گدا ہے یہ تو تری بارگاہ کا	
نام خداجوان مرا یار ہو گیا تو بہر سیرائے گل خوبی او بہر بھی آ مضمون وصل ہوئی تسکین قلب کی دشت جنون ہو عشق میں یوں دجیان طین حیران ہوئے وہ آئینہ آیا جو سامنے نکلا ہے لال ہو کے ترا تیر زخم سے واعظ مدنیہ چھوڑ کے فردوس کون جائے	مشق ستم یہ کی کہ ستمگار ہو گیا سنیہ ہمارا داغون ہو گلزار ہو گیا تعویذ ہول ہجر خط یا ر ہو گیا چہبہ ہمارا قابل دستار ہو گیا مین اونکے آگے نقش بدیوار ہو گیا لے سرخ سرخ اب لب سرفار ہو گیا جنت کا باغ کو چہ دلدار ہو گیا
شایق کو کیا غرض جو کرے ہجر کا گلا جام مئی وصال سے سرشار ہو گیا	
ویران جنون میں سب مرا گھر بار ہو چکا میرے گناہ حشر میں ظاہر ہوں سب پہ کیوں ضد کا بھی کچھ ٹھکانا ہے اور آئینہ لال پر ہو سیر کہنچ لے جو وہ مانند کہریا صد شکر خاک ہو کے گیا کوئے یار میں دو دن میں وہ نگاہ محبت نہیں رہی	وحشی کا حبابہ وامن کہ ہمار ہو چکا جب پردہ پوش تو مرے ستار ہو چکا لندمان لہجے انکھار ہو چکا فرقت میں مثل کاہ تن زار ہو چکا نقش قدم کو چوم لیا پسار ہو چکا کیا ارتباط آپ کا اسے یا ر ہو چکا
آیا تو آیا کب وہ عیادت کیواسطے افسوس جبکہ شایق بیمار ہو چکا	

صبح شب وصال مجھے غم پہ غم ہوا
 کعبہ عرب کا قبلہ اہل عجم ہوا
 وہ شعلہ روجو خواب میں مجھ سے بہم ہوا
 وان موتیوں کا ہار پہنکر ہنسی مذاق
 اس بت کے بدلے آیا رقیب سیاہ رو
 آیا جو بعد مرگ وہ ہمراہ غبر کے
 تیر نظر سے ہو گئے زخمی دل و جگر
 جلوہ دکھا دیا مجھے کس بت ذراے خدا
 سچ ہے یہ بات موت سو بڑھکر ہو انتظار
 مژدہ شب وصال کا قاصد سو جب سنا
 برسوں کے بعد اُن کا نظارہ جو کل ہوا
 اس لالہ رو کی یاد میں رویا جو صبح تک

منہ پھیر کے وہ یار کا جانا ستم ہوا
 مسجود عاشقان ترا نقش قدم ہوا
 کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا
 یان آنسوؤں کے تار سو رومال نم ہوا
 واللہ شام وصل ستم پر ستم ہوا
 ہراک کو میرا غم تو مجھے اُسکا غم ہوا
 آنکھیں لڑانا یار کا ظلم و ستم ہوا
 بت خانہ سید آئینہ وار حرم ہوا
 قاصد نے ویر کی تو مجھے غم پہ غم ہوا
 کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا
 کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا
 کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

نشایت سے ہمکنار ہوا وہ جو ایک یار
 کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

کبھی اپنا وعدہ وفا کیجئے گا
 وعادینکے ہم حسن میں ہو ترقی
 جو بوسہ لیا میں نے وہ ہنسکے بولے
 میں عاشق ہوں مجھ پر ستم کب روہی
 ابھی فتنے خواہید جا گینکے لاکھوں
 ڈراتے ہو کیوں کون ڈرتا ہی تم سے
 قیامت میں قاتل کا دامن پکڑ کر

مری جان کہان تک دغا کیجئے گا
 جو اک بوسہ ہم کو عطا کیجئے گا
 اب آگے خدا جانے کیا کیجئے گا
 رقیبوں پہ مشتق جفا کیجئے گا
 نہ وا اپنے بند قبا کیجئے گا
 یہی ناکہ اکدن دغا کیجئے گا
 کہو لگا ادا خون بہا کیجئے گا

ابھی کھیلنے کے ہیں دن کھیلو صفا	جوانی میں محشر بپا کیجئے گا	
کھا وصل کے ذکر پر سنئے شایق	یہی تاقیامت کہ کیجئے گا	
<p>عکس افکن جام مٹی میں خال دلبر ہو گیا گنجے سے بزم میں رنجیدہ دلبر ہو گیا سادہ پن پر آپ کے قربان تھے سولہ سنگار دا و خواہی چھوڑ کر کی عذر خواہی سامنی سو ہی جاتا آئینہ رو سے لپٹ کر شام وصل ہے تقاضہ شوق کا کچھ اور لکھ کچھ اور لکھ تیرا میخانہ رہے آباد ساقی اور لا خانہ آبادی ہوئی یا خانہ بربادی ہوئی وہ اوہ ہفت آسمان کو اسکا ہر اک ولین عکس چلتے چلتے راہ میں تو نے ستم ڈھایا نیا پھوٹ کر رویا خیال آیا شرہ کا دل کو جب چرخ کج رفتار نے کیا کیا نڈی گردش مجھے گر پند آتا نہیں تنگدول درو آشنا اس تغافل نے سر مجلس مجھے رسوا کیا</p>	<p>وقت زرتابان تیر قمیشت کا اختر ہو گیا سوخت اپنا آفتاب بخت یکسر ہو گیا نقش اسکارات کو ہر اک کے دلبر ہو گیا سامنا قاتل سے جسد م روز محشر ہو گیا بیچ کا تکیہ مگر سد سکندر ہو گیا یہ کوئی خط تو نہیں عصیان کا دفتر ہو گیا مجھ سے بادہ کش کو کیا بس ایک ساغر ہو گیا عشق نے ولین کیا گھر جسکے بے گھر ہو گیا آئینہ خانہ بت خود میں کا گھر گھر ہو گیا تیری ٹھوکر سے اٹھا فتنہ تو محشر ہو گیا آبلے کو دل کے یہ بھی ایک نشتر ہو گیا جہرہ شطرنج سایہ میں بھی تو گھر گھر ہو گیا پھینک دینا چیر کر ہلو بھی دو بھر ہو گیا جان کر پہچان کر انخبان دلبر ہو گیا</p>	
خوف کیا ہو لکوشایق نفلسی سے عشق میں	درہم و لغ محبت سے تو انگر ہو گیا	
عشق جب سے آپ کا اویزہ پرور ہو گیا	قلب مضطرب ہو گیا اور حال ابتر ہو گیا	<p>میرے اک دلکے لئے تیار شکر ہو گیا بیٹھے بیٹھے عشق مژگان ستمگر ہو گیا</p>

دیکھ کر عکس آئینہ میں وہ خوشتر ہو گیا
 کسنی میں فتنہ مختصر سے کہتو تھے سب
 یہ جفا ایسی جفا اتنا ستم ایسا ستم
 دل نظر سے گر گیا انکی بہت اچھا ہوا
 دیکھو وہ ڈہلکا دوپٹہ اور وہ شائیسے گرا
 برق چمکی آنکھ میں عاشق کی آتش لگ گئی
 میٹھی باتوں سے وہاں یار کو اخلاص ہے
 کیون دل نادان ہوا رنگ طلائی پر فدا
 کیون پریشان آج ہیں عشاق زیرِ بام یار
 تنہا بھلا چنگا مرے پہلو میں بے خوف و خطر
 دل مرا جھک کر اٹھایا ہے نگاہ یار نے
 واہ رسی چالاکیاں کیا شوخ ویدہ ہی وہ شوخ
 خوف سے اس سنگدل کے رو بھی ہم سکتے نہیں
 قاف میں سن سن کے شہرہ حسن کا مضطر ہوئیں
 جب کہا کہ میں نے کہ دل مضطر ہوا ہی ہجر سے
 فخر ہے مجھ کو صفائے دل پہ ہر دم ہر گھڑی
 بھول گیا اس سنگدل نے قبر پر میری کھا
 لیٹے لیٹے آگیا شب کو جو مہرگان کا خیال
 میرا دل لٹکا کے گیسو میں کہا اُس شوخ نے

اوس کو یہ حیرت ہی یہ بھی مایہ سہر ہو گیا
 قد نکالا تو قیامت کے برابر ہو گیا
 نام معشوقوں میں بھی تیرا ستمگر ہو گیا
 باز سے بچکر ہوا اپنا کبوتر ہو گیا
 کیا جوانیمیں تمہیں انچل بھی دو بھر ہو گیا
 تیرا کیا انجان تو تو مسکرا کر ہو گیا
 لیجئے پستہ میں پیدا لطف شکر ہو گیا
 تو بھی دنیا دار سا کیا طالب زر ہو گیا
 جلوہ گر کیا آفتاب روزِ محشر ہو گیا
 دل مرا رسوا ترے کوچہ میں جا کر ہو گیا
 شرم کہتے ہیں کہ بیشک کچھ نہ کچھ شر ہو گیا
 تنہا بھی کچھ اور کچھ تیور بدل کر ہو گیا
 قطرہ اشک آنکھ میں گویا کہ پتھر ہو گیا
 لے ترا سایہ تو پر یوں کے بھی سر پہ ہو گیا
 بھولے بن کے پوچھتے ہیں مجھ کو کیونکر ہو گیا
 ختم آئینہ پہ گر ناز سکندر ہو گیا
 حقیقین میری وہ بھی اک چھاتی کا پتھر ہو گیا
 فرش گل میرے لئے کانٹوں کا بستر ہو گیا
 چشم بد ہو دور یہ بھی ایک زیور ہو گیا

کچھ نہیں آتا تھا کہنا یا وہین شایق وہ دن
 فیض سے اوستا و کے اب تو سخنور ہو گیا

جب تک متوجہ وہ مسیحا نہیں ہوتا
گھونگٹ سے عیان کیون رخ زیبا نہیں ہوتا
وہ دل نہیں جو سن پشیدان نہیں ہوتا
میں آپکا ایجان جو شیدا نہیں ہوتا
یہ یاد رہے حسن کا چہرہ نہیں ہوتا
جو رستم و رنج و غم و درد و مصیبت
آنکھوں ہی نے ڈھائی یہ مصیبت مرویہ
حس طرح بڑے کام کا ہو جاتا ہے شہرہ
عیسیٰ تو وہی ہے کہ جو مردوں کو جلانے
قاتل بھی ہو معشوق بھی ہو کچھ نہیں پروا
کب ویدہ گریان میں نہیں شکل حسنان
کس وعدہ کو سچا میں تصور کروں ایجان
ہر دقت نہ کیوں ویدہ گریان میں ہیں اشک
تم آنکھوں ہی آنکھوں میں اڑا لیتے ہو دل کو
یوں نار نظر میرے پریشان نہ ہوتے
کیون آپکے لب ہلتے میں چھوٹی ہو مری بات
اونا کہ دل عرشِ معلیٰ کی خیر لے
واعظ ہے بشر سہو خطا سے ہے مرکب
جو اصل ہے وہ اصل ہی جو نقل ہو وہ نقل
دل مانگ رہا ہے مرا اور وہ بھی خدا سے
تشریف پر یوسف کی کہا طنز سے اُس نے

بیمار محبت کبھی اچھا نہیں ہوتا
عاشق سے کسی قوم میں پروا نہیں ہوتا
وہ سر نہیں جب میں ترا سووا نہیں ہوتا
رسوا نہیں ہوتا کبھی رسوا نہیں ہوتا
میں آپکا گر چاہئے والا نہیں ہوتا
فرت میں میرا یہ کیا کیا نہیں ہوتا
اے کاش جو میں فوجیہ دیکھا نہیں ہوتا
اُس طرح پہلی بات کا چہرہ نہیں ہوتا
جو کوئی دوا دے وہ مسیحا نہیں ہوتا
تم قتل کرو خون کا دعویٰ نہیں ہوتا
کس روز یہ میل لب وریا نہیں ہوتا
اقرار ہمیشہ ترا پورا نہیں ہوتا
جو خشک ہو وہ شست ہو دیا نہیں ہوتا
چہرہ میں کاشی یہ دل یہ کیلیا نہیں ہوتا
دل آپکی زلفون میں جو الجھا نہیں ہوتا
کیا غنچہ دل داغ سے لا نہیں ہوتا
دل میں اثرا و سکی نہیں ہوتا نہیں ہوتا
کیا تجھ سے کوئی کام گنہ کا نہیں ہوتا
تصویر میں گویا کی کاشیو نہیں ہوتا
میں تیرا میں کیون مجھ سے تقاضا نہیں ہوتا
کیا حسن میں ہم سو کوئی اچھا نہیں ہوتا

رحمت پر بھروسہ ہے قیامت کا خطر کیا
نشانی کبھی اندیشہ فروا نہیں ہوتا

وہ خفا میں راز افشا ہو گیا
مجھ سے بدظن یا میرا ہو گیا
دیکھ کر تصویر سکتا ہو گیا
کس طرح بیمار کی ہو زندگی
اس شرارت کے فدا موسیٰ بچے
آکے بیٹھا دل پہ جب تیر نظر
کان میں بالا جو پہنا شوخ نے
سامنا کس آئینہ رو کا ہوا
پڑھ گئی جب دل پہ عارض کی چمک
اُس کی آنکھوں تک جو پہنچا دو وہ آہ
قلب عاشق سے نکلتا ہی نہیں
لن ترانی کی نہ لے جانے بھی دی
مجھ کو دکھلا ہاتھ پھر مہندی بھرا
زلف پھر خسار پر بڑھنے لگی
پیارے پیارے اس میں جو بنے پھل
خون دل ہے تیر خزانے کے لئے
گر تری سٹھی میں دل میرا نہیں
عشق نے بدنام دو لون کو کیا
پھر مجھے گریہ نے روکا دید سے

میں انا الحق کہے رسوا ہو گیا
خار سے پھر گل کو کہٹکا ہو گیا
دم کے دم میں او نقشا ہو گیا
جب کہ آزر وہ سیجا ہو گیا
طور تو جل بھنکے سرمہ ہو گیا
ریشم سے ٹکڑے کیلجا ہو گیا
رنگ چمکا حسن بالا ہو گیا
آج آئینہ جو اندھا ہو گیا
دڑھ سے مہر تحسلی ہو گیا
پتلیوں کا رنگ کالا ہو گیا
تیر بھی حرف تنہا ہو گیا
کہکے ارنی خود میں رسوا ہو گیا
چور تھا دل کا وہی کیا ہو گیا
پھر کسوف شمس پیدا ہو گیا
قد تمہارا رشک طوبیٰ ہو گیا
جب سے یہ جہان ہمارا ہو گیا
تو ہی بتلا دے مجھے کیا ہو گیا
وہ بھی رسوا میں بھی رسوا ہو گیا
پھر حجاب آپ روان کا ہو گیا

<p>گہر غلط گلشن غلط کعبہ غلط اُن کی صورت یا وائے لگ گئی ابتدائی سن کے اپنی حالتیں لا الہ پڑھ کے جب کافر ہوا</p>	<p>عرش سے دل میرا اعلیٰ ہو گیا دیکھ کر آئینہ دھوکا ہو گیا شوق ہوکا انتہا کا ہو گیا رہنا پھر لفظ الا ہو گیا</p>
<p>اب تو اسے شایق ترے اشعار کا ہر گلی کو چے مین چرچا ہو گیا</p>	
<p>کبھی آوارہ ترا عاشق گیسو نہ ہوا کیون شب وصل پر نشان ترا گیسو نہ ہوا دل مسرا شیفتہ غنچہ ابرو نہ ہوا کیون مری آنکھ بھرائی نہ تری فرقت مین تہتے تہتے ترے خسار کے بوسے لیتا سایہ تیغ نظر مین جسے نیند آتی ہے سینکے آہ شرر بار سے چوٹیں دل کی وقت سونیکے پگھتا ہوں تصور مین تجھے سمجھے تھے مرتے ہی ہو یا نیکا وصل اسکا مگر دم نکلتا مرا دیدار تو اہو حبا تا غش نہ آیا مجھے کیون دیکھ کے اسکا جلوہ لفظ قم مجھ پہ کرے گانہ انرا سے عیسیٰ ہم بغل وہ رہے اغیار کے یارب توبہ مرتے ہی آئے وہ دل تھام کے میت پہ مری ہم بھی منہ موڑ کر اسلام سے کافر ہوتے</p>	<p>بال بیکانہ ہوا زخمشم سہو نہ ہوا رنگ کس کام کا ہے اڑتے ہی چو یو نہ ہوا یہ وہ مومن ہو کہ بھولو سبھی ہندو نہ ہوا کیون مری دلین کوئی درو کا پہلو نہ ہوا کاش یہ دیدہ پر نعم ترا آنسو نہ ہوا اُس کو آرام تہ خنجر ابرو نہ ہوا نفس سرد مگر گرم سرمو نہ ہوا ہاے اسوقت سمجھو نے پری تو نہ ہوا گرم آغوش لحد سے بھی یہ پہلو نہ ہوا کاش اسوقت سرباز ترا زانو نہ ہوا حسن پر نور مین کیون طوک پہلو نہ ہوا یہ کوئی یار کا چلتا ہوا حبادو نہ ہوا اس کے پہلو کو عوض کیون مرا پہلو نہ ہوا درو اسوقت اٹھا جب مرا پہلو نہ ہوا طاق محراب حرم آپکا ابرو نہ ہوا</p>

<p>چشم مشتاق بین موسیٰ ترے آنسو نہ ہوا حسنِ یوسف ترا ہم سنگ ترا زو نہ ہوا کسی کروٹ کسی چلے کسی پہلو نہ ہوا خوب گذر جو تری بات کا پہلو نہ ہوا جلوہ گر مسند الضاف پہ کیوں تو نہ ہوا ہائے اے لطف جفا راہِ نالو نہ ہوا ہائے پہلو میں مرے تیغ کا پہلو نہ ہوا ویدہ شوق مرا حلقہ گیسو نہ ہوا جذبہ حسنِ مگر قوت بازو نہ ہوا اے کبوترِ مرادِ تر بازو نہ ہوا اگر سی ہند پہ کوئی تر بازو نہ ہوا</p>	<p>پروہ آبِ روان ہی سو غشی ترک جاتی دولتِ حسنِ لٹاوتی ہی تیری آنکھ میں جھکو آرام نہ ہونا تھا جو فرقت میں تری میں بھی اسے یار و ناؤں سے بدلتا اپنی دیکھ کر وا اور محشر کو کہوں گا تجھ سے وہن زخم سے میں تیرے بوسے لیتا یاوشم شیرِ نظر میں میں لپٹ کر سوتا مرا ہر موئے بدن مجھ کو نظارہ ہوتا آنکھ لڑ جاتے ہی سینہ سے لپٹتا ہر باندھ کر پر سے تری بھیجتے ہیں غیر کو خط ہوں وہ دکھنی کہ دکن ناز سے یہ کہتا ہے</p>
--	---

یون ہی بریاد ہوا شایقِ ناشاد کا دل
اے گلِ عارضِ جانان یہ تری بونہ ہوا

<p>لوٹتے ہم بھی مزا ویدار کا بوسہ لیتے نقشِ پائے یار کا ہوتے گر تپھرور و لدا رکا موتی ہوتے ہم جو تیرے ہار کا حرف ہوتے ہم اگر انکا رکا سامنا رہتا رخِ دلدا رکا گہرِ بساتے چشمِ مستِ یار کا</p>	<p>ہوتے روزِ نگر تری دیوار کا خاک بنتے کوئے جانان کی اگر سجدہ کرتے ہم کو سب عاشقِ ضرور آبرو پاتے زمانہ میں بہت بھول کر لبِ پر ترے آتے نہ تھے آئینہ بنتے جو ہم اے کردگار سر نہ بنتے کاش حلِ بھنکر اگر</p>
---	--

شوق پورا ہوتا گر شایقِ تجھے

وصل رہتا راست و ن ولدار کا

ناگن کو ہم نے پیار کیا ہاے کیا کیا
کیون ہم نے اونکو پیار کیا ہاے کیا کیا
مجھکو گناہ گار کیا ہاے کیا کیا
سراپنا نذر وار کیا ہاے کیا کیا
خیر کو بین نے پیار کیا ہاے کیا کیا
اک تیر اور پیار کیا ہاے کیا کیا
ظلام نے بے قرار کیا ہاے کیا کیا
مرے ہیکل کا انتظار کیا ہاے کیا کیا
خود کو میں نے پیار کیا ہاے کیا کیا

دل زلف پر نثار کیا ہاے کیا کیا
شہر مانگے وہ بزم میں غیروں کی سامنے
اسے رحمت خدا تر سے انداز کے نثار
منصور ایک لفظ انا کہہ لے آپ نے
مشتاق قتل جان کے وہ قتل سے رُکے
بسل کو اپنے دیکھ کے سید ہی نگاہ سے
جلوہ دکھا کے دور سے اور وہ بھی خواب میں
بے موت اوسکے ہجر میں کیون نہ مر گیا
شہر مانگے وہ جان کے کرتا ہے مجھکو پیار

مشایق گنہ نہ کر کہ سر شہر شیخ نے

رحمت کو شہر مسار کیا ہاے کیا کیا

سند ناز سے قاتل ذرا اتر لینا
سے جو لاش سواری سے تم اتر لینا
ہمارے خاک کدھر کو اڑی خبر لینا
جناب شیخ کو تم دل لگی پہ دہر لینا
بتا کے جلوہ چلے آؤ پھر سنو لینا
چھوڑا کے جاتے ہیں دامن ذرا کر لینا
بڑا گنہ ہے جوانی میں تو بہ کر لینا
کہاں یہ ٹوٹ کے تارے گرے خبر لینا
یہ کس غریب کا جلتا ہے گھر خبر لینا

شہید عشق کی تربت کی راہ اگر لینا
ثواب اپنے شہیدوں کا ہے اگر لینا
صیبا سے کہتے ہیں مرٹکے پائمال ترے
وہ ہجو سئی جو کرین میکہ میں اسے رندہ
تمہارے طالب دیدار کا ہے وقت خیر
نہ جا بے دیو امحیں اسے دست شوق وقت چال
کرم خدا کا یہ کہتا ہے پی بھی لے زاہد
دم وصال کہا اوس نے جب بھڑی افشان
جو میں نے آہ کی دل تمام کر کہا اوس نے

<p>سیح آج کے دن کے لئے کہا تھا تمہیں رقیب کو جو پلانا ہو دور سے غریب نہ سخت باتوں پہ تو انکے نرم ہو دشمن</p>	<p>بکل رہا ہے مرا دم ذرا خبر لینا ہمارے خون سے جام شراب بھر لینا کہیں نہ بھول کے یہ پھول دل پہ ہر لینا</p>
<p>چلے تو ہر سو سے میخانہ آج اے شایق ملے چوراہ میں واعظ سلام کر لینا</p>	
<p>ہیں بھی اہل عدم میں تیار کر لیتا یہ اون کی کم سنی کہتی ہے ترعین مجھ سے کہا یہ شوق شہادت نے خون سے میرے ترپ رہی ہے تر خاک روح کیوں ایدل</p>	<p>اواسے کام پڑا ہے قضا خبر لینا ہم سرہانے سے ہٹ جائیں آپ مر لینا کہ اون کی تیغ کو اڑاڑ کے پیار کر لینا ہماری قبر پہ کون آیا ہے خبر لینا</p>
<p>شب وصال و گستاخان مری شایق کسی کا ذکر وہ آنکھوں پہ ہاتھ دھر لینا</p>	
<p>دل کے آئینہ سے عکس دلریا جاتا رہا مر گئے الفت میں دم کا آسرا جاتا رہا بت پہ شیدا ہو گئے سب اتقا جاتا رہا چیختی پھرتی ہے بلبیل ہر نہال خشک کر لاش ٹکرا کر مری ظالم نے یہ ہنس کر کہا مسی سے توبہ کرتے ہی وہ شوق بولا ظفر سے بے قراری نے نکالا ہائے گھر سے صبر کو چھوڑ کر طوقان غم میں دل کنارہ کش ہوا ہجر کی شب کون تھا پرسان حال بے کسی منتظر ہی رحمت حق کے رہے ہم بادہ نوش</p>	<p>یار کی صورت کا صورت آشنا جاتا رہا آنے والا جانے والا گم ہوا جاتا رہا خوف رسوائی تو کیا خوف خدا جاتا رہا فضل گل جاتے ہی دلکا ولولہ جاتا رہا چپ پڑے سوتے ہو کیا وہ ولولہ جاتا رہا ہو گئے حضرت ولی سے ولولہ جاتا رہا جان کا مونس جگر کا آشنا جاتا رہا بحر غم کا اک بھی تھا آشنا جاتا رہا اک خیال یار ہی آتا رہا جاتا رہا سیکدہ پر ابر کو آتا رہا جاتا رہا</p>

گورنے اس پیار سے جھک لیا آغوش میں
 شکوہ ظلم و ستم و کئے ہی دل میں مٹ گئی
 وصل کی لذت سو کیا خوش ہو کچھ انا غم ہوا
 کٹ گیا سرکٹ گیا اچھا ہوا ہے فکر بھیج
 موت ہر اک عضو باقی رکھنے دم کو لے گئی
 صورت انسان میں اگر روح یہ کہنے لگی
 سپر جلائے گا مسیحائی کا دعویٰ ہر اس سے
 گو جوانی میں ترے انداز و لکشم میں مگر
 بوسے لینے سے تو چمکا حسن نکہ اور رنگ
 اسے شفاعت کرنے والے میں تر و صدق و ثار
 نزعین جب تیلیان پھرنے لگیں کہتے ہیں
 آج کی شب بھی نہ آئے وہ نہ موت آنی مجھے
 چلتے چلتے رہ گیا جب دست نازک وقت قتل
 وصل میں جب پیارا یا دست نگیں پر ترے
 میکدہ میں جاتے ہی زائد نے مانگا جام سنے
 حسن کی گرمی نے کچھ ایسا اڑایا ہاتھ سے
 گھر میں آتے ہی شب وعدہ کہا اس شمع نے
 دیکھتے ہی تیرہ منہ سب دلی و لیں رہ گئی
 بعد مرنے کے وہ آئین لاش پر تو کیا حصول
 قبر میں رکھ کر جھے وہ ناز سے کہنے لگے
 حسن ہے باقی تر تو چاہئے والے بھی ہیں

دورے پہلو سے جانان کا گلا جاتا رہا
 منہ تنہا لا دیکھتے ہی سب گلا جاتا رہا
 انٹسار یا رکاز کا دل سے مڑا جاتا رہا
 ہائے وہ رکھ کر تر پتے کا مڑا جاتا رہا
 سب ہیں یہ نا آشنا وہ آشنا جاتا رہا
 یہ نئی سننے پرانا آشنا جاتا رہا
 مر کے چھوٹے غم سے یہ بھی آسرا جاتا رہا
 کسنی کا لطف بچپن کا مڑا جاتا رہا
 کیون تھا ہوتا ہے ظالم کیا تر جاتا رہا
 دل سے خوف پر سسش روز جزا جاتا رہا
 مرنے والے جستجو کس کی ہے کیا جاتا رہا
 آس یہ جاتی رہی وہ آسرا جاتا رہا
 سب مملون کا تیغ قاتل سے گلا جاتا رہا
 اس قدر بوسے لئے رنگ حنا جاتا رہا
 دشت رز کو دیکھتے ہی القہ جاتا رہا
 جمنے بھی پایا نہ تھا رنگ حنا جاتا رہا
 اب تو سب میرے نہ آنے کا گلا جاتا رہا
 لب تک آتے آتے حرف مدعا جاتا رہا
 جان بن کر پہلے دل سے مدعا جاتا رہا
 اب کہاں وہ تکانا وہ جب اکٹھا جاتا رہا
 غم نہ کر میں مر گیا صدقہ ہوا جاتا رہا

زندگی قربان کروں اس بوت پر وہ یوں کہو
ہائے کیسا چاہئے والا مسرا جاتا رہا

لاش پر مشائیت کے آکر تم نہ دل بھاری کرو
جانے والا تھا عدم کو چیل بسا جاتا رہا

و کیہنے والوں نے ہاتھوں سے جگر چھوڑ دیا
بے خبر ہو گیا خود اپنی خستہ چھوڑ دیا
وہ دل بھول گیا وہ دوسرے جگر چھوڑ دیا
چوک قافل سے پڑی یہ ہوئی سر چھوڑ دیا
لیجئے خانہ خرابوں نے بھی گھر چھوڑ دیا
تو نے یہ کیا کیا دل لیکے جگر چھوڑ دیا
روح نے میری مرے تن کو اوہر چھوڑ دیا
وہ جو بل کھائے تو گھبرائے کمر چھوڑ دیا
باغ و نیامیں مری توڑ کے پر چھوڑ دیا
خلد کا شوق جہنم کا خطہر چھوڑ دیا

کیا ہوا منہ پر نقاب اُس نے اگر چھوڑ دیا
مست آنکھوں نے کیا مست کچھ اس طرح مجھے
ہوں وہ بکیں کہ کسی نے بھی خبر میری نہ لی
تیغ ابرو سے مجھے کر دیا ناحق بسمل
آپکی زلف پریشان نے جو دیوانہ کیا
میں تصدق ترے اسے تیرنگاہ جانان
جبکہ وہ میری عیادت کو اوہر سے نکلے
وقت رخصت میں کبھی جانے نہ دیتا اونکو
ہائے صیاد ازل یہ تجھے کیسے سو جھی
سن لیا مسئلہ جب قدر و قضا کا ہم نے

اب وہ بے چین نہیں ہوتے ہیں کیوں او مشائیت
کیا ہوا کیوں ترے نالوں نے اثر چھوڑ دیا

جان انکی ہے جگر اککا ہے تن من ان کا
سب غلط کہتے ہیں طیبہ میں ہی مسکن اُن کا
دن قیامت کو جو کہنچوں گا میں وہاں اُن کا
اسی روزن سے ہوا کرتا ہو درشن اُن کا
کعبہ مولد تو مدہستہ ہوا مدفن اُن کا
سایہ گستر ہوا اگر حشر میں دامن اُن کا

جو کہ ہیں شاہ عرب ولین ہی مسکن اُنکا
وہ مری سینہ میں ہیں ولین ہیں آنکھوں میں ہیں
لوگ چلائے تینگے ہے عشق ادب پر غالب
دل کا ناسور کبھی بھرنے نہ پائے یارب
ہم انھیں اس لئے مکی مدنی کہتے ہیں
پیر حشر سے کیا خوب لڑینگے آنکھیں

<p>کس مزے سے ہیں کترے حشر میں عشاق نبی خلعت قبر ہو کا غور نکسیر میں ہو حسرتیں اون کی ہیں ولین تو وہ ہیں طبع میں اے گنہگار و تہمین فکر ہے کیا محشر کی</p>	<p>آنکھ چہ چہ ہے پر ہیں ہاتھ نہیں ہر دامن اُن کا نظر آ جاؤ وہاں غرض روشن اُن کا مسکن اُن کا ہے یہاں اور ہاں دامن اُن کا خلد کہتے ہیں جب وہ بھی و گلشن اُن کا</p>
<p>کملی اوڑے ہوئے اے گیسوؤں والے آجا یا نبی دل کو مرے اور لہجہ لے آجا سرکشی میں مجھے اب تو ہی نظر آتا ہے لاکھ بے چین میں سو جاؤں تجھے کیا پروا اویسی جاتری فرقت میں گئی جان مری یون تو کہتے کو حسین اور بہت سارے ہیں پوچھنے والا مرا کوئی نہیں تیرے سوا</p>	<p>ہم سیہ کار پڑے ہیں ترے پالے آجا آجا آجا مجھے دیوانہ بنا لے آجا عشق نے اب تو بہت پاؤں کالے آجا اے خیال نبوی اور ستا لے آجا اپنے مارے ہوئے کو اب تو جلا لے آجا ترے انداز میں دنیا سے نرا لے آجا بکر گیا جھکو میہاں کس کو حوالے آجا</p>
<p>قبر نشانی نہ ہو تاریک کہیں خلعت سے اے مرے چاند اندھ میرے کے آج لے آجا</p>	<p>روشنہ احمد مرسل جو کبھی یاد آیا آج شاید مرے سرکار کو میں یاد آیا ڈھنگ تھکونہ ابھی تک لب فر یاد آیا جس نے دیکھا تجھے بس اونکو خدا یاد آیا ایلو پھر تیغ کو کہینے ہوئے جلا یاد آیا تیرے حصہ میں ہو سب حسن خدا یاد آیا</p>
<p>بچہ نہ قابو میں ہمارا دل ناشاد آیا دل بیتاب میں رہ رہ کے جو ہوتی ہے کہک مانگتا مانگنے کی طرح تو سب کچھ ملتا من رانی و روالحق کے بھی معنی میں پھر ستانے لگا ہجر غم ابروئے بنی دیکھ کر تجھکو کہوں گا یہ بلا میں لے کر</p>	<p>روشنہ احمد مرسل جو کبھی یاد آیا آج شاید مرے سرکار کو میں یاد آیا ڈھنگ تھکونہ ابھی تک لب فر یاد آیا جس نے دیکھا تجھے بس اونکو خدا یاد آیا ایلو پھر تیغ کو کہینے ہوئے جلا یاد آیا تیرے حصہ میں ہو سب حسن خدا یاد آیا</p>

وکیکھر مجھکو یہ روختے سے صدائیگی
مرے پاس آج مرا شایق ناشاد آیا

سرفدا کرنے کا ارمان مگر دل میں رہا
کبھی آنکھوں میں کلیجہ میں کبھی دل میں رہا
لاکھ وہ پردہ نشین پردہ ماٹل میں رہا
سرگٹری سینہ سپر میری مقابل میں رہا
آفرین باد کا اک شور سلسل میں رہا
اُن کو اصرار وہی دعویٰ باطل میں رہا
بن کے ارمان تزا تیرے دل میں رہا
حشر بھی سر کو پکتا تری محفل میں رہا
ساتھ میرے نہ کوئی پہلو ہی منزل میں رہا
دلغ بن بنکے لہو خنجر قاتل میں رہا
تھا زبان چو مری اب وہ ترے دل میں رہا
ہاں مگر رنگ خزان شور عنادل میں رہا
یا ترے دل میں رہا یا میری دل میں رہا
سوز بن کر ترے رخسار کے جو تل میں رہا
دلغ بن بنکے ہمیشہ مہ کامل میں رہا
اب کوئی اور بھی ارمان تری دل میں رہا
ایک مشکل سے چھوٹا دوسری شکل میں رہا
کبھی سیلاب کبھی وامن ساحل میں رہا
بن کے عکس آئینہ خنجر قاتل میں رہا

سر بکف شوق سے گو کو پہ قاتل میں رہا
شکل لیلیٰ وہ رہا جب نئے محل میں رہا
دیکھنے والوں کی آنکھوں نے اُسے دیکھ لیا
آج تک حوصلہ جو رکشی کم نہ ہوا
کبھی زندان میں اگر نالہ موزون نکلا
لاکھ حجت ہوئی سو طرح کی تکرار ہوئی
نادک افکن ترے ہاتھوں کے تصدیق جاؤں
کب تری زہم سے اُٹھے نہیں فتنے اے شوخ
دفع کر کے مجھے احباب ہو سب واپس
شوق بسمل نے اوچھا لاپس دم قتل بیک
وصل کا ذکر کیا میں نے بہت خوب ہوا
فضل گل جانتے ہی زرویی رخ گل پر چھائی
وصل کی رات کا وہ لطف کوئی کیا جانی
تھا وہ تیرا ہی تو عکس رخ روشن ای شوخ
وغوئے مہمے روئے سنور تیرا
وصل میں وہ مجھے سینہ سے لگا کر بولے
جان دیکر بھی تہ خاک نہ پائی راحت
بحر الفت میں مرا جسم ہے تنکے کی مثال
سر مقتل جواڑ رنگ رخ بسمل کا

مدعا ہائے مری و کلامے دل میں رہا
تزعین دم بھی عجب طرح کی شکل میں رہا
ضعف کہتا ہے کہ میں ہلکی منزل میں رہا

نہ تو موت آئی مجھے اور نہ وہ شوخ آیا
یاس کہتی ہے کل آرزو کہتی ہے ٹھہر
شوق کہتا ہے پھینچ جاؤں گا میرے صد تک

جس نے جو مجھ کو کہا ہے مرے دل میں شایق
چار گھر سے جو ملا دامن سائل میں رہا

پروہ سیم کے انداز نے دل چھین لیا
کملی والے تری انداز نے دل چھین لیا
مرے بانگی تری اعجاز نے دل چھین لیا
اس گنگھار کی آواز نے دل چھین لیا
اس اوب کے پر واز نے دل چھین لیا
ایک کا ایک کو انداز نے دل چھین لیا

نام احمد کے نئے راز نے دل چھین لیا
حورین معراج میں کہتی تھیں بلائیں لیکر
چاند و ٹکڑے ہوا ایک اشار میں ترے
میں جو رونے لگا محشر میں تو رحمت نے کہا
روضہ پر سے تری اڑ کر نہیں جاتے ہیں پرند
پروہ وصل سے یوں عرش پہ آتی ہے صدا

دیکھ کر حسن بنی بیچ اٹھون گا شایق
ترے قربان ترے ناز نے دل چھین لیا

اے خاد مو بھی ہے طریقہ نجات کا
پر تو پڑے غلام پہ نور صفات کا
کیا ر مزہ ہے اس میں حیات و ممات کا
انسان میں ہی وصف ہی کل کائنات کا
تیری کرامتوں میں اثر معجزات کا
وہو کا ہون پہ عید کا شب پر برات کا
کیا اعتبار زندگئے بے ثبات کا
گل ہو کہیں چراغ نہ میری حیات کا

دل میں بھروسہ ہونہ جیلان کی ذات کا
اے ذات غوث الدواے غوث الغیاث
یا پیر تن میں آمد و شد کیون نفس کی ہے
کیون نکر ملے نہ اشرف مخلوق کا خطاب
تجھ میں نہاں ہے پیر مرے نور مصطفیٰ
یوں عشق پیر ہی میں خوشی سے بسر ہو عمر
یا پیر مجھ کو جلد بلا لو قدم کے پاس
دکھلا دے یا خدا مجھے لبدا کی فضا

نشانِ نبی بھی کہتے ہیں غلامانِ دستگیر
ہم کو گھمنڈ پیر کے ہے التفات کا

خوب ہی مڑا ہوتا پاؤں پہ یہ سر ہوتا
لطف تھا کلیجہ میں ورو رات بھر ہوتا
تو جو مہربان ہوتا میں نہ در بدر ہوتا
اسے مدینہ کے والی تو جو میرے گھر ہوتا
اور بھی گمان اون کو تیری شکل پر ہوتا
لوگ باخبر کہتے جو میں بے خبر ہوتا
دل کو گر سکون ہوتا مضطرب بکھر ہوتا
ہند سے سوئے طیبہ مگر میرا گدہ ہوتا
گر تیرا گرم و تازا میرے حال پر ہوتا
آہ میری آہوں میں کچھ بھی گرا اثر ہوتا

جلوہ گر نبی اپنا سانسے اگر ہوتا
میں دل ہی ہوتا تھے دن تمام فرقتیں
تیری کم نگاہی نے کرویا مجھے رسوا
کوئی مجھ سہاگی کو یوں نہ بد چلن کہتا
سن رانی کے شکر دیکھتے اگر مجھ کو
بیخودی محبت کی چیز کیا مرے کی تھی
شامِ فرقت احمد اضطراب سے کٹتی
سجدے شکر کے کرتا راہ میں ہر اک جا پر
خلق میری محتاجی یوں نہ دیکھ کر ہسنتی
رحم خود ہی فرماتے مجھ پر رحمتِ عالم

رو کے سب بیان کرتا میں لپٹ کر جانی سے
روحِ نبی نشانِ سانسے اگر ہوتا

قسم اللہ کی انسان ایسا ہو نہیں سکتا
رسول اللہ کا بیمار اچھا ہو نہیں سکتا
جو چاہیں آپ تو سرکار کیا ہو نہیں سکتا
کہ تم محبوب ہو تم سے تو پردہ ہو نہیں سکتا
یہ مجھ سے تو کسی صورتِ خدا یا ہو نہیں سکتا
محمد کے غلاموں پر تقاضا ہو نہیں سکتا
تیرے صدقے محمد تجھ سا یا کھا ہو نہیں سکتا

محمد آپ سا دنیا میں پیدا ہو نہیں سکتا
سیما بھی اگر آئینِ مدعا ادا ہو نہیں سکتا
مجھے بلواتے یا خود آتے یا میری قضا آتی
صدایہ عرش سے معراج میں آئی چلے آؤ
محبت چھوڑ دوں میں مصطفیٰ کی انکا کہا کر
نیکر و کیا ڈراتے ہو چلو نکلو نہیں کہتا
شارہ پر ترے دو ٹکڑے ہو گر چاند کہتا تھا

رکھیں نشانی کو اپنی پاس قدموں کے مدنیہ میں
بہلا کیا آپ سے سرکار اتنا ہونہیں سکتا

ہجر احمد میں شب و روز یہ رونا کیسیا
ہم غلاموں کے تڑپنے کا بھی ہو کچھ تو خیال
غافل و غور کرو زینت دنیا چھوڑو
ناوک نیم نگاہ نبوی سے پوچھو
جان پکھیل گئے عاشق ابو موسیٰ
کچھ تعلق ہے بتوں کو بھی خدا سے ورنہ
داغ عشق نبوی شمع سا روشن ہو گا
تیرے آنکھوں نے سکھایا مجھے معلوم نہ تھا

جانکر ویدہ گریان کو ڈبونا کیسیا
منہ چھپائے ہوئے سرکار یہ سونا کیسیا
اوڑہنا کیسیا تھا حضرت کا بچھونا کیسیا
تیر رہ رہ کے میرے چہو نا کیسیا
عشق بازی میں ملا ان کو کہلونا کیسیا
وائے سحر میں زنا پر و نا کیسیا
تیرہ مرقد میں مسلمان کا سونا کیسیا
جاو کہتے ہیں کسے ہوتا ہے ٹونا کیسیا

کیا ممنا ہے یہ وحدت کا تباہی نشانی
جان کر اپنی کو پھر اپنے میں کھونا کیسیا

خوش قسمتی بخت بھی اوج ہے سر کا
تو نور کا پتلا ہے مرے پیارے محمد
محبوب خدا کا ہے محبوب خدا بھی
اے احمد رسل تری رفعت ہو بیان کیا
آرام سے سو جائے نہ ہو خواب سے بیدار
کب آنکھہ اوٹھا سکتے ہیں تجہ پر کشیدا
وہ آنکھہ ہے جبین ہو ترے رخ کا قصو
کس شک سلیمان کی ہے دیدار کی خواہش
تم جلد مدینہ میں بلا لو مرے آقا

دلہیز محمد سے مرے سر کو نہ سر کا
خورشید ہے ہر وہ تیرے راہ گذر کا
منظور نظر ہے تو دو عالم کی نظر کا
کہتی ہیں جسے عرش ہے زینہ ترے در کا
عاشق کے سر مانے جو ہو تپتر تری در کا
منظور نظر تو ہے خالق کی نظر کا
وہ دل جو نشانہ ہو ترے تیر نظر کا
اڑتا ہے پری بن کے یہ کیوں تیر نظر کا
مدت سے طلبگار ہوں رحمت کی نظر کا

کیون اشرف مخلوق نہ ہو نام بشر کا	پہتا پیغمبر نے لباس بشریت
ہاتھ آئے جو خاک رہ طیبہ مجھے شایق	سر مہین بناؤں گا اوسے دیدہ تر کا
<p>بان مگر حسن محمد ہی مقابل ٹھہرا آپ فرمیں کہ کیون اب تو زادل ٹھہرا کیون زمین صورت گرد پس محل ٹھہرا عشق ابروئے نبی جب مرا قاتل ٹھہرا نام جب نام سے اللہ کے شامل ٹھہرا خواب میں آکے کبھی بوجھ لو کیوں ٹھہرا</p>	<p>شب معراج کہاں پر وہ حامل ٹھہرا بین یہ طیبہ بین کروں کہ حاضر ہوں جنوں گرد پیر کر تے ناتہ کے تصدق ہوتا ریشک کرنے لگے شمشیر محبت کے شہید کیون کہوں ذات خدا سہی جدا ذات تری یا نبی تم مری اس طرح کرو و لجوئی</p>
اپ تو شایق کو مدینے سے تو خالی نہ پھرا	پھر کے ورو ترے در پہ ہے یہ سائل ٹھہرا
<h2 style="text-align: center;">رویفائے مودہ</h2>	
<p>وصل سے کچھ کیجئے تسکین ہماری یا حبیب ایسے طوفان میں مدد کیجئے ہماری یا حبیب کس نے پایا خاص خلعت ایسا بھاری یا حبیب آیت لا تقنطو حق نے اوتاری یا حبیب ہو گیا انگشت سے خون اسکا جاری یا حبیب ہی بہت گٹھری گندکی سر پہ جاری یا حبیب رب اغفر امتی تھا لب پہ جاری یا حبیب</p>	<p>ہجر میں ہم کو بہت ہے بیقاری یا حبیب بجر عصیان کی بھنور میں پڑ گیا اگر جباز اذن مٹی گہنا متقارب العلیٰ معراج میں ہے یہ باعث آپ ہی کے لطف اور احسان کا بولہب نے وقت پیدائش اشارہ جب کیا تھک گیا ہوں کیجئے میری مدد ہر کام پر جدا روز تو لدمر حبام روز وصال</p>

خاتمہ بالخیر ہو نشانیق از بہر خدا
ہے دعا یہ رات و ن با آہ وزاری یا حبیب

مجھ کو ہے مرے احمد مختار سے مطلب
معراج میں اللہ ہوا جس کا فدائی
جب سے ہے نظر میں نگہ ناز محمد
مجھ زار کو ہے چشم محمد کا تصور
اے پیارے بنی ظلی ہا کی نہیں خواہش
ہے ولکو میرے الفت احمد سے تعلق
الفقر کی دولت سے غنی کرو محمد
کیون حشر میں ہم اپنے پیسیر کو نہ ڈھونڈیں
مجھ کو نہ ہو کیون عشق مدینے کی فضا کا
ہے الفت مرگان محمد کا نقد
اے یاد بنی سلمہ اللہ تعالیٰ

جس طرح غلاموں کو ہے سرکار سے مطلب
مجھ کو ہے اوسی یار طرہ دار سے مطلب
خنجر سے مجھے کام نہ تلوار سے مطلب
بیمار محبت کو ہے بیمار سے مطلب
مجھ کو ہے ترے سایہ دیوار سے مطلب
آنکھوں کو ہے حضرت ہی کو دیدار سے مطلب
دنیا سے مجھے کام نہ زردار سے مطلب
ہے قافلہ کو قافلہ سالار سے مطلب
بلبل کو رہا کرتا ہے گلزار سے مطلب
عشاق کے دل کو ہے سردار سے مطلب
فرقت میں نہیں کسی غمخوار سے مطلب

ہر دم سے مری طبع رسا کا بھی کہنا
نشانیق ہو مجھے نختیہ اشعار سے مطلب

آرام نہ لے بھول کے دم بھول بتیاب
کچھ چین او سے آئیکا تسکین بھی ہوگی
اک دن تو بلا میں گئے مدینے میں محمد
اے صل علی شان خدا میری خبر لو
ہو جائے گی تسکین بلا شبہ آہی
سرکار مدینہ میں ہے اور میں ہوں دکن میں

فرقت میں محمد کے ہو مضطرب بتیاب
جب دیکھ گا وہ گنبد انور دل بتیاب
کچھ کر تو دکھائے گا مقرر دل بتیاب
ہر روز ستم ڈھایا ہے مجھ پر دل بتیاب
بنجائے محمد کا اگر گھر دل بتیاب
سنجھ لگا جدائی میں کیونکر دل بتیاب

<p>بردم ہو تیا لطف فراق نبوی مین اس طرح تڑپ پھر مین اس طرح سیو منظر کیا چین ہو پھر رخ گیسوئے تنبے مین میں عرش ہذا دو ٹکا جدائی مین نبی کے لجائینگے سرکار مرے مجھ کو اوسی دم</p>	<p>ہو جائے تڑپنے کمانہ خوگر دل بیتاب بیتاب ہو اکدن مراد لبر دل بیتاب دن رات تڑپتا ہے برابر دل بیتاب پہلو مین ہے اے خالق اکبر دل بیتاب ہو قبلہ نما گر سر مجھ کو دل بیتاب</p>
<p>غافل نہ ہو نشانی تو کبھی دلی لگی سے پہلو مین یہ پوشیدہ ہے انگرو دل بیتاب</p>	
<p>کرتے عاشق پر غضب ہے نالہ ہاؤ عندلیب ہے یہ باعث بلبل خستہ جگر کے عشق مین وصل گل حاصل جو رہتا ہوا سے شام سحر ساتھ بلبل کے ہزاروں باغ مین تھی نفیس خوف ہے اقتادگی کا سر بلند وں کو ضرور ہے بہار اس وقت پر بلبل سے کہہ اوی صبا سرکشی اب تک ہے باقی بعد مردن بھی وہی ہوا اگر رونی فرائے باغ وہ رشک چمن مجھ مریض عشق کا وار الشفا ہے کوئے یار پیشوائی کی نہ اوس بت کی در گلزار تک</p>	<p>کون گلشن مین سے جا کر خفاے عندلیب بوئے گل آئے چمن سے پشیوائے عندلیب ہو گئی مقبول کیا اللہ وعائے عندلیب اب نفس مین ہے نہ کوئی اشنائے عندلیب بارہا دیکھا ہے گل کو زیر یا کے عندلیب روئے گل گلشن مین اگر دیکھو عجب عندلیب کچھ بھی گل کو ہے ابھی پاس فائے عندلیب دل سے گل کا نام تک بھی بھول جائے عندلیب حب طرح واروئے گل از بہر وائے عندلیب ٹوٹ جائے یا آہی دست پائے عندلیب</p>
<p>گلی ہے بہرہ غنچہ گو ٹکا باغبان تو مر گیا کس سے پوچھو نہ جا کے شقایق باجر عندلیب</p>	
<p>یا نبی مین چشم کے بیار سب دل مین ہر ایک کی تمہاری یاد ہے</p>	<p>اور فدائے ابروئے خدا سب کلمہ پڑھتے ہیں تمہارا یار سب</p>

<p>اے گل باغِ نبوت آئے صورت اپنی اسب تو دکھلاؤ نبی اور سے کچھ اور کر دیتے ہیں یہ سمی و محنت صبر بہت درد و شوق الہ واسے جوشِ عشق مصطفیٰ اے مسیحائے جہان جلد آئے ہکو بلواؤ مدینہ میں فساد ہمنے دیکھی سب اداسین آپ کی</p>	<p>گھر ہمارا کیجئے گلزار سب ہمن تمہارے طالبِ ریز سب ہمن محبت کے بڑے آثار سب عشق بازی کو ہمن یہ درکار سب ہاتھ پاؤں ہو گئے بیمار سب جان بلب ہمن آپ کے بیمار سب منتظر ہمن احمد مختار سب کنت کنوا کے ہمن یہ احوال سب</p>
<p>کب مرا عشاق پہلتا ہے قدم دیکھتے ہیں عالم کے خوش قرار سب</p>	
<p>اے ستم گر تو بے انداز ستم ہیں یاد سب ہو گی درد پر وہ ملاقات رقیبوں سے بچے باتیں شیریں جو سنا تا ہے وہ رشک لیل تو حسین تنہو ترے گھر میں ہیں وہ بھی ہن چین سرو کو باغ میں دیکھا تو کہا اوس گل نے کہنیچے تقدیر گرا اوس بت کی تو میں جانوں گا وصف اوس ابرو سے خمدار کا لکھنا ہوں جو میں</p>	<p>مختلین جتنی مری تھیں سو وہ برباد ہیں سب کسکو سکھاتا ہے یہ ڈھنگ رویاؤں میں سب ہمن کبھی صورت مجنون کبھی فریاد میں سب آدمی ایسے نہیں دیکھے پر یزاد میں سب یان تو پابند کوئی بھی نہیں آزاد ہیں سب یون تو کہنے کو یہاں مانی وہ ہزار ہیں سب تین کہنے ہوئے گہرے سے جلاؤ ہیں سب</p>
<p>پاؤں زنجیر گیا چھکو سمجھ کر وحشی ہائے شایق تر کیا دوسرے بھی ہلا دیں</p>	
<p>آپ سے یہاں وہ گلبدن اب سہم سے نہیں بات کچھ نکلتی</p>	<p>سہم ہوا مرا چمن اب یاد آئے ترے لب و دہن اب</p>

<p>کیا وصل کا راستہ نکالیں ہے لطف و باہر غنچہ و گل رفقاریہ اون کے غش ہے عالم صورت دکھلا کبھی تو اپنی کیا خاک ملے جواب ہم کو سو گند بھی تری سچہ نہ مانوں</p>	<p>زلف اون کی نبی ہے رہن اب بلبل ہیں چین میں نصیرہ ملن اب سیکھے ہیں وہ کچھ نیا چلن اب مشتاق ہیں ساری مردوزن اب میٹھے ہیں وہ بن کے بیدہن اب جھوٹے مکھے ترے سخن اب</p>
<p>کیا بزم سخن ہوئی ہے پُر نور چمکا شایق ترا سخن اب</p>	
<p>وہ تو آئے ہیں شب و عدہ مگر آخر شب جلوہ گر کیا ہے اندھیرے میں وہ شکارِ رشید یا خدا تیرے وہ تو سد ہارے گھر کو صبح سے پہلے نہ رخصت ہو مرا غیرت بدر بقیاری میں گذر جاتی ہے یوں ساری رات تم تو جاتے ہو مگر جانے بھی دیگا کوئی عاصیو خوفِ آہی سے رہو یوں لرزان کیا ارادہ ہے کہو دیکھو رولاؤ نہ مجھے جلد جو وصل کی شب وی ہے موزنِ لافان پچھلے شب دل میں کسی بت کی تجبلی و کی کس کی رخصت ہے جواب دل مرثیہ مردہ ہے وصل کی رات اس آنے سے ہوا کجا حاصل زیست میں دل کو جلاتے تھے وہ رخصت</p>	<p>میری آنکھوں نے دکھایا ہے اثرِ آخر شب کچھ اوجھلا نظر آتا ہے اودھر آخر شب منہ دکھائے گی قیامت کی سحرِ آخر شب چودہویں شب ہے نہ غالب ہو مگر آخر شب دل تڑپتا ہے ستر شام جگرِ آخر شب میرے ہاتھ اور تمہاری ہے مگر آخر شب جس طرح ہوتی ہے جارے میں سحرِ آخر شب کیون تمہاری ہے نظر جانبِ در آخر شب صبح کا دُوب نے کیا آج یہ سحرِ آخر شب ہوا آبا وید اللہ کا گھرِ آخر شب غنچے تو کھلتے ہیں اسے بادِ سحرِ آخر شب اس طرح آؤ نہ تم بارو یگرِ آخر شب انچے مرقبہ جلاتے ہیں اگر آخر شب</p>

<p>دور کیوں بیٹھے ہو پاس آؤ لپٹ کر رہیں رو لیا اپنے گناہوں پہ جو آئے پیری قبل فجر آئے ہو گھبرائے ہوئے خیر تو ہے جاتے جاتے کیا شوخی کے اثر سے مضطر</p>	<p>چلتی ہے ٹھنڈی ہوا وقت سحر آخر شب مین نے تیار کیا زاد سفر آخر شب آفتاب آج یہ نکلا ہے کدھر آخر شب یوں دکھا کر گئے وہ اپنا ہنر آخر شب</p>
<p>اوس کی رحمت سے نہیں دور جو بخشے نشانی کر تولے آہ و بکا کوئی بشر آخر شب</p>	
<p>فرقت کے ہوں دور محن اب اے نفس و غاشعہ ارتجھ سا صورت تو کبھی دکھلاؤ احمد آیا ہے خیال روئے گلگون کہتا ہے تصور محمد ایسا مجھے عشق نے مٹا یا بزار و کن سے ہو گیا ہوں کرتا ہے دلون پہ نقش الفت آجائیں نظر مجھے محمد وحدت کا عطا ہو ایک ساغر نفعی نزع میں یاد عارض پاک رکھ کام کسی سے تو نذایدل</p>	<p>ملجائیں اگر شہ زمین اب دنیا میں نہیں ہے راہزن اب مشتاق ہیں سارے مرد و زن اب سر سبز ہوا مرا چمن اب خلوت میں بنائے انجمن اب باقی میری جان ہے ذوق اب طیبہ ہو خدا مرا وطن اب اے صل علی وہ سادہ پن اب امید برائے ذوالمنن اب یہ سر سے ہو دریا و من اب لہو عطر گلاب اور کفن اب سرکار ہی کا غلام بن اب</p>
<p>مے ہشتی شہ بغداد پلاوے یا رب</p>	<p>ہے بزم سخن جو آج بہتر چمکا نشانی تیر سخن اب</p>
<p>اپنے محبوب کا متوالا بنا دے یا رب</p>	

زندگی میں مجھے بغداد دکھا دے یارب
خود مجھی کو تو مری دے لے بہلا دے یارب
غوث اعظم کا رخ پاک دکھا دے یارب
مجھ سے ناچیز کو بھی اس میں توجہ جاوے یارب
صورت آئینہ حیران بنا دے یارب
اپنی وحدت مجھے کثرت میں دکھا دے یارب
مجھ سے ہشیار کو متوالا بنا دے یارب
آب وصل شہ جیلان سے بچھا دے یارب
پیر کے فیض سے گلزار بنا دے یارب
ایسا انداز عمل مجھ کو سکھا دے یارب

میری حسرت بت بھی میری تمنا ہے بھی
یا حضرت کے سرا و سہاں کہی کا نہ رہے
اس طرح سے میری آنکھیں کبھی کر دی پر نور
میکدہ پیر کا ہے زندہ دلون کی بستی
سامنا چہرہ انور کا رہے آٹھ پھسر
یون تو قابل تری وحدت و کثرت کو سہی
تجھ پہ بھی وہ پیر کی مست نگاہیں پڑ جائیں
آتش سحر نے اک آگ لگا دی دل میں
خانہ دل میرا ویران ہے اک مدت سے
غوث کے حکم کے باہر نہ رکھوں اپنا قدم

اہل محشر میں جو بے پردہ ہو شایق کا دل
وامن پیر کے سایہ میں چھپا دے یارب

اے احمد کیا پر نور ہو اسے عرش علیٰ معراج کی شب
وہ نور حدوث و قدم ملکر کیا نور بنا معراج کی شب
ون رات ہیں گو و لون بہتر کیون فخر نہ ہو شکوون پر
جب خاص خدا کا پیغمبر اللہ بنا معراج کی شب
کہتا ہوں خدا کی امی والی اے شان نبی اللہ غنی
وہ شکل ابد رنگ ازلی وہ جلوہ تر معراج کی شب
وہ شریکین آنکھیں وہ صورت و سر پر عامہ و فہرت
ہاں اپنا نبی شان رحمت کیا خوب بنا معراج کی شب
انسان نہیں ہوتا ایسا یہ نور خدا کا ہے بخدا

دیکھا حبيب احمد کا جلوہ حوروں نے کہا معراج کی شب
 پہنچا تھا جو ہر دم حضرت کو موسیٰ کی غرض یہ تھی سنلو
 تم حق کو مین دیکھو ن تم کو اے صل علی معراج کی شب
 اللہ کا یہ ارمان دلی وہ قرب شدہ مکتی مد نے

اؤن سنی اے پیارے بنی کہتا تھا خدا معراج کی شب
 کچھ وصل کا ہو جائیگا وہب رنگ صفت ذاتی ہر جب

اے شکل عرب اے صورت رب عقدہ پیکھلا معراج کی شب
 مطلب ہو یہی من رومی کا کنت کنز کی ہے صدا

تھا آپ اپنا مشتاق لقاءہ جل علی معراج کی شب
 وہ چال بنی کی ہستانہ وحدت کا وہ پیارا مینا نہ

رکھتی تھی لبالب پیمانہ آنکھوں کی ادا معراج کی شب
 ہر سیم کی شکل اور شان بنی احمدین احمدین ہر فرق بھی

واللہ کہ یہ پردہ حایل بھی باقی نہ رہا معراج کی شب

قربان گیامین اوس شب کو تجا مین مجھے احمد میرے
 تو مانگ ہمیشہ اللہ سو شایق یہ وعام معراج کی شب

واغ دل سے عاشقوں کو بھی ہے کمتر آفتاب
 کیا وڑاے گا مین نزدیک اگر آفتاب
 کل رسولوں مین ہوا اپنا سیمبر آفتاب
 بنگیا قسمت سے عشق روئے انور آفتاب
 چاند شب کو اوروں کو آسمان پر آفتاب
 سنتے ہیں ہم تیز ہو گا روز محشر آفتاب

کس طرح روئے محمد سے ہو سیمبر آفتاب
 حشر مین چھپ جائیگے جب دامن احمدین ہم
 یوں تو ہر اک شے بلا شک نور رب العالمین
 کم شب و مجبور سے تاریکی مرفق نہ تھی
 یا و رخسار بنی آتے ہیں اے دل دیکھہ کر
 سچ یہ ہے تیرا کرم درکار ہے یا مصطفیٰ

وے رہا ہے ساتھ اپنے مجھ کو چکر آفتاب
کیا زمین کیا آسمان کیا ماہ و اختر آفتاب
آسمان پر پھر رہا ہے روز مضطر آفتاب
یا الہی ایک سے ہے ایک بڑا بکرا آفتاب

فرقت احمد میں اسے دل روز ہے حالت بھی
نور سوا اللہ کے احمد اور سب اون کے نور سے
عشق روئے مصطفیٰ ہے جستجو احمد کی ہے
کس طرح ظاہر کروں میں نور وصل چار بار

وصف روئے احمدی کا ہے یہ ایسا شائق اثر
تیرا ہر شعر ہے گویا زمین آفتاب

دور ہو گا عاشقوں سے ہجر کا آزار کب
ہاں نظر آئیگی مجھ کو وہ درو دیوار کب
سامنے ہو گا مزار سید ابراہیم کب
سخت خوابیدہ تے گا طالع بیدار کب
ہم غلاموں کو بلاتے ہیں وہاں سرکار کب
دل سے میرے دوڑ ہوگی صورت اغیار کب
یا دائیگا بنی کو عجب سرکار کب
سوئے دو رخ جانے دیگی رحمت غفار کب
یا و محبوب خدا ہوگی مری غوار کب
تیرا ایسا تیر میرے دل کے ہو گا پار کب
دور ہوں گے کس گھر کی کدیں سحر افکار کب

یا خدا ہو گا وصال احمد مختار کب
شہر طیبہ میں مجھے پھونچا ئیگا کس دن خدا
کو لسا دن آئے گا نکلیگی و لکی حسرتیں
خواب میں کس دن نظر آئیگی مجھ کو مصطفیٰ
و کیہنا کس دن و کن سے جائیگی سو و بوب
آپ ہی کا ہو خیال اسے احمد مسل مدام
کب سیجائی کرینگے مجھ غریب و زار کی
یون تو ہیں اعمال سب لائق جہنم کے مگر
ہے ستاتی بیکیسی فرقت کی ہر دم یا خدا
جان یہ جائے نگاہ مصطفیٰ کی یا د میں
الغیاث اسے ذات احمد المذکور خدا

ہے بھی شائق و طیفہ رات دن شام و سحر
یا محمد آپکا ہو گا ہمیں ویدار کب

ہر کوئی کیوں نہ ہو خدا کیا خوب
اون کے بیمار کو دوا کیا خوب

آپکا رخ ہے مصطفیٰ کیا خوب
ہیں سیجائے رسول خدا

ہے یہ شیداے احمد رسل
صاف دل میں ہے نور مصطفوی
دیکھ کر تم کو دم نکلبائے
بن گئے حشر میں مرے عصیان
بعد مرنے کے ہے وصال بنی
عشق احمد کا کیا کروں دعویٰ
میرے سرکار تو ہوں طیبہ بین
سب سے آگے ظہور آخر میں
دیکھو اپنی عطا کو یا احمد

مجھ کو اللہ نے دل دیا کیا خوب
جو ہر آئینہ کو ملا کیا خوب
یا بنی میری ہے دعا کیا خوب
رحمت حق کا مدعا کیا خوب
موت میں کیوں نہ ہو مفر کیا خوب
ان کا عاشق ہو تو خدا کیا خوب
میں دکن میں رہوں خدا کیا خوب
ابتدا اور انتہا کیا خوب
کیا ہوں نہیں کیا میری خطا کیا خوب

تیرے ہر شعر میں ہے لغت بنی
شائقی خستہ واہ واکیا خوب

جو ہے محبوب خدا وہ ہے میرا محبوب
اک اشارہ میں کرامات ہوں لاکھوں ظاہر
محی الدین جس کا لقب نام ہے عبدالقادر
محو ہو جانا ہوں جب بادشہ جیلان میں
تم باذنی کی صدا لطف نیا دکھلائی
محو اعیاد ہوں جہدم تو محبت ہے وہی
وصف کیا لکھ سکین کیا ذہن رسا ہوا پنا
تیری فرقت نے کیا تنگ مجھے جینے سے
بخشواے گا میرا پر قیامت میں ضرور
رخ و گیسو کی محبت ہوئی جب سے یا پیر

مل گیا مجھ کو بھی تقدیر سے اچھا محبوب
واہ کیا شان خدا ہے میرا بانگ محبوب
رضی اللہ تعالیٰ وہ ہے اپنا محبوب
مثل دیوانہ کے کہتا ہوں ادھر آج محبوب
ہوتا عیسیٰ کے زمانہ میں جو میرا محبوب
بھول کر یاد نہ آئے کوئی الٹا محبوب
بڑے بھی وہم و گمان سے ترا رہتا محبوب
دیر کیا اب تجھے بغداد میں بلوا محبوب
وہ تو اللہ کا ہے اور بنی کا محبوب
ورو ہے صبح و مساتمام و سحر یا محبوب

کچھ نہیں اوس کے سوا اور تمنا محبوب
کون ہے وہ جو نہیں ہی ترشید محبوب

تیرا جلوہ نظر آجائے کسی صورت سے
کس کا دل ہے کہ نہیں تیری محبت میں

نظر لطف و کرم غوث کی ہے امی شایق
اس لئے شاہ دکن ہو گیا سب کا محبوب

ردیف بے فارسی

آپ کا گھر بند اب جائے آپ
صورت اپنی ہمیں دکھلائے آپ
زلف الجھی ہوئی سلجھا لے آپ
سبزہ خط ہمیں دکھلا لے آپ
ناخن پا جو ترشوا لے آپ
حضرت خضر چلے جا لے آپ
سورہ سین کا پڑھوا لے آپ
اے مسیحاؤ جہان آ لے آپ
یاشہ وین اسے بلوا لے آپ
ساتھ ہمیں اپنے لیجا لے آپ

خانہ چشمین رہ جائے آپ
یار رسول عربی بہر خدرا
دل صد چاک کا شانہ کر کے
باغ جنت سے سرو کار نہیں
ہم اسے طاق عباوت سمجھیں
مجھ کو کافی ہے مرا جذبہ عشق
کشتہ احمد مرسل کے قرین
جان سے جاتا ہے بیمار فراق
ہے مدینہ کی ہوس و لکھوت
خلدین جبکہ ہوں رونق افزا

بستجو میں شہ وین کوشایق
شہر طیبہ کو چلے جائے آپ

معلوم کچھ نہیں ہے کہ کیا ہیں حضور آپ
منہ سے اگر نقاب اولت وین حضور آپ

انسان ہیں یا ملک ہیں پری میں کہو آپ
خوشید رو بھی تجلت سے ڈوب جائے

محبوب رب میں شامِ یومِ القشور آپ
آئے شبِ فراق میں کسدن حضور آپ
سرکارِ ہادیون کے ہیں صد الصدور آپ
رونقِ فزاہون کشتہ و لیلین حضور آپ
ہر رنگ میں دکھاتے ہیں اپنا ظہور آپ
پھر دور پھینکیے نہ مجھے اسے حضور آپ
ٹھوکر سے کیجے کا سہ سر چور چور آپ
میرے خیال سے نہ سد ہارین حضور آپ

بخشنا تا حشر میں مجھے یا سید الرسل
رورو کے صبح کی ہے تمنائے وصل میں
کیا خضر سے غرض ہے مجھے راہِ عشق میں
دریائے اشکِ جوش پہ ہیرات و ن مرا
کعبہ میں شیع ہے تو برہن ہے دیر میں
وحدت کے بعد وصل کا جلو نظر پڑا
جاؤن گا سنگ ورنہ کبھی چھوڑ کر حضور
مدت کے بعد آئیں گی بھر کے ویکہ لون

ساتی کے ساتھ وصل کی شب پیکہ خم کے خم
کیا نشہ شراب میں شایق تھے چور آپ

اس بزم میں تو آئے اب کے ضرور آپ
کیجے نہ اپنے حسن پہ اتنا غرور آپ
اے رشکِ حور اس میں کیجو تصور آپ
ٹھوکر سے کیجے کا سہ سر چور چور آپ
ہر آن پڑے آئے فار التور آپ
نکلے جو شب کو جلوہ دکھاتے حضور آپ
کروٹ بدلتے کیوں ہیں ہر اک حضور آپ
اس بزم میں تو آئے اب کے حضور آپ
یا پیرِ ہادیون کے ہیں صد الصدور آپ
قاصد نے دی خبر کہ خود آئے حضور آپ
سو جائے لپٹ کے جو مجھے حضور آپ

اگلے مشاعروں میں نہ آئے حضور آپ
ہمشکل و وسرا بھی ہے لو ویکہو آئینہ
لے لیجئے ایک بوسہ پہ حاضر ہے تقدیر
جاؤن گا سنگ ورنہ کبھی چھوڑ کر حضور
طوفانِ فوج اوٹھاؤن گا اس خیمِ تری میں
قربان ہو کے اخترو ماہ ہو گئی بہان
سینہ لبینہ ہو کے شب وصل سوئے
مطرب ہے ساتی و می و چنگ و رباب ہے
کیا خضر سے غرض ہے ہمیں راہِ عشق میں
پیغام وصل سے ہے مرامول ہے باغِ باغ
خواب و خیال ہوا بھی رنجِ شبِ فراق

<p>مدت کے بعد آئے ہو جی بھرویکہ لون کیا آپ کی نظر میں ہوں دیوار قہقہہ</p>	<p>بالین سے ابھی نہ سدا رہیں حضور آپ کیون ہنس رہے ہیں دیکھ لکھ حضور آپ</p>
<p>نشایتی اوٹھیکا اون کا جوہن پردہ حجاب آجائیں گے وہ سامنے تیرے حضور آپ</p>	
<p>آرزو کوئی تو بلائے آپ غم و دوری سے نہ تڑپائے آپ غیر کے گھر نہ گئے تھے شب کو حال قاصد سے زبانی کہئے دیکھ لون عارض پر نور کو میں روح قالب میں نہیں ہے میرے مجھ کو کافی ہے میرا جذبہ عشق حال فرقت وہ سن کر بولے بوسہ دے کر مجھے کہتے ہیں</p>	<p>وصل میں مجھ سے نہ شمارائے آپ میرے پہلو سے نہ اٹھ جائے آپ خیر بہتر ہے قسم کھائے آپ خط نہ اغیار سے لکھوائے آپ رخ سے انچل کو تو سر کائے آپ ملک الموت چلے جائے آپ حضرت خضر چلے جائے آپ مجھ پہ احسان نہ جنمائے آپ اور کیا قصد ہے فرمائے آپ</p>
<p>ان دنوں کیون میں پریشان شایق حال دل ہم سے تو فرمائے آپ</p>	
<p>درواٹھا ہے جو رہ کے کبھی آپ ہی آپ بھیر میں اوس کے جو رنجیدہ ہو جی آپ ہی آپ دل وہ دل ہے جو بھڑپور وہ تری فرقت میں دل مہکتا ہے تصور میں ترے گیسو کے بال و پر نچ کے بیلچے بلب سے کہا لطف کچھ بادہ کشی کا نہیں دلیر کے سوا</p>	<p>بیٹھے بیٹھے مرا گھبراتا ہے جی آپ ہی آپ چہیڑنے سے کبھی رونا ہوں کبھی آپ ہی آپ غنجہ وہ غنجہ جو سوجائے کلی آپ ہی آپ شبکو کھلتی ہے چنبیلی کی کلی آپ ہی آپ گھر کی کھیتی ہو نکلتی ہے کلی آپ ہی آپ اگ لگجائے اوسو جسے کہ پی آپ ہی آپ</p>

بین اشارون سے سمجھتا ہوں تیری عادت
 آنکھیں دکھلاتے ہو اور مست بنا دیتے ہو
 اوس نے سینہ پر رکھی غیر کی تصویر وہاں
 کس نے تلوون سے ملا پھول سمجھ کر اس کو
 کس نے دم بند کر دیا انکا دکھا کر آنکھیں
 مڑوہ دیتی ہے مجھے آج تمنائے وصال
 وصف کیا یار کے ابروئے خمیدہ کا لکھیں
 بل پہ ابرو پہ نظر تیز ہے لال آنکھیں ہیں
 واحدیت ہو کہ وحدت ہو کہ ارواح مثال
 کبھی چنچلاتے ہیں بوسہ سے خفا ہوتے ہیں
 ناز کی دیکھتے بوسہ کا خیال آتے ہی
 کس کو کہتے ہیں محبت مجھے معلوم نہ تھا
 کشش آرزوئے قتل نے کیا کام کیا
 چشم مشتاق مرے پیر میں بھر آنے لگی
 ہجر جانان میں ہوں دونی ترقی اس کے
 یادہ دن تھے کہ مرے نام سے نفرت تھی میں
 اس میں کچھ تیری خطا ہے نہ مرے دکھاؤ
 تذکرہ وصل کا کچھ بھی نہ کیا تھا میں نے
 جوش میں آتا ہے بخشش کا جو ریا ولین

حال دل کہتا ہے حبطح ولی آپ ہی آپ
 لیجئے آپ تو بن بیٹھے ولی آپ ہی آپ
 بڑھ گیا میرا یہاں رنج ولی آپ ہی آپ
 ہے ترقی پر جو افسر وہ ولی آپ ہی آپ
 دل میں گھبراتے ہیں رمانی آپ ہی آپ
 دم تو لے آتی ہے وہ نیک گہری آپ ہی آپ
 سر جھکا لیتے ہیں دو چار گھڑی آپ ہی آپ
 کچھ تو فرمائے کیوں ہے خفگی آپ ہی آپ
 تنہا کبھی غیر کے جمع میں کبھی آپ ہی آپ
 منہ بڑھاتے ہیں وصل کبھی آپ ہی آپ
 اوڑھ چلی یار کے نہوٹے مٹی آپ ہی آپ
 دولت عشق خدا داد ملی آپ ہی آپ
 چل گئی ہاتھ ستو قاتل کچھری آپ ہی آپ
 پھر برسے لگی ساون کی گھڑی آپ ہی آپ
 درو دل میں نہ ہوا اللہ کی آپ ہی آپ
 آج کیوں گھر کو چلے آئے اجی آپ ہی آپ
 سامتا ہونا ہی تھا آنکھ لڑی آپ ہی آپ
 شکر ہے آج زبان یار نے دی آپ ہی آپ
 ڈھونڈتے پھرتے ہیں ملک ستی آپ ہی آپ

نور محبوب خدا جب ہوا ظاہر شکایتی
 آگ فارس کی اوسی وقت کبھی آپ ہی آپ

جس پر ہے خدا خود ہی خدا کون کہ آپ
معراج میں حق جس سے ملا تہ کسے
پہلے جو ہوئے جلوہ نما کون کہ آپ
اے صل علی صل علی کون کہ آپ
ہیں قابل لولاک لسا کون کہ آپ
کرتے ہیں برون سے بھی دفا کون کہ آپ
کرتے تھے ہمیشہ یہ دعا کون کہ آپ
واللہ وہ ہیں نام خدا کون کہ آپ

اے مرے نور بنی خدا کون کہ آپ
خلوت ہوئی کس سے یہ ملا تہ کسے
گو بعد کیا حق نے عیان نور ظہور
وہ کون ہے پڑتا ہے خدا جس پر در
اللہ نے بخشا ہے یہ خلعت کس کو
اچھون سے تو اچھا ہی رہیگا ہر ایک
تو بخش دے امت کو مری یا اللہ
جس چاند کا عاشق ہوں ازل سے ہیں بھی

نشانیق تہ پاکون نہ بچھامین آنکھیں
محبوب خدا ہیں خدا کون کہ آپ

ردیف تائے قرشت

اب جلد ہو تسکین دل زار کی صورت
دیکھی جو قیامت میں گنہگار کی صورت
ہو جائے قلم بھی میرا تلوار کی صورت
فرقت نے بنائی میری پیار کی صورت
شاید نظر آجائے گی سرکار کی صورت
تھے حشر میں سب نقش بدیوار کی صورت
اے یاد محمد تو ہے غمخوار کی صورت
دیکھیے تو کبھی خلد کے گلزار کی صورت

یارب تو دکھا احمد مختار کی صورت
اللہ کی رحمت نے کہا اس طرف آ
اوس ابروئے پر خم کا اگر وصف لکھو نہیں
اے رشک مسیحا کبھی صورت تو دکھا دی
پھونچا دے غلاموں کو دینہ میں آہی
آئینہ رخسار نبی سے ہوا سکتہ
فرقت میں بخا دل مرے بھول کے ہرگز
شیدائے رخ احمد مرسل سر محشر

بانگی ہے عجب سید ابرار کی صورت
اغیار کی صورت ہی میں ہے یار کی صورت
دل سے ترے جب دور ہوا غیار کی صورت

معراج میں کہتا تھا بھی دیکھ کر ہر ایک
ہے رمز حقیقت بھی اور از تصوف
اوس وقت نظر آئے گا ولد ار کا جلوہ

نشیانی مجھے یہ صبح و مسا و رو ہے مصرعہ
اللہ دکھا دے مرے ولد ار کی صورت

پلے پہلے ہے محبوب خدا روز قیامت
ہے کون مرا ترے سوار روز قیامت
ہو جائے برون کا بھی پہلا روز قیامت
کملی کے تو دامن میں چپا روز قیامت
بلو او او غنچن زیر روار روز قیامت
لبجائے مریو کہہ کی دوار روز قیامت
بیڑے کہ مرے پار لگا روز قیامت
ہو جائے خطا شکل عطار روز قیامت
جنت کے بنور ۱۵ شمار روز قیامت
بیکس ہوں نہیں کوئی مرا روز قیامت
منہ اپنا نہ چا ور میں چپا روز قیامت
لیجائے یوں پیش خدا روز قیامت
ہم آمین جو روتے بخدا روز قیامت
یا نزع میں یا قبر میں یا روز قیامت
کرنا نہیں قدموں سے جدا روز قیامت
کوثر کا مجھے حبا م پلا روز قیامت

کیا فکر خدا ہو جو خفا روز قیامت
عاصی ہوں گنہگار ہوں مجرم ہوں خطاوار
اے شافع عشر نظر لطف او ہر بھی
کہلجائے سیہ کاری وہاں جبکہ ہماری
گہرا اینکے جب نیر عشر سے گنہگار
حامی مرے بجائے اے سرور عالم
امواج بپا بحر خطا کشتی شکستہ
بجائے برا بھی ترے الطاف سوچا
بھولے سے جہنم میں کہیں ہم نہ چلا جائیں
جیتا ہوں ترے آس پہ اے ماہ دینہ
ہم دیکھنے آئے ہیں یہاں تجھ کو محمد
ہم روتے ہوئے پیچھے ہوں اور آپ ہوں آگے
ہنس ہنس کے یہ کہتے مرا ذمہ مرا ذمہ
آجائے اور مجھ میں سما جائے حضرت
دامن سے غلاموں کو لگے رہنے و حضرت
جب میری زبان پیاس سے باہر نکل آئے

لو انگلیان اوٹھنے لگیں ہرست سے شایق
وہ آتے ہیں محبوب خدا روز قیامت

<p>اڑاتے ہیں کوئی کسلی رات عشق امجد کرے گالورانی مصطفیٰ جس طرح ملے حق سے دست بستہ بنی سے وقت اخیر قبر میں میرے لائین گر تشریف پڑنا حضرت پر درود و سلام یا آتے ہیں ہائے وہ شب و روز دو ہی باتوں میں دن نکل آیا اپنے بیمار کی خبر لیجے</p>	<p>تظہ قطرہ</p>	<p>ہے شب تاریک عاشقوں کی رات گور کی ہے اگر اندھیری رات ارے اپنی بھی ایسی ملتی رات عرض کر دوں کہ آپ پہلی رات چین سے پھر کٹے گی ساری رات باب رحمت سے جا کے پہلی رات دن بھی اچھا تھا اور اچھی رات ہے شب وصل کتنی چھوٹی رات اے سیما ہے آج اچھی رات</p>
--	---------------------	--

دیکھ شایق کر شمعہ و انداز
حسن اور عشق کی ہے پہلی رات

<p>اب کسی عاشق جاننا کا ہو درمیان بہت مجھے رسوا کیا بدنام لیا عالم میں کچھ تو اس قیدی الفت کا بیان کیجے قصور بھول ہی جاتے ہیں وہ صبح کا وعدہ شکر اب کہہ دیتے ہیں ترساؤ نہ لٹدہ ہیں دیکھ کر مصحف رخ کو ترے سب کچھ بھولا اور زخمی نہ کرو تیرے شردہ سے اس کو حور سے کام نہیں کچھ بھی نہیں اے زاہد</p>	<p>اسلے پھرتے ہیں وہ مضطر و حیران بہت حضرت عشق تمہاری تو میں احسان بہت آج کیوں آپ کے گیسو میں پریشان بہت پھر پڑھتے ہیں کیا ہم میں ہے نسیان بہت آخر ش کھو کے مہین ہو گے پریشان بہت گو لڑکپن سے مجھے یاد تھا قرآن بہت پہلی ہی کے تو مرے دل میں ہی پیکان بہت کیونکہ مجھ میں خوش رہتا ہوں انسان بہت</p>
--	---

<p>میرے آہون کا اثر دلیں ہوا اب نشانی بے تر و گہرین وہ رہتے ہیں پریشان بہت</p>	<p>کیا ہی خوش قسمت ہیں یا سب کائنات کو دوست دور سے آئے نظر جہدم نشان کو دوست عاشقوں کے منہ سب گرسلیں بیان کو دوست صاحب معراج ہیں افتادگان کو دوست بہر حق مجھکو سنا تو داستان کو دوست لیچلو مجھکو بھی بہرہ رہروان کو دوست کب مجھے حاصل لطف جاووں کو دوست شفیہ جنت کا تو ہم عاشقان کو دوست</p>	<p>لامکان سے ملتی جلتی ہر خوشن کو دوست چنچ اٹھون گاوبین لبیک یا احمد مرے وصف جنت ہیچ جانین زاهدان باصفا عرش سے کچھ کم نہیں ایدل مدینہ کی زمین کریمان واعظ تو آگے اور کو وصف جان خاک طیبہ کی قسم پائے محمد کی قسم کب مراد فن بنے گی شہر طیبہ کی زمین فرق اتنا ہی ہے زائد تجھ میں اور ہم میں سمجھ</p>
<p>ہے یہی شایقی کی حسرت اور یہی ہوا رزو وم نکھائے الہی ورمیان کوئے دوست</p>	<p>دل جانتا ہے فرقت جانان کی حقیقت جو جان گیا حضرت انسان کی حقیقت جب جان گئی کھل گئی جانان کی حقیقت سب اوس پر عیان ہو گئی قرآن کی حقیقت یہ اصل ہے ایمان کی یہ ایمان کی حقیقت معلوم ہے سب لعل بخشان کی حقیقت وہ جانتا ہے تیرے پیکان کی حقیقت کچھ لطف دے اسکو مئی عرفان کی حقیقت کیا مہر و رخشان مہ کنعان کی حقیقت</p>	<p>کیا میں کہوں ہجر شہ جیلان کی حقیقت سمجھا اسی شخص نے کچھ نکتہ وحدت غفلت میں پڑے اور سمجھتے تھے کسی کو جو مصحف رخ دیکھ چکا غوث تنہارا ہم غوث کی انت کو سمجھتے ہیں ابھی یا پیر تنہارے لب رنگین ہوں شیدا جس دل میں ہو عشق مرہ غوث و عالم جو کوئی پیے جام میرے غوث و راکا جلوہ ہے محمد کا عیان غوث کے رخ سے</p>

<p>روونیکے اگر فرقت خدا میں عشاق نشاۃِ ایت مجھے کیا فکر ہو کیا چیز ہے یہ ہے</p>	<p>کہل جاگیں سب نوح کے طوقا کی حقیقت رحمت کے مقابل میرے عصیان کی حقیقت</p>
<p>بیچین ہم ہیں سحر میں خیر البشر بہت پوشیدہ آپ لاکھ لبا س بشر میں ہوں یہ بھی جدا ہوتی سے جدائی میں یا بنی آئی بہار وصل محمد قریب کیا کیا عشق عارض شدہ دین کا ہوا اثر یار سفر مدینہ کا اک دن تو ہو نصیب عصیان کا خوف کیا ہے مجھے اے میرے کریم پیارے نبی کے عشق میں پھولے پھلے مدام بلو او ور یہ اب مجھے یاسید الرسل مالک بنی ہیں میرے سیاہ و سفید کے سج تو یہ ہے کہ رکھتے ہیں پیاری رسول سے یہ فکر ہے کہ حشر میں کیا منہ دکھائینگے</p>	<p>کافی ہے ہم کو ایک کرم کی نظر بہت پہچان تے ہیں آپ کو اہل نظر بہت ہے بار میرے جسم یہ یہ میرا سر بہت ہنستے ہیں آج کل مرے خرم جگر بہت مضطرب فلک پہ چڑھیں شمس و قمر بہت یوں تو کیا ہے ہم نے جہان میں سفر بہت رحمت تری خدا ہے گنہگار پر بہت یہ نخل آرزو مرا لایا اثر بہت پھر تارا با غلام یہاں در بدر بہت دل کو بھی وظیفہ ہے شام و سحر بہت ہم سے زیادہ عشق شجر اور ہجر بہت اللہ سے ہم اپنے رہے بنجر بہت</p>
<p>نعت نبی کا صدقہ ہے اے شایقِ خیرین اب ہو چلا ہے تیری زبان میں اثر بہت</p>	<p>نعت نبی کا صدقہ ہے اے شایقِ خیرین اب ہو چلا ہے تیری زبان میں اثر بہت</p>
<p>جو چاہتے ہیں خالق اکبر کی محبت کام آتی نہیں حشر میں جز محبت عالم تشنہ نہ رہوں گا میں قیامت میں محبوب کافی ہے مجھے فقر محمد ہی کی نعمت ولبر کے سوا یاد ہو غیروں کو جو دلیں</p>	<p>لازم ہے اوتھیں پہلے پیغمبر کی محبت ماننا پ کی یا خویش و برادر کی محبت ہے دلیں مرے ساتی کوثر کی محبت و دولت کی نہ خواہش نہ مجھے ترک محبت کس کام کی وہ خاک کی تپھر کی محبت</p>

<p>تاریکی مرقد سے نہیں خوف و خطر کچھ ہم لوگ بھی واللہ وہ قسمت کو پہنی ہیں سر سبز کرے گی مجھے اکدن یہ مقرر دل صاف ہی اور جلوہ فلک نور بنی ہے سننے ہیں کہ بے پردہ ہے ویدار کسی کا</p>	<p>ہے مجھ کو بنی کے رخ انور کی محبت رگ رگ میں ہے اللہ کو لہر کی محبت سرکار کی ہے گنبد اخضر کی محبت آئینہ کو بس ہو گئی جو ہر کی محبت عشاق کو ہے اس لہر محشر کی محبت</p>
<p>نشایتی ہے یہی فاستبغونی کا مٹا اللہ کی محبت ہے پیمبر کی محبت</p>	
<p>ہم نے نہیں سنی کہی ایسی کسی کی بات و نیا ہے جس کا نام وہ عبرت کا ہے مقام جلوہ بنی کا سامنے ہو زرع میں مرے ایاق تو یہ ہے کہ خدا کا ہے وہ کلام ہاں ہاں وہی محب ہے جو تاج ہو حکم کے خدا ناصفا کا ہے یہی مضمون اے جناب شیدائے مصطفیٰ ہوں ازل سے خدا گواہ و ہدایت کار از سینہ بسینہ چلا چلے احمد نے تجھ کو یاد کیا چل مدینے میں اوسم طہور خیرا ہو گا بالیقین</p>	<p>کیا بیٹھی بیٹھی بات ہے رہائی کی بات زندہ جو تھے وہ مر گئے یہ ہوا بھی کی بات اللہ میری بس یہی پوچھ رہی ہے جی کی بات قرآن ہے ظہور میں اپنے بنی کی بات کچھ عشق مصطفیٰ کا نہیں دل لگی کی بات سن لین جو بات اچھی ہو گوہ کسی کی بات دل میں میرے نہیں کوئی جو روپری کی بات کرتا نہ آشکارا تو سر می خفی کی بات اللہ کوئی ایسی سنا دے خوشی کی بات جس دم سنی نہ جا و دوزی سی اون کی بات</p>
<p>نشایتی یہ صاف صاف تو کہہ دے پکار کر اللہ کی وہ بات ہے جو ہے بنی کی بات</p>	
<p>ردیف تائے تعلیہ</p>	

<p>کافی ہے میرے دل کے کسی نظر کی چوٹ ہے بڑے دل کی چوٹ سے بھی کچھ جگر کی چوٹ سودا ہمارے سر کا نہ جائے گا ای پر پی بن ٹھن کے روز بام پہ آیا نہ کیجے جاو و بھری نگاہوں نے مجھ کو کیا قتل</p>	<p>بے فائدہ لگاتے ہو تیر و تبر کی چوٹ کس کو تباہیں اور دکھائیں جگر کی چوٹ جب تک نہ کھا بیگا یہ تری سنگ و ر کی چوٹ بے طور ہوتی ہے مری پیار و نظر کی چوٹ تم خود ہی دیکھ لو کہ ہر کسی نظر کی چوٹ</p>
<p>شایق مجھے یہ مصرعہ آتش پسند ہے رکھتی نہیں کسی سے قضا و قدر کی چوٹ</p>	
<p>بنی کے بھرمین و سپر خ کو کہیں نہ الٹ ازل سے نور بنی کیا نہ تھا ہرک سوعیان کہیں نہ طور کی سہی بجلی ہو عاشقون عیان اگر ہے آرزو اسے دل وصال خالق کی وکن میں تیز نہ کر تیغ قتل کو میرے خیال احمد رسل میں تو روانہ ہوا ذرا تو دیکھ نہان کیا ہے روحو احمد میں بنی کی حسرت دیدار میں مرے اللہ گناہ کون تیرے کرم سے ہے بڑ بکر سنہیل کے دیکھ لے معراج میں محمد کو بنی سے سینہ بسینہ ملا ہے رمز خدا</p>	<p>کسی کے بخت کو اوہ دل خرب نہ الٹ سنہیل کے بات کو یون شیخ و برین نہ الٹ نقاب رخ سے تو آخر مریلین نہ الٹ نکال و ہم کو اور مسند یقین نہ الٹ فراق سید عالم اب آستین نہ الٹ خدا کا شکر ہے بس ایوم پسین نہ الٹ نظر کو اپنے تو کہہ چنان چین نہ الٹ یہ تپلی آنکھو میں جائے مرے کہیں نہ الٹ الہی حشر میں یون و فخر زین نہ الٹ تڑپ کے ایک نظر میں تو حور عین نہ الٹ ورق کتاب کے اوزاہ و ہین نہ الٹ</p>
<p>پکارتا ہوں جو میں تبر میں محمد کو فرشتے کہتے ہیں شایق بس اب زین نہ الٹ</p>	
<p>رویف ثنائے مشلثہ</p>	

بخدا و مین اب ہم کو بلاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
 روئے مبارک اپنا دکھاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
 عصیان کی گٹھری سر پر ہے بھاری یہ ناتوان ہے قسمت سحری
 دست کرم سے اس کو اٹھاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
 ہو تیز جہدم خورشید محشر تالشب سے اس کے ہم ہوں جو مضطر
 دامن میں اپنے ہلکو چھپاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
 آوے خیال جب وقت آخر سکرات کی ہو سختی جو ظاہر
 وہ پیاری صورت ہلکو دکھاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
 وحدت میں کثرت کثرت میں وحدت خلوت میں جلوت جلوت میں خلوت
 ہلکو بھی اسکا محرم بناؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
 دن رات کب تک یہ درو فرقت کیوں خاد مومن سے ہو دور حضرت
 آنکھوں میں دل میں آؤ ساؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
 مین خاد مومن میں حضرت کے داخل کر لو مجھے بھی زمرہ میں شامل
 ہرگز نہ ہلکو دل سے پہلاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
 جس کو میں دیکھوں اسے میرے حضرت آئے نظر بس آپ کی صورت
 نقش تصور ایسا جاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
 اللہ سے ہم بالکل تھے غافل اعمال میں سب دوزخ کے قابل
 محشر میں اگر اللہ بچاؤ۔ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
 کوئی برون کا وارث نہ والی اچھون کا ہر ایک ہوتا ہے حامی
 بگڑے ہوئے میں ہم کو بناؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
 اللہ اللہ یہ عمر ساری لہو لعب میں ہم نے گزاری

اب کیا کرین ہم کچھ ڈھب بتاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

نفس لعین کا کہہ سکا برا ہے ششایق کی ہر دم یہ التجا ہے
پھنڈے سے اسکے جھکو بچاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

<p>اے بت ہوش را کیا باعث خاک اور اُتی ہے صبا کیا باعث لوگ دیتے ہیں دعا کیا باعث حشر برپا نہ ہوا کیا باعث حُسن اوس کا نہ تھا کیا باعث نہیں کرتے ہو دعا کیا باعث</p>	<p>ہے جہان تجھ پہ فدا کیا باعث عشق میں ہم ہوئے اوسکے برباد کو سنا ہے مجھے دُرات وہ شوخ چال اوسکی ہے قیامت کی بھی جان خط نکالا تو ہوا اور حسین مجھ سے بیمار محبت کی سچ</p>
--	---

لے کے قاصد سے مخاطب شایق
بھاڑ کر پھینک دیا کیا باعث

<p>الغیاث اے شانِ حجت الغیاث الغیاث اے جذب الفت الغیاث اپنی اپنی ہے یہ قسمت الغیاث ہر گھڑی کہتا ہوں حضرت الغیاث روزِ محشر ہونہ ذلت الغیاث الغیاث اے جوش و حشت الغیاث صبر و طاقت زور و ہمت الغیاث اے نبی کی پیاری صورت الغیاث پھر ہے کچھ لطف محبت الغیاث المدد اے شان و وحدت الغیاث</p>	<p>ہے سنا تی مجھ کو فرقت الغیاث سر کو چھوڑو نگاہ میں اس درِ چنرو سکھو حاصل وصل ہم کو ہجر ہے یا نبی دوری سے دل بیتاب ہے آپکا ہوں امتی رکھنا خیال جیب و دامن میں نہیں باقی ہوتا رہا دوری طیبہ سے ہوں میں بتیار نزع میں اپنی جہاک مجھ کو دکھا دیکھ کر تجھ کو نکل جائے یہ دم دل سے مٹ جائے ہماری نقشِ غیر</p>
--	---

<p>ہجر کی بابت مصیبت النبیات جب کہون بہر شفاعت النبیات</p>	<p>پاس قدموں کے بلاو مصطفیٰ حشر میں لینا خبر میری ضرور</p>
<p>یا محمد دیکھئے بے طور ہے ہجر سے نشایت کی حالت النبیات</p>	
<p>جان لیتا ہے مری ہجر تمہارا یا غوث ہو اگر اک رب ابرو کا اشار یا غوث برق سپاہی شرمندہ ہو یا غوث نہ زبان کو ہے نہ کچھ و لکھو ہی یا غوث اولیامین نہیں اس طرح سنوار یا غوث اب جدائی نہیں واللہ گوار یا غوث ہمکو بس ہے ترے قدموں کا سہارا یا غوث اک نظر دیکھئے اب حال ہمار یا غوث ہم تبا و نیگے اومغنین نام تمہارا یا غوث میری قسمت کا چمک جائی ستارا یا غوث ہو جو حاصل مجھے دیدار تمہارا یا غوث</p>	<p>شہر بغداد کا کب ہو گا نظارہ یا غوث تیغ وحدت سے ابھی قتل ہوں سا یا غوث سوز فرقت سے مری دیکھئے مضطرب حالت وصف ہو آپکا انسان سے کس طرح ادا حبیبیا احمد کو رسولوں میں کیا خالق نے جلد بلوا لو غلاموں کو در اقدس پر کیون نہ دارین کے ہوں فکر سوسم پر نا توان ہجر میں ہیں سریہ ہے بار عصیان اکے مرقد میں فرشتے جو سنائیں ہم کو تیری دہلیز کے پتھر پہ اگر سر ہو مرا نوزا طہر سے یہ آنکھیں مری ٹہنڈی ہو جائیں</p>
<p>معرفت حق کی تبا کر مجھے عارف کر دو کام نشایت کلبو اور نام تمہارا یا غوث</p>	
<p>شرع میں ہر بات ہے اپنے پیغمبر کی حدیث دست احمد میں سنی سب سے سنکر کی حدیث سورہ کوثر میں پوشیدہ ہے کوثر کی حدیث ہو گیا گمراہ نہ مانی جس نے رہبر کی حدیث</p>	<p>کہتے تھے اہل نعت ہے بات ہر مری حدیث معجزہ یہ صاف ہے واللہ کیا اعجاز ہے وہ نہیں تشنہ لبی کا ساقی کوثر ہے یا د چاہئے شرع نبی کی پیروی ہم کو ضرور</p>

<p>میں کہوں گا یا رسول اللہ فداک امی ابی جس کو دیکھو اوس کے ولین جھوٹیا ہی رہی ہے شفاعت واسطے اونکے جو میں غاصی بڑو عشق احمد سے منور ہو گیا ہے دوستو میں اوسے حافظ سمجھتا ہوں کلام اللہ کا</p>	<p>چیز کیا ہے اون کے آگے مہر خاوری حدیث بات دولت کی کوئی کرتا کوئی زر کی حدیث میری مرقہ پیچی لکھنا پیسہ کی حدیث سن رہا ہوں آج کل میں قلب مضطر کی حدیث اپنے پیغمبر کی ایدل جسے ازبر کی حدیث</p>
<p>ہے کلام اللہ کا شایق یہی سچ ہے مگر دیکھنے کو صاف ہے قرآن پیسہ کی حدیث</p>	
<h2 style="text-align: center;">ردیف جم تازی</h2>	
<p>کیونکہ شام جدائی میں نہ ہو نور سحر آج وہلیز محمد پہ مدینہ میں ہے سر آج سمجھوں گا مجھے ہو گئی معراج دکن میں حورون نے تعجب سے کہا عرش غلا پر کہہ دوں گا قیامت میں کہ جنت نہیں ہونا لعل لب حضرت کی جدائی کا اثر ہے ہے ایک نہ ایک صدمہ فراق نبوی میں وہ میرا نکلتے ہی کہا عشق نبی نے</p>	<p>ہے جلوہ ناول میں مدینہ کا قمر آج اللہ مری موت میں تو ویر نہ کر آج گر خواب میں ہو جائے مدینہ کا سفر آج اللہ سے لڑتی ہے محمد کی نظر آج ہو جائے مدینہ میں مرا پھر بھی گذر آج آنسو کے عوض آنے لگا خون جگر آج کل دل مرا بے چین تھا منظر ہو جگر آج چل پاس محمد کے تو جانا ہے کہ ہر آج</p>
<p>مارا ہے فراق نبوی نے مجھے شایق جی جاؤں میں آجائیں جو سرکار ادھر آج</p>	
<p>تجسس ہی ہو گا ہجر میں یا مصطفیٰ علاج</p>	<p>عینی کرینگے کیا ترے بیسار کا علاج</p>

بیمار ہجر کا ہے یہی اک بھلا علاج
 تم کیا کرو گے آگے طبیعو مرا علاج
 ہوتا ہے دم میں تشنہ دیدار لا علاج
 سرکار جانتے ہیں جو کچھ ہے مرا علاج
 کب میری بقراری کا ہو گا خدا علاج
 بیماری فراق کا اچھا ہوا علاج
 شاید ہو فرقت عمل رخسار کا علاج
 سچ ہے مریض عشق بھی تو ہوا علاج
 قابو میں دل نہ ہو تو بھلا اسکا کیا علاج
 دریا ہوا شفا ہو قضا ہو کہ یا علاج

موت آئے سامنے اور شکل رسول ہو
 چشم نبی کے عشق میں بیمار ہوں بہت
 آنکھوں میں دم ہے جلد نظر آویا رسول
 ہے عشق آپکا مری جو چہرہ سے خود عیان
 بے چین ہوں فراق میں تیرے جھبکے
 مرشد نے جب سکھا یا تصور رسول کا
 نسخہ میں لکھ گلاب کی کلیاں تو امی طیب
 اس کی ادا ہے موت ہی آخر کو طیب
 ہجر نبی میں کیسی ہوتی سکین و دستو
 بیمار ہوں نبی کا انھیں کے ہی ہاتھ سب

امید جز خدا کے نہ رکھ اور سے کبھی

نشایت اسی کے ہاتھ میں ہو بے شفا علاج

پرا دس کے وصل کی تدبیر نہ آئی آج
 طلوع فجر سے پہلے قیامت آئی آج
 فلک جو دیکھتے تری رخا و شنائی آج
 عیان ہو کفر میں اسلام میں لڑائی آج
 نہ فکر قید ہے کوشش رہائی آج
 صبا یہ خاک ہماری اوڑا کے لائی آج
 ملا جو بار تو سب مل گئی خدائی آج
 ہر وہ کا تیر حشر پر لگا ہوا آج

ہزار کوشش و حکمت سے جان لڑائی آج
 سد ہارا پچھلی پہر شب کو وہ نہ کامل
 پہرے نہ مشعل خورشید لے کے سرگردان
 جو صورت او سبت تر سا کی ویکہ لی زاہد
 کسی کی زلف نے اب مجھ کو پہانس رکھا ہے
 جو زندگی میں نہ بھونچے چمن میں اوس گل کے
 زمانہ پھر گیا مجھ سے پھری جو آنکھ اوسکی
 جو دیکھا غیر کی جانب تو میں ہوا سہل

سہا وہ شوخ تو نشایت چمک گئی بجلی

لبون پہ دیکھ کے مسی گھٹا بھی چھائی آج

میں دیکھوں حضرت زاہد کی پارسائی آج
سنہری رنگ پہ وہ زیور طلائی آج
جوبات دلو تھی منظور وہ بنائی آج
ہے روز وصل نہ کر مجھ سے کچھ ادائی آج
ستار ہی ہے بری طرح سوچائی آج
صدایہ دل سے مری دیتی ہے سنائی آج
پکارین قبر سے مردی قیامت آئی آج
جناب خضر نے کی میری رہنمائی آج
خدا ہی خیر کرے کس سے ہڑائی آج
ہوئی ہے دختر ز سے جو آشنائی آج
بتوں کے خانہ دل میں ہوئی رسائی آج

منم ہے ساغر و مے ہے گھٹا ہو چھائی آج
عجیب حُسن دکھاتا ہے سب کی نظر و بین
وہ قتل پر مرے آمادہ میں ہوں مرنے پر
خدا نے اب تو دکھائے ہیں مجھ کو دن سید
تہا رہی یا میں دزات گنتے تھے گھڑیان
لگا دی اور بھی اک وار اوس نے سہل کو
تری وہ چال ہے ظالم کہ حشر ہو بر پا
چٹا تھا بھول کے کہنے کی راہ جانب دیر
ثرہ کی صف ہو مسلح نگہ کے تیر میں لیس
شراب پیتے ہیں رندوں سے بڑی حضرت شیخ
خدا کے فضل سے تہر کو جسنے لکھلایا

قیم خدا کی نہ بھولو مجھ کا شتر تک شایق
جو کی ہے مجھ سے کسی بت و بیوفائی آج

کہ مجھ کو یار نے صورت نہیں دکھائی آج
تمام عمر کی دولت جو تھی لٹائی آج
کہو نگا شافع محشر کی ہے دھائی آج
کرے جو اُس ویر دولت پہ جبہ سائی آج
یہ دیکھو سرور عالم کی مصطفائی آج
بھینور میں جرم کی کشتی جو میری آئی آج

غضب ہے دل پہ مرے صدمہ بھدائی آج
تھار کر چکے ہم تمبہ یا بنی دل و جان
جولے چلین سوئے دوزخ و شنگان غلاب
ابھی ہو نور سے پُراہ نو کا کاسہ سر
گنہگار چنے جاتے ہیں شفاعت کو
ہو اطفیل سے آل بنی کے بیڑا پار

بچیں آنکھیں مری اون راہ میں نسیا تو

ہے جس کے قبضہ قدرت میں سب خدائی آج

جاتے ہیں ہم بھی سو خدا اس جہان سے آج
قاتل ہوا ہے لیس جو تیر و کمان سے آج
شاید ملے ہو جا کے کسی قدر دن سے آج
طاقت میں ہوں زیادہ ہر اک نوجوان سے آج
گہلگر ہلال سا ہو عیان آسان سے آج
اولجہا ہوا۔ ہے دل مرا زلف تباہ سے آج

آتا نہیں جو وہ بت ترسا مکان سے آج
ہیتا ہو کس کے ابرو و شرکان سو دیکھیں خون
بی قدری کرتے ہو جو تم اتنی مری حضور
ہوں گرچہ پیراے تو لیکن بغض حق
بر بکر جو آئے بدر مری مہ کے روبرو
سلجھیکا تیرے کہنے سے ہرگز نہ ناصحا

لب پر ہنسی ہے چہرہ کی رونق ہی اور ہے
آتے ہو ہنستے بولتے شایق کہاں سے آج

جو میم ہے وہ ہو خط باطل شب معراج
طے دم میں ہوئی دور کی نزل شب معراج
کیا خوب سچی وصل کی محفل شب معراج
اللہ سے ایسی ہو و وصل شب معراج
ہر اک کی طبیعت ہوئی مائل شب معراج
رفرف جو بنا آپ کا محفل شب معراج
سب لوگ بشر کے ہو تو قائل شب معراج
سب لوگ بشر کے ہو تو قائل شب معراج
کیا کچھ ملے حضرت کو و سایل شب معراج
ما بین نہ تھا کوئی بھی حامل شب معراج
کیا ذات و صفت گہو اکدل شب معراج

احمد جو احد کے ہو مقابل شب معراج
طرفین میں تھی شوق لقاح سے زیادہ
تھی فرش سے تاعش صدا صل علی کی
آنکھوں میں ہے چو تو ہی پروین لبابت
وہ حسن محمد وہ براق اور وہ صورت
مجنون ہوئے سب دیکھہ کے کلر کی عظمت
ہے صاف تشہد میں علینا کا اشارہ
قدسی تھے فدا حور و ملائک بھی فدا تھے
کس منہ سے کہوں میں کہ خدا خوب ہو واقف
تو سین دونی اور قندلی سے ہے ظاہر
خط نقطہ وحدت پہ کہنیا گم ہوا نقطہ

شایق یہ دعا مانگ خدا سے کہ الہی

سب میری سیاہ کاری ہوزائل شب بھراج

یا بنی ہم تہن تری بانکی نظر کے محتاج
شوق اور جذب ہیں اس طرح شکر کے محتاج
ہم مرے کان فقط ایسی خبر کے محتاج
نخل ارمان اتہی ہیں شکر کے محتاج
یا خدا ہم نہیں کچھ دولت مرز کے محتاج
اونکے عاشق نہیں کچھ قند و شکر کے محتاج
ایک مدت سی من سامان سفر کے محتاج
دن کو میں شمس تے اور شب قمر کے محتاج
ہم مرے دست و عاتج اثر کے محتاج
تیرے در سے کہی خالی نہیں مر کے محتاج
مرے ویدے نہیں کچھ نور قمر کے محتاج

ہم نہ تلو ار کے خواہان نہ تبر کے محتاج
آپ آجائیں نظر پاک وہان میں پھر چون
اے صبا کہہ تو خدا کے لئے کچھ حال بنی
موت آجائے مدینہ میں ہر فن بھی ہو
ہم کو درگاہ محمد کا بنا دے تو فقیر
میٹھی باتوں میں محمد کے مزا ملتا ہے
کر دے صورت جو خدا جا میں مدینہ کو ابھی
رخ و گیسو کی مجھے یاد ہے جس طرح کہ سب
جائے دل سے نہ مری عشق محمد یارب
وہ عطا ہے تری اللہ کے مقصد کے بغیر
روئے روشن کا تصور مجھے بس شب کو

وُردن محمد کی ہے مدحت شایق
تیرے اشعار نہیں سلک گھر کے محتاج

رویف جیم فارسی

گہر یہ اللہ کا ہے اسکو نہ جلانا سچ مج
دل صد چاک مرا بن گیا سنا سچ مج
کیا بتاؤں میں تہنیں اونکا ٹہکانا سچ مج
تم بھی ہر اہ کہیں اونکے نہ جانا سچ مج

برق کی طرح مرے دلیں نہ آنا سچ مج
کھولنے کے لئے اس زلف مسلسل کی گرو
راہی ملک عدم کا نہیں ملتا ہے پتا
غیر کے گھر وہ اگر جائیں او حضرت دل

گر کہا سرور عالم کا زمانہ سچ مچ
گور میں ہے جو نکر میں کا آنا سچ مچ
جھوٹے وعدہ کو بھی تو آپکے جانا سچ مچ
بن گیا دشمن جان ایک زمانہ سچ مچ
شکر ہے ولین کیا اپنا مٹکانا سچ مچ

جائے دوزخ میں کوئی اپنی وہ کر لے تجویز
خوف کیا عشق نبی ساتھ لے جاتے ہیں
صادق الوعدہ جان میں جو ہوئی ہوشہو
جب سے الفت ہوئی اس جان جہاں نہ جھکو
غزہ و ناز و آوازے ترے ای شاہ رسل

ہو گیا اے شہ دین تم یہ تصدق شائق
عشق میں سیکھ لیا جان سے جانا سچ مچ

ردیف حائے حطی

فخر ہے دلکو ہمارے طور سدا کی طرح
نعت رویت ہو حاصل من سلوا کی طرح
آئے میرے سر ہانے اب مسیحا کی طرح
پہلے چلے تو ذرا تیری کف پا کی طرح
سجڑ کی شب جان لیگی شام بیدا کی طرح
خلد کا گلزار ہے طیبہ کی صحرا کی طرح
میں قیامت میں اٹھوں تربت شیدا کی طرح
آنکھ میں تیلی ہے اور ولین ہویدا کی طرح
ہے بہت مرغوب گویا ہرین دنیا کی طرح
آنکھ سے آنسو مرے بہتی ہیں دریا کی طرح
کون ایسا ہے مبشرائے عیسیٰ کی طرح

نور احمد ہے عیان برق تجلّا کی طرح
آپ کی صورت کا بھوکا ہون مری پیاری نبی
مر گیا ہوں سحر میں آپکے یا مصطفیٰ
مہسری کا مہ کو دعویٰ کیا ہو رخ سے یابی
الغیاث اے نورا احمد بہرا احمد الغیاث
ہم نے دیکھا یا محمد ویدہ عشاق سے
ولین ہو تصویر حضرت لب پہ ہوا مصطفیٰ
عشق خال مصطفیٰ کا رنگ ہے ہر دم نیا
ول لگانا بھوکا اس سے نہ ہرگز غافل
یا آہی تاکجا طوفان حشر مصطفیٰ
آمد سرکار کی دے ہجر میں مجھ کو خبر

<p>عشق نور مصطفیٰ کا ہے یہ امر شایق سبب واعی و لین بھی چمک ہو دست موٹی کی طرح</p>	<p>جھلارہا ہے جو دل عاشق سقر کی طرح او جالا پڑ گیا تاروں پر آسمانوں کے کچھ اس طرح سے اڑی تیر و نشاط میں بنید</p>	<p>بجھارہی ہے مری چشم ابر تر کی طرح نظر جو آیا اندھیرے میں وہ مگر کی طرح کرات دن کہل رہتی ہو نگاہ دکی طرح</p>
<p>کرو نہ فکر بقول امانت اسے شایق کہان کا شعر کہہ رکی غزل کدہر کی طرح</p>	<p>تن سے نکلی ہے جو ہر شہ ابرار میں روح فنفخت کا اشارہ ہے یہی اسے لوگو عشق احمد تھا ازل سے مری ہر غرض میں ہو نظر روضہ اقدس پہ کھجائے یہ دم غور سے سمجھو یہ ہے راز انا من نور یا محمد ہو مرے لب پہ روان ہر لحظہ یا و ابرو کے نبی دل سے بجائے گی کبھی روح کے لفظ کو اٹھائے تو کیا ہوتا ہے جان دو نگاہیں جو دیکھوں گا مدینہ کی فضا الفت روئے محمد کا ہے باعث ایدل</p>	<p>جسم ہے زیر زمین کرچہ ولد دار میں روح نور مطہق ہے متقی کے تن زار میں روح صوت پختن اور دل پہنی ان چار میں روح تن سے مرے ہو جدا آپکے دربار میں روح روح ہے یار میں پوشیدہ تو ہی یار میں روح ہو جدا جسم سے اس نام کو تکرار میں روح یا اکہی ہے ہماری اسی تلوار میں روح ہے کوئی پردہ نشین پردہ اسرار میں روح مثل بلبل کے رہے یار کے گلزار میں روح تیرہ مرقد میں بھی ہے مطلع انوار میں روح</p>
<p>وارہنگی میری آنکھیں پس مردن شایق تن سے جویوں ہی ہے حسرت دیدار میں روح</p>	<p>رویف خائے معجمہ</p>	

<p>ہے سر سے پاؤں تک وہ بت شوخ شنگ شوخ مشتوق وہ ہے جبین ہو شرم و حیا حجاب ہاتھوں میں مہندی لئے تو پاؤں میں میر خوں پوسہ پہیزم غیر میں ہتھبلا کے یہ کہہا وہ گل ہزار ہا میں ہے ایسا تنک مزاج تا شیر و لکھی خون شہیدان عشق کی</p>	<p>دل شوخ چال شوخ نظر شوخ رنگ شوخ کیا فائدہ ہوئے جوستان فرنگ شوخ پھر دیکھے کہ دولون میں ہو کسا رنگ شوخ عشاق بھی بلا کے ہیں بے نام ننگ شوخ ہر جائے جس طرح سے ہو بے نام ننگ شوخ تاتل ہوا ہے کیا ترے خنجر کا رنگ شوخ</p>
---	---

لکھا جو خون دل سے اوسے تار فراق
یہ سرخ گھوڑا ہو گیا مثل سرنگ شوخ

<p>تھا تصور میں ہمارے جو محمد کا رخ شکل احمد میں نظر نور خدا آتا ہے صفت روئے مبارک فقط اتنی بس ہے جان نازہ ہو نکیون رویت احمد سو مری عورتیں مصر کی گردیکہ میں روئے احمد جھوم کر اُسے کہا صلی علی صلی علی بابی دیکھ لیا جس نے پکار اٹھا یون نورا احمد ہی تو ہے باعث خلقت ایدل</p>	<p>خود بخود مرتے ہی کعبہ کی طرف پلارخ صاف شفاف ہیں رخسار تو آئینہ رخ جس پہ خالق ہے فدا کیون نہ ہو وہ پہلارخ نور و لکا ہے مری آنکھ کا ہے تارارخ بھول جاتے وہ یقیناً مہ کنعان کارخ سامنے جبکہ تصور میں تیرا آیا رخ جلوہ خالق کیلئے تیرا یکستا رخ جلوہ گر صورت کو نین میں ہے کرکارخ</p>
--	--

میری اللہ و عا تجھے یہ ہے شایق کی
وقت مرنے کے ہو طیبہ کے طرف میرارخ

ردیف وال مہملہ

دم تن سے نکلتے ہی رہے سوئے محمد

آجائے نظر نزع میں گر روئے محمد

تلوار کا خم ہے خم ابرو کے محمد
یہ پھول وہ ہے جبین خوشبو کے محمد
یا چاند سی صورت پہ ہو کیسو کے محمد
و وڑا میں سمجھ کر کہ یہ ہے روئے محمد
یہ خال وہ عارض ہی ابرو کے محمد
لے چل مجھے اے شوق ابھی کے محمد
سب پرانے جب روئے ہوئے محمد
لو اٹھلیاں اُٹھنے لگیں پھر سوئے محمد
قوسین کا ایک روضہ ابرو کے محمد

زخمی ہو جگر دیکھتے ہی روئے محمد
کیون کر نہ محبت مجھے اپنی ہی دلی
اور رو کے گلے شام سے لٹی ہو محمد
جب چاہے فلک پر شب سحران نظر آیا
اختر مہمہ نو ہو کہ ہو بدر فلک پر
دیوانہ ہوں چلا کے یہ کہتا ہوں شب ہجر
فرمانیکے محشر میں نبی میرا ہے وہ
وہ حشر میں بن ہوں کہ چلا دھت خدا کا
ہے مرد مک چشم من معراج کا عقدہ

ویدار خدا سب کو مبارک رہو شایق
منہ میرا ہے حشر میں بھی سوئے محمد

اے صلی علی سید ابراہ کی آمد
ایدل ہے گنہگاروں کی غنوار کی آمد
لوگوں سے وحدت کی ہو سرشار کی آمد
خوش ہو کہ ہوئی قافلہ سالار کی آمد
غنجے نے چنچ کر کہا ہے یار کی آمد
اے عاصیو ہے دلبر غفار کی آمد
دنیا میں ہوئی ہے شہا بار کی آمد
واللہ ہے اللہ کے ولد ار کی آمد
غل ہے کہ ہوئی معدن اسرار کی آمد
آخر میں ہوئی دو ستو ولد ار کی آمد

ہے ختم رسل احمد مختار کی آمد
اب رنج گنہ کا ہے نہ غم اپنے گنہ کا
ہے مست ہر ایک چیز تو متوالا ہر شخص
اے قافلہ حشر نہین حشر کا کہہ دکا
اس طرح بہار آئی جو گلزار جہان میں
بنجائیں نگیوں دولت بخشش ہو تو نگر
مخلج کسی کا سہین اب کر نہ آہی
ہے صلی علی و روزبان مومنو ہر دم
دل معرفت حق کا نہ ہو کس لئے عارف
ہر ایک رسول آئے گئے پاس خدا کے

	کافور ہوئی کفر کی ظلمت وہیں ایدل		جس وقت ہوئی مطلع انوار کی آمد
	کہتا ہے یہی جھوم کے ہر مرتبہ شایق تعظیم کو اٹھو کہ ہے سرکار کی آمد		
<p>ہوتا ہر شخص کو ہے اپنا ہی ولد ار پسند درہم و داغ محبت سے تو نگر ہوں میں جس نے آنکھوں سے مدینہ کی فضا دیکھی ہے جب دکھاتے ہیں لحد میں مری پیار کی شبیہ میرے دل کو ہے فقط تیری محبت سے لگاؤ یا خدا تجھ سے دعا ہے کہ مدینہ میں رہوں ہجر احمد میں جو پکاتا ہے آنسو اپنے عشق شریکان بنی دلیں کہکتا ہے مرے گو گنہ میں نے کیا فکر نہیں کچھ اسے دل عاشقوں کو ترے کیا کام نصیحت سے بہلا</p>	<p>فخر یہ ہے کہ خدا کو ہے میرا یار پسند یا بنی مجھ کو نہیں درہم و دینار پسند باغ فردوس نہ آئے اوسو زہار پسند موت کیونکر نہ ہو یا رب مجھے ہر یار پسند میرے آنکھوں کو ہے احمد تیرا دیدار پسند بلبل روح کو طیبہ کا ہے گلزار پسند اوس کو آئینے بہلا کیوں دو ر پسند روز و شب دل کو ہے ہر وقت سدا ر پسند سننے ہیں رحمت حق کو ہی گنہگار پسند ایسے دیوانوں کو ہوتے نہیں ہنسیا ر پسند</p>		
	مغفرت کا یہی ہو جائے وسیلہ شایق پیارے احمد کو اگر ہوں ترے اشعار پسند		
<p>مجھے منہ دکھا کر ہنسنا و محمد مرے دلیں تشریف لا و محمد خدا را وہاں تم بھی آ و محمد مجھے آفتوں سے بچا و محمد اوسے ساتھ بطحے کو جا و محمد تو سایہ میں اپنے چہپا و محمد</p>			<p>نہ فرقت میں اتنا رولا و محمد کروں گا میں قربان جان حزین کو لحد میں نکرین جس وقت آئین نہیں ہے وہاں جز تہارے سہارا مری روح تن سے جدا ہو تو لیکر جو ہو تیز عثر میں خورشید معشر</p>

<p>خدا ئی کے نظاری ہوں دلیں جلوے کرو ووزنگ گنداک نظر میں جو روتا ہوا آؤں میں حشر کے دن احد اور احمد میں کیوں ہم حال ملائک مجھے سوئی دوزخ جو کہیں دم آنکھوں میں پر اب کوئی دم کا ہوا</p>	<p>خود می میری دل سے مٹاؤ محمد تم آئینہ دل کو بسناؤ محمد مجھے دیکھ کر مسکراؤ محمد یہ کیا رمز ہے کچھ بتاؤ محمد تو ہاتھوں سے اونکے چھڑاؤ محمد جمال مبارک دکھناؤ محمد</p>
<p>شب وروز شایق کو پیہ و طلیف مدینہ میں مجھ کو بلاؤ محمد</p>	
<p>ہجر میں اب تو تنہا رہے احمد بے قراری سے تری فرقت میں چاند سورج ملک قدسی نے اپنی اوقات جو کرتے ہیں بسر میم کا رخ سے اوٹھا کر گھونگٹ کہوں کس منہ سے کرو میری درد</p>	<p>جنیاد شوار ہے پیارے احمد ہجر کے دن تو گداز رہے احمد صدقے تجھ پر سے اوتارے احمد ترے ہی در کے سہارے احمد شکل دکھلا مرے پیارے احمد انبیاء اے مرے پیارے احمد</p>
<p>کرو و شایق کو طفیل حسنین ہجر عصیان سے کنارے احمد</p>	
<p>ہے نزع کی شکل میں ووا نام محمد اس واسطے اس نام کو کل حرف ہو چار یا چار انا مون کا پتا دیتا ہی حرف یا ہر تن خاکی میں ہو سب نور اسی کا محل سے بیان کرتا ہوں توحید کی تفصیل</p>	<p>دم تن سے چلا جبکہ سنا نام محمد ہے چارون صحابہ کا پتا نام محمد ہے مذہبوں کا راہ سنا نام محمد ہے چار عناصر میں چھپا نام محمد ہے گلشن وحدت کی فضا نام محمد</p>

<p>اس مہم محبت میں ہے مہراج کے انداز اورح سے حیات ابدی اونکے ہو ظاہر ہے نزع کی شکل میں دو نام محمد اور سیم محمد سے وہ کی مدنی ہے</p>	<p>ہے منظر حق صلی علیہ نام محمد حامی ہے میرا روزِ خزا نام محمد دم تن سے چلا جبکہ لینا نام محمد ہے د سے د لدا خدا نام محمد</p>
<p>نشانی یہی بخشش کا وسیلہ پس مرگ اے صلی علیہ اے صلی علیہ نام محمد</p>	
<p>گزر کے عرش سے جاتی ہے لامکان فریاد جلائے کیوں نہ عدو کو شر نشان فریاد کرے گا ہجر میں کس طو لیا تو ان فریاد کرے گی کیوں نہ الہی مری خزان فریاد نہ ہو جو اتنا اثر تو ہے رائیگان فریاد ہزار رنج ہوں آئے نہ تازیان فریاد فلک پہ جاتے ہی بنجانی ہر دہان فریاد کبھی تو دوستو ہمراہ کاروان فریاد کرنیکے حشر میں حبس وقت سب فغان فریاد جو دل میں عاشق احمد کے ہے نہان فریاد الہی لیکے میں جاؤں گا سپہر کہاں فریاد</p>	<p>بنی کے ہجر میں کرتا ہوں جب فغان فریاد لگی ہے سوز فراق نبی سے دل میں آگ زبان ہل نہیں سکتی بھی تو مشکل ہے قریب نزع نہ دیکھی بہار روئے نبی بلا میں جلد مدینہ میں احمد مرسل کرین نہ منہ سے شکایت فراق احمد کی شب فراق جو ہر دم ہو یاد زلف نبی غبار کی طرح طیبہ کو جائے گی اڑہ کے گنہ گاروں پہ اللہ کا کرم ہو گا کبھی تو اپنا اثر کچھ نکل کے دکھلائے سنیں اگر نہ مرے پیارے احمد مرسل</p>
<p>یہی پکار کے کہتا ہے نشانی خستہ بلا و پاس یہ کب تک شہ زمان فریاد</p>	
<p>ایمان کی یہی ہے یہی ہے خدا کی یاد ہے شام ہجر دلوں مرے کس بلا کی یاد</p>	<p>ہر وقت عاشقوں کو جو ہے مصطفیٰ کی یاد دم بھر خیال زلف محمد جدا نہیں</p>

کس رشک صہر کا ہے تصور بند ہا ہوا
کنذہ ہوا ہے دلپہرے نعمۃ الست
ہو گا زبان پر مرے یا مصطفیٰ ضرور
اے دل جہان میں گمراہ نجات ہوں
احمد کی یاد یاد ہے رب کریم کی
النت مجھے رسول سے ہو جائے مصطفیٰ
کیونکر فراق میں نہ مدینہ کا ہو خیال
میں تا تو ان ہوں مجھ کو اور آلے سوئے عرب
الفت میں زلف و روئے محمد کی ہر حال

تار نظر کو ہے جو خط استوا کی یاد
بھولی نہ جائے گی کبھی قالو بلی کی یاد
مرقد میں کام دیگی شہد دوسر کی یاد
اس واسطے ہے مجھ کو مرے رہنما کی یاد
اور مصطفیٰ کی یاد ہے آل عبا کی یاد
دل میں میرے دلام ہوا اس دلربا کی یاد
کیون ہونہ مجھ مر فیض کو دار الشفا کی یاد
ہاں ہاں اسی ہوا سے ہر مجھ کو صبا کی یاد
والشمس کا خیال کبھی والضحیٰ کی یاد

ہو نزع میں زبان پہ یا سید الرسل
نشاۃ نقہان ہو دلیں رسول خدا کی یاد

کس کے سر ہو گی تیری زلف رسا میرے بعد
نہ ملا یار کے کوچہ کا پتہ میرے بعد
نہ رہے یار کے انداز جفا میرے بعد
نزع میں کہنتی تھی رو رو کر یہ لیلے ہر دم
قاصدا و ن سے یہی کہہ نیا کہ دین ضلوعاب
روح خوش ہو گی مسہنتی ہوئی جنت میں علی
وہ بھی آنے ہیں جنازے پہ کھلے سر روئے
میں تو مرنے ہوں مگر یاد رکھو بات میری
دم جدا جب میرا ہو جائیگا میرے تن سے
یہ حسین روئیکامیت پر میرے تھام کے دل

کس سے لپٹے گی سنگم یہ بلا میرے بعد
خاک اڑاتے ہی رہنشاہ و گدا میرے بعد
نہ وہ ضد ہے نہ وہ شوقی نصبا میرے بعد
کون سمجھائیگا مجھ کو خدا میرے بعد
زندگی میں میرے آؤ گے کہ یا میرے بعد
اوس نے رو کر جو مرا نام لیا میرے بعد
لو اثر میری محبت نے کیا میرے بعد
کچھ نہ آئیگا محبت کا مزا میرے بعد
کس پہ ایجان کہو ہو گے خفا میرے بعد
کیا عجب ہے کہ قیامت ہو یا میرے بعد

کس پر وقت تیری ہونگے یہ زلفین برہم زندگی میں جو رولانا تھا مجھے آٹھ سپہر	یا د آئینگی تجھے کس کی خطا میرے بعد وہ بھی دن آیا کہ خود رونے لگا میرے بعد
حسن پہلا نہ رہا اور نہ ادا میں وہ تیری نشیات اور نکا کوئی شایق بھی ہوا میرے بعد	
جب تصور میں محمد کے مجھے آتی ہے نیند شوق کہتا ہے کہ تو بھی اڑ کے چل سوئے عرب یون کہوں گا شبک روضہ میں جو رہتا ہو نصیب دن کو عارض کے تصور میں ترپتا ہوں مدام یا دشترگان بنی میں شب کو ہو کیا خاک میں شام فرقت چونک کر اٹھتا ہوں ہر دم خواب میں	خواب میں دیدار حق کا لطف کہلاتی ہے نیند شام فرقت جب طرح آنکھوں کو اڑ جاتی ہے نیند آج تو خوش قسمتی پر اپنے اتراتی ہے نیند شبک یا زلف حضرت میں اچٹ جاتی ہے نیند گو کہ ہے مشہور کاٹھنپ بھی آ جاتی ہے نیند آنکھ میں اکرم سے کیا کیا سزا پاتی ہے نیند
عشق گیسوئے بنی میں مر کے اے شایق کہو اے فرشتہ جاؤ مرقد سے مجھے آتی ہے نیند	
رولیف وال ثقیدہ	
ہے خدا کو جب قدر اپنی خدائی پر گھمنڈ ہے تمہارے عشق کا ہکو وسیلہ پائی کیون نہ راہ راست کے نبجائیں ہم بھی رہنا بادشاہوں کو مبارک باد شہادت ہو فخر حضرت آدم ہی ہیں وجہ ظہور ذات رب اپنے دلبر پر خدا کو تازہ ہے اے دوستو	مصطفیٰ کو اس قدر ہے مصطفائی پر گھمنڈ اور ہے تم کو خدا کی آشنائی پر گھمنڈ یا رسول اللہ پیار محمد کی گدا نی پر گھمنڈ ہکو ہے پیارے محمد کی گدا نی پر گھمنڈ ہے ہمیں سے تو خدا کو خود نمائی پر گھمنڈ مصطفیٰ کو بھی ہے اپنی دلربائی پر گھمنڈ

تیرہ و تار یک ہو مرقد تو کیا ڈر ہے مجھے
جا کے طیبہ میں کرینگے عرض یوں سرکار سے
آیت لا تقنطو ہے جان ہے ایمان ہے
ناز کرنا ہے ہمارے عجز پر خود کسب ریا
یا محمد کہتے ہی ہو جائے گا امن و امان
محو نور مصطفیٰ ہو جائینگے جب عشق میں
ہو ادا سجدہ مدینہ ہی کی مسجد میں اگر
مغفرت کی فکر ہو دلیں بہلا کس واسطے

دل کو ہے نور نبی کی روشنائی پر گھمنڈ
ہو گیا اب ہکو قسمت کی رسانی پر گھمنڈ
ڈر برائی کا نہ ہے ہم کو بھلائی پر گھمنڈ
عاجزون کو ہے خدا کی کبریائی پر گھمنڈ
ہے قیامت میں مجھے اونکی دہائی پر گھمنڈ
اوس گہڑی ہو گا کچھ اپنی خود نمائی پر گھمنڈ
ہو گا اوس دم عاشقوں کو جبہ سائی پر گھمنڈ
عاصیو ہے مصطفیٰ کی مصطفائی پر گھمنڈ

ہے وسیلہ ہم کو ذات احمد مختار کا
ہو تو ہو شایق کسی کو یا رسانی پر گھمنڈ

رویف ذال

نقش ایمان ہے دل پر مرے اچھا تعوید
وہ رآسیب گنہ نام محمد سے ہوا
میں ملون جا کے مدینہ میں رسول اللہ سے
عالو بہر خدا اور کو دو اور کو دو
یاد احمد ہی میں سب رو بلا ہوتی ہے
ڈر نہیں اوس کو بلاؤں سے مسلمان ہر جو
جو کہ دارفتہ رفتار نبی ہیں اوں کو
نام اللہ کا لیتا نہیں بھولے سے کوئی

اس سے عمدہ نہ ملے گا کوئی گنڈہ تعوید
عاصیو مل گیا کیا خوب نری کا تعوید
بہر حق لا کے مجھے دے کوئی ایسا تعوید
میں ہوں بیمار نبی کیا کروں گنڈہ تعوید
میرا تعوید ہے دنیا سے انوکھا تعوید
کلمہ احمد کا بلا شبہ ہے سچا تعوید
احمد پاک کے بس نقش قدم کا تعوید
گر شناسا ہو تو یہ کہتے ہیں ہے اچھا تعوید

<p>نفس کے جن پہ مین غالب رہوں ہر تین ورو ہے مصحف رخسار محمد کا مجھے حب احمد ہی مین مرجا بیٹے اکدن ہم بھی عشق ابروئے محمد مین گئی جان مری</p>	<p>کوئی اس طرح کا دے مجھ کا نکلیتہ تو یز نہ غل اس سے پہتر نہ ہے اچھا اتھو یز پیر نے ہم کو سکھایا ہے کچھ ایسا تو یز تیغ پتھر کی اس بٹے میر سے لحد کا تو یز</p>
<p>جو کہ نقایق نہ ہو راضی بر خدائے خالق عالمون سے وہ طلب کرتا ہے گندہ تو یز</p>	
<p>رویف رائے جملہ</p>	
<p>دونوں ہیں مگر ایک ہر ایک مین اثر اور ہو جائے غلامون پہ بھی مستانہ نظر اور ہر اک تمہیں کو دیکھتا ہے فرق ہوا تنہا مجھ کو تری امید نے مرنے سے بچا یا ناصح کہیں دیوانہ بھی سنتا ہے نصیحت اوس بت کی جدائی مین کسک ہو کے نہ تم جائے</p>	<p>الہی علی او اور ہے متوالی نظر اور آنکھوں کے لصدق ترو اک دور او ہر اور غیروں کی نظر اور ہر یار و نکی نظر اور گو لاکھ اڑائی تھی رقیبون نے خبر اور اللہ مجھے چھوڑ دونا کو کوئی گہرا اور اللہ زیادہ ہو سراسر اور دھکرا اور</p>
<p>نقایق وہ نہادھو کے کہلے بال چونکے اوس سوچ سے بل کھا گئی تپلی سے کمر اور</p>	
<p>پڑے حیرت کے پردے جلوہ دیدار قاتل پر اعصاب طرزا کت سے نہ ہرگز نہاتھ بسمل پر مزا آجاؤ حسن و عشق یوں دست و گریبان ہوں خوش الحانی الفت کو ظریف حسن کیا سمجھ</p>	<p>سیختی کی زنگت پھوٹ نکلی آنکھ کی تل پر جگہا ہن جم گئیں متقل مین اتنی تیغ قاتل پر کینچے شوخی کا نقشہ صفحہ بیانی ول پر تبسم گل کا اک طرہ ہو گلستا نگ عناد ل پر</p>

<p>بڑا اس درجہ جوش لذت بیدار مقتل میں اسی بخت کے ہاتھوں ہوئی سن بے گنہ گشتہ</p>	<p>لہو چڑھنے لگا اب دم شمشیر قاتل پر ہزاروں حسرتوں کا خون ناحق ہو مرغل پر</p>
<p>چھپا کب عشق سے حسن دو عالم سوزا و شایانی رہی کب بال پروانہ کی چادر شمع محفل پر</p>	
<p>لاکھ روکین رے شرکان اوسے چلن نہ کر رحمت حق نے صدا دی ادھر آؤ پیارے ہندین ہم ہیں مدینہ میں ہے اپنا وارث جاؤن طیبہ کو اگر میں تو نہ آؤن گا کبھی مجھ سے کہتا ہے تصور تیرا پیارے احمد پھر سنا ہم کو خیال رخ نیکو کے نبی آدھرا برکرم دل کی زمین ہے ویران چاند سی شکل نبی میں تیرے صدقہ قربان جا کے آیا ہو جو طیبہ وہ بھی کہتا ہے چہرہ وہ چہرہ تجلی کہ جو پردوں میں چہرے</p>	<p>ہجر احمد میں نکل آئیگا آنسو چھین کر شب معراج محمد جو چلے بن ٹھمن کر کیا جبین خاک جبین ہائے سہاگن بنکر مر قذیاک پیٹوں گا محب اورین کر نہا نگہوں سے رخ پاک کا پھر روشن کر پھر بگڑ جاتے ہیں لے روٹھنے دامن بنکر اپنے قدموں سے اسے رشک و گلشن کر دل مرا کا لاہو اجاتا ہے اب روشن بنکر ہائے رہ جاتا وہیں بخت یہ بگڑا بن کر نور وہ نور ہے جو ولیہ گر چہن چہن کر</p>
<p>مال فانی پہ نہ اترا تو کبھی اسے شقایق بس وہی کھا ایگا ٹھوکر جو چلے گا تن کر</p>	
<p>یا خدا مجھ کو نہ رکھ احمد خنثار سے دور عاشق احمد رسل نہ رہے طیبہ میں گو بڑا ہوں نہ رہوں کس لئے احمد کے قریب خواب میں دیکھ لیں ہم اپنے محمد کو کبھی چشم احمد کا تصور نہیں کیوں ہجر کی شب</p>	<p>میں ہوں خادم نہ ہوں گا کبھی سرکار سے دور ہائے افسوس کہ ببل رہی گلزار سے دور گل کو دیکھا ہے کسی نے کبھی خار سے دور عاشقویہ نہیں کچھ طلوع پیدا رہے دور وہ تو غنچہ رخسار تھا کیوں ہو گیا بیا رہے دور</p>

گو یا شب بھر نہ مرا ستر تھار سے دور
دل وہ کس کام کا جو رہتا ہولدار سے دور
قافلہ ہونہ کہیں قافلہ سلا ر سے دور
روح میری نہ ہوا اللہ تین زار سے دور
ہو گیا لیجے نقاب آج رخ یا ر سے دور
ہجر میں کب ہے مری آہ شربار سے دور
چاہیے تجھ کو کہ ہر دم رہی مکار سے دور

یا د مژگان محمدؐ میں عجب حالت تھی
سر وہ کیا جو کہ نہ ہوسنگ در اچھپر
حشر میں امتی سب ساتھ رہیں احمد کے
جلوہ جب تک نہ نظر آئے رسول اللہ کا
حشر میں آئیں کہاں طالب دیدار میں سب
خاک کر دے جو جلا کر ترے اعدا کو بنی
زال دنیا سے کبھی بھول کے تو دل نہ لگا

بخت بدے حشر میں سب تیرے گنہ امی شایق
یہ تو کچھ بات نہیں رحمت غفار سے دور

اے خواجہ اجمیر
اے خواجہ اجمیر
اے خواجہ اجمیر
اے خواجہ اجمیر
اے خواجہ اجمیر
اے خواجہ اجمیر
حاضر یہ سر بھی
اے خواجہ اجمیر
خادم کو بلانا
اے خواجہ اجمیر
اے خواجہ برتر
اے خواجہ اجمیر

بے طرح سناتی ہے مجھے آپ کی فرقت
بلوائے اب در پہیہ دل کی ہے حسرت
حوروں کی تمنا ہے نہ ہے خواہش جنت
ہو دین میں دنیا میں تری مجھ پہ عنایت
ممکن نہیں ہو مجھ سے ادا وصف تمہارا
حاشائے زبان میں نہ مرے ولین ہو طاقت
دل آپ پہ قربان کروں اور جب کبھی
جنتا ہے مرا حوصلہ اتنی ہی ہمت
ہاں شہ والا نہ مجھے بھول کے جانا
جب حشر کے دن آپ سد ہارین سو جنت
بس اتنی دعا آپ سے ہو اے مرے سرور
اللہ دکھا دو مجھے وہ چاند سی صورت

<p>ششاق کا ہے آقا اے خواجہ اجمیر</p>	<p>مشہور جو تو سہرہ بن ہے خواجہ جون کا خواجہ ہو ہاتھ مرا اور ترا دامن دولت</p>
<p>ہے صورت بہار وہان کی خزان کی سیر اکدم میں کر کے آئے بنی لامکان کی سیر ہر دم میں دیکھتا ہوں رخ مہان کی سیر زاہد گچھے تو چاہیئے باغ جناب کی سیر دکھلاتا ہے بنی کا تصور کہان کی سیر اس میں دکھائی دیتی ہو دو جہان کی سیر دو دن میں سب تمام ہوئی کن فکان کی سیر کر لین جو ہم بھی محفل پیر منان کی سیر مجھ کو نصیب ہو گئی راز نہان کی سیر کیسی ہے پر بہار مری گلستان کی سیر کرتا ہوں روز بیٹھ کے آہ و فغان کی سیر ہوتی ہے تخت جسم پر روح روان کی سیر</p>	<p>یا رب دکھا مدینہ کی اس گلستان کی سیر معراج میں گزر کے فلک اور عرض سو جلوہ مکان و لین ہے عشق رسول کا طیبہ کی ہے فضا جو مری و لین کی سیر ملک عرب ہو سامنے گوین و کن میں ہون کیون ترک جام جم نہ ہو یہ دل کا آئینہ جائینگے اب وہان کہ جہان سو ہم لئے تھو ہو جائیں مست بادہ عشق رسول سے جب سے ہو ہوں عاشق رو محمدی دل و اغماؤ عشق نبی سے ہے باغ باغ ہجر نبی میں کلام بھی ہے مرے خدا باغ جہان ازل سے ہوا ہے اسی پسند</p>
<p>ششاق بھی تو رہا ہے جبل الوری کا دل کے مکان میں پر نہان لامکان کی سیر</p>	<p>ششاق بھی تو رہا ہے جبل الوری کا دل کے مکان میں پر نہان لامکان کی سیر</p>
<p>اچھے رہے کعبہ کو بنی خانہ سمجھکر بیگانہ بنے سب مجھے بیگانہ سمجھکر حضرت کو سنا میرا فناء سمجھکر جائینگے مدینہ کو بھی میخانہ سمجھکر کلی تری شانہ پر فقیرانہ سمجھکر</p>	<p>ہم دل کو محمد ہی کا کاشانہ سمجھکر الٹی تھی سمجھ پھونچے نہ توحید کو ترک اے باد صبا شہر مدینہ میں ادب سے رکھتے ہیں کہیں مست می عشق محمد ای شاہ بڑے دھوکے میں آئی تری شمع</p>

قدسی بھی سرک جائینگے دیوانہ سمجھکر
لے لے دل صد چاک لڑ شانہ سمجھکر
آیا ہوں یہاں بھی ترامیجا نہ سمجھکر

مین گر تیرے حشر میں روتا جاوے ہر ونگا
اس کیسوں والے سے مدینہ میں کہو گنگا
ای ساقی کو ترچھے کو تر سے چکھا دے

میں شاد ہوں خورسند ہوں فرقت میں بھی نہ آتی
اپنے ہی کو خود جلوہ حبانہ سمجھکر

لید الحمد کہ ہے وقت خوش حاصل علی باد صبا ٹھنڈی ہوا چلتی ہے شایان بہار
خوش نہ کیوں ہو دل عشاق کہ اشفاق کا مشتاق زمانہ سے بناتی ہے بہاران بہار
دیکھ لے کوئی تو مر جائے تڑپ جائے پھڑک جائے نخل جائے دل و جان ہو قربان بہار
مطلع فیض ازل راہ اہل حسن عمل مشکلیں حل کیوں نہ ہو عشاق کی اللہ کی قسم
نور خورشید نایاب ہوا نشان ہوتا بان ہوا بنتی ہے کرن اوس کی نگہ بان بہار
نور کا وقت سہانہ وہ پردوں کا ترانہ گل بلبل کا فائدہ امید ہے باز
وہ موازن کی صدا شہد کہنے کی ادا نام محمد کے خدا ہے یہی ایمان بہار
ننید سے اٹھ کے چلے عاشق معبود ہے محمود کے مسجود ہے موجود کرین راز و نیاز
قرب سے چلتے ہیں شاہ کا ذبیحہ کا اوس ماہ کا اللہ کا دونی ہو نہ کیوں شان بہار
کوئی اللہ پہ راغب کوئی بت کا مصاحب کوئی معشوق کا طالب کوئی احمدیہ شاد
ہے نئے رنگ نئے ڈھنگ سے نیرنگ سے کر لیتا ہے محبوب کا محل جو ہے سلطان بہار
جہلملاتے ہوئے تاروں سے نظاروں میں کنا یونین نگاہوں میں اشار یونین ہی کہتا ہے چاند
شیعہ رنجور ہے مجور ہے بے نور ہے مستور ہوا سایہ کنان گوشہ دامن بہار
چمکا اس طرح سے جب نور فلق رنگ ہوا ارتقا فقاٹھی ہو الحق کی مساجد میں پکار
کہیں و الشمس کی صورت کی عبادت میں تلاوت ہے سنے کوئی تو ہو جائے مسلمان بہار
میں بھی اٹھ کے چلا جانے مسجد تو صدا آئی کہ کر سجدہ ادا ہونہ قضا تیری نماز

جاکے دیکھا تو عبادت کی اتانت ہے اطاعت کو جماعت بھی ہے تیار ہے فیضان بہار
 بس وہیں کر کے وضو رو برو اللہ کے کئی عرض کہ لجاے سرے دل کی مراد
 اتنے میں قاری خوش نغمہ سر پڑے لگا وصف رسول دوسرا جو کہ ہر طرف بہار
 پھونچی کا نون میں جو ماکان محمد کی صدا چنچ اٹھا انتقام کے دل سنتے ہی گھر کا نام
 یاد آیا مجھے وہ راز کا انداز و آغاز کا اعجاز سرا خراز ہے نازان بہار
 دیکھ کر لوگ مجھے ہو گئے ست شہر و پریشیاں و حیران و مضطرب سبیل بکا ہو گیا
 پوچھنے لگ گئے وہ کون ہے جس نام کے آواز پر انداز پر تم ہو گئے انداز بہار
 روکے میں نے یہ کہا ایک جوان عربی ہاشمی و مطلبی شہر مدینہ کا ہے شاہ
 حسن اُس چاند کا ہے سب سے زالا ہے وہی گیسو کن والا کہ فدا جس پہ ہر جان بہار
 اک زمانہ ہے جدا اوس سے ہون و کھ کس سے کہوں کو نسایں کام کروں جس نظر کو وہ
 کوئی ایسا نہیں ملتا مجھے لیجاے اوسے لائے بہر حال نکلیاے سب ارمان بہار
 نام اوس پیار سے کا احمد ہے محمد بھی ہے محمود بھی حامد بھی ہے سردار ریل شان
 کملی والا کوئی کہتا ہے کوئی جان جہان راحت جان شاہ زمان نور و رخشان بہار
 یا خدا تیرے سوا کوئی نہیں اب مرا حامی مرا والی مرا غمخوار و مددگار ہے تو
 اس طرح کوئی تدبیر پلٹ جائے یہ تقدیر ترے ہاتھ تحریر تباکار نمایان بہار
 حیدر آباد سے میں چاکے مدینہ میں رہوں اور جیون اور مروان خاک مدینہ کی ہو خاک
 لوگ سن کر یہ کہیں واہ ری قسمت یہ عنایت ہے اوسی شہ کی جو ہے نیر تابان بہار
 نشا یق اب ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کر کہ محبوب علیخان جو سلطان دکن
 اون کی اولاد بھی یہ بھی رہیں آباد شاہ بھی ذات تو ہے جان جہان جان بہار

پاس حضرت کے چلے ہم سب سحر منہ موڑ کر
 اب بناتے ہیں مدینہ کعبہ دل تو حکر

دوست کو احباب کو ملک دکن کو چھوڑ کر
 یاد حق بھی چھوڑ کر یاد محمد کرتے ہیں

<p>لطف دے گا رو برو گنبد کے سوداؤ رسول بخش والوں کا خطائیں جا کے پیش مصطفیٰ اوس گہڑی کرنا دو میری مری پیاری رسول</p>	<p>ہم جو رہا بیٹنگے اوس ہلیر پر سر پھوڑ کر چشم دل سے دیکھہ چشم طاری کو پھوڑ کر جائیں گے سب قبرین جھکوا کیلا چھوڑ کر</p>
<p>ہے بھی جبل المبین تار سر زلف رسول توڑاے شایق محبت کا نہ رشتہ جوڑ کر</p>	
<p>پڑھا جو فاتحہ اوس گل نے با وضو ہو کر وہ آیا پھولہن میرے جو سرخ رو ہو کر بغز نک کے مزاج نہ نہیں ہے کھانے کا ہمارے آنکھوں میں آنکھوں کا نور نہ ہو نہیں ہے خون کے چھینٹے تمہاری دہن ہر ایک جا ہو مگر تم نظر نہیں آتے جہان میں تم سے زیادہ ہے ایک ایک حسین</p>	<p>پہرک کے قبر سے نکلا میں سرخ رو ہو کر لحد سے روح نکل آئی میری بو ہو کر نہ ہو جو حسن نہ اترائے خوش گلو ہو کر ہمارے دلیں رہو دل کی آرزو ہو کر لیٹ گئے مرے ارمان دل ہو ہو کر عجیب پردہ ہے چہیتے ہو رو برو ہو کر تم اپنے دلیں نہ اترائے خو برو ہو کر</p>
<p>جب اوس کا جلوہ عیان و زہان ہوا شایق نماز پڑھتی ہے کیوں خلق قبلہ رو ہو کر</p>	
<p>آپ آئیٹنگے جو دلیں مرے جہان ہو کر جاؤن قربان ذرا مجھ سے تو مطلب کہ دو رحم کرا ب تو ذرا حال پہ عشاق کے تو حضرت عشق مرے گھر کو نہ ویران کیجئے کون کہتا ہے ترے چہرہ پہ ہے آرائش کون وریاے محبت سے کنارے پھونچا مصحف رخ کو ترے دیکھہ کے ایسا بھولا</p>	<p>حسرتیں سارے نکل جائیں گے قربان ہو کر خیر ہے آج جو آئے ہو پریشان ہو کر میٹھے بین درپے ترے بے سرو سامان ہو کر خانہ دلیں جو آپ آئے ہیں جہان ہو کر تار بکھلے ہیں جبین پر و افشان ہو کر مر گئے لاکھوں اسٹی حرم غلطان ہو کر حرف تک یا وہ نہیں حافظ قرآن ہو کر</p>

بے وفاتم ہو مجھے دیتے ہو الٹا الزام

مجھوٹ کہتے ہو مری جان سلمان ہو کر

مجھکو افسوس ہوا و نپہا شایق
وادیتے نہیں شاعرون کی مخندن ہو کر

خدا یا ان حسینوں کا بہلا کر
ارے ظالم نہ تو ہر دم دعا کر
ہزاروں ہو گئے اقرار جھوٹے
دل وحشی بھی کہتا ہے اپنا
گھٹا چھانی ہوئی ہو دلپہ غم کی
مرے دلپر تو رکھ کر ہاتھ دیکھو
تپ فرقت میں روتا ہوں شبِ روز
مری فرقت کا قصہ سن کے بولے
وہاں تو جمع ہیں اغیار سارے
قصور اپنا کوئی سبتلاؤ ہم کو
خدا یا دین مین دنیا میں رکھ شرم
غلام خلق ہوں کیا جانتا ہے
مزا تو دوست ہو گا اوسید م
چڑاتا مجھکو اسے سردارِ عالم

جو ہنستے ہیں مجھے ہر دم ستا کر
کبھی تو اپنا وعدہ بھی وفا کر
کبھی تو اپنے وعدہ کو وفا کر
کسی جھگل کو چل اب نہ چپا کر
کبھی چہرہ دکھا زلفین ہٹا کر
کیا ہے حال کیا دل کو جلا کر
کبھی صورت دکھا دوسکر اکر
یہ کیا بلتا ہے تو باتیں بنا کر
کرین کیا دوستو اس جا پہ جا کر
جو ہر دم آتے ہو تیور چڑھا کر
دعا کرتا ہوں یہ مین ہاتھ اٹھا کر
ذرا تو اسے صنم مجھ سے ڈرا کر
پڑھیں صلوٰۃ ہم طیبہ مین جا کر
لحد مین آن کر جلوہ دکھا کر

تکلیں جب حشر میں شایق اعمال
چھکانا لیلہ نیکی کو آ کر

بگولہ خاک کا میری بنا کر
ترا مقدور چھوئے زلفِ احمد

صبا طیبہ مین لے جانا اڑا کر
ذرا تو کچھ ادب باد صبا کر

<p>کہوں گاروز محشر ظلم اوس کا ترپنا اپنے کشتون کا مری جان ہوا ہون سند سے بزارا شہ نہ کر باد صبا زلف اوس کی برہم وہ دفنا کر یہ فراتے ہیں مجھ سے</p>	<p>خدا کے سامنے بت کو بٹھا کر وزا تو دیکھئے مقتل میں آکر مجھے طیبہ میں رکھ لیجے بلا کر ارے وہ بے حیا کچھ تو حیا کر نہیں اب دیکھئے گھونٹ اٹھا کر</p>
<p>طفیل پنجتن ہونیک انجام بھی ہر دم دعا شایق کیا کر</p>	
<p>مر رہا ہوں کوئی تیرے ابرو کے خمدار پر جان و دل کرتا ہوں میں صد انہیں دوچار پر پان کھا کر اور ہی فی النار کروڑا لاہیں عشق تو ہر شے میں ہے باطن کہیں طیار کہیں ہجر میں ہوں ناتوان ایسا کہ اٹھ سکناہیں زاہدون سے سالکوں سے ہو کیسکو کیا غرض ایک دن جاؤ گے حق کے رو برو ڈرتے رہو</p>	<p>جان و دنیا کوئی ایجان تری رفتار پر بانگین پر ناز پر رفتار پر گفتار پر پہلے ہی سے مر رہے تھو آتش رخسار پر منحصر رکھا نہیں حق نے اسی دوچار پر اے مسیحا رحم کر ہر خدا بیمار پر آجکل دیکھو تو سب مرتے ہیں دنیا پر تم نے کیوں باندھی کمرنا حق مرے آزار پر</p>
<p>ہم کہہ دیتے ہیں جھکولج شایق یاد رکھ عشق سے تیرے ہے رونق اور ہی اشعار پر</p>	
<p>رولیف زائے معجمہ</p>	
<p>اللہ کو پسند آیا مرے یار کا انداز ہو کیوں نہ فدا میرے تصور پر مراد</p>	<p>انداز بھی وہ احمد مختار کا انداز فرقت میں ہے وصل شہ ابراہیم کا انداز</p>

وہ سب میں ہر سب اوسین بین پھر کچھ بھی نہیں
 دل تنعام لیا ہو گیا سو جان سے عاشق
 دلیں سے بنی تیری محبت کی ادائیں
 متوالی نظر ایک ادھر بھی ہو محمد
 اک چشم ندان میں مری ہو جاگی بخشش
 کہتا تھا ہر اک دیکھ کے قربان میجان
 و لکو کوئی مسئلہ ہے مرے سینہ کی اندر
 رونا ہون جو یاد و روزندان بنے میں

اللہ سے اس پردہ اسرار کا انداز
 جس شخص نے دیکھا مرے سحر کا انداز
 آنکھوں سے ہو ظاہر تری دیدار کا انداز
 ملتا نہیں تم سے کسی شہر کا انداز
 بانکا ہے بہت رحمت غفار کا انداز
 سراج میں اللہ کے دلدار کا انداز
 جیسے کہ تصور میں ہے رفتار کا انداز
 ہر رشک میں ہو گو ہر شہوار کا انداز

نشاط یہ محمد کی محبت کا ہے باعث

دنیا سے نیا ہے ترے اشعار کا انداز

ہے دلیں یا وہنشاہ انس و جان شب و روز
 خدا کے واسطے لیجئے خبر رسول اللہ
 ہے رنج ہر گہری بحر نبی میں یا اللہ
 ہمارا کام بھی ہے فراق میں احمد
 ہر ایک دم ہو خیال محمدی دل میں
 یہ قسمت اپنی کہ ہم دور ہیں محمد سے
 بنی کے شعلہ رخ کا خیال ہے ہر دم
 ہر ایک لحظہ ہو وصل علی کا در و ضرور
 بلائیگے جو دینے میں ہکو شاہ زمیں
 جنہیں ہو عشق نبی سے تو با خداون کی
 ہر ایک دم ہے تجلی عیاں ہیر کی

خدا کا شکر کہ آباد ہے مکان شب و روز
 دکن میں اچکا عاشق ہی میجان شب و روز
 کہ عشق کا ہر جدائی میں تان شب و روز
 تہا رمی زلف کا صورت کہ بیان شب و روز
 گذر نہ جائے کہیں غرائف شب و روز
 کوئی ہو وصل سے طیبہ بین شان شب و روز
 نہ کیوں ہو جسم میں غصہ طراحت شب و روز
 حضور پاک میں پیچہ یہ ارغمان شب و روز
 نہ ہو چکا ہو ایمل ہن وہاں شب و روز
 زبان پہ ذکر محمد ہی بیگان شب و روز
 مکان دلیں میں انداز مکان شب و روز

اگر تجھے ہے محبت رسول اکرم سے

درو دیاک ہو او تیری ہوز باشب و روز

فراق زلف و رخ احدی میں اسے شایقی

ہمارے اشک بھی آنکھوں میں رون شب و روز

بولتے کیوں نہیں ہیں رسول خدا ہنوز
رہتا اگر نہ سنگ در مصطفیٰ پہ سر

نور نبی سے اسکی صفائی نہیں ہوئی
اسے جذب عشق اپنا اثر اب تو کچھ دکھا

بس اب ملا غلام سے سرکار کو حضور
غالب کرو نہ نفس کو تجھ پر مرے حضور

مضطرب کن میں درو جدائی سے ہون بہت
چھوڑوں میں کس طرح سی بہلا طاعت خلد

تیری ہی یاد دلو مکان کی جو ہو مکین
اب تنگ ملی نہ شوق پیہر کی جسکو راہ

حالت ہماری ہجر پیہر میں دیکھ کر
گو ہوں گنہگار خطاوار یا رسول

شایق تو اور ہجر میں ہے مبتلا ہنوز
یاور نہیں ہوا ہے نصیب مرا ہنوز

افسوس دل مرا نہ ہوا آئینہ ہنوز
آئے نظر نہیں مجھے شاہ ہدا ہنوز

آنکھیں میں نقش پائی نبی سے جدا ہنوز
جہگڑا ہے روز وہ نہیں تابع مرا ہنوز

فرماتے یاو کیوں نہیں یا مصطفیٰ ہنوز
کو نون میں ہے الست کی ایل صدا ہنوز

جاتا نہیں ہے وسوسہ ماسوا ہنوز
سمجھو کہ ہے وہ گمراہ راہ خدا ہنوز

جا کر کہا نہ تو نے نبی سے صبا ہنوز
دکھلائے کیوں نہیں مجھ شان عطا ہنوز

چینے سے تنگ ہو گئے ہجر رسول میں

شایق ہماری آتی نہیں کیوں قضا ہنوز

رولیف سین مہملہ

مرے والی مرے آقا مرے سرکار کے پاس

مجھکو بچھو نچا دے خدا تو احمد مختار کو پاک

موت بھی آئے عینہ میں مری یا اللہ
 یاد مژگان میں جو یا وائی خیر کی نظر
 جان کس کام کی گر ہو نہ محمد پہ فدا
 حق میں عشاق کے یہ ظل ہمارے پیارے
 مست ہوں بادۃ الفت سے رسول اللہ کے
 مغفرت حشر میں ہو جائیگی کیا فکر ایدل
 کیا غضب ہے کہ رہوں شہرِ جمہور میں دو
 سورہ نون کے نزدیک ہی ہے سورہ صافات
 یا خدا سچ یہ ہے کہ تہی ہیں وہ خوش نصیب ملک
 تیرے چہرہ کے تصور سے نہ ہو کیوں صحت
 خوف ہے فتنہ محشر کا نہ کچھ بھول کا ڈر
 چشمِ ابروئے نبی کے ہے قرنِ امی لوگو

دفن میرا ہو مرے سید ابرار کے پاس
 ایسی تلوار پڑی رہ گیا سوار کے پاس
 دل وہ کس کام کا جا بوجہ نیکو کے پاس
 گھر ہو طیبہ میں نرمی سایہ دیوار کے پاس
 مہچھوٹے جھکوا لہی مرہ بر شلہ کے پاس
 چیز ہی کیا ہیں گناہین مرغفار کے پاس
 بائے بلبلی نہ رہی کیوں گل و گلزار کے پاس
 یا کہ ہے چشمِ نبی ابروئے خمدار کے پاس
 راندن رہتے ہیں جو احمد مختار کے پاس
 بے سببائی خیالی تر بہار کے پاس
 میں قیامت میں رہو گا شہِ ابرار کے پاس
 یا کوئی مست ہے بیٹھا تلوار کے پاس

پوچھا شایق سے نہ تو روز قیامت میں خدا
 حب احمد کے سوا کیا ہے نگہ کار کے پاس

جس کو حاصل نہ ہو طیبہ کی زیارت ہوگا
 فرقت شاہِ احم میں مرے اللہ ہر دم
 حشر میں جائیگے ہم روبرو اللہ کے کیا
 ورنہ بلواتے مدینہ میں بلا شکر ایدل
 تابع شرع نہیں کوئی یہی باعث ہے
 سامنے روضہ اقدس کے پڑیں روزِ روضہ
 ہر طرف آئے نظر احمد مختار کی شکل

سچ تو یہ ہے کہ بُری اسکی ہی قسمت افسوس
 دل بیتاب پہ اک تازہ ہو آفت افسوس
 کچھ ہوئی ہم سے نہ دنیا عینیت افسوس
 ولین پوری نہیں حضرت محبت افسوس
 اندون پہلے جاتی ہے جو بدعت افسوس
 ابھی حاصل نہ ہوئی ایسی شباشت افسوس
 نہ ملی آنکھ کو اس طرح بصیرت افسوس

کوئی دے خواب میں اگر یہ بشارت افسوس
کام آتی نہیں کچھ دولت و ثروت افسوس
یا بنی جاتی تھیں نفس کی عادت افسوس
ہائے ہکو نہ میسر ہوئی راحت افسوس
یا بنی آہی وہ پانڈسی صورت افسوس

چل و کن سے کہ مدینہ میں ہوئی یا وتری
خالی ہاتھ آئے ہیں اور جائینگے خالی ہاتھ
شکل دنیائی دنی کا ہے فدا فی ہر دم
عمر دور روزہ مصیبت ہی ہو گزری ہے ہے
نہ نظر آئی مجھے خواب میں سیداری میں

نہ تو دیدار ہوا اور نہ ہوئی ایو شایق
مصحف روئے محمد کی تلاوت افسوس

رویف شین مجھ

ہے اسی صورت میں اللہ کی تلاش
آئینہ میں آئینہ شکر کی تلاش
ہے تصور میں مجھے کس کی تلاش
جو خدا کی وہ ہمپیر کی تلاش
عشق سچا ہو اگر سچی تلاش
کس طرح ہو گی مری پہیلی تلاش
تنگو پایا میں نے کی جسکی تلاش
غور سے دلین ہونے کی تلاش
سچ یہ ہے جاتی نہیں خالی تلاش
اس لئے مجھ کو ہے خیر کی تلاش
جستجو جتنی ہو اور جتنی تلاش

جستجو احمد کی ہے اچھی تلاش
شکل احمد میں خدا مل جائے گا
کہہ رہا ہے دل مرا صل علی
عشق حضرت عشق ہے اللہ کا
یا رکے دلین یہی ہوتا ہے ہاتھ
یا رکھتا ہے مرا میں ہوں یلیج
ہے تمہارا نور سب میں یا بنی
مل گیا وہ دلر با صل علی
جستجو کر مل رہے گا کچھ نہ کچھ
ہے تصور میں نگاہ مصطفیٰ
اتنی ہی نعمت ترے ہاتھ آئیگی

<p>تکرو و زرخ کی نہ جنت کی تلاش واہ میری کتنی ہے پیاری تلاش</p>	<p>بلبل باغ مدینہ ہون - مجھے جستجو اللہ کے پیارے کی ہے</p>
<p>یا دایرہ کے بنی ہے رات دن کس قدر شایق کی ہے بات کی تلاش</p>	
<p>وہ بڑا مست ہون مدہوش بھی اچھا مدہوش جام توحید سے کیونکر وہ نہ ہوگا مدہوش دیکھ کر کوئی ہو جاتا ہے آہا مدہوش کوئی متوالا پیرنگا کوئی ہوگا مدہوش ہم کو کر دیتا ہے یہ جام ہمارا مدہوش اثر عشق نے مجھ کو کیا اتنا مدہوش مصطفیٰ دیکھ کے فرما میں ادھر مدہوش خود کو یا تا نہیں ہو جانا ہوں اتنا مدہوش ہاں مگر دیکھ لے ہونر گس شعلہ مدہوش کر رہا ہے مری آنکھوں کا تاشا مدہوش میں اسی کا میں اسکا ہوں اسکا مدہوش عشق احمد تو بنا دے مجھو ایسا مدہوش</p>	<p>یابنی ہون تری متوالی نظر کا مدہوش سچ یہ ہے دل نے پیا بادہ عشق احمد مست احمد کی ادا بھی ہے عجب متوالی حشر میں ساتی کوثر کا جو میخانہ کھلے کیون نہ قربان ہوں ہم دل کے الہی ہر دم گر پڑا تھام کے دل نام محمد سنکر ویدا احمد سے جو میں مست ہوں حشر میں یا داتی ہے جو وہ مست نگاہ احمد چشم احمد سے تناسب نہیں کچھ بھی اسکو ہے تصور میں مرے مست اور میں کسی دیکھ کر چشم نبی حشر میں یہ کہہ دن کا نام احمد کے سوا منہ سے نہ نکلے کچھ اور</p>
<p>شایق مست کا ہر شعر بھی مستانہ ہے جو سنے گا وہ ہر ایک بزم میں ہوگا مدہوش</p>	
<p>ردیف صادق</p>	
<p>ہوتا ہے غریبوں کو تو سرکار سے اخلاص</p>	<p>کیون ہم کو نہ ہوا احمد مختار سے اخلاص</p>

الفت سے محبت تو مجھے پیار سے اخلاص
 ہاتھوں کو برداسن کو بہت تارسی اخلاص
 ہے میرے گنہگاروں کو غفاری اخلاص
 منصور کو زیبا تھا سرور سے اخلاص
 ہے سورہ اخلاص کو دیدار سے اخلاص
 حبس طرح کہ بلیل کو ہو گلزار سی اخلاص
 وحدت کو ہے کیون پر وہ لاری سی اخلاص
 کیا پھول کو ہوتا ہی نہیں غار سی اخلاص
 ہے طائر دل کو درو دیوار سی اخلاص
 ہر ہر سرے عنبر کو ہی ان چار سی اخلاص
 مجھ مست کو ہے خانہ خمار سے اخلاص
 ہے تیر نظر کو جگر افکار سے اخلاص

دلیر نہ ہو کیوں عشق ہمیر کی دایین
 میں زلف پریشان ہمیر کا ہون وحشی
 میدان قیامت میں یہ رحمت لئے پکارا
 دل عاشق مگر کان نہی اف سے ڈھٹائی
 کچھ پڑ پکے اونٹنیں دیکھتے ہیں دیکھنے والے
 ہے و لگو میرے کو چہ طیبہ کی محبت
 کیوں میم نے احمد میں نیاز تک جمایا
 گر میں ہوں برا دور نہ کرنا مجھے حضرت
 اوڑ اوڑ کے طواف حرم پاک کر یگا
 عثمان ابو بکر و عمرؓ حیدر کرار
 متوالی نگاہ نبوی کا ہون میں شیدا
 چلتا ہے نشانہ پر تصور میں ہر اک دم

نشانیق نہیں دنیا کی محبت مرے دین
 مکار ہے جو کہتا ہے مکار سے اخلاص

یا الہی ہم میں پیغمبر کی الفت کے حریص
 آئینکے طیبہ میں جب ہم ایک تیر کے حریص
 کچھ تو حور و نکہین خواہان کچھ تو جنت کے حریص
 عاشق تو نکہین ایسی مصیبت کے حریص
 بے وسیلہ ہو گئے ہیں تنہا کے حریص
 اوس قدر ہو جائیں تم تیری عبادت کے حریص
 میں رسول اللہ بھی اعمال امت کے حریص

مال کی خواہش نہیں ہے اور نہ دولت کی حرص
 سیر کرنا نعمت دیدار سے یا مصطفیٰ
 کون کرتا ہے عبادت خاص اللہ کے لئے
 دروہجر احمدی سے حد سوا ہو یا خدا
 ہر گہڑی اپنا وظیفہ ہے اغثنے یا نبی
 یا خدا جتنے ہمارے دلین تھے حرص و گناہ
 کوئی نیکی ہم سے ہر جای تو خوش ہوتے ہیں آپ

کیا گنہگاروں کو محشر کا خطر پروردگار
مال ساتھ آتا نہیں یہ جائیگا غیر و نکلے ہاتھ
عشقی احمدین مزا آتا ہوشام و سحر
ہر گھڑی ہوتی رہے گی رحمت جل و علی
پردہ پوشی نے کیا بچپن دکھاو رہی
ہم تو دیدار محمد کے ہیں بھوکے یا خدا

تیری رحمت سنی کر شہنشاہت کے حریف
مر نیوالو اس قدر کیون تم ہو دولت کے حریف
یا الہی ہم نہ ہوں دنیا کدلت کے حریف
عاصیو بن جاؤ گے کرتہ بزم امت کے حریف
بن گئے ہم میم احمد سے محبت کے حریف
سیر کیوں ہوتی نہیں بین الفت کے حریف

بس ہمیں شایق گدائی کو چہ محبوب کی
ہم نہیں ہیں بادشاہی کے حکومت کو حریف

رویف ضاد معجمہ

یا پیر غلامو نہ بھی ہواک نظر فیض
یا غوث تری سحر محبت میں ہیں غرق آب
خالی نہیں جاتا کوئی دربار سے پھر کر
لمبائے وہیں دولت عقبی مجموعہ میں
دیدار سے کیونکر نہ ملے نور ولایت
ہیں عیب گناہوں کو پہرے مجھ میں ہر سر
یا غوث شب سحر کی اب دور بلا ہو
دولت سے زیارت کے غنی کرو وری پر
ہے سوزش فرقت بھی رہے پر کی فیاض
دنیا میں نہ چھنچھن جائیں نہ غافل ہوں خدا سے

اب نخل تنہا مرا لائے شرف فیض
لمبائے ہمیں بھی ترمو صدقہ کھر فیض
اے ابر کرم آپکا وری ہے و فیض
یا پیر کرم ہو جو سیرا راہ بر فیض
یا پیر میں عارض ترے شمس و قمر فیض
آقا مرے دکھلائے اب کچھ ہنر فیض
نور رخ نور سے عیان ہو سحر فیض
اس طرح میسر ہو مجھے بھی سفر فیض
ہے آہ شر بار میں پنہان شرف فیض
سرکار غریبوں پہ بھی ہوا ب نظر فیض

سن کر جو کہے اس پر عمل فیض ہو حاصل
روتا ہوں جو یاد و زور و ناز میں تہا ہوں
بیمار ہوں ویدار دکھا دو مرے حضرت

واللہ کلام آپ کا ہے جلوہ گزین
یا پیر میں سب اشک کے قطری در فیض
تم میرے سب جیسا ہو شفا ہے نظر فیض

مشابہت ترے اشعار جو مقبول جہان میں

روح شہ جیلان کا ہے یہ سب اثر فیض

جس شخص کو ہو خاک و پیر سے غرض
کر دے گدائے کو پہ بغداد یا خدا
مالک بن غوث میرے سیاہ و سپید کے
یا پیر کیوں بلاتے نہیں مجھ کو اپنے پاس
اے وہ تڑپ فراق میں اتنا تو ہوا اثر
جھیر رہے عنایت غوث الورا ادا م
تا م جناب پیر عجب حب کا ہے عمل
یا پیر یہ عطا و خطا کا عجب ہے راز
کرتا ہوں شرح مصحف روئے جناب پیر
ابرو ہے نون چشم سے صاوا و رقطا خال
بین دلغ عشق پیر سے دلین و دوستو
دیکھا ہوں چاند و کیہوں گا ویدار پیر کا
ہے صاف دلین علس جمال جناب پیر

اے بالہوساں سے نہیں کیا میرے غرض
شاہی سے مجھ کو کام نہ جاگیر سے غرض
تقدیر سے مجھے ہے نہ تدبیر سے غرض
کیا میری آہ کو نہ ہوتا تیر سے غرض
کیا کام تجھ کو غور سے تاثیر سے غرض
دنیا کی ہے نہ عزت و توقیر سے غرض
پڑا اس کو ہی جو نفس کی تیر سے غرض
تنگو ہے عفو سے مجھے نصیر سے غرض
قرآن سے کام ہے نہ توفیر سے غرض
رکھتی ہے شان آیت تطہیر سے غرض
درہم سے کام ہے نہ تو نیارت غرض
کچھ میرے خواب کو نہیں تیر سے غرض
اس آئینہ کو ہے ادنیٰ تصویر سے غرض

ہو جائے یاد میری بھی بغداد میں کبھی
مشابہت یہ ہے قصیدہ کی تحریر غرض

رویف طائے مہمل

دل کو اگر ہو عشق رسول خدا سے ربط
لاینگی بوئے زلفِ پیمر کبھی ادھر
جو ناتون کو ہو بحرِ مین یوں آہ سو ہے عشق
مہر رخ رسول تصور میں ہے مرے
صحبت گدائی کو بہ محبوب کی ہے خوب
کام آئیگا نہ حشر میں جز ذاتِ مصطفیٰ
تا بود ہو خودی تو کہ لیلیٰ خدا کی رمز
بندوں میں اور خدا میں عجب راز ہے نیا
عکس نبی ہر اک میں نظر آتا ہے مجھے
میں کیا کہوں کہ جان مری کسپہ ہے فدا
بیچ ہے یہی کلام مسلمان ہے وہی
بخائے کیوں نہ جلوہ گہ نورِ مصطفیٰ
گر چاہتا ہے منظر نور خدا نہیں

سمجھو کہ ہو گیا ہے اوس کی کبریا سے ربط
پیدا کیا ہے اس لئے ہم نے خدا سے ربط
بوڑھے کو جیسے ہوتا ہے اپنی عصا سے ربط
میری نشتر کو بھی ہے خطا استوا سے ربط
پیدا کروں گا میں نہ کبھی اغنیا سے ربط
کس کام کا محبوب سے اور قربا سے ربط
الاکا ہو ٹھہر جو پہلے سو لا سے ربط
اوس کو عطا سے ربط ہو انکو خطا سے ربط
دلو ہے جب سے آئینہ اینسا سے ربط
دل پر جو ہے خدا کا ہے اوس دل لبا سے ربط
واللہ جسکے دل سے ہو خوف ورجا سے ربط
پیدا کیا ہے دل غ بھی عرشِ علا سے ربط
لازم نہیں ہے حضرت دل اسوا سے ربط

شام و سحر وہا یہی شایق کی ہے خدا
ہو جائے دلو الفتِ خیر الورا سے ربط

رویف طائے مجمعہ

بس مراد دل نہ جلا سے واعظ

ذکر و وزخ نہ سنا سے واعظ

حور و جنت سے نہیں کیا مہین
 نہ کسی شے سے مطلب نہ عرض
 عشق نے گھر کیا جب سی دل میں
 مرے محبوب کے قصے کے بغیر
 نہیں احمد میں احمد میں کچھ فرق
 آہ وزاری کا مرے حال نہ پوچھ
 سخن واقرب سے اگر واقف ہے
 غیر سے مجھ کو سروکار ہے کیا
 فخر رکھتا ہے شہنشاہوں پر

ذکر احمد تو سنا اے واعظ
 عشق احمد کے سوا اے واعظ
 ہوں گرفتار بلا اے واعظ
 اور نہ کچھ مجھ کو ستا اے واعظ
 کرنے دو دنوں کو جدا اے واعظ
 ہو گا طوقان سپا اے واعظ
 کچھ بتا اوس کا پتا اے واعظ
 ڈھونڈ اپنے کو ذرا اے واعظ
 در احمد کا گدا اے واعظ

راہ شایق کو شہ بطحے سے
 کوئی ملنے کی بتا اے واعظ

یا الہی تو بتا دے مجھے اچھا حافظ
 الفت عارض احمد ہو جسے اے لوگو
 حرف دیدار میں ہو جسکے عبادت حق کی
 یہ بھی قرآن سے کچھ کم نہیں از روئے حدیث
 یہ بھی قرآن سے کچھ کم نہیں خطا خسار بنی
 و یلینے والو تکو بھی رویت احمد پر ہے فخر
 حشر کا قبر کا میزان کا کچھ خوف نہیں
 آج وہ اپنے بنی کا ہے کہ ماشاء اللہ
 صدمہ ہجر سے جائے نہ کہیں جان مری
 جلد جاؤں میں مدینہ کو اثر سے اس کے

مصحف روئے شہ ہر دوسرا کا حافظ
 تھوڑے ہی دن میں وہ قرآن کا ہو گا حافظ
 ایسا قرأت کوئی ہم کو دکھا نا حافظ
 حفظ کر لے تو محمد کا سرا پا حافظ
 تو نے دیکھا نہیں قرآن محشی حافظ
 حفظ پر اپنے تجھے ناز ہے جیسا حافظ
 عاصیو اپنا پیسہ ہے ہر اک جا حافظ
 یا د کیا تجھ کو نہیں سورہ اسر حافظ
 اے خیال نبوی تو مسرین جا حافظ
 یا خدا مجھ کو بنا ایسی دعا کا حافظ

مارنے والے سے بڑھ کر ہے بچا نوا لا خوف دشمن نہیں ہے نام خدا کا حافظ

یا الہی یہی فتاویٰ کی دعا ہے تجھ سے
مجھ کو کر دے تو حدیث نبوی کا حافظ

رویف عین جملہ

فقط ہوا خاک رسیدہ البشر کی طمع
کبھی اور کا خطا کبھی دوسر کی طمع
مثال طفل نکرتو کبھی شکر کی طمع
نہ ہکو نامہ کی حاجت نہ نامہ بر کی طمع
بری بلا ہے خدا کی قسم بشر کی طمع
یہ مبتدوہ نہیں جسکے ہوا خبر کی طمع
مجھے میرے کی خواہش نہ ہی گھر کی طمع
الہی ایک زمانہ سے ہے اثر کی طمع
ہے میری خاک کو طیبہ رہ گذر کی طمع
خراب کرتی ہے انسان کو ویران کی طمع
رہوں حضور کے قدم پہ ہے یہ سر کی طمع
فدا ہوں اون کے یہ شام سحر کی طمع
مسافروں کو کبھی چاہے نہ گھر کی طمع

مجھے نہ خواہش کسی اور نہ زر کی طمع
خیال غلبہ بھی دل کو خوف نار بھی ہے
نہ مر حلاوت دنیا پہ ایدل نادان
ہمارے حال سے ہیں باخبر رسول اللہ
مجھے بچائے دنیا کی حرص سے حضرت
کہلیکا حال عدم کا تو کس طرح ایدل
ہے الفت و رندان احمد رسل
و عا یہی ہے کہ بچو پناوے تو مدینہ میں
اوسی زمین میں ہو دفن میرا یا اللہ
و در رسول ہے بس ہی کہیں نہ جا ایدل
بڑا یہ حوصلہ آپ ہی کے لطف سے حضرت
ہو زلف و روئے پیہر کے عشق میں گردش
نہ کر تو فکر عمارات دنیوی ایدل

نہیں ہے آرزو فتاویٰ کی کوئی اسکے سوا
مرے رسول تہا رہی ہے اک نظر کی طمع

کیجئے آہ و بکا الوداع الوداع اسے مہر ضیا الوداع الوداع مشک سے تھی الوداع الوداع اسپ کہاں ضیا الوداع الوداع اپنی امید کیا الوداع الوداع اپنا شاہ پہلا الوداع الوداع حسرتا حسرتا الوداع الوداع مستجاب الدعا الوداع الوداع ساری لکھ خطا الوداع الوداع خود خدا ہے خیر الوداع الوداع خوش رہیں ام خدا الوداع الوداع ہے ہر اک کہہ رہا الوداع الوداع	کیا مہینا چلا الوداع الوداع السلام علیک السلام علیک روزہ داروں کی بوی دہن پیش حق مسجد میں تھیں تراویح سے نور بار ہر برس تو توڑینگا ماہ سیبام سب کے روز و نیا سے ماہ خوشترین روزہ داروں کو جمع سے تو کیوں چلا کیا مبارک مہینا تھا ہر روز و شب روزہ داروں کی روزہ سے بخشے گئے کیا بتاؤں ہر روز و نکا کیا کچھ ثواب آج جتنے یہاں جمع ہیں روزہ دار آہ و زاری سے فحل میں رہتا ہوا
نشانی اس ماہ پر موقوف کیا کچ ہی ہے سبھی کو فنا الوداع الوداع	
رویف غین معجبہ	
اے مومنو خدا نے دیابے طلب چراغ تذیل عین میں و عیان شکل رب چراغ سیکھا ہے میرے سینہ منور کا پیر چراغ ہوگی ضیائی الفت شاہ عرب چراغ	ایمان کا ہے نور بھی دل میں عجب چراغ روئے شہ عرب میں نہاں ہے خدا کا نور بھڑکا کبھی کبھی ہوا خاموش مثل شمع گہر و ن کا جو ظلمت مرقد سے دوستو

پرنور شب سب ہے روئے مبارک کی نازیں
 دہون کیوں نہ جان شمع جمال رسول پر
 کھائے جو داغ سینہ پر وقت میں اپنے
 نور نبی کو ڈھونڈنا پھر تاس ہے چرخِ پیر
 سب کو ملا ہے نور چراغ رسول سے
 تمثیل ظاہری ہے فقط فیض عام میں
 نورانی داغ عشق نبی سے ہمیری قہر
 حق نے کیا نبی کو سراجِ منیر پس
 ہوتے ہیں روشن ایک سے صد ہزار یا
 آتا ہے یاد شعلہ رخسار احمدی
 نالہ کیا جو شمع رسالت کی یاد میں
 گھبرا یا دل جو ظلمتِ شام فراق سے

روشن ہو شام چرخِ کیوں ہے سب چراغ
 پروانہ میر نام ہے اور کون کسب چراغ
 جھینگے ہر لمحہ میں ہر وقت مثل شب چراغ
 لے کر یہ مہر و ماہ کا ہر روز شب چراغ
 روشن اوسے سوتلی میں نہ لگ سب چراغ
 ورنہ نبی کے نور سے ہم سر کسب چراغ
 روشن سر ہانیکہ کیوں ہے سب چراغ
 لو اے سیاہ کار و ملا بے طلب چراغ
 فیاض ذات ہے بخوابو العجب چراغ
 کرتا ہے شام ہر عجب کچھ غضب چراغ
 با و فراق سے ہو گل شب کو سب چراغ
 یا دل رسول میں لعل شب چراغ

شایق ناگ اور نہ بتی ہے اور نہ تیل

روشن ہے دلین نور نبی کا عجب چراغ

سینہ میں مجھ کو طور کا جلو کہاے داغ
 ہکو بھی جلوہ دید بغیا و کہاے داغ
 پر نور قبر ہو گئی کیا کام آئے داغ
 عشق شہ عرب میں جو دیکھاے داغ
 میری خزان میں شکر یوں گاہاے داغ
 مشعل کی طرح و لیتو تماشا کہلاے داغ

ہجر نبی میں رنگ نیا یوں جائے داغ
 مثل کلیم عشق رسالت آب میں
 عشق رسول تیرا لحد میں چمک اٹھا
 ایمان اوس کا ہو گاناہ کامل کبھی جناب
 دیکھا گل جمال نبی میں نے وقت نزع
 جاسی حشر میں جو سیاہی گستاہ کی

کیونکر کروں نہ فخر کہ شایق ہو جائے فخر

عشق نبی میں شکر ہے ہم بھی پائے داغ

سینہ برائے دل ہے تو دل ہو برائے داغ
آنکھ میں برائے گریہ میں دل ہو برائے داغ
پہلے ہوئی تجھی سے تو نشوونما ہے داغ
اوڑھی ہو مرے دل سے بھی جیلاوے داغ
ہے داغ آشنا مرا میں آشنا ہے داغ
خواہش نہیں ہے او کو کسی سولے داغ
بھڑکین کے خشر میں جو مری شعلہ ہائے داغ
کیا ٹھیک جسم دل پہ ہوئی ہر قبائے داغ

ہاجر نبی میں کچھ نہیں حاصل سوائے داغ
سچ تو یہ ہے زمانہ ہاجر رسول میں
اے سوزش فراق نبی لے مری خبر
ہے پردہ پوش صورت عشق محمدی
کہتا ہے الفت شہ والا میں دل مرا
عاشق نبی کا درہم و دینار کیا کرے
دو زخ بھی الحفیظ پکارے گا دوستو
اے عشق احمدی مری سب چھپکے گناہ

ہر ذرہ زمین سے انا الشمس کا ہو غل
شایق جو پہلجائے لحد میں ضیاء داغ

رویف فائے

کعبہ کے ہیں دورا ہرن اک اس طرف اک اس طرف
دوست ہیں جو چمن اک اس طرف اک اس طرف
مصحف ہیں دو یافکن اک اس طرف اک اس طرف
روینک و شیخ و برہمن اک اس طرف اک اس طرف
بازو پہ باز ہونرتن اک اس طرف اک اس طرف
ہیں دوش پر مرد کہن اک اس طرف اک اس طرف
گل پرین شیرین سخن اک اس طرف اک اس طرف

رخ پر ہے زلف پر شکن اک اس طرف اک اس طرف
عارض چشم سحر فن اک اس طرف اک اس طرف
رخسار کب میں جان من اک اس طرف اک اس طرف
یاد رخ و کیسویں جب کلی گاتن سے اپن و دم
د لکا لکینہ تو کر زور بناؤ اس کا تم
لکھ لیتی ہیں اچھی بڑی ہر دم کرانا کا تبین
اے مرہ جب وصل کا پہلو میں ہوں دو دلربا

سینے میں ہیں جو دل جگر رمان میں انہیں سرسبز
رخسار پر ہیں جلوہ گرا بروئے پر خم آپ کے
ہیں خوگر لطف خلش پہلو میں اپنے دل جگر
لے کر چلا ہوں الفت رخسار جان قبر میں
تصویر مانی کہینچ یوں مجھ وحشی ناشاد کی
ہے لطف جب فریاد کا یوں جاوینیں پیش خدا
ملک ختن میں زلف کے آوارہ سر میں دل جگر
ان کا مکان ہے ایک سو دشمن کاکھ ہر دروڑ
اوشوخ چشم شوخ میں کب روئو رنگین زیر

خلوت میں ہیں دو خجریں اک اس طرف اک و طرف
پاتنج ہے سایہ فگن اک اس طرف اک و طرف
خنجر ہوں دو زبر اک اس طرف اک و طرف
مصحف ہوں دو زکریا اک اس طرف اک و طرف
بارو ہوں قیس کو کہن اک اس طرف اک و طرف
ہوں ساتھ قیس کو کہن اک اس طرف اک و طرف
مضطرب ہیں دونوں نجم اک اس طرف اک و طرف
دار الشفا دار المحن اک اس طرف اک و طرف
اک باغ میں ہیں دو بہرں اک اس طرف اک و طرف

نشیانی مزہ تھا شور کا جب تک امیر و داغ تھے
رہتے تھے دو متادفن اک اس طرف اک و طرف

عاشقواب جلو دلربا کی طرف
ناتوان میں ہوں لیکن ہے عشق نبی
یا بنی ہجر میں ہوں پریشان بہت
پیروی شرع کی چاہئے دوستو
میری امید برائے شاہ امم
المدد اے خیال رسول خدا
خمر کرتا ہے کیون مال روئے تو
جاؤن طیبہ تو دم یوں ہوتن ہر جہا
تم خطاؤں یہ میرے نہ ڈالو نظر
بلبل روح مرتے ہی اوڑ جاسکی

یعنی اپنے رسول خدا کی طرف
کاہ کو ہے کشش کہر با کی طرف
دل جو مال ہے زلف و دوتا کی طرف
ہے توجہ راہ خدا کی طرف
اک نظر سوا اگر مجھ گدا کی طرف
دل جھکا پھر مرا اسوا کی طرف
اے غنی اپنی دیکھ ابتدا کی طرف
آنکھ ہو روضہ با صفا کی طرف
یا بنی دیکھو اپنی عطا کی طرف
باغ طیبہ کی یارب فضا کی طرف

سرجھکا اپنا قلب صفا کی طرف
باسکے احمد چلو اب خدا کی طرف

خواہش دید نور خدا کی ہے اگر
شب معراج جبریل نے یہ کہا

یا خدا نکلے شایق کا دم جس گہری
رخ ہو شہر رسول خدا کی طرف

یہی ہے خالق اکبر کی تعریف
کرین کیوں لعل کی گوہر کی تعریف
کروں گامین دل مضطر کی تعریف
یہ ہے لوگو مرے سرور کی تعریف
کرین لب ہائے پیغمبر کی تعریف
یہ ہے پوری مہ نور کی تعریف
محمدؐ کے رخ انور کی تعریف
کروں کیا گنبد انور کی تعریف
قیامت میں کروں محشر کی تعریف
سنو شمشیر کی خنجر کی تعریف
خدا کرتا ہے پیغمبر کی تعریف
فداک امی یہ ہو لبس کی تعریف

جو ہم کرتے ہیں پیغمبر کی تعریف
لب و دندان احمد کی ہے الفت
ترتیا اگر مدینہ میں پہنچ جائے
خدا کا خاص پیارا اور ول بر
ملے محشر میں جہدم جام کوثر
اشارہ سے بنی کے دل شکستہ
زلیخا بھولتی یوسف کو سنکر
مرے دل کا سرور اور آنکھ کا نور
نظر آئے جو قامت مصطفیٰ کا
خدائے ابروئے سرور عالم
پڑ ہو قرآن میں ہے صاف ظاہر
کمان ابرو بڑی آنکھ اونچی بینی

تجلی خاص ہے اللہ کی شایق
یہی ہے روئے پیغمبر کی تعریف

ر د ی ف ق ا ف

کیون سمجھو حق صل سے نشیب و چھا فراق

جب مزار دم نیا ویتا ہے حضرت کا فراق

رنگ لاتا ہے نیا ہر دم محمد کا فراق
 دیکھئے آگے دکھاتا ہی ہمیں کیا کیا فراق
 خضر نے بے زار ہو کر کہہ دیا ہذا فراق
 دیکھ کر طیبہ کہوں اب وصل سے بدلا فراق
 رنج کچھ اوسکا نہیں ہو جائے اگر بس کا فراق
 حقنا جی چاہے ترا ب وصل سے ہو گا فراق
 کہہ رہی ہیں روح سنی تیری یا نہیں یا فراق
 رات کا انٹھواری اور دوست ہو دن کا فراق
 عاشق خیر الورا ہوں تو کیا ڈرتا ہذا فراق
 اب مدینہ میں بلا لو ہائے یہ کیسا فراق
 جھوٹ ہو کہہ دی کوئی اگر موت سے دیکھا فراق
 میری اک جان خیریں صد ہو میں کیا کیا فراق

درود میں آنکھ میں آنسو جگر میں آبلے
 وہی دن میں جان کے لینے کو دینی پڑ گئے
 کی وہ جلدی حضرت موسیٰ کو نعمت چوڑی
 اے مرے اللہ تبا و دیہ گہری کب آئیگی
 نزع سے خوش ہو نہ وصل احمدی ہو گا نصیب
 جب ملیں حضرت تور و روکر کہو گا حال سب
 بولتی ہیں بڑیاں پیری میں کب اید و ستو
 بیکی میں کوئی ہے اسکے سوا یا مصطفیٰ
 جان جائیگی یہی نا اور کیا ہو گا مرا
 دور تم سے ایک مدت سے میں ایسے یار نبی
 دوست سے ملنے کو جاتے ہیں یہ غنیمت وصل ہے
 آہ و نالہ بقیہ آری اضطر آری بے خودی

وصل احمد ہو گا جب برائیگی شتائیں امید
 دیکھتے ہوڑ پاتا ہے کب تک ہمیں اپنا فراق

ازل سے دل ہو خدا کی کتاب کا عاشق
 جو لامکان میں ہو احتجاج کا عاشق
 فراق میں ہوں سلیب و تاب کا عاشق
 ہوا دن کی ہجر میں الیٰ خطاب کا عاشق
 تو زندگی میں تھا کس آفتاب کا عاشق
 الہی میں ہوں تری انتخاب کا عاشق
 ہوں ایسے شب کا غذا ایسے خواب کا عاشق

ہو ہوں روئے رسالت تاب کا عاشق
 اوسے کا نور ہے دلیں ہماری پر وہ نشین
 خیال ہو ورنہ اندان کا یا دروئے نبی
 اہی جان ہو میری فدائے سید کل
 او جالا دیکھہ گے مرقد میں یہ کہیں گے نکیر
 کیا رسولو نہیں احمد کو منتخب تو نے
 اہی چاند سی صورت بٹی کی آئے نظر

ہوں ایسی نشہ کا ایسی شراب کا عاشق
خدا تو خود ہے رسالت تا ب کا عاشق
ہمارا دل ہے اسی لاجواب کا عاشق
خدا کے پاک ہر مین اس خطاب کا عاشق
ہے دل اسی لئے روح حساب کا عاشق
عذاب سے ہوں بخوف تو اب کا عاشق

میں ایک جام بین و پانہ رسول بخون
تجے بھی و غوی عشق ہی پر کیون ایدل
نہیں رسول نہ میں جب کا کوئی نظیر و مثال
پکار حشر میں دراج مصطفیٰ تو مجھے
نبی کا اور خدا کا حشر میں ہے دیدار
صنا ہو جب سے کہ خوف ورجا میں ہے مسلم

فتنار قبر کا کیا خوف تجھ کو اسے شایق
کہ تو زمانہ سے ہے بد تر اب کا عاشق

رویف کاف تازی

واللہ و دونوں ہر کیوں سو جھانکتا ہے ایک
حق ایک اور آئینہ حق نما ہے ایک
باطن میں سب کے جلوہ افی انا ہے ایک
آوازیں گو جدا ہے مگر بولتا ہے ایک
و نقطہ ملے عرش پہ خط بتگیا ہے ایک
آئینے سیکڑوں میں نظر آ رہا ہے ایک
ان ساری کشتیوں کا خدا نا خدا ہے ایک
طیبہ کا چاند و لین نظر آ رہا ہے ایک
شان خدا و شان رسول خدا ہے ایک
نیکی کے دس ثواب بدی کی خراب ہے ایک

انگہین الگ الگ ہے نظر آ رہا ہے ایک
اپنا رسول ایک ہے اپنا خدا ہے ایک
ظاہر میں گو کہ رنگ ہر ایک شخص کا ہے ایک
ناقوس تنکدہ ہو کہ مسجد کی ہوا اذان
قوسین کا ملا ہمیں معراج میں ثبوت
آئینہ خانہ ہی سے کہلا رنگ شخص و عکس
ہر شخص مثل کشتی ہے دنیا مثال بحر
اے چاند تو چمک نہ دکھا اپنی چرخ پر
احمد کی میم ہو کے جدا کہہ رہی ہے یہ
قربان جاؤں رحمت پر و روگار ہے

<p>سوئے مدینہ کیوں نہ مرا نہ ہونو خ میں باطن ہمارا سرخی وحدت سے لال ہے مخلوق میں ظہور ہے خالق کے نور کا آدم نہ کیوں ہو منظر تو حسید کبریا عشاق مصطفیٰ کی یہی ہے مثال ٹھیک سینہ بسینہ رمز قیامت کا ہے یہی دنیا میں ہی ضرور کہیں غم کہیں خوشی</p>		<p>قبلہ اگر ہے ایک تو قبلہ نما ہے ایک ظاہر میں گو کہ سبزی برگ حنا ہے ایک گو مدعی ہیں لاکھ مگر مدعا ہے ایک ہمشکل کب جہان میں شکر کا ہے ایک دلدارہ بے شمار ہیں اور دلریا ہے ایک قوت سے جو جمع ہوئے دریا بٹا ہے ایک ہستیا اور ہر ایک دہر رو رہا ہے ایک</p>
<p>جلوہ دکھا دو ترغیبیں اپنے غلام کو نشایت کجایا رسول بھی مدعا ہے ایک</p>		
<p>اے چشم بنی ہم سے جاؤ نظری کتبک کیوں آپ نہیں لیتے طیبہ سے خبر جلدی آنسوؤں کے عوض حسرت خون ہو کہ نہ بجاؤ پنہا دے مجھے خلعت تو وصل محمد کا تم وصل کی گرمی سے اب خشک اسی کر دو</p>		<p>زلفون کے تصور میں اشفتہ سری کتبک کہنی تو غلاموں سے یہ بے خبری کتبک درد و غم فرقت سے آنکھوں میں تری کتبک اے دست جنوں آخر جامہ دری کتبک کھیتی غم فرقت کی سینہ میں ہری کتبک</p>
<p>آئی نہ قضا تجھ کو بھونچا نہ تو شرب کو نشایت تری آہوں میں یہ بلا تری کتبک</p>		
<p>یا بنی ہجر سے بیتاب ہوں ہاں ہاں تبتک مجھے عاصی کے ہیں جب احمد مرلہامی اے مسیحاے جہان سرور کل شمع سنبل تیج ابروئے بنی دو مجھے کردی جلدی لیجے پوری نہ ہوئی الفت احمد دل کو</p>		<p>رو رہا ہوتے دہن میں دل تالاں اتک ویر کیوں غمگناہ میں مری رحمان اتک مجھے بیمار کا کرتے نہیں درمان اتک نہ ہوئی کس لئے مشکل مری آسان اتک ہائے کامل نہ ہو کیوں مرا ایمان اتک</p>

شہر طیبہ کا سفر ہو تو آ لہی کیا
ظاہر اور ہون گو اس کا نہیں غم جھکو
متکبر جو میں وہ دیکھیں بجشیم عبرت
ہجر میں زخم جگر مجھ پہ مہنسا کرتے ہیں
مصحف رخ نظر آیا تھا ترار و زل
مرے ولین میں غم و حسرت و یاس و ارمان
دیکھتے ہی رخ احمد کو کہا گردون نے
اتنا کہہ دے کوئی طیبہ میں بلاؤ میں رسول

نہ مہیسا ہوا مجھ کو کوئی سامان اتنا
شکر ہے شکل تصور سو شیاوان اتنا
کیسی لعنت میں گرفتار ہو شیطان اتنا
نہیں دکھلایا نبی نے رخ خندان اتنا
دیکھتا ہوں بخدا خواب میں قرآن اتنا
گہر میں اللہ کے یہ دو چار ہیں عہان اتنا
یون درخشان نہیں دیکھتا تابان اتنا
کان اسبات کو مشتاق ہیں ہان ہان اتنا

کس لئے آئے ہیں اور چاہئے کیا شایق
کچھ سمجھتے ہی نہیں حضرت انسان اتنا

اک نظر میں مجھ کو یون ہم رنگ کرنا غوث پاک
وے مے وحدت کا اک سا غراوہر یا غوث پاک
یون مرے ولین بنا تو اپنا گھر یا غوث پاک
میں رہوں کتنک دکن میں و دریا غوث پاک
ولین ہر انسان کو ہے تو جلوہ گر یا غوث پاک
ولین اگر جلوہ اتنی آنا ایسا کہا
رہے آپ ہی آرزو نیکر دل تیباب میں
دل بعلین اور تو ولین رہے پر تو فگن
مجھ کو ہر اک کی ادائیں تو نظر آتا رہے
شوق کہتا ہے کہ چل اڑ کر سوئے بعد اواج
پہ پہ ہو یا پیر اور جاؤن عدم آباد کو

تجھ میں میں اور مجھ میں تو آنظر یا غوث پاک
دل ہوا شوب دونی سے بے خبر یا غوث پاک
میرا ہر نفس ہو رہز گزر یا غوث پاک
کیجئے مجھ پر عنایت کی نظر یا غوث پاک
ہے خدا کے گھر میں بھی تیرا گزریا غوث پاک
سجدہ گہ میری بنے میرا ہی گھر یا غوث پاک
آپ ہی آنکھوں میں غبار نظر یا غوث پاک
پھر نہیں تار یکلی مرقد کا ڈر یا غوث پاک
محو کر وے یون محبت کا اثر یا غوث پاک
ضعف کہتا ہے کہ ہوں بے بال و پر یا غوث پاک
یا د تیری ہو سفر میں ہم سفر یا غوث پاک

کیون نہ کہدوں نام سن کر کچا عمل سٹائے
 بحر میں کوئی دوا بھی کارگر ہوتی نہیں
 تیری ہی دہلیز پر پوری ہو میری زندگی
 کم نہیں شوقِ فقر سے آپکے چینِ جبین
 ہوں وہ بکس بعد مردن روئیو اما اک نہیں
 معنی الموت حق میں ہمارے و تشبہ
 رحم کیجئے رحمۃ اللعالمین کے واسطے
 خواب میں تو آئی تجھ کو دیکھ کر میں چونک اٹھوں
 پاس قدموں کے بلا لے جلد تو بجا دو میں

آپ ہی میں تابِ خیر البشر یا غوثِ پاک
 دردِ سر لیجائے گا اک روز سر یا غوثِ پاک
 موت بھی آئے مگر سر کے نہ سر یا غوثِ پاک
 چاند ہے آو ہا دہر آو ہا دہر یا غوثِ پاک
 ہاں تیری حسرت سننے کی نوہ گریا غوثِ پاک
 پھر ہنسا کس طرح ہو مرے کا ڈر یا غوثِ پاک
 بڑھ چلا ہے حدِ سیاب و درو جگر یا غوثِ پاک
 جلوہ گر ہو چار سو نو زحسہر یا غوثِ پاک
 کرنا اب اعظم علی کو در بدر یا غوثِ پاک

دیر سے در پر کھڑا ہے شعیق مسکین ترا
 حسن کا صدقہ ادھر بھی اک نظر یا غوثِ پاک

میرے پیارے مصطفیٰ روحی فداک
 ذاتِ تیری باعثِ مخلوق ہے
 از ہمہ اوہام و تصویرات دور
 نگہت زلفِ شہنشاہِ امم
 جلوہ دکھلا دو کبھی تو خواب میں
 ہم غریبوں کی طرف پھر حبا ورا
 ہم دکن میں آپ طیبہ میں حضور
 بھولنا ہم کو قیامت میں نہ تم
 راستہ اللہ کا بتلا لے
 دور کر دیجئے خدا کے واسطے

اے خدا کے دلِ بار و روحی فداک
 اے شہر و دوسرا روحی فداک
 آپ میں تو خدا روحی فداک
 لا اور اگر اے صبا روحی فداک
 اے مرے یوسفِ نقار روحی فداک
 اے نگاہِ مصطفیٰ روحی فداک
 اس طرح کتنک جدا روحی فداک
 شافع روزِ حبا روحی فداک
 اسے ہمارے پیشوا روحی فداک
 دل سے یاد ماسوا روحی فداک

حق نے اپنے نام تکوید دے دم مرا نکلتے خدا اس طور سے یابنی طیبہ میں میری موت آئے نزع میں دیکھوں جو صورت آپ کی	نام حق شان خدا روحی فداک لب پہ ہو یا مصطفیٰ روحی فداک ہے یہی اک التجا روحی فداک کہہ اوٹھوں گا جہاں روحی فداک
--	---

لیجئے کچھ اپنے شایق کی خبر
اے بنی صل علی روحی فداک

رویف کاف فارسی

ولین چھپائے بیٹھے ہیں اک لغاب لوگ
جو دیکھتے ہیں روزِ نیاں سا خواب لوگ
لا مین نہ مہرِ حشر کی جسوقت تاب لوگ
محشر میں وہ تو اُنکے باب و تاب لوگ
جسمِ پکارین قبر میں یا بو تراب لوگ
اللہ میں اور اپنے میں خود میں حجاب لوگ
کرتے ہیں کیوں فراق میں یوں اضطراب لوگ
پڑتے ہیں جو میں پڑا کرین ام الکتاب لوگ
نورِ محمدی سے کرین اکتساب لوگ
کیوں صورتِ احد نکرین اجتباب لوگ
حضرت کے ماسو سے کرین اجتباب لوگ
غش میں منگیا یا کرتے ہیں فجا کلاب لوگ

رکھتے ہیں عشقِ روئے رسالتاب لوگ
کس رشکِ یوسفی پہ فدا اُن کی جان ہے
یا مصطفیٰ اوڑائے وان و امن کرم
جو روئے یابنی دُرودِ ندان کی یاد میں
ہٹ جائیگی و بائگی ہرگز نہیں زمین
مٹ جائیگی خودی تو کھلی گایہ سارِ بید
بلو اُنکے رسول ہمارے رحیم میں
میں روئے احمدی کے تصور سے شاد ہوں
دشمن ہر اک کے دل سے ہو ہر ولین ہی نہان
احمد کا اسم کہتا ہے رازِ خُدا چھپا
دعویٰ جو عشق کا ہے یہ ہے عشق کا کمال
ہاں ہاں جو ہے محبتِ رخسارِ مصطفیٰ

<p>است میں ہیں جو شافع یوم القیام کے جانان کے پاس لیکے چلو جائیں نظر کو ہے خوف جن کے قلب میں روز حساب کا</p>	<p>گھبراٹینگے گجھی نہ وہ روز حساب لوگ کرتے ہیں یوں جہاں سب یا تراب لوگ وہ رات کو کیا کریں اپنا حساب لوگ</p>
<p>نشا یق چلے نہ باد مخالف گناہ کی دنیا مثال بحر ہے مثل حباب لوگ</p>	
<p>یا خدا اب تو نہ کر مجھ کو سیر سے الگ منزل مقصود طے کس طرح ہوگی دوستو یابنی دنیا میں جن جن کی محبت سے تھنا ناز نور روئے احمدی سے کیا تناسب اینجا روئے احمد دیکھ کر عشاق ہوں جب بیقرار لب پہ تھکا سر کار کے یارب غفر امتی جان پر صد مجددا ہجر پیسیر کا ہے اور آگ میں لمباؤ یارب دل وہ دل کس کام کا واع عشق مصطفیٰ سے دل ہوا جہدم غنی یا و دندان نبی میں آبرو پاؤں نہ کیوں ترے صدقے حشر میں اسے رحمت جل علا کون کس کا ہے قیامت میں بحزوات رسول ایک تو دنیا کو جھگڑوں ہی سی ہو حالت تباہ</p>	<p>تاکجا خادوم رہے کا اپنی سرور سے الگ گھر ہوئے ہاتھ میں دامن رہبر سے الگ کر دیا دین سب فی تیری ہی محو گھر سے الگ اور ہے یہ نور نور ماہ و نیر سے الگ حشر میں اک اور حشر ہو گا حشر سے الگ روح عالی جب ہوئی جسم منور سے الگ مضطرب ہوں سب طلب قلب مضطر سے الگ راقدن رہتا ہے جو اضواء لبر سے الگ میں بھی اپنے لگ گیا ہر اک تو نگر سے الگ کہتی ہیں ہوتی نہیں ہر آب گوہر سے الگ نام میرا اگر گنہگار و نگر سے الگ اتر با احباب سب ان ہوں گوہر سے الگ آپکی فرقت میں دل ویدار کو تر سے الگ</p>
<p>ہائے نشا یق کو یہی سو د ہے ہر دم یا خدا کیوں مرا سر ہے رسول اللہ کو در سے الگ</p>	

رویف لام

<p>سب سے بڑھ کر نظر آتی ہو مجھے شان رسول و م ہر ایک کا نہ ہو کیون تا بع فرمان رسول نزع میں دیکھ لوں گروہ رخ خندان رسول یہ تو میں قلب رسول اور وہ میں بیان رسول کہ خدا خود تھا ازل ہی ہو نگہبان رسول سچ تو یہ ہے کہ ہر آدم بھی احسان رسول لہلہاتا ہے مرے ولین گلستان رسول ہاتھ میں ہو گا گنہگاروں کے دامان رسول مسکراتے میں نظر آتے جو دندان رسول ہائے حاصل ہو پس مرگ تو حیران رسول حشر تک ساتھ مروے غم نہ بان رسول معرفت خالق اکرم کی ہے عرفان رسول دل مرا ہو گیا اے دوستو قربان رسول میں کروں صبح و مسافت دربان رسول</p>	<p>کو نشا و صف کروں جو کہ ہوشایان رسول طاعت سرور عالم ہے اطاعت حق کی زیست میں مجھ کو مزا وصل کا ملجائے گا کہوں نہ ہوں میں بھی حسین اور حسن چہ دے ہائے کفار کے جاو کا اثر کیا چلتا ہوئی مقبول و عانا م محمد کے طفیل اے گل مرغ محبت ترے صدقے قربان دیکھنا عشرین تہلکے انشا اللہ عائشہ کہتی تھیں ہو جانا اوجا لاشب کو یا الہی مراد من ہو مدینہ کی زمین و رو سحرشہ والا میں ترقی ہو خدا جس نے پہچانا محمد کو خدا کو جانا دیکھ کر خنجر ابروئے خمیدہ کی چمک مرا مسکن رہے دروازہ طیبہ کے قریب</p>
--	---

جا کے طیبہ میں کہوں گا یہ خوشی ہے شایق

شکر اللہ کا میں بھی ہوا مہسان رسول

حجاب دوئی ہے سٹانیکے قابل
 یہی دم ہے شربت پلانیکے قابل
 تصور میں ہوں میں جسانیکے قابل

یہ نقش خودی ہے مٹانے کے قابل
 سنا و ونبی نزع میں میٹھی باتیں
 تجلی یہ کہتی ہے شکل نبی کی

کرم سے مدینہ میں بلواؤ حضرت
 ادھر سے آئے تیرنگا بخت
 نظر کیوں نہیں آتے سرور عالم
 کہیں گے مدینہ میں فرقت کا قصہ
 گنہگار کہتا ہے رورو کے حضرت
 مے عشق احمد بلا جلد یارب
 کہوں گا یہی خاک طیبہ کو لے کر
 کبھی ایک ٹھوکر لگا دو سبھا
 تو اپنے کو اسے دل اگر گم کریں گا
 تصور میں ہے طاق ابرو کے احمد

نہیں میں وہاں گو کہ آنیکے قابل
 مراد ہے اوس کے نشانیکے قابل
 نہیں کیا میں جلوہ دکھانیکے قابل
 بنی کو یہی ہے سنانیکے قابل
 ہوا میں تو اب بخشوا نیکے قابل
 یہ ساغر ہے منہ سے لگانیکے قابل
 ہے آنکھوں میں سر لگانیکے قابل
 مرا در وہ دل ہے جلا نیکے قابل
 تو ہو گا سب کو پا نیکے قابل
 یہ سسٹ ہے سر کو جھکانیکے قابل

خدا اپنی رحمت سے پہنچے گا ثنائی

نہیں تو جو جنت میں جانے کے قابل

ہر گھڑی مد نظر ہے اور نہیں نظارہ دل
 کسی کسی کی محبت جو ہوئی ہے ہمو
 لامکان کے مجھے جلوہ نظر آجاتے ہیں
 ناوک افگن ترے ہاتھوں پہ ابھی ہوں قربان
 نہ ہوا درو جہانی کا کسی سے دربان
 چارہ سازوں سے تو ممکن نہیں دینا فراق
 زنگی چشم سے اعجاز مسیحا معلوم
 مذیان خون کی آنکھوں سے روان ہوتی ہیں
 آنکھ ہے یا گل زنگس ہے ہزارہ یارب

آئینہ رویوں کا آئینہ ہے کیا پارہ دل
 ساتھ ساتھ اپنی لئے پھر تو ہیں گوارہ دل
 عرش اعلیٰ کا تاشہ ہے کہ نظارہ دل
 تیر کے ساتھ نکلائے جو پشتارہ دل
 صرف اک درو محبت ہی رہا چارہ دل
 ہو تو ہو دست قضا سے یہ مرا چارہ دل
 خاک بیار سے بیار کا ہو چارہ دل
 چوڑتا ہے جو کبھی زور سے فوارہ دل
 جسکو شاداب کیا کرتا ہے فوارہ دل

کبھی ثابت نہ رہا سینہ میں سیارہ دل
 وروا گین ہے غضب نعرہ نقارہ دل
 شق نہ ہو جائے کہیں سوز و نقارہ دل
 وہ تراپیک نظر یہ مرا ہر کارہ دل
 بن گیا تارہ نظر بیچ میں ہر کارہ دل
 دیکھ لے شان کو وہ ٹھیک ہر نگارہ دل
 اسے مصور نہ کہے گا کبھی انکارہ دل
 روزن در سے کیا کرتے ہیں نظارہ دل

گردش چشم سے تیرے اسے گردش ہر مدام
 تھام لیتے ہیں جگر وہ بھی دم سینہ زنی
 ہاتھ رکھ رکھ کے کلیجہ پہ فغان کرتا ہوں
 فرو پیغام بری ہیں ہیں پیامی دونوں
 ہے مجھے اوس کی خبر اوس کو خبر ہے میری
 دل صد چاک کا کیا حال بتاؤں تجھ کو
 دیکھ کر اوسکی تپش تو بھی تڑپ جائیگا
 دیکھ لیتو ہیں وہ چپ چپ کے نظر کو انداز

چلکے مکتب میں حسیتوں کے پکار وں شایقی

مول لے کوئی تو ہدیہ ہے یہ سیارہ دل

نہ ہر ہرگز کسی پر مبتلا دل
 وہ قبلہ ہیں تو ہے قبلہ نا دل
 مرے دل مرجبا صل علی دل
 نہ کر دعویٰ نبی عشق کا دل
 مرے احمد بچان سے مراد دل
 پھپھو لون سے جو میرا بھل گیا دل
 نہیں ہے خواہش ظل ہا دل
 نظر آئے جو طیبہ کی فضا دل
 خوش طالع خوش قسمت خوشا دل
 کجا میں اور کجا تو اور کجا دل
 ہے نور احمدی سے پڑھیا دل

ہر اک دنیا کی تھے کو ہے فنا دل
 جد ہر وہ ہیں بتاتا ہے پتا دل
 تو خاکی اور تجھ میں نور احمد
 چہ نسبت خاک را با عالم پاک
 او ہر ہے نفس او ہر شیطان دشمن
 تہا رہے نخل الفت کا شتر ہے
 ہمیں بس سایہ و امان احمد
 نہ بھولے سے بھی دیکھوں باغ جنت
 ہوا ہے عاشق روئے محمد
 و لم خستہ منم او فی تو اعلا
 ہمیں تاریکے مرقدا کا ڈر کیا

یقیناً جلوہ خالق نظر آئے | اگر چھوڑے خیال ماسوا دل

بلا لو جلد نشایت کو خدا را
بہت بیتاب ہے یا مصطفیٰ دل

پیکلی ہے نہنیں کل پھرتا ہوں کل بیکل
سو طیبہ میں اڑا کر کچھ لیچلتی ہوں چل
بانکی چال اور سپہ وہ طرہ ترا کا لاکنبل
سوزش سحر سے مر جہائے ناس دکا کنول
یا آتا ہے وہ طیبہ کا سہانا جنگل
نہ تو ہے زہد و عبادت نہ تو ہے علم و عمل
میں تصدق حبیب کہتے ہیں عرب مدین اشہل
یا خدا تو مری اس طرح سے تقدیر بدل
تیری رحمت کے تصدق نہ تجو آئے اجل
مری بخشش سے قیامت میں ٹپکی بل چل
یا خدا ایسا سکھا دی مجھے تو حب کا عمل
مری آنکھوں سے تو ای چاند مدینہ کے نخل
تیرے حجرے پہ خدا قیصر شاہی کے محل

جلد بلا لوبھی دم نہ کہیں جائے نخل
پس برباد مری خاک سے کہنتی ہو صبا
وہ مدینہ کی زمین اور وہ نورا نی جمال
یا بنی آب کرم سے اسے کیجئے شاداب
باغ فرو دس میں بھی کہتے ہیں دیوانی تری
کچھ نہنیں پاس مری تری محبت کے سوا
سر ملین آنکھ غصہ سرخ وہ ڈور مری وسمین
ہند سے جا کے مدینہ ہی میں مین مر جاؤں
یا خدا زینت میں جتیک نہ مدینہ پھونچوں
ہوں وہ دیوانہ احمد کہ نہ ہوگی پرشش
امتی کہکے پکار میں مجھے طیبہ سے بنی
شب فرقت کی سیاہی سے ہوئی جان تنگ
ویکھ کر ایچی کہتے تھے بنی کے گھر کو

ہوں وہ دیوانہ دم پرشش روز محشر
نفتیہ حق کو سناؤں گا یہ نشایت کی غل

یا کہ میں گلزار ولین خندہ زن جنت کے پھول
ہم گنہگاروں کے سر گرتے ہیں جنت کو پھول
شکر ہے ہم بھی سو گنہ گار زینت میں جنت کو پھول

واغ عشق مصطفیٰ سینہ میں رہتی کہ پھول
کیون نہ بولے مغفرت ہر سمت پہلے حشر میں
وہ نون رخسار محمد خواب میں آئے نظر

<p>بس سہمے عاشق کو یہی خوشبو یا وصف قبول لیکے جب ہم جائینگے طیبہ میں وایع عشق پاک جب گئے معراج میں عرش برین پر مصطفیٰ یوں نمازین فرض حضرت پر ہو میں معراج میں ہوں مریض بحر طیبہ میں مجھے بلوائے</p>	<p>توڑ کر گلدستہ وحدت نے کثرت کے پھول لوگ بولینگے چڑھانے آئی ہیں جنت کے پھول حورین صدقہ کر رہیں تھیں کثرت کے پھول جس طرح وہ لپا کو دیتا ہے کوئی رخصت کے پھول اسے مسیحا اجل اس پہ ہاتھ کثرت کے پھول</p>
<p>وصف روئے مصطفیٰ شمایق بیان کہ تو بیاب پاک منہ سے آگے جھڑتے ہیں یہ مدحت کے پھول</p>	
<p>ر د ی ف م ی م</p>	
<p>ہر کسی کی آنکھ میں ہو ہر کسی کے دل میں تم حشر کے دن بھی سما جاؤ ہر اک کے دل میں تم جاؤں کیوں کعبہ کو کیوں تکلیف اٹھاؤں راہ کی واحدیت ہو کہ وحدت ہو کے ارواح مثال مجھ میں رہ کر مجھ سے پروہ یہ نرالی رسم ہے قتل تو کرتے ہو دیکھو خود تم پروا آئے میں وہ مجنون ہوں انالیلی زبان پر ہر مری آخری ویدار گر منظور ہے اسے دوستو دوست بھی دشمن بھی کیا سان پر تمہاری سانی</p>	<p>کیا نزلے چاند ہو رہتے ہو دو منزل میں تم اس طرح بن گئے کہ اس بھری محفل میں تم جلوہ گر جب ہر گڑھی رہتے ہو ہر گڑھی میں تم میں تمہیں بچا پتا ہوں میں اک محفل میں تم سامنے آ جاؤ گر رہتے ہو میری دل میں تم صورت بسمل ہو پوشیدہ تن بسمل میں تم خود تمہیں بولو گے اٹھو میرے محل میں تم میری صورت دیکھ لینا خیر قاتل میں تم میری دل میں بھی تمہیں ہو غیر کے محل میں تم</p>
<p>راہ شایق تم میں بھی تو رنگ ہوا ستار کا سچ تو کہہ دو تم میں ہوا نل کہ نال میں تم</p>	

بے تیری ہستی یا غوث اعظم
 بغداد بلو او شہر و کن سے
 والستہ و امن سے ہو تنہا رہے
 ہو جائے میرے سر کا طرہ
 ہاتھوں کا صدقہ سر سے اوتارو
 آیا تصور رخ کا جو تیرے
 قربان ہے تیری ہر ہر اوپر
 کتبک میں تڑپوں جلدی بلاؤ
 بے لطف ہے جز آپکے ہان ہان
 صدقے میں جد کے ہو جلد میری
 بغداد کی اوس پاک زمین پر
 ایذا سے اوس کے مجھ کو بچاؤ
 اولاد میں ہو حضرت حسن کے

شان تجسلی یا غوث اعظم
 بزار ہے جی یا غوث اعظم
 عقبے کی خوبی یا غوث اعظم
 آپ کی جوتی یا غوث اعظم
 عصیان کی گٹھری یا غوث اعظم
 بجبلی سی چکی یا غوث اعظم
 ساری خدائی یا غوث اعظم
 کب تک یہ زاری یا غوث اعظم
 یہ زندگانی یا غوث اعظم
 حاجت روائی یا غوث اعظم
 ہو میری مٹی یا غوث اعظم
 ہے نفس موزی یا غوث اعظم
 اک حسینی یا غوث اعظم

سمجھو لو نہ اوس کو روز قیامت

نشیانیق ہے فدوی یا غوث اعظم

دل بے تاب مرا شیفۃ حور نہیں
 عشق احمد کے سوا کچھ مجھے منظور نہیں
 کو نسا دل ہے کہ جس میں نہیں الفت تیری
 کون ہے وہ جو ترے ہجر میں رنج و زنج نہیں
 سوزش ہجر پیہر کا رہے کچھ تو نشان
 داغ ہے دل پہ مگر داغ میں ناسور نہیں

باغ جنت کی قسم
 داغ حسرت کی قسم
 یا رسول عربی
 درد فرقت کی قسم
 اے خداؤ دو جہاں
 رنج و آفت کی قسم

<p>بہل تیغ او اے نبوی کہتے ہیں عشق میں جان بچانا کوئی آسان نہیں نورا احمد کی جھلک روز نظر آتی ہے دل مرا کون سے دن رشک وہ طونہیں عشق احمد میں جیون اور مردن اور اٹھون اور کوئی بات ابھی مجھے منظور نہیں مغفرت حشر میں ہو جائیو ترے شایق کی یا محمد تری رحمت سے کوئی دور نہیں</p>	<p>ظلم سب سہتے ہیں جہر و لغت کی قسم آنکھ اتراتی ہے اون کی صورت کی قسم صدے جو کچھ ہیں ہیں میری قسمت کی قسم جی میں حسرت ہی ہی شان رحمت کی قسم</p>
<p>کہتا ہوں جو دیکھو کبھی اے یار ادھر تم جان عاشق ابرو ہے تو دل شیفۂ حسن فوج غم و حرمان ابھی ہو جاہلگی مغلوب طعنے سہون یا ہجر کی تکلیف اوٹھاؤں کچھ تو کہو للہ خطا کیا ہے ہماری سو بار رقیبون کو کئے جام عنایت بد قسمتی میری ہے نہیں تم سے گلہ کچھ آنسو کی لڑی چشم سے ہر بار روان ہے</p>	<p>کہتے ہیں کہ کیا بکثرت ہے ہر بار ادھر تم صد حیف ادھر خنجر خونخوار ادھر تم ہو جاؤ گے جب اے مرے سرور ادھر تم اک جان حزمین ہے ادھر اغیار ادھر تم آتے نہیں کس واسطے زہنہار ادھر تم دیتے نہیں کس واسطے اکبار ادھر تم خود آکے پلٹ جلتے ہو سو بار ادھر تم کیون پہنکتے ہو موتیوں کا ہار ادھر تم</p>
<p>شایق نے غزل ایسی کہی ٹیڑھی زمین میں اے یار ادھر تم کہیں عیار ادھر تم</p>	
<p>ترے دیدار کی دل میں سنو ریا آرزو دارم سوا تیرے خیال اغیار کا دل نہ کھلے صبا جا کر مدینہ میں رسول اللہ کے آگے</p>	<p>مرے نینان نہیں تیری دگر یا آرزو دارم بے تجانہ کعبہ کی دگر یا آرزو دارم سنا دے کچھ غریبوں کی کہیں یا آرزو دارم</p>

مدنیہ ہی مین میرا دم نکلیجائے تو بہتر ہے
سیاہی سے گناہوں کے کہین دھبہ نہ پڑ جائے
سنار جنس رحمت خوب مستی ہو دو کا لو کہین

نصو رین بلائیں لے کے شایق تجھ سے کہتا ہوں
ویا کی ایک ہو جائے بخیر یا آرزو دارم

رولیف لون

آنکھ جب بند کیا کرتے ہیں
جان و دل ہو کہ ہو مال و متاع
ہاتھ آیا نہ وہ دامان کرم
اون کو ویدار خدا ہوتا ہے
پیر کی چال جو یاد آتی ہے
غوث اعظم ہیں شیخا للہ
دل کی غنیمت نگرین ہم کیونکر
کچھ تمہاری بھی عطائیں نہیں کم
شاہ بغداد کو عرضی لکھ کر
وہ نہ ہوں ولین اگر جلوہ فزا
آؤ یا پیر سداؤ ہم مین
جو کہ ہیں اہل صفا نام خدا
نام لب پر ہے تمہارا پیر

پیر کو دیکھ لیا کرتے ہیں
غوث اعظم پہ خدا کرتے ہیں
کف افسوس ملا کرتے ہیں
اپنی ہستی جو جدا کرتے ہیں
خستہ دل حشر پیا کرتے ہیں
رات دن ہم یہ صدا کرتے ہیں
اس میں سرکار رہا کرتے ہیں
فکر کیا ہم جو خطا کرتے ہیں
ہم کیونکر کو مہا کرتے ہیں
اون کے ارمان رہا کرتے ہیں
یون تصور مین رہا کرتے ہیں
حکم پر دل کے چلا کرتے ہیں
دل سے ہم ذکر خدا کرتے ہیں

<p>عکس افگن ہو رخ غوث الورا مست رہتے ہیں مئے وحدت سے</p>	<p>دل کا آئینہ صفا کرتے ہیں جو تیرا جام پیا کرتے ہیں</p>
<p>معدن جو دو سخا حضرت غوث الثقلین شیفتہ حور کا کوئی ہے پری کا کوئی اوسکی مشکل وہیں حل ہو گئی اللہ اللہ آپ سے زندہ ہوا دین مستین احمد یہی ٹھیری ہے کہ آپ اپنی عطا کو کہیں کیجئے کچھ تو مدد منزل عقبی ہے کڑی آپ کے سحر میں بیمار ہوں بلوائے پاس بعد مرون جو ورون قبر کی تاریکی سے آپ کا نام وظیفہ ہے غلاموں کا یہی اولیا آپ کی تعظیم کیا کرتے تھے ترس و وزخ نغمہ روئے نگارے دارم عرض یہ ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولیا میں ہے شرف آپ کو مثل احمد</p>	<p>دفن بغداد میں ہواے شایق رات و نہم یہ دعا کرتے ہیں</p>
<p>نزع میں آپ کا ویدار مجھے ہو جائے ہے یہی شایق کی دعا حضرت غوث الثقلین</p>	<p>فنج فضل و عطا حضرت غوث الثقلین آپ پر ہم ہیں خدا حضرت غوث الثقلین جس نے ایک بار کہا حضرت غوث الثقلین محی الدین ثناء خدا حضرت غوث الثقلین میں کروں جرم و خطا حضرت غوث الثقلین اے مرے راہنا حضرت غوث الثقلین ہے جو منظور خفا حضرت غوث الثقلین آپ ہوں جلوہ نما حضرت غوث الثقلین وردی صبح و سنا حضرت غوث الثقلین قبل اہل صفا حضرت غوث الثقلین دروحدت بکشا حضرت غوث الثقلین ہم سے راضی ہو یا حضرت غوث الثقلین مر جا صل علی حضرت غوث الثقلین</p>
<p>خداے پاک کے دلبر سے دل اپنا لگاؤ ہیں نصو میں جو طالب وید کے ہوتے ہیں ہم حضرت</p>	<p>کہاں تک اوج قسمت کی قسمت آتے ہیں تو ذکر لہن ترانی آپ کو جلو سے سناتے ہیں</p>

محبت سچی گر ہوتی امانت کر تو حضرت کی
جو عشق مصطفیٰ میں چھوڑ دو دنیا کی سب غرت
نقاب کھل آدم میں چھپ چھپ جھڑت تو کیا ہوگا
دو لنگھاتے ہیں جنت کے محل میں جہاڑ موتی کے
وسیلہ ہم گنہگاروں کا کوئی پوچھا ہے گر
کسی کروٹ نہیں آتی ہے نیندا یا احمد مرسل
نہ کیوں ہم جان دیں اوپنہوں کیوں ہم فلاں
گھٹا چھائی ہو غم کی یاں چپ ہوتی ہو محبت سے
شفاعت کا نشان لگا تو رحمت ہو ہر ایک جانب
چلنے کے حشر میں تکر نہیں ڈر سنگ عصیان سے
شکر کا تھا کبھی پردہ کفن کا ہے کبھی پردہ

خلاف شرع چلتے ہیں عین الفت جتنا تے ہیں
تو حجاب و اقارب اسکو دیوانہ بناتے ہیں
جو میں پہچانے والو وہ خود پہچان جاتے ہیں
جو ہر مصطفیٰ میں لگو ہر سو پہاتے ہیں
تو ہم اسکو ادب نہی احقرت کا سنا تے ہیں
خیال وصل آکر شب و وقت ستاتے ہیں
وہی تو میں ہمارے ہر سب بگڑی بناتے ہیں
اسید وصل کہتی ہو کہ لے وہ دن بھی آتے ہیں
خدا کی سامنے کس حرم و حشر میں جاتے ہیں
خدا کے قامت حضرت میں لگو کبھی کھاتے ہیں
جہاں سو چپ کا آؤ کھوین پھر چپ کر جاتے ہیں

کسی سو دور ہو کر پھنس گئے آفت میں ای شایق

حقیقت تو یہ ہے بگڑی ہوئی صورت بناتے ہیں

منطرب ہوں عشق زلف رسالت میں
آئینگی جب ضعیفی تو کا بل بنائیں گی
تشبیہ روئے پاک کو سطح دو جناب
سینہ سینہ فیض تو زاہد کچھ اور ہے
سینہ میں دل ہو دلیں سیمبر کا نور ہے
رحمت کو سامنے تری ای خالق کریم
مر جاو نہیں جو اس رخ گلگون کی چیر سے
جابر دعوت اتنی دو خندق کو اتنی لوگ

شام و سحر گذرتی ہو کبھی وقاب میں
ای روز جو انکر لوعات شتاب میں
روشن ہو صاف دہر ہو اک ماہتاب میں
تجھ کو پتا لے گا نہ ہرگز کتاب میں
اللہ نے چھپایا اسے کس حجاب میں
میرے بڑے گناہ بھی ہیں کس حساب میں
لوگو کفن کو ترک و عطر و گلاب میں
تاثر کچھ عجب تھی نبی کے لحاب میں

جسطرح سیرک دہوکا بنی کل سرب میں
منہ کو چھپا لیا ہی کفن کے نقاب میں
اس طرح کوئی مدہنیں ام الکتاب میں
وہ ہی حلال نشہ نہ ہو جس شراب میں
ہوں محو عشق رو کو رسالہ کتاب میں

دنیا کے مال کا ہی بھی حال و غنی
مرکز گناہ گار ہیں نادوم گناہ سے
جسطرح رخیہ ابروئے حضرت جلوہ گر
میں باز آؤں کس لئے صہبائے عشق سیر
شام فراق پر ہے گمان صبح حشر کا

ہر وقت یہ وظیفہ ہے شایق کو یا خدا
یا مصطفیٰ مجھے نظر آجا و خواب میں

جان کہتی ہے خدائی نشہ ابراہون میں
اب بلائے جو خدا چلنے کو تیار ہوں میں
دل پرواغ جو کہتا ہی کہ گلزار ہوں میں
یا داہد کی جو کہدی تری غمخوار ہوں میں
بخت خواہیدہ سی افسوس و لاچار ہوں میں
میں کہوں حق سی پیکر گنہگار ہوں میں
اتنا کہہ دین جو بنی تیرا طرفدار ہوں میں
رات سولی پہ گذرتی ہی سردار ہوں میں
شب ہجران ہو کمی سال سے بیمار ہوں میں
رحمت اللہ کی چلائی گی غفار ہوں میں
کون کہتا ہے مجھے طالب دید ہوں میں
مست ہوش ہوں ہو خوش ہوں شراب ہوں میں
ورنہ ہر طرح حسیں مجبور ہوں ناچار ہوں میں

آنکھ کہتی ہے مری طالب دیدار ہونین
موت سے کسکو ڈراتے ہو یہ ہی وصل حبیب
یہ نقد حق ہے پیہر کی محبت کا تمام
ہجر میں وصل کی لذت مجھو لمباے گی
خواب میں بھی نہ میسر ہوئی رویت اونکی
حشر میں آپ کہیں حق سی یہ ہی میر غلام
ہو گا میدان قیامت مرا گھر کا آنکسن
یا دفتر کان بنی ہے شب ہجران و لیبی
اے سیجائے جہان جلد و کہا و صورت
حشر میں ہوں گے جو مایوس گنہگار تمام
واغ عشق نشہ ابراہون مجھے کافی ہے
مئے الفت نے کیا بے خبر ایسا مجھ کو
آپ ہی اپنے کرم سے مجھے بلواؤ قریب

اپنے شایق کو بلا لیجئے مدینہ جلدی

وہ یہ کہتا ہے کہ اب جینے سے بیزار ہوئیں

دو رہیں مجھ سے شبہ برابر میں کس سے کہوں
پوچھتا ہوں لسو و غمخوار میں کس سے کہوں
جانتے ہیں اچھ مختار میں کس سے کہوں
وہم بخود ہوں یا کوا لڑ میں کس سے کہوں
سچ بتاؤ کافر و دیندار میں کس سے کہوں
دلکی حالت امیری و دلدار میں کس سے کہوں
بات ہی کرنی عجب شہوار میں کس سے کہوں
دلکی حالت امیری و دلدار میں کس سے کہوں
کسکو سمجھوں ہائی میرا بار میں کس سے کہوں
تو ہی تبار رحمت غفار میں کس سے کہوں

یا الہی اپنا حال زار میں کس سے کہوں
جیکسی جسم ستانی ہے شب و فرقت مجھے
ہجر کا درد نہاں قابل نہیں اظہار کے
میں نے کیا دیکھا تصویر میں نبی کو کچھ نہ پوچھ
زلف و روئی پاک کی ہیاد میں جو پیچ و تاب
بخشنا نا حشر میں کہہ کر خدا سے یا نبی
کیا بتاؤں حال تم سے دوستو ہوں نا توان
ہجر میں جو کچھ گذر جاتی ہے مجھ پر یا نبی
صورت اغیار میں باطن میں سب دنیا کے یار
تو نہ بختے حشر میں گر عاصیوں کو بے سبب

تنگ ہے جینے سے نشانی قیلد لبوا و عرب

گر نہ بولوں آپ سے سرکار میں کس سے کہوں

مگر کیا کریں کوئی چا را نہیں
یہ کیا آپ پر آشکا را نہیں
کہیں گے کہ تم سے پیا را نہیں
پس مرگ وہ بھی ہا را نہیں
کہ طیب میں اپنا گذار نہیں
ہمیں بھر غم سے کنا را نہیں
کسی کا کچھ اس پر جا را نہیں
تمہیں جس نے حضرت پکارا نہیں

جدا کی نبی کی گوارا نہیں
کہوں کیوں رسول خدا حال زار
فدا کر کے روئے سپہ مرچر دل
پہر و سہ ہے دنیا میں جہیز ہمیں
اسی کا ہے رونا ہمیں رات دن
لگا دیجے پارا سے شہر دوسرا
مرے خانہ دل کے مالک میں آپ
نہیں ہوگی حل اسکی مشکل کبھی

یہ ظاہر کی دوری گواہی نہیں
بہلا کیا میں خود تمہارا نہیں
مرا دل تو والدیا نہیں
یہ کیا غیرت مشک سا نہیں
یہ آئے گا ہمراہ پیسا نہیں
تصور میں بھی اب نظا نہیں

ہاں میں نہیں ہم دیکھیں آپ
کرم کی کبھی ہوا ہر بھی نظر
یہ کیوں سوز و فرقت سے ہو مضطرب
کہوں سو نگہ کر لے حضرت کی بو
نہ اسباب دنیا سے دل کو نگا
خفا کیوں ہو حضرت کیا چہ کیا

کہے نت کیا شایق دل حیرن

کہ مدح پیسہ کا یا را نہیں

یا نبی جیسی گذرتی ہے گذر کرتے ہیں
ہم تو بھولے سو نہیں خوف خطر کرتے ہیں
اس لئے ہر گھڑی ہم دل پہ نظر کرتے ہیں
ہجر کی شب ہی کہہ کہنے بسر کرتے ہیں
رات دن ہم ہدف تیر نظر کرتے ہیں
ہاؤ اجاب اقرار بھی ہند کرتے ہیں
وہ کسی پر نہیں بھولے سے نظر کرتے ہیں
خواب میں طوف رخ خیر بسر کرتے ہیں
ورنہ ارمان یہ خالی نہیں گھر کرتے ہیں
مرے سرکار کو اب کون خبر کرتے ہیں
ہائے وہ لوگ جو طیبہ میں بسر کرتے ہیں
چاول پیٹھے جب ذکر سفر کرتے ہیں
روکے آنکھوں کو گتہ گار جو تر کرتے ہیں

کیا کہیں ہجر میں کس طرح بسر کرتے ہیں
شائع حشر جو آتا ہے تو کیا حشر کا در
اس میں رہتے ہیں وہ منظور نظر خالق کے
آئے خواب میں اک دن تو محمد پیارے
اونکی آنکھوں کے تصور میں دل خستہ کو
نہیں ہوتا ہے بڑے وقت کسی کا کوئی
آپ کی شکل چچو دل سے خدا میں حضرت
اپنا کعبہ ہے یہی اپنا تو قبلہ ہے یہی
آپ آجائے دل میں تو نکل جائیں گے
نزع میں کہتا ہوں رو رو کی یہی ہر ہر
دور ہیں آپ سے رونا تو اسی کا ہی ہیں
یا و طیبہ میں میں رونا ہوں الہی گھنٹوں
جوش پر آتی ہے اللہ کی رحمت ایدل

جاننا ہوں مر و خوشیہ کہ یہ ہیں درے	دعویٰ حسن عبت شمس قمر کرتے ہیں
<p>آجکل کہتا ہے رہ رہ کہ یہ نشانی کا دل</p> <p>سال آئندہ مدینہ کا سفر کرتے ہیں</p>	
<p>پیارے احمد سے دل لگاتے ہیں</p> <p>رورہے ہیں فراق میں حضرت</p> <p>خوف کیا ہے وسیلہ حضرت</p> <p>یا خدا بدلے وصل سے فرقت</p> <p>آتے ہیں جب خیال شعلہ رخ</p> <p>یا محمد جو کوئی کہتا ہے</p> <p>روٹھتا ہوں جو ہر حضرت میں</p> <p>دم ہے آنکھوں میں اب تو آنکھوں</p> <p>یا د کرتے ہیں رات بھر تم کو</p> <p>اتنا کہدے صبا پیہر سے</p> <p>محبول جاتا ہوں میں دو عالم کو</p> <p>منہ خدا کو دکھائیے کیا ہم</p> <p>یا دکر کر کے گیسوئے حضرت</p>	<p>کام قسمت کے ہم بننا تے ہیں</p> <p>آپ کس دن ہیں ہنسنا تے ہیں</p> <p>اپنی بگڑی وہی بننا تے ہیں</p> <p>روز صدے نئے اٹھاتے ہیں</p> <p>اور دل کو مرے جلاتے ہیں</p> <p>ہم وہیں اپنا سر جھکا تے ہیں</p> <p>اون کے ارمان مجھو مناتے ہیں</p> <p>یا بنی اب عدم کو جباتے ہیں</p> <p>بخت خفتہ کو یوں جگاتے ہیں</p> <p>یا د فرماؤ ہم بھی آتے ہیں</p> <p>مجھ میں اس طرح وہ ساتے ہیں</p> <p>حشر میں خالی ہاتھ جاتے ہیں</p> <p>دل میں ہم ہیچ و تاب کھاتے ہیں</p>
<p>روتے ہیں اون کو دیکھ کر نشانی</p> <p>جو کہ طیبہ دکن سے جاتے ہیں</p>	
<p>فدائے روئے شاہ انبیا ہوں</p> <p>نظاہر شکل انسان میں پیہر</p> <p>کرم فرماؤ اب تو یا محمد</p>	<p>مگر گلزار طیبہ سے جدا ہوں</p> <p>ادا کہتی ہے میں نشان خدا ہوں</p> <p>خطاؤں سے سزا عطا ہوں</p>

خوشی مجھ کو کبھی ہے اور کبھی غم
خدا کے واسطے صورت دکھا دو
نبی سے عرض کرنا جا کے طیبہ
ہے دلین جلوہ انگن نور حضرت
درون کیون روز محشر سے الہی
پہی ٹھیری ہر بات اے جان عالم
تصور میں رخ و زلف و بٹی کر

کہ میں مابین امید و رجا ہوں
بہت کچھ مضطرب یا سٹے ہوں
جدائی سے پریشان یا صبا ہوں
وہ میرا اور میں او سکا آئینا ہوں
کہ میں بھی امت خیر الورا ہوں
خدا چاہے تمہیں درین بھی جا ہوں
گہے میں برق ہوں گا ہر گھٹا ہوں

مجھے رونا ہے اسکا ہائے شایقی
بہت پیارے پیہر سے جدا ہوں

تھین سر طور پیار کی باتیں
مجد سے مل آ کے یا مجھے بلو
لب تربت سے دم و عادی نگے
ہائے منصور کھائے دھوکا
صدق و حلم و شجاعت و انصاف
بار وین سال او بھر گیا جو بن
روز و شب جا کے غیر کے گھر کو
گالیاں دے رہا ہے دل لیکر
خوشنوا خوش بیان ہو طوطی دل
حال دل کھل گیا ملی جو نظر
کیا نکرین سے کرینگے جواب
تیر مژگان سے ہے ارادہ قتل

پوچھو موسیٰ سے یا رکی باتیں
ہین تری اختیار کی باتیں
سن لو اس خاکسار کی باتیں
کوئی کہتا ہے یا رکی باتیں
سیکھے چار یا رکی باتیں
چہیتے ہین ہو تنہا رکی باتیں
کھو نہ اپنی وقار کی باتیں
لو سنو اور یا رکی باتیں
سنئے باغ و بہار کی باتیں
ہو ین معلوم تا رکی باتیں
خاک جانین مزار کی باتیں
ہو رہی ہین شکار کی باتیں

<p>وصل کی رات تھوڑی باقی ہے یاور کہو عجب بین بند آمیز مان او بت تجھے خدا کی قسم میں براہوں مگر نکر مجھے دور اچھے دل میں برائی آئے گی عاصیوں کو سنا اے وعظ کبر و نخوت نہ ہو فقیر و بین</p>	<p>پھر کرو مجھ سے پیار کی باتیں آصف ^{نظارۃ العالی} روزگار کی باتیں دل امیدوار کی باتیں میں یہی گل سے خار کی باتیں نہ سنا کر ہزار کی باتیں حال و دوزخ کا تار کی باتیں یہ تو میں مالدار کی باتیں</p>
<p>جو سننے گا وہ مضطرب ہوگا نشایتی بے قرار کی باتیں</p>	<p>اے منبع فیض وجود سخا حضرت سلطان محی الدین اے معدن لطف و حلم و حیا حضرت سلطان محی الدین کس طور پہلا اے جان جہان اوصاف تری ہوں مجھسویان کیا مدح لکھے دیوانہ ترا حضرت سلطان محی الدین ہے دل کا مکان ویران پڑا گلزار بنا جاؤ مولاپر نعلین مبارک کا صدقہ حضرت سلطان محی الدین صدے کب تک فرقت کے سہے بنجور کہو تو کس سو کہے بلو الو جچھے روضہ پہ شہا حضرت سلطان محی الدین ہے آرزو اتنی اب مری مولیٰ یہ تمننا ہو پوری بغداد دکھا دو بہر خدا حضرت سلطان محی الدین اب بسند سے دل بے زار ہو امین بہر سفر تیار ہوا تھوڑی سے ملے بغداد میں جا حضرت سلطان محی الدین</p>

اے بھر کرم اے بھر عطا سیراب مجھے فرمائے گا
 دیدار کا میں پیاسا ہی رہا حضرت سلطان محی الدین
 شایق ہے تجھے کس بات کا ڈر صدیق میں تیرے پہلے پر
 اور اون کی مدد پر سیدنا حضرت سلطان محی الدین

دراے نظر حقہ لعل سینی میں
 آفات سہا کرتے ہیں دنیاؤنی میں
 ہیں عاشق و معشوق بھی لیکتاے زمانہ
 کہتے تھے یہی ہاتھ اٹھا کر مجھے ہر جا
 بسمل ہوں ازل سے نگہ مصطفوی کا
 یہاں دولت و نیا ہی ہے وہاں دولت عقبی
 پھولوں کے رس ہاں عشاق کو لہن
 وان عہد جو توٹا تو یہاں قلب سمجھی توٹا
 یک بوسہ ملے حسن خدا واد کا صدقہ
 دل کہو لکے اس گل سے نکلی بات بھی میں نے
 کیوں دیکھتے ہیں آپ بیوین تان کے جھکے
 چڑھتی ہے تپ بھر مجھے ورو کی سوچی
 مردار و ملّا میں ہوا مرغ ول اپنا
 پہنتا ہی رہا الفت وندان میں مرادول
 بوسے وہ لئے لعل کئے مہترے لب
 ہم خواب میں میں کرتے ہیں پھر سیر و عالم
 جوا بر برستا نہیں وہ آگ میں چائے

جب وہ دہن سرخ کہلا خندہ زنی میں
 راحت کسے ملتی ہے غریب الوطنی میں
 وہ دلشکنی میں تو یہ تو بہ شکنی میں
 اب فائدہ کیا بعد فنا سیتہ زنی میں
 مرادول مضطرب ہے بھیجی کیانی میں
 شایق یہی بس فرق ہے محتاج و غنی میں
 اوس گل کا نیا رنگ ہے گل بیڑی میں
 ہے دلشکنی آپ کی بیان شکنی میں
 کیا کچھ محتاج کا حق مال و غنی میں
 اوس نے نواؤں پہ مجھ خندہ زنی میں
 یہ مان گیا شق ہے شمشیر زنی میں
 یاد آیا مزار نزع کا اعضا شکنی میں
 ناصح کی نصیحت میں تری طغہ زنی میں
 شیشہ یہ کھلتا رہا ہیرے کی کنی میں
 یوں آگ لگائی ہے عقیق سینی میں
 آزاد رکھا روح کو قید بدنی میں
 خواہ ہے بخشش کی ہر یک مروغنی میں

<p>غنچ کی چکنی کی صدا دل شکنی میں ہو فخر نسب کاہِ حسینی حسنی میں</p>	<p>یون توڑ مرادل ہوئی رنگ سے پیدا سید جو ہون کچھ سیکھ لیں عادات محمدؐ</p>
<p>نشاہت تو اٹھا ہاتھ خدا سے یہ وعلا ملک و م نکلے سر الفیت مکی مدنی میں</p>	
<p>وکن میں کس لئے مٹی مری برباد کرتے ہیں بنی کی یاو میں اپنے خدا کو یاد کرتے ہیں کوئی اگر یہ کہہ دے تجھ کو حضرت یاد کرتے ہیں سکوت ایسی جگہ پرانی و بہرا کرتے ہیں گنہگار ان امتِ دہریہ ضریا کرتے ہیں بہلا سچ سچ بتا حضرت بھی بکھو کرتے ہیں بنی اگر خدا کے گھر کو آب و کرتے ہیں کبھی محنت کسی کی مصطفیٰ برباد کرتے ہیں مدینہ چل رسول اللہؐ بکھو یاد کرتے ہیں غلام مصطفیٰ کو آج ہم آزاد کرتے ہیں نکیرین آج کیوں شور و مبارکباد کرتے ہیں تو عشاقِ روضہ پر کھڑے فریاد کرتے ہیں میں اون کو یاد کرتا ہوں و بکھو یاد کرتے ہیں کلامِ حق سمجھ او سک جو وہ ارشاد کرتے ہیں ترے بندے میں اور تجھ کو ہمیشہ یاد کرتے ہیں</p>	<p>ہمیں طیبہ میں بلوا تو تمہیں ہم یاد کرتے ہیں نزلے و سنگ سے ہم اپنا گہرا یاد کرتے ہیں اوسیدم تجھ کو شادی مرگ ہو جالے عجیب کیا ہو تری تصویر اللہ ہی اوتاری تو او تر آئے چلو محشر میں سجدہ میں گرو جلدی ہو تجھ کو صبا تجھ کو قسم دیتے ہیں ہم عشق محمدؐ کی مہرے دل کو مکاتین لاکھا نکو رنگ پیدا ہیں یقیناً ایک نہ یکدن پاس قوموں کے بلا لیں گے امید وصل کہتی ہے دل تاشاہ سے ہر دم فرشتوں نے یہ کہہ کر روح پہنچی زرعین میری یہ کسی لائی میں تصویر اپنی ساتھ مرقد میں مرا از قبر تاستر تا بگری درو و مصیبت را گذرتی ہو عجب کچھ لطف سے فرقتیں بھی میری چلا جلی حکم احمد پر نہ لاکچھ ولین شک اپنے بچا نازع کی تکلیف سے تجھ کو خدا و ندا</p>
<p>غزل جب نشیہ لکھنا ہو نہیں ہر وقت اور شایق بنی کا عشق کہتا ہے ہم اس پر چھا دیتے ہیں</p>	

محمدؐ تمہارے چشم کو ابرو کو کیسا سمجھیں
زمین پر رہنے والے کو فلک سے کیا تناسب ہی
کلام حق سے بڑ بکر رتبہ ہے محبوب خالق کا
گلی جس کی ہو جنت اور سکویا گلزار سو نسبت
جسے سجدہ کرے کعبہ اور سوی کعبہ سو کیا مطلب
جو ہو نور خدا تشبیہ ان چیزوں سے کیا اور سکو
کدھر تو سین کا جھگڑا کہا نالی عرش کی باتیں
اسے بھی رہنے دو مشترک دن تک ملتو جی حضرت

منور اسکو سمجھیں اور سکوا اختر کی اور سمجھیں
اسے دوا سکوم نقطہ کلام اللہ کا سمجھیں
اسے شاخ خمیدہ اور سکوز گرس کی فضا سمجھیں
اسے طاق حرم اور اسکوم قبلہ نما سمجھیں
سپر کا پھول اور سکوا وس لکڑی خوش شمشیر کا سمجھیں
اسی تو سین سمجھیں اور سکوعرش کبریا سمجھیں
اسے کوثر کا جام اور سکوم دستِ عطا سمجھیں
یہ سوچئے ہی اور سکومیکدہ توحید کا سمجھیں

ملی تشبیہ آخر من رانی سے یہاں و شایق
اسے چشم خدا اور اور سکوا برو خدا سمجھیں

اے شان ختم المرسلین گاہے نظر بر من فگن
ان التیاریج ایصا یومہ الی فیض الحرم
سوئے مدینہ کروہ رو گویم بصدر عجز و نیاز
کہتا تھا حسن مصطفیٰ خود فخر سے معراج میں
محبوب حق منظور حق مشوق حق مطلوب بق
اے ناز تو راز خدا انداز تو شان خدا
محشر میں کہہ دو گا بھی جا کر حضور مصطفیٰ
محشر میں مجھ کو دیکھہ لو گھبرائے جب جلا اٹھو
سرکار کی بانگی ادا معراج کی شب دیکھہ کر
میں مہدیں کینک ہوں کیوں سحر کو صدے سہوں

محبوب رب العالمین گاہے نظر بر من فگن
کر عرض اے سلطان دین گاہے نظر بر من فگن
اور رحمت اللعالمین گاہے نظر بر من فگن
اے میرے صورت آفرین گاہے نظر بر من فگن
اور سبب نبوت کر حسین گاہے نظر بر من فگن
اے کبریا کے نازنین گاہے نظر بر من فگن
اے حشر کے مسند نشین گاہے نظر بر من فگن
اے خسرو و رفیق نشین گاہے نظر بر من فگن
کہنے لگے یہ حور عین گاہے نظر بر من فگن
تا کہ چنان تاکے چہن گاہے نظر بر من فگن

حامی میں محبوب خدا کیا فکر شایق نزع کی

کہدوں کا وقت واپسین گا ہے نظر میں نکلن

آزاد جو مشہور تھے اب خانہ نشین ہیں
ہم پاؤں پڑے جاتی ہیں وہ چین چین ہیں
ہم ایسی بُری باتوں سے آگاہ نہیں ہیں
ہم تو ترے نزدیک ہیں کچھ دور نہیں ہیں
ورنہ کہو ہم ترے شہ رگ کو قریب ہیں
لاکھنچ کے ادھن کو جو تری پاس نہیں ہیں
زاد ترے حوروں میں یہ انداز نہیں ہیں
بے پردہ نظر آئیں گے جو پردہ نشین ہیں
گھبراتے تھے ہم جن سے وہ حضرت نہیں ہیں
دل اس کے یہ کہتا ہے کہ ہم اور کہیں نہیں

وہ دلین چھوڑ رہی ہیں وہ دِلے مکین ہیں
ہے وصل میں بھی عجز و تکبر کی لڑائی
اوس نے یہ کہا تذکرہ وصل پہ ہنسکر
رہ رہ کے مرے دلین یہ آتی ہیں صدیق
نزدیک اگر ہو تو نظر آؤ ہمیں بھی
اے جذب محبت تری صدقے تری قربان
کیون او کی طلب چھوڑ کے ہوں طالبِ جنت
محشر میں لگا ہوں سے مری چین چین سکتے
اس نے یہ کہا نرم میں آتے ہی جبک کے
اپنے بھی پر اے ہوئی اس عشق کے ہاتوں

نشایق تری باتوں میں حسینوں کی ادھر

انداز محبت کے کہیں چھپتے نہیں ہیں

یابنی میں تیرے گیسو کو گرفتار نہیں ہوں
تو مری یارو نہیں ہوں میں تیری یارو نہیں ہوں
تو مرا مطلوب میں تیری طلبگار نہیں ہوں
اے گنہگار آدھریں بھی گنہگار نہیں ہوں
گو یا میں ایک پھول ہوں و قید سو خاں نہیں ہوں
جلوہ گر میں نور نیک چارور بارو نہیں ہوں
یا محمد کو کہ میں اعلیٰ گنہگار نہیں ہوں
وہ گنہگارو نہیں کہ میں گنہگار نہیں ہوں

دُر نہیں ہے محشر کا گو میں سب کا نہیں ہوں
کہنتی ہے یا ونبی میں تیرے غمخوارو نہیں ہوں
اے خیالِ مصطفیٰ بے اعتنائی تا کجا
جنسِ عصیان ویکہر محشر میں رحمت لے کہا
حسرت و ارمان کا جمع ویکہر کہتا ہے دل
آج باد و خاک و آتش سے کہا یوں روح نے
تیری ادنیٰ سی تو بولس ہے بخشش کے لہو
مجھ کو رحمت نے بچا یا روز محشر کھلے بیہ

<p>بان مگر اتنا تو ہے نعلین بردار و نین ہوں عشق کہتا ہے ترا میں بھی عزادار و نین ہوں مدبسم اللہ ہوں قرآن کے پاروں میں ہوں صورت بیمار میں بچپن انگاروں میں ہوں تو بڑا مکار ہے میں چھوٹے مکار و نین ہوں</p>	<p>ناز برداروں کا ہے اللہ میں کیا چیز ہوں شکر ہے یا مصطفیٰ مگر تو یہ رتبہ ملا مصحف عارض پہ تیری کیا ہے یوں ابرو کا خم کیا کہوں میں سوزش سحر نبی کی سوزش میں رمز خیر الما کرین کہتا ہے مجھ سے صاف صاف</p>
<p>مست شلیق کو بھی کرو چشم میگون کو خدا یا رسول اللہ ازل سے تیرے نیچے اور نین ہوں</p>	
<p>میری بربادی بھی شامل ہو گئی بیدا دین سر مرا کٹ کر گرجا جب دامن صلیا دین حسرتیں کیا کیا بھری ہیں اس دل ناشادین حسن صناعت ازل ہے حسن آدم زادین پرورش پائی ہے گویا دامن جلا دین وام سے پہلے ہی آئے ہدم صلیا دین حوصلہ اتنا کہاں ہے مافی و سہرا دین دین و دنیا سے گئے آداب تمہاری یا دین کونسی دلچسپ بستی ہے عدم آبادین مشق کا تختہ بنے مشق ستم ایجا دین تیری شوخی کی ادائیں ہیں مری فریادین یہ خلش آئی کہاں سے خنجر فولا دین آب میں اور گام میں اور خاک میں اور بادین اور ہمت بڑھائی اور اراد کی میعادین</p>	<p>نقش ہے تقدیر کا رنگ ستم ایجا دین وہ بھی نکلی جو کہ حسرت تھی دل ناشادین کیون نہ ہوا انداز یو سی مری فریادین صورت موجد نہاں ہے صنعت ایجا دین کم سنی سے کو چہ قاتل میں ہوں میں سرکف زلف کسے بھی نہ پائی تھی پریشان ہو گئے تیری صورت تیری ہم صورت بنائی کیا جمال آنگہ میں آنسو جگر میں درد و لب پر آہ سہرو جو بیان سے جل بسا پلٹا نہیں پھر اس طرف ایک چاں تا تو ان پر سیکڑوں ظلم و ستم سننے والے لوٹ جاتے ہیں جگر کو تنہا کر تیری ابرو کی ادا سے گیون نعل ہو چاک چاک ایک جلوہ ایک صورت ایک رنگی ہو نہاں تذکرہ نے وصل کے ہیر ستم ڈالیا پانیا</p>

ہائے شایق بیٹھے بٹھلائے یہ تم کو کیا ہوا
کچھ تو بولو اس قدر وتے ہو کسکی یا دین

ظاہر ہے رخ پاک رسول عربی میں
ہو نقش یہاں روح مدینہ کی گلی میں
کیا فرق پس مرگ دنی اور غنی میں
بیار ہوں میں الفت چشمان بنی میں
ہے خوف مسافر کو غریب الوطنی میں
چھپ جائیگے ہم دامن گیسوؤں بنی میں
خلعت کا مزا ملتا ہے اس جامہ درمی میں
سو وایہ ملا ہے مجھے سوداؤ بنی میں
اک اور تمنا ہے تمنائے ولی میں
دونوں صفیتیں ہیں مری کی مدنی میں
حسرت بھی دل میں سہی ارمان ہے جی میں
تحقی طور کی بجلی کی چمک اُن کی ہنسی میں
ہو فخر نسب کا نہ حسین و حسنی میں

وہ نور چمکتا تھا جو حسن ازلی میں
دم تن سے مرے یوں ہو جدا ہجرتی میں
دنیا کا بہرہ وہ نہ غنا کا ہے سہارا
پردے کو ذرا آنکھوں سے سرکا و طبیبو
لِللّٰہ مدد کیجئے رہو ہوں عدم کا
کیا خوف سیہ کاری کا اسے زاہد وہم کو
ہو وحشت گیسوئے بنی ہم کو مبارک
بازار قیامت میں جنس شفا عت
پچھو نچو نہ جو مدینہ تو وہین موت بھی آئے
مکہ ہوا مولد تو مدینہ ہوا مدفن
دم تن سے جو نکلے تو تری رخ پہ نظر ہو
ہو جاتا تھا روشن جو ہوتا ایک مکان بھی
سید جو ہوں کچھ سیکھ لیں عادات محمد

شایق تو اٹھا ہاتھ خدا سے یہ دعا کر
دم نکلے مرا الفت مکی مدنی میں

خدا سے نظر ہم ملائے ہوئے ہیں
اسی میں تو کچھ راز پائے ہوئے ہیں
گنہگار اب درپے آئے ہوئے ہیں
خدا سے یہی لو لگائے ہوئے ہیں

تصور بنی کا جمائے ہوئے ہیں
فدا کیوں نہ ہوں روئے احمد پر ہر دم
کہیں گے یہ طیبہ میں جا کر بنی سے
دکھا خواب میں شمع رخسار حضرت

پس مرگ ہوتا ہے وصل پیغمبر
کہوں کیوں نہ وصل علی یا محمدؐ
گنہگارو بس فخر جنت میں اتنا
کبھی اک نظر ہوا دہر بھی پیغمبر
کرین وصف کیا اونکی ابرو کے خم کا
ہوا دل جو گلزار اسے داغ الفت
عجب کیا کہوں نزع میں مرتے مرتے
یقیناً اسے ہو گا دیدار حضرت
ستا اور ہم کو نہ اسے حبر احمد

نہا دھوکے خوشبو لگائی ہوئے ہیں
وہ آنکھوں میں دلیں سہائی ہوئے ہیں
محمدؐ کے ہم بخشواے ہوئے ہیں
دل آئینہ اپنا بناے ہوئے ہیں
اسی فکر میں سر جھکائے ہوئے ہیں
یہ سب تیری سی گل کہلائے ہوئے ہیں
جسے چاہتا تھا وہ آئے ہوئے ہیں
جو دیدے سوسو آنسو بہائی ہوئے ہیں
کہ ہم تو ازل سے ستائے ہوئے ہیں

جنہیں پر وہ پوشی کا دعویٰ تھا ثنایا
وہ بے پروہ آنکھوں میں آئے ہوئے ہیں

تپ بھر پیغمبر میں جو ہم و نزلت جلتے ہیں
بہار آئی چلے صحرا کو دیوانے محمدؐ کے
مئے عشق رسول اللہؐ سے جوست پیرا بیل
بلا لینے نبی گھرانہ تو صد مون و فرقت کے
فدا آئینہ عارض یہ جو ہیں آپ کے حضرت
یہ کسکا وصل ہونا جو مر کریتے ہیں دکھن
تہا ہر یو دیکھنے والوں کی جو حضرت عجب حالت
جو وارفتہ ہیں رفیق رسول اللہؐ کو ایدل
جو طالب رویت حضرت کی ہیں کب سو تو میں شبکو
ہماری دستگیری ہر گہری جب کرتے ہیں حضرت

گناہ اپنا پسینہ بن کر قطر و نمین نکلتے ہیں
مدد ای بیکیسی پہلے پہل گہر سے نکلتے ہیں
عجب بانگی ہے چال کی زالی چلتے ہیں
ہزاروں کوہ غم مروں کو سر پہ آگ ٹلتے ہیں
سکندر بھی اپنی نہیں مست بدلتے ہیں
کفن پھول کہتے ہیں بدن پر عطر ملتے ہیں
سنبھلتے ہیں تڑپتے ہیں تڑپتے ہیں سنبھلتے ہیں
صراط حشر پر سے پاؤں انکو کب پہنستے ہیں
زبان پر یا محمدؐ ہر طرف کر دٹ بدلتے ہیں
تو اعدا ہائے رور و کرکھ افسوس ملتے ہیں

<p>ذرا تو غور سے دیکھو حدیث من رانی میں منالے اپنی دیوانے کو اے یا رسول اللہ و کہا دوزخ میں یا مصطفیٰ کہو جمال اپنا</p>	<p>عجب پہلو نکلتے ہیں عجب سلب نکلتے ہیں کہ تخلیقوں سے فرقت کو دور رہ کر نکلتے ہیں کہ میں کچھ دیکھ جہاں اشک آیتا ہوں سو ڈبتے ہیں</p>
<p>خیال آتا ہے جب رفتار شاہ دین کا اسی شایانہ مرے ارمان و لین رہ کر پھر و لگو مسلتے ہیں</p>	
<p>یا نبی ہر دم ہوں آفت میں کروں تو کیا کروں آپ ہیں آگاہ میرے حال سے یا مصطفیٰ جاؤ مرقد سے کہ ہے ولدا حق آتا مرا مضطرب کیونکر نہ ہوں سحر خیز میں دوستو یا در رفتار بنی نے کرو یا پامال دل خواب ہیں اگر جگا دو اپنی ٹھوکر سے اسے آپکی ہی یا ولیچہی ہے مرید جان یا نبی چہرہ پر نور پرانکھیں ٹھرتی ہی نہیں میں گداے کوئی احمد ہوں یہی ہے فخر لبس گو بہت سی ہیں گنہ لیکن نہ فرمانا یہ آپ جھکوا بلواتے نہیں خود میں نظر آئے بہان مال فانی پہ موانا ہے دل یا مصطفیٰ خاکساری کس لئے پیدا ہوا ہوں خاکسار</p>	<p>جان لیتی ہی یہ فرقت میں کروں تو کیا کروں پھر بیان اپنی مصیبت میں کروں تو کیا کروں اے نکیر و نمر حجت میں کروں تو کیا کروں خود ہی بے قابو طبیعت میں کروں تو کیا کروں کیونچہ میں اڑھتی قیامت میں کروں تو کیا کروں سورہی ہی میری قسمت میں کروں تو کیا کروں ہر گز ہی سلطنت سباعت میں کروں تو کیا کروں مصحف خ کی تلاوت میں کروں تو کیا کروں آرزوی بادشاہت میں کروں تو کیا کروں تیرے عصا کی شفاعت میں کروں تو کیا کروں کچھ نہیں وصلت کی صورت میں کروں تو کیا کروں ایسے ناوان کو نصیحت میں کروں تو کیا کروں جان کچھ کہہ کر نجات میں کروں تو کیا کروں</p>
<p>دل بھی کہتا ہے شایق سچ ہی ہر اسکی بات سرور عالم کی مدحت میں کروں تو کیا کروں</p>	
<p>وصف سرور دو عالم کیا کریں</p>	<p>مدحیت شاہ مکرم کیا کریں</p>

<p>ہے ابیت عند ربی جسکی شان ہو مرید لا تحف جب حکم پیر ویکھراون کو نکلیجاتا ہے دم امت احمدین موسیٰ ہم نہیں وولت دیدار ہے ہم کو نصیب یار اورا غیار سارے چل بسے شہر طیبہ میں بلا لیجئے حضور جان وول صدقے کریں شاہ پر</p>	<p>اوس شہ دین کی نشاہم کیا کریں پھر پہلا خوف جہنم کیا کریں سورہ اخلاص پھروم کیا کریں لن توالی سن کو ہروم کیا کریں لیکے اب وینار وروم کیا کریں کسکی شادی کسکا ماتم کیا کریں سندھ میں بے یار و ہدم کیا کریں اور کم اس سے پہلاہم کیا کریں</p>
---	--

بخشوانا اپنے شایق کو ضرور

یہ نہ فرمانا کہ اب ہم کیا کریں

<p>جسکو اے دوستو شہ بار نہیں شب معراج لڑی نکلہ نبی کی کس سے کسکا دل ہو جو نہیں لگو کیسویں نبی یاس حسرت کی سوار و شب فرقتین مرے ساتی تر تو آنکھوں کو میں بست تو آپ ہر جیل سے خادم کو بلا سکتے ہیں لیچلے سوئے جہنم جو فرشتے مجھکو کیون بلاؤ نہیں طیبہ میں مجھے یا احمد آپ کیوں بھول گئی مجھکو بسان غیار یا نبی آنیکا ہر دم ہے بہر دم ہکو بادہ عشق سپر سے جو دم ہوش ہوے</p>	<p>میرا ایمان تو یہ ہے کہ وہ دیندار نہیں تجسسے تشبیہ تو کچھ زنگس ہیا رہ نہیں کون اس دام محبت میں گرفتار نہیں کوئی غمخوار نہیں کوئی مددگار نہیں کون ہے جو کہ مہی عشق سے شیر شہ نہیں یا کہ خود چاہیں تو ملنا کوئی دشوار نہیں رحمت حق نے صدای گنہگار نہیں کیا حضوری کے قیل میں سرکار نہیں میں فدا آپ پہ کیا احمد مختار نہیں حشر میں بھولے فرمانہ زہار نہیں اون سا دنیا میں کوئی دوست ہمار نہیں</p>
--	---

آئینکے حشر میں یا یوس جو ہر ہر جاسے میں کہہ گا ملک اس کے بھی زمین یوں	صاف فرمائینگے حضرت محمدؐ کا رہنمیں ٹہر و ٹہر و ابھی آؤ سرور کار رہنمیں
وہ رہ رہ کے طاق حرم دیکھتے ہیں گنہگار ہوتے ہیں جب ہو کے نادم وہ بھو لیسے دیکھیں نہ حوروں کی صورت ہر اک کی ہے صورت میں نور پیہر جوانی میں حضرت کے ہر دم آہی گنہگار اس ضد پہ بیٹھے ہیں یارب ہم اپنی ہی آنکھوں کے لے کر بلائیں لے گی تمہیں راہ مقصود ایدل جدائی میں لے لیکے نام پیہر خدائی کے جلوے ہیں اون کو میسر نقصور نہیں اون کو باغ جنان کا بلا لو مدیت میں یا نشاہ جلدی سمجھ لیتے ہیں جوش میں آنی رحمت ہمیں بخش دے تیری رحمت کے صدقے	کس پہ شایق نہ چلی تیغ ادا و نبوی وہ مسلمان ہی نہیں جو جگر افکار نہیں
بنی کی جوا برو کا خسم دیکھتے ہیں وہین شان ابر کرم دیکھتے ہیں پیمبر جو تیرے قدم دیکھتے ہیں ہر اک میں ادھنیں کو بہم دیکھتے ہیں غم و درد و رنج و الم دیکھتے ہیں قیامت میں تیرا کرم دیکھتے ہیں نقصور میں اون کو بہم دیکھتے ہیں جو حضرت کا نقش قدم دیکھتے ہیں سوئے طیبہ ہم و مبدم دیکھتے ہیں جوانی خودی کو بھی کم دیکھتے ہیں جو رخسار شاہ اُم دیکھتے ہیں وکن میں بہت رنج و غم دیکھتے ہیں گنہگار جب چشم نم دیکھتے ہیں خطاؤں کو اہل کرم دیکھتے ہیں	پہونچ جائیں طیبہ میں شایق اگر ہم شہنشاہ دین کے قدم دیکھتے ہیں
جلوہ افکن ہو جو نور شہ جیلان دل میں	کوئی باقی نہ رہے حشر و ارمان دل میں

دین و ایمان کی ترقی ہے جو منظور نہیں
حق ہو کہتے ہیں جو سب ساتھ ہی رو بہا کی برات
سوز شریا بجز نے وہ آگ لگائی حضرت
سبب دشمن جو کچھ فرق ہو مجھ میں اوسمیں
و دون ہاتھوں سے سننے جتنے نہیں ست احمد
کبھی نبد و میں بلوا کے دکھا دو جلوہ
و نو عالم کی یہیں سیر میسر ہو جائے
مرے رہبر کے ہر آئینہ عارض کی صفا
اس گلستان سے چلے جاتی ہیں خالی امان
موت آئے مری یا پیر تو یوں نکلے دم
ہو تجلی ترے عارض کی مرے غوث اگر
تیج ابروئے خمیدہ کی چمک یا حضرت
غمز و ن کے یہی غمخوار ہے یا پیر مرے

غوث اعظم کی محبت رہے پنہان دلیں
اون کے ہمراہ خدائی کا ہو سامان دلیں
دل ہے آتش میں کہ ہو آتش سوزان دلیں
آگ تالو میں لگی شمع کے اہ رہبان دلیں
کفر و دین سے نہ کہلا سر ہے جو پنہان دلیں
رہ نہ جائے پس مرون کبھی ارمان دلیں
غور سے دیکھو اگر حضرت انسان دلیں
خضر و مکینکے تو ہو جائینگے حیران دلیں
کوئی آنکھوں میں سایا نہ کوئی یہاں دلیں
لب پہ ہونام ترا اور ترا ارمان دلیں
ابھی ہو جائے عیان طور کا میدان دلیں
جس نے دیکھی میں بس ہو گیا قربان دلیں
یا ونیری شب ہجران رہے مہان دلیں

طلعت قبر سے کبرائے جو تیرا شایق

شمع روشن ہو ترا چہرہ تابان دلیں

دل میں رہتا ہو مگر اسکا نشان ملتا نہیں
اس طرح طیبہ کا کوئی کاروان ملتا نہیں
اوس سے زکس کا ذرا بھی کچھ نشان ملتا نہیں
و اسے بر قسمت مدینہ کا مسکن ملتا نہیں
شان جس کی بے نشان کا نشان ملتا نہیں
آپ کا اکدن بھی سنگ آستان ملتا نہیں

وہ سنو مجھ کو مرا جان جہان ملتا نہیں
ساتھ لیجا کر ملا دے میری یوسف کو کوئی
اونکو بھی وہ آنکھ مازغ البصر روحی فداک
واسے براقت مکن میں ہم مدینہ میں ہیں وہ
کیا کہوں کس سے کہوں کتنک ہونمیں کیا کروں
سہ کا سودا جائے تو کس طرح جائے یا نبی

<p>پوچھتے اویں ہوا کس طرح سے وصل حبیب اینما سے صاف ظاہر ہے کہ ہر جا وہی واہ وے تیغ نگاہ مصطفیٰ صدقے ترے خود ہمیں لے کہا دیا ہی سخن المومنین ہر ادا میں جسکے ہو راز خدائی جلوہ گر</p>	<p>کیا کریں کوئی عدم کا کاروان ملتا نہیں اوس کا ہر بریں جو جلوہ دکھان ملتا نہیں زخم کچھ ایسا لگا جسکا نشان ملتا نہیں اس لئے آرام کچھ ہم کو یہاں ملتا نہیں دوسرا اس نشان کا کوئی جوان ملتا نہیں</p>
<p>یا و فرقت سے جدا جاتا ہے سر پہر سجد ہاؤ نشانی اب بھی وہ ابرو کمان ملتا نہیں</p>	
<p>جن کو سب لوگ جوان مدنی کہتے ہیں جن کے عاشق کو اویں قری کہتے ہیں ترے ابرو کے ترے نوک پلک کے صدقے گویاں ہم میں مگر شہر مدینے میں ہر دل جو مدینے کا لگا بن کے دین مر جائے ہو کے دیوانہ ترا بات یہ سبھی میں نے پس بربادی بھی جاتا نہیں شوق طیبہ ہے ہر اک گہر میں ہر اک شہر میں ہر نر لین</p>	<p>ہم اونہیں جلوہ اللہ غنی کہتے ہیں ہم اونہیں ہاشمی کی مدنی کہتے ہیں اسکو شمشیر و سوسو چڑی کی انی کہتے ہیں ہم تو اسکو بھی غریب الوطنی کہتے ہیں ہم تو اس شخص کو قسمت کا دہی کہتے ہیں مذہب عشق میں بگڑی کو بنی کہتے ہیں حضرت دل وہی پھر جی میں ہی کہتے ہیں کون سرکار کو کی مدنی کہتے ہیں</p>
<p>مست مولا ہوں سمجھ میں نہیں آتا نشانی کسکو کہتے ہیں غنی کس کو دہی کہتے ہیں</p>	
<p>مر جاؤں اگر عشق شہنشاہِ زمن میں بن ٹھن کے چلے جب شہ معراج محمد لعل لب رنگین محمد کا ہوں کُشتہ یہ کیا ہے پس مرگ عدم میں بھی ہر پرش</p>	<p>ہو دفن مری لاش مدینو کے چمن میں حوروں کے بھی دل پھنس گئے زلفوں کا شکن میں کفنائیں پس مرگ مجھے سُرخ کفن میں یارب کہیں لٹتے ہیں مسافر بھی وطن میں</p>

<p>موتی رہے جب آب میں سب آب ہو بے آب یا رب پس مروں بھی ہو اس طرح نظارہ اللہ نہ تاراج ہو گلزار کسی کا غل روئے کا اک شام کے دربار میں اٹھا یوں دیکھ کے اکبر کو شقیوں نے پکارا</p>	<p>انسان کی کبھی قدر نہیں ہوتی وطن میں چاک و محبوب رہے چاک کفن میں اک پھول بھی باقی نہیں رہتا کفن میں شبیر کا سرو لیکھے مرنے کے لگن میں لو آئے ہیں لڑنے کو نبی قبرسورن میں</p>
<p>جلاؤں کا حشر میں کہ ملاح نبی ہوں شایق مہی کہدینا غل میری کفن میں</p>	
<p>تپ غم یا نبی بیکل ہے قلب زار پہلو میں قیامت میں اٹھو تم ہاتھ رکھ کر انکوشانوں پر جگر دل دو نو مضطربین فراق چشم حرمین اتہی داغہائے عشق احمد کا تصدق ہے جگر میں نوک نثر گان یا دا بروی نبی ولین تلاش یار میں تو دیر و کعبہ جانے سے زاہد رہوں دیوانہ بن کر حشر میں یوں پیچھے حضرت کو</p>	<p>خبر لیجئے نہ مر جائے کہیں بیمار پہلو میں ابو بکر و عمر بن سید ابراہیم پہلو میں کروں تو کیا کروں روتی ہیں دو بیمار پہلو میں مراد دل ہے مرے سینہ میں یا گلزار پہلو میں او دہرے تیر پہلو میں ادھر تلوار پہلو میں ذرا گردن جھکا کر دیکھ لے اکبار پہلو میں برہنہ سر گریبان چاک ہو دستار پہلو میں</p>
<p>عجب کچھ چلبے میں نعت کے مضمون کی شایق نہ کیوں کر حکیان لبین تیرے اشعار پہلو میں</p>	
<p>بلا کر مدینے مدینے کے سائین مجھے خواب میں آ کے پہلے سکھا دو وہ ہر ایک پتھر پہ سر میرا رکھنا محبت ہے چاہت ہے ارمان ہو حسرت ترا شربت دید لجاے مجھ کو</p>	<p>لگا لیجئے سینے مدینہ کے سائین وہاں کے قرینے مدینہ کے سائین وہ گنبد کے زینے مدینہ کے سائین ہے ولین خزانے مدینہ کے سائین دم ترع پہنے مدینہ کے سائین</p>

ترے در پہ جینے مدینہ کے سائین

میں آیا ہوں مر مر کے ملک و کن سے

ترا نام ہے قلب پر عاشقوں کے
وے زخم سینے مدینہ کے سائین

کسی کی جان جاتی ہو وہ بھولے بنکے بیٹھے ہیں
نانشاہو وہ اپنے آپ عاشق بنکے بیٹھے ہیں
گلے حوروں سے ملنے کو وہ دہانکے بیٹھے ہیں
ابھی میری بن کر کو دیارن کے بیٹھے ہیں
تو زیر بام لاکھوں منتظر چوٹکے بیٹھے ہیں
ہماری جان لینے کو وہ دلہن بنکے بیٹھے ہیں
تو دل کیٹے ہو زخمی تری جو بنکے بیٹھے ہیں
وہاں دلشاد وہ گھر میں مری شمع کے بیٹھے ہیں
ہم اون کے منتظر و منتظر دشمن کے بیٹھے ہیں
چلو ہم روٹھ کر اس وقت جہنم کے بیٹھے ہیں
نہ روٹھ کر روٹھنے والو اب ہم من کے بیٹھے ہیں
اوہ وہ کہیں کشتیبر برون کے بیٹھے ہیں
وہ ذکر حسن یوسف پر جویسے تن کے بیٹھے ہیں
مثال بواڑیگے وہ جو لاکھوں من کے بیٹھے ہیں
وہ کیوں روتے ہوئے سپاہیوں من کے بیٹھے ہیں
وہ خجہ کہیں پکار گے مری مدفن کے بیٹھے ہیں
کہ وہ بے پردہ ہو کر سامنے دشمن کے بیٹھے ہیں
وہاں اٹھوں بھر وہاں دشمن کے بیٹھے ہیں

تعاقل کیش بکراوٹ میں چلن کے بیٹھے ہیں
تبسم لب پہ آئینہ ہو آگے تن کے بیٹھے ہیں
شہید ناز تیری قبر میں بھی تن کے بیٹھے ہیں
مسیحی لب پر ستر لکھ میں ہو تنکے بیٹھے ہیں
ہزاروں سامنے گا ہک ترے جو بنکے بیٹھے ہیں
دم نظارہ وہ کب بام پر بن ہن کو بیٹھے ہیں
جگر غلامے ہوئے بسمل تری چتون کو بیٹھے ہیں
جدائی میں ہوا ہوں زندہ درگور ایدل نادان
شب وعدہ یونہی ملجائی گیا اگر دشمن قسمت
وہ بالین پر جب گئے ترے من دم ہو گیا جھٹ
وہ بھولے بن کے فراتے میں میری لاش سرور کو
اوہ ہر جو ہم کو دعوے عاشقوں میں سرفروشی کا
نہیں معلوم اون کے ولین کیا ایسا خیال پا
اثر ہو جسم خاکی میں بسک روحی کا ای غافل
مسیحی بن کے اٹھیں اور مسیحائی کہا جابائیں
نہ آئی پائیں جوین قبر میں اس شک کے مارے
ابھی چشم بد میں کو رہو جائے تو بہتر ہے
یہاں ہم گھڑی اونکو تصور میں جاتے ہیں

اوجھیں بھی لاتی جا کینچ لے لطف عنایت سے
 خدار کہے مری دیوانگی بھی رنگ لائی ہے
 اگر کیسو نہ ہوتا لے ہی لیتے بوسہ عارض
 خبر آئی وہاں سے وہ ابھی گہری نہیں بچکے
 ترے غمزدوں نے کافر خوب خلوت کا سما باندھا
 یہ جس عشق میں درپردہ باہر چوٹ چلتی ہے
 شعل حسن چن چنک رہا ہے منہ پہ پڑتی ہے
 رقیبوں سے نہ مل غفل میں برگزائی دل تاوان
 اتھی پڑ گئے ہیں کیا مری تقدیر پر پتھر
 ڈیسیگی کس کو یہ ناگن بلایہ کس کے سر ہوگی
 مقابل کی ہیں چوٹیں دیکھتے کیا حشر برپا ہو
 جسے تم چاہتو ہو چاہتے ہیں دل سو ہم اوسکو
 مقابل میں ہارو بات اوسکی کیوں نہ کٹ جائے
 لبو نہ راہ آنسو نکھیں کیسو پریشان ہیں
 وہ اپنے عکس سے آئینہ میں فراتے ہیں تن کر
 نکلتے ہیں نہ بکھل ہیں نہ کلینکے نکالے سے
 جنھیں شرم و حیا تعالیٰ وہ کھل کھیل میں محفل میں
 کو بھجارا ہے تمنائے ہم آغوشی نے دونوں کو
 نہ ہی ارمان دلیں کیوں نہ ہوں ای غنچہ خوبی
 بہار زندگی نے قید کر رکھا ہے عالم میں
 جوانی میں ذرا تو اپنے آنے کی خبر لیجئے

یہ بے شاق وابستہ ترے دامن کے بیٹھے ہیں
 رفو کرنے کو وہ ٹکڑی مری دامن کے بیٹھے ہیں
 پریشان حال ہم ڈر سوسے بہر بن کے بیٹھے ہیں
 یہاں ہم منتظر دروازہ ہر سکن کے بیٹھے ہیں
 نگہبان بن کے وہ باہر مرسکن کے بیٹھے ہیں
 اوہر بیٹھے ہیں ہم اور وہ اوہر چلنے کے بیٹھے ہیں
 کچھ اس انداز میں ہم رو رہے ہیں چلنے کے بیٹھے ہیں
 یہ فتنے بنکے اٹھنے کے جو حشر بن کے بیٹھے ہیں
 وہ ذکر وصل پر خاموش ہیں بن کے بیٹھے ہیں
 وہ زلف و نگوں سوار و شام میں ہیں بیٹھے ہیں
 غضب ہو آئینہ خانے میں نہ ہوں کے بیٹھے ہیں
 اسی باعث ہی چپکے سامنے دشمن کے بیٹھے ہیں
 زبان تیغ بن کر سامنے دشمن کے بیٹھے ہیں
 وہ میری لاش پر تصویر کی بن کے بیٹھے ہیں
 کہان کو آپ میں کیا نام ہو کہوت کے بیٹھے ہیں
 تمنائیں کے دلیں تیراوس چوٹ کے بیٹھے ہیں
 جو شکل غنچہ تھو وہ صورت گل بن کے بیٹھے ہیں
 شب وعدہ اوہرہ اور ہر دم تن کے بیٹھے ہیں
 یہی تو باغبان نیکمر و گلشن کے بیٹھے ہیں
 وہ بلبل ہیں قفس میں رو گلشن کے بیٹھے ہیں
 تصور میں ابھی تک آپ کو دشمن کے بیٹھے ہیں

<p>یہ کیوں تشبیہ دین کا لون سگسویو خمیدہ کو بڑھی جاتی ہیں ذکر وصل پر باقین بہت اونکی خدا نے مجھ کو بھی ہر علم میں کیٹا بنا یا ہے</p>	<p>اجالے میں نہا رہی غافل روشن کے بیٹھے ہیں وہ گویا آج بنگریم زبان سوسن کے بیٹھے ہیں مجھ کو کیا فکر کو محفل میں ہر اک فن کے بیٹھے ہیں</p>
<p>بہار باغ دل ہو جائے تازہ کیا عجب شقایق دکن میں دیر سے مشتاق ہم ساون کو بیٹھے ہیں</p>	
<p>آپ آکر مرے ہاں ہو ممکن ہی نہیں دل کو روکوں جو بڑھنے سے یہ ممکن ہی نہیں مجھ کو سووانہ ہوزلفون کا یہ ممکن ہی نہیں چاہنے والوں سے اچھا نہیں بوسو نکاحا ب ظلم پر کئے جاتے ہیں وہ بے گنتی رحم کر رحم تجھے ساتی کو نثر کی قسم دوستداروں کے تو ہوتے ہیں دل نہی حبیب نزعین ڈھونڈتے پھرتی ہے ابھی گس کو وعدہ حشر یہ اللہ پلا دے ساتی دل مارتے لیا ہے مجھے دے دل اپنا اپنا جو بن وہ دوپٹے میں چھپا کر بولے شوخیان ہیں یہ ابھی سے بت کس سن تو بہ بارہون سال ہے ظالم پر ابھی سے شوخی بارہون سال ابھی نام خدا ہے ظالم کھیل گنتا ہے وہ نوعمر شکستہ دل کو پیر ہو جانے دے واعظ ابھی جلدی کیا ہی</p>	<p>ایسی شب ہی نہیں ایسا تو کوئی دن ہی نہیں متحرک کو تو دیکھا کبھی ساکن ہی نہیں جونہ ولیل کا قائل ہو وہ مومن ہی نہیں ترے صدقے ہوں شب وصل میں کچھ گن ہی نہیں اور تاکید یہ مجھ کو ہے کہ تو گن ہی نہیں جام پر جام دے ساتی مجھ کو تو گن ہی نہیں بوسے لینے دی مجھے وصل میں تو گن ہی نہیں چشم گردش میں سیلی مری ساکن ہی نہیں رند مفلوک ہوں میر کوئی ضامن ہی نہیں فیصلہ یوں ہو تو کچھ حاجت ضامن ہی نہیں کس طرح تجھے ہو سو وائر ضامن ہی نہیں ظلم کرنے کے ابھی دن ہی نہیں سن ہی نہیں خود تری عمر یہ کہتی ہے ابھی سن ہی نہیں عمر شوخی کی نہیں دن ہی نہیں سن ہی نہیں قد رکعبہ کی ہو کیا خاک ابھی سن ہی نہیں تو یہ کیا خاک کریں مئے سوا ہی سن ہی نہیں</p>

کیون نہ لگا غور و خیر متنبہ کی مری آنکھوں سے
دیکھتے آپ کی صورت کو براگہ صورت میں
ساتھ پیکار کے سر سے دل کو نبھائیے جانا تھا
کیون نہیں کرتی ہیں فریاد مری نالہ دل

خون دل خون جگر تو مرا محسن ہی نہیں
دل یہ کہتا ہے کہ واویدہ باطن ہی نہیں
جا بھی وہ تیر نظر تو مرا محسن ہی نہیں
گھر میں اللہ کے کیا کوئی موزن ہی نہیں

نعت سلطان دو عالم کی لکھا کر ششاق
جس کو حضرت کی محبت نہ ہو مومن ہی نہیں

وہ اتر آتے ہیں پتوں پر ہم اُپہ مرتے ہیں
دل عشاق کے رتوں سے اترتے ہیں
ہمارے طائر دل طوف بام یار کرتے ہیں
نہ چھوٹے نہ بڑے ہم فرقہ بین جو صدمے گذرتے ہیں
برہان چلتے ہیں آری ولیہ و رفیقین مرتے ہیں
وہی کچھ جانتے ہیں لطف جو جی سو گذرتی ہیں
او سے مارا دوسو کو جو جسے جینی کی خواہش ہو
ستم ہے ہو گئے ہیں آشنا نا آشنا ایسے
ادب نہیں یہ زعم ہے ہم اوس کو کافر ہی بنا لینگے
اکہی جلد اوس کا وصل ہو میں جبہ مرتا ہوں
اوڑا جاتے ہیں خط سحر ف مطلب جلد پڑ پڑ کو
کہا میں نے مرتا ہوں تو بھولے بن کے وہ بولے
ابھی کیا وصل کا ذکر رفتہ رفتہ دیکھینگے
رسائی ہو کیف پاتک تنہا ہی یہ مدت سے
نظر آتے ہی عکس اپنا پک ویتے ہیں آئینہ

وہ اپنا کام کرتے ہیں ہم اپنا کام کرتے ہیں
جواہر شوخ چھیل ہوں ہلا وہ کس سے ڈرتے ہیں
کسی کی چاند سی صورت پہ بے اختیار کرتے ہیں
نہ مرتے ہیں نہ جیتے ہیں نہ جیتی ہیں نہ مرتے ہیں
وہاں ہی ہاتھ میں شانہ نہ ہی گیسو سورتے ہیں
مسیح و خضر کیا جانیں کہ ہم کس طرح مرتے ہیں
ہمیں تم کیون سناتی ہو کہ ہم تو خود ہی مرتے ہیں
باری نام سے کا نو نیاں سب ہاتھ دہرتے ہیں
ہمیں دعویٰ ہی کہ مسلمان انکو کرتے ہیں
جوانی جا رہی ہے زندگی کو دگن کرتے ہیں
ہمارے طائر مضمون کو وہ یوں پر کرتے ہیں
کسو کہتے ہیں مرناسیج کہو کس طرح مرتے ہیں
کہ وہ نام خدا کس میں ان باتوں سے ڈرتے ہیں
وہاں آنکھیں جھپکاؤنگا جہاں وہ یاؤں ہرتے ہیں
بڑے بھولے ہیں تو اپنی ہی صورتوں سے ڈرتے ہیں

محبت سحر ہے اعجاز ہی جاو وہ ہے ٹوٹا ہے
کل مقصود پاؤں گا یہی تعبیر ہے اسکی
ہمارے خون کے چھینٹو نہیں بھی عادت تہ ہمارے
جلانا مارنا ہوا دن کے بائیں ہاتھ کا کرتب
نہیں اسکا گلہ تجھ سے کہ تو بدن ہوا مجھ سے
میں وہ بدست کیش ہو کن رو کیسے نہیں رکتا
نکل کر آنکھ سے تیرے ہر لوٹ جاتے ہیں
غضب دیکھو لڑا کر آنکھ وہ انجان بن بیٹھے
بلا کی ضد قیامت کی ہو بٹ اونکی طبیعت میں
نکر بے کار ضایع بے خبر عمر عزیز اپنی
انہیں اک کھیل ٹھہری زبان دیکر مکر جانا
پریشان حال ہونہیں کیوں خفا ہے کیا شامیری
محبت زلف چہچان کی نہ پیدا کر دل نادان
عجب انداز سو وہ پوچھتی ہیں مجھ سے محفل میں

خدا اپنے پیارے بنوں کو سجدہ کرتے ہیں
وہ انکے خواب میں وامن لکھنوی بھرتے ہیں
ہیں تم لال کرتے ہیں ہیں وہ لال کرتے ہیں
خدا سے جان لیتی ہیں وہ سو زندہ کرتے ہیں
خدا سچے رقیبوں کو جو تیرے بیان بھرتے ہیں
مرو فقر و نشو و ساقی ہوش و غفلت بکھرتے ہیں
عجب کچھ شعبہ بازی طفل اشک کرتے ہیں
تم دیکھو کہ دل لیتی ہیں یوں اور پو کرتے ہیں
وہ اسی بات پر وہ وصل میں پہرہ بکھرتے ہیں
کہ رولے اس مصیبت پر جو دم خالی گزرتے ہیں
نئے ہر روز وہ اقرار کرتی ہیں مکرے ہیں
ہوا آہوں کی چلتی تیرے گیسو بکھرتے ہیں
زمانہ بڑا ہم اپنی چھپائی سے ڈرتے ہیں
اجی بولو تو صاحب آپ بھی کیا پھرتے ہیں

نکر اظہار غم شایق سدا و داغ کامصرع

خدا پر خوب روشن ہو گزر جس طرح کرتے ہیں

کہ فتنے آگے بڑھ کر شیوا کی اونکی کرتے ہیں
کسی کے سامنے آئینہ ہو گیسو سنو رتے ہیں
فلکے آشنا ہیں ہم کہینکے پھر بھی مرتے ہیں
ہم اے قاصدا وسیم تیرا منہ شکر و بھرتے ہیں
ہمیشہ آپ میری گھر کے آگے سے گزرتے ہیں

زمین پر ہائے اس انداز سو و پاؤں دہر تو میں
بلا نازل ہو کس پر و یکہ کسپر غضب ٹوٹے
اگر سو بار تو زندہ کرے ہم کو شمس و ندا
خبر اتنی خوشی کی دے کہ وہ آتے ہیں خود جہان
کبھی یہ بھی نہ پوچھا اپنی کون اس میں رہتا ہے

بلا میں میں نے لین جب وصل میں میں سے بولے
 یہاں لے لیکے کروٹ ہجر کی شب صبح ہوتی ہے
 نگاہ رحمت حق ہو تو کیا غم بحسب عصیان کا
 دکھا کر اون کی تصویر اون کو جب ہمیں لگو سے
 عطائے دست قدرت ہے بشکر کا جا ہم ہستی
 بڑے بے رحم ہیں بیدرو ہیں صیاد و سنگین دل
 سنگرم نہیں انہیں سے جب کینہ کپٹ رکھیں
 وہی تم ہو نیا ہر دم ستم ایجا و کرتے ہیں
 وہی تم ہو نہ پوچھا جوٹے منہ بھی تو کہی ہم کو
 وہی تم ہو کہ خوش رہتی ہو ہر دم نرم دشمن میں
 وہی تم ہو کہ تنکو اپنی رسوائی تما شہ ہے
 وہی تم ہو کہ تنکو عار ہے صورت دکھانے سے
 وہی تم ہو کہ متوالی نظر سے مست کرتے ہو
 وہی تم ہو کہ اگر خواب میں جا دو جگاتے ہو
 وہی تم ہو روز و شب ہی سرگوشی رقیبوں سے
 وہی تم ہو کہ تم میں بے نیازی کی ادائیں ہیں

اگر تم سہیہ مرتے ہو تو ہم بھی تم پر مرتے ہیں
 وہاں وہ باؤن پہلائے ہوئے آرام کرتے ہیں
 ابھی اسپار بھیجے ہیں ابھی اسپارا ترے ہیں
 وہ یوں شرمائے گویا انہیں کو پیار کرتے ہیں
 یہ کپڑے وہ نہیں ہیں جوتا مار سے اترتے ہیں
 دکھا کر شائع گل بلب کو ظالم پر کرتے ہیں
 جو کچھ آتا ہے ولین صاف منہ پر کہہ گزرتے ہیں
 وہی ہم میں کہ پھر بھی جان دل قربان کرتے ہیں
 وہی ہم میں کہ او سپر بھی تمہیں کو یاد کرتے ہیں
 وہی ہم میں کہ صدے ہستی میں تو میری ہوتے ہیں
 وہی ہم میں کہ اپنی آبر و عزت کو ڈرتے ہیں
 وہی ہم میں کہ حسرت میں ہیں برسوں گزرتے ہیں
 وہی ہم میں کہ ہوش اپنی نکال ہونے سے بکھرتے ہیں
 وہی ہم میں کہ سخت غفقتہ پر ور و کو مرتے ہیں
 وہی ہم میں کہ سب کچھ دیکھتی ہیں صبر کرتے ہیں
 وہی ہم میں کہ اس غرض پر بھی پیار کرتے ہیں

ازل سے ہلو محبوب خدا کا عشق پر شایق

خدا کو یاد ہے جسکی اوسی کو یاد کرتے ہیں

تیر چہ بہ جملے گا کہیں نہ کہیں
 سہم جائے وہ نازنین نہ کہیں
 آنکہہ لڑ جائے گی کہیں نہ کہیں

عشق کرنا دلِ حزمین نہ کہیں
 نالے کرنا دلِ حزمین نہ کہیں
 کیا لے گا وہ مہ جبین نہ کہیں

سنتے ہیں قبر میں عذاب بھی ہے
 بدگمان ہیں وہ میرے مرتے وقت
 تیرے ارمان کے عوض ای شوخ
 نزع میں بھی ہے جستجو باقی
 غیر کے گھر نہ جا ابے دل نادان
 کل کے دن ہو گا جس پہ حشر بپا
 غیر آتا ہے عید ملنے کو
 جھوٹے وعدے بھی بس ہر تسکین کو
 سنتے سنتے رقیب کا احوال
 تیرے کشتون کا ویکہر انداز
 چشم بد و ور صحن میں نہ نکل
 اسے حنا وں کے ہاتھ لال نکر
 کوئے جانا میں دیر و کعبہ میں
 منہ پہ کچھ دل میں کچھ نہ ہو اسکے
 تن کے چل راہ میں نہ اسے زاہد
 نہیں آنکھوں میں تاب نظارہ
 ضعف کہتا ہے اس کے کوچہ میں
 اسے جنوں بھر میں ترے ہاتون
 دل گم گشتہ ڈھونڈتے میرا
 وصف ابرو کا ہنسنے لکھا ہے
 یہی معراج عاشقوں کی ہے

آسمان ہو تو زمین نہ کہیں
 منہ دکھاتی ہو جو عین نہ کہیں
 تیر ہو جائے دل نشین نہ کہیں
 پتلیاں پھر گئیں کہیں نہ کہیں
 وہ مستکر بھی ہو وہین نہ کہیں
 تیرے کوچہ کی ہو زمین نہ کہیں
 ہو چھری زیر آستین نہ کہیں
 صاف کہہ دیجئے نہیں نہ کہیں
 آپ بن جائیں نکسچین نہ کہیں
 حور کہہ اٹھے آفرین نہ کہیں
 چاند دیکھے تری جبین نہ کہیں
 خون ہو جائے گا کہیں نہ کہیں
 دل مرا گم ہوا کہیں نہ کہیں
 ہو عددو میرا ہمنشین نہ کہیں
 کوستی ہو تجھے زمین نہ کہیں
 آئے وقت واپسین نہ کہیں
 بیٹھ جائے گا دل کہیں نہ کہیں
 میرا دامن ہو آستین نہ کہیں
 کہل پڑے زلف عنبرین نہ کہیں
 آج خنجر چلا کہیں نہ کہیں
 تیرے در سے ہے جبین نہ کہیں

<p>خون اچھلکر ہمارا سبے قاتل زلزلے پر ہاتھ نہ ڈال اسے ول وصل میں تو سنبھل کے چٹیل بیکھر رہا ہے غیر سنے تم کو سن کے شکوے مری رقیبوں سے سچ بتاتا کہ راز کی باتیں شہر کے دن بھی داؤد جھنڈے دیکھ کر تیرے عارض و گیسو</p>	<p>سو ترا نقشہ حبیبین نہ کہین ہو یہی مارا ستین نہ کہین روٹھ جائے وہ نازنین نہ کہین پھر خطا دار ہوں ہمیں نہ کہین اگیا ہوا نہیں یقین نہ کہین تو نے منصور سو کہین نہ کہین کیا عجب ہو وہی سین نہ کہین لڑ مرین آج کفر و دین نہ کہین</p>
<p>تیری فکر بلند سے شتائیت عرش بن جائے یہ زمین نہ کہین</p>	
<p>لوگ جبر و سخت سوئے شاہِ عرب جاتے ہیں وہ رہ جاتی ہے جب بے ادبی الفت کی ہم لحد میں جوڑاتے ہیں وہ آتے ہیں سول لیس لی غیور کی سید کی مدنی یہ تو کہئے کہ وہاں وصل ہو کس مہر و کا ہائے مین دیکھ کے اون لوگوں کو رو دیتا ہوں</p>	<p>ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم دیکھتے گب جاتے ہیں راہ میں ہم زسرا پائے ادب جاتے ہیں سن کے کہتے ہیں ملک ہم بھی تاب جاتے ہیں بار عصیان ہو حیف شہر میں دب جاتے ہیں آپ بن ہٹن کے جو عواجل شب جاتے ہیں جانیوالے تری دور بار میں جب جاتے ہیں</p>
<p>لوگ جب پرچتے ہیں کب ہے ارادہ شتائیت ہم یہ کہتے ہیں ابھی ہو جو طلب جاتے ہیں</p>	
<p>مری بیکسی کا بیان ہو کیا مرا حال کس پر عیان نہیں وہ تھنا ہوں جس میں اثر نہیں وہ شر ہوں جس کا نشان نہیں مجھے سوز و غم نے جلا دیا مرا نام کو بھی نشان نہیں</p>	

وہ شر رہوں جس میں چمک نہیں وہ ہوں آگ جسمیں جو ان نہیں
وہ زخمہ جو روح ہوں میں مہم تن اسیر بلا ہوں میں
تجھے کیا بتاؤں میں چارہ گر کہ کہاں ہے ورو کہاں نہیں
وہ دل ظلم شہ بار ہوں میں وہ سہی خانہ خراب ہوں میں
مرنام تو ہے نشان نہیں جو ہوں میں تو میل مکان نہیں
میں ادھر سے پھر ادھر آؤں کیوں میں حرم سے دیکھ جاؤں کیوں
جو وہاں گیا وہ یہاں نہیں جو یہاں گیا وہ وہاں نہیں
یہ ہے فرق اصل میں نقل میں یہ ہے فرق آب میں عکس میں
کہ زبان ہے منہ میں جن کے فقط اس کے منہ میں زبان نہیں
جو ہے مبتلائے غم و بلا وہ یہی ہے شلیق بے نوا
وہ ہے آدمی بھی کچھ آدمی جو اسیر زلف تباہ نہیں

آج وہ منہ سے نقاب اپنا اٹھا دیتے ہیں
چارہ گر کیوں تجھے لالا کے دوا دیتے ہیں
اپنا سا مجھ کو جو اک پل میں بنا دیتے ہیں
ہاتھ سے اوس بت کافر کو بتا دیتے ہیں
ہم تو دن رات ترے حق میں دعا دیتے ہیں
یوں ہی ہم اپنے محبوب کو سزا دیتے ہیں
نقش پاخود تری شوخی کا پتا دیتے ہیں
لب سے لب سیدہ سے سیدہ وہ ملا دیتے ہیں
دلین انکھو نین انہیں رہنہ کو حسا دیتے ہیں

عاشق و شہوان بخش سنا دیتے ہیں
نہیں مکن کہ شفا پائے مریض الفت
میں تو عاشق ہوں تصدیق ہوں فدا ہوں اپنے
پوچھتا ہے جو کوئی ہم سو کہ ہو کس پندا
کو ستا ہے تو اگر کوس پر اسے جان جہاں
کہہ رہا ہے سر محفل بہن دولت دے کر
راہ میں رنگ طبیعت کا کہیں چپتا ہے
کیون نہ ہوں صل میں سب بھر کھدے کافر
کبھی بھولے سے جاتے ہیں ہمارے گھر وہ

کہہ ہنسنا تے میں مجھے گاہرولا دیتے ہیں
اس لئے آئینہ دل کو جہلا دیتے ہیں
کشتہ ناز کو ٹھوکر سے جہلا دیتے ہیں
جس گہڑی سینہ و سینہ وہ ملا دیتے ہیں
اون کے خدام تو مرو و نکو جہلا دیتے ہیں
جو تری بگڑی ہوئی بات بنا دیتے ہیں
مرد جو کہتے ہیں وہ کر کے دکھا دیتے ہیں

چلبلی اون کی طبیعت ہے زالا انداز
جلوہ جل و علی اس میں نظر آتا ہے
اون کے گھنگرو کی ہے آوازیں اعجاز مسیح
لطف ہو دم چو نکھل جائے ہمارا شایق
غوث اعظم کی ثنا کیا ہو پہلا ہم سے بیان
اون پہ قربان تو کر جان و جگر اے شایق
بولنا اور نہ کرنا یہ کوئی بات نہیں

اپنے مرشد پہ پہلا کیوں نہ ہوں قربان شایق
یہ وہ آقا ہیں کہ اللہ سے ملا دیتے ہیں

آج کچھ رنگ قیامت کا عیان ہے کہ نہیں
وہن تنگ میں کیا تیرے زبان ہے کہ نہیں
دیکھو تو اس تن بجان میں جان ہے کہ نہیں
غور سے سوچ یہ اللہ کا مکان ہے کہ نہیں
دل یہ بولا کہ مہ و نور کا قرآن ہے کہ نہیں
بیچ کہو وہ مرے آہو کا دھوان ہے کہ نہیں
کیا مکان آپ کا یہ رشک جنان ہے کہ نہیں
مجھے کچھ بھی نہیں الفت کا گمان ہے کہ نہیں

بام پر جلوہ فزا جان جہان ہے کہ نہیں
نوجو و تیا نہیں میرے سوالوں کا جواب
ہنس کے قاتل نے پس قتل رقیبوں سے کہا
وہا نہ تو خانہ دل ہائے مسلمان ہو کر
جام سے منہ سے لگایا جو میرے مرو نے
آسمان جس کو کہا کرتی ہے ساری مخلوق
آپ کیا رشک وہ حور نہیں ہیں صاحب
عشق پورا جو نہیں آپ سے مجھ کو نہ سہی

کہدے انصاف سے سب اہل زبان ای شایق
مائل اوستا و کن فخر زبان ہے کہ نہیں

نظر سے حق کے نظر ہم ملائے بیٹھے ہیں
ویر رسول پہ بستر لگائے بیٹھے ہیں

بتوں کی وید سے کیا لطف اٹھائے بیٹھے ہیں
نہ کیوں ہو فخر مجھے عاشقان مولا پر

ہمارے آنکھوں میں خود وہ سمائے بیٹھے ہیں
وہ گورے ہاتھوں سے جو بن بیٹھے ہیں
وہ آج گیسو میں منہ چھپائے بیٹھے ہیں
وہ پان کھانے کے نیاز نگ لائے بیٹھے ہیں
وہ جب ہاتھوں کو چھندی لگائے بیٹھے ہیں
لبو نیپہ اپنے وہ سسی لگائے بیٹھے ہیں
کبھی نہ مانینگے وہ ہٹ پہ آئے بیٹھے ہیں

کسی کا ہکو ہو کیا خوف ڈر ہیں کس کا
سنجھل کے وصل میں ناوان تو کیجو دست دراز
نہ کیوں جہان میں اندھیرا صورت ظلمات
شفق کا رنگ نہ پھیکا ہو کیوں مقابل میں
ہزار و خون ہوئے جاتے ہیں غریبوں کے
نہ کیوں ہوا غلستان میں دلپالہ کے
شب وصال میں ایدل مینتین کب تک

نہ کیوں رقیبوں کے دل پر الم ہوا و شایق
وہ تیرے شانہ سے شانہ ملائے کیجئے ہیں

ایک اک داغ ہوا رشک گلستان دلیں
جنس دارین جو چھو تو ہے ارزان دلیں
کچھ تو شرماؤں نظر باز پر ارمان دلیں
سنہ پہ ہے صبح وطن شام غریبان دلیں
منہ پہ شرمندہ کوئی کوئی پشیمان دلیں
آگ تالو میں لگی شمع کے اوریان دلیں
کفر و دین سے نہ کھلا سر جو پہنان دلیں
ان کے ہمراہ خدائی کا ہے سامان دلیں
کوئی آنکھوں میں سلیمان کوئی یان دلیں
یاد کر دین ہلا کیا در و ندان دلیں

ہے جو تو جلوہ فگن ام گل خندان دلیں
اس مکان میں تو فقط وصل کا سوا ہی گران
دیدہ وہ دل کہ دورا ہی میں یہی رہتے ہیں
آشنائی کا تو اس عہد میں دیکھا ہے پرنگ
حسن و لحواہ جو ڈھونڈا تو دوا کو نہ ملا
سب پہ روشن ہو جو کچھ فرق مجھ میں اس میں
دونوں ہاتھوں میں سنبھلتے نہیں مست مولا
حق ہی کہتے ہیں جو سب ساتھ ہو دو لہا کو رات
اس گلستان سے چلے جا تو بن خالی دامن
دودہ کا دودہ ہے اور پانی کا پانی آخر

وہ تو اک آپ کا دیوانہ ہے بھولا بھالا
آپ کیا سمجھے ہیں شایق کو مرجان دل میں

<p>نیر نظر جگر میں کسی نوجوان کے ہیں اوس بت کی مانگ کی توجہ کی پہلے ذرا محفل میں دیکھ کر مجھے بولے یہ تازہ سے ہم عاصیوں کے سامنے اسے واعظ زمان کیا باز زلف سے کمر اوں کی لچکتی ہے لہذا اب تو جلوہ دکھا نزع میں ہمیں کیا پوچھتے ہو خانہ بدشون کا حاصل تم وعدے کے سچے آپ ہی نکلے جہان میں باطن میں وہ قریب رگہ جان سے ہے مگر</p>	<p>قربان ازل سے اک تبارہ یگانہ کے ہیں جلوے تمام اسمیں عیان کبکشان کے ہیں دیکھو خبر تو لویہ کدہراور کہان کے ہیں دورخ کے تذکرے کہیں قابل بیان کے ہیں ہم بھی تو دیکھیں ایسے وہاں کہان کے ہیں وم میں یہاں کو اور کوئی تم نہیں ان کے ہیں قابل نشان کو میں نہ تو لائق مسکان کے ہیں ہاں ہاں حضور ہم ہی تو بھوٹے زبان کے ہیں ظاہر میں ہم ادھر وہ ادھر لامکان کے ہیں</p>
<p>قربان اونپہ کیوں نہ ہوں شایق خرم سروار جو کے خور و ملک انس و جان کے ہیں</p>	
<p>حسینان جہان بھی کس قدر پیدا کرتے ہیں اوتار می ہو ہو تصویر میرے جان عالم کی لگاتار آ رہی ہیں جھلیان کیوں انکی فرشت میں کیا آبا و کن کن محنتوں سے خانہ دل کو عجب انصاف ہے صاحب جتنا کر غیر کی الفت کہوں کیا ان پوچھتی ہیں بس اتنا ہی کافی ہے وزرا تو دھم فرماؤ شب و صلاؤں کی حالت پر بیچا تا نزع کی تکلیف سے ہم کو خدا و ندا نہ لا تو دین شک ہرگز چلا چل حکم مرشد پر عزل اوستاد کو آگے لئے جانا ہوں سب دیکھیں</p>	<p>جنہیں دیکھا وہ نہیں کے ظلم کی فریاد کرتے ہیں عجب کچھ دستکاری مانی وہ پڑا کرتے ہیں مرے وہ ہو لے والے مجھے کیا یاد کرتے ہیں یہ کافر بت اوسو دم بھر میں کیوں پڑا کرتے ہیں مجھے ناشاد کرتے ہیں اوسو دشا کرتے ہیں تم ایجاد میں ہر دم ستم احباب کرتے ہیں سکتے لوٹتے ہیں عائن پڑی فریاد کرتے ہیں تری بندی میں اور کھنڈو ہیشہ یاد کرتے ہیں کلام حق سمجھ اوسکو جو وہ ارشاد کرتے ہیں وہ اسکو چاک کرتی ہیں کہ اسپر صا کرتے ہیں</p>

فتار قبر سے کیا خوف تجھکو مشایق خستہ
تو ہی جن کے مرید و نمین وہی ادا کرتے ہیں

آپ ہی اپنے گرفتار بلا رہتے ہیں
دشت پر خار میں بھی برسہا پار رہتے ہیں
اس میں کیا آئینہ روماء لقار رہتے ہیں
ہم فدا و نہ تو وہ ہم سے خفا رہتے ہیں
صدقے اس شاہ پہ جو صبح و سار رہتے ہیں
کیون ترے ہاتھ میں یہ درد خوار رہتے ہیں
غوث اعظم پہ شب و روز فدا رہتے ہیں
سر جھکائے ہوئے سب اہل صفا رہتے ہیں
جبکہ دل میں مرے وہ جلوہ فزا رہتے ہیں

روز و شب زلف مسلسل پہ فدا رہتے ہیں
آجکل جوش جنون نے یہ نکالے پاؤں
بن گیا برج قمر صاف مرا شیشہ دل
ڈھنگ الہت کی میں دنیا سوز لے اون کے
کیا اسی نور کے ذرے ہیں یہ ماہ و خورشید
ایک دن دست درازی کی سزا پائی گئے
زا و عقبی نہیں کچھ پاس بس ایک اسکے سوا
جب سے ارشاد سنا ہے قدمی ہذا کا
سجول جاتا ہوں میں خود آپ کو کیا غیر کا وصل

بخش تو اون کے لصدق سے مشایق کو
بندگی میں جو ترے پشت و تار رہتے ہیں

لصدق انہ ہم اے ذوالجلال ہوتے ہیں
ہمارے نام پہ وہ لال لال ہوتے ہیں
ہزاروں خون ہزاروں حلال ہوتے ہیں
جو مثل نقش قدم پاؤں سال ہوتے ہیں
جہان کہ وصف خط و زلف و خال ہوتے ہیں
جو عاشق آپ کے تازک خیال ہوتے ہیں
پسینہ پونچ بہت احتمال ہوتے ہیں
اوا و ناز میں جو بے مشاں ہوتے ہیں

وہ خوش حال کہ جو خوش حال ہوتے ہیں
عدو سے روز قرار وصال ہوتے ہیں
وہ گورے ہاتھ حنا سے جو لال ہوتے ہیں
نصیب میں ہر انہیں کی تنہا رہی پاؤں
بڑھے گی رات وہاں روز مختصر ہوگا
کہ کو آپ کی دین گئے نہ بال سے تشبیہ
کہیں گئے تھے نہ تم خیر میں بنے مان لیا
وہی حسین ہے مالک مری دل و جان کے

ہمیں تو ناز ہے رحمت پہ کیا جواب کا ڈر
کسی کو دیکھ نہ اسے دل کبھی حقارت سے
کہو تو شوخیانِ اُنیگی کس طرح اون میں
ہمارے حلقِ چنجر نہ پہرسکا اون سے
یہ گردشِ آپکے آنکھوں کی تارِ یازد ہوئی
ہزار صاف ہوں شیشے صفائی قلب کہاں
نزاکت اتنی ہوئی وقت وید غرقِ عرق
جدھر کو دیکھتے ہیں آپ ہی کو دیکھتے ہیں
مرے جو خواب میں ہم آپ کیوں سوئے مضطر
جو غصہ ہوتے ہو تم - ہر کوئی ڈرتا ہے
فلک کے ٹکڑے گردن تیرا سے کیوں کر
نہیں ہے بار مرے دل کو تیرے خال کا عشق
میں ان حسینوں کی دورنگی سے ہوں تنگ ایدل
نیال زلف پریشان سے دل محط ہے

لحد میں ہونے دو جو کچھ سوال ہوتے ہیں
انہیں غریبوں میں ہل کمال ہوتے ہیں
ابھی تو نامِ خدا بارہ سال ہوتے ہیں
دو نزاکت جانانِ حلال ہوتے ہیں
ہوا اشارہ پاؤں کے غزال ہوتے ہیں
کہیں یہ مہسرجامِ سفال ہوتے ہیں
وہ آج بارِ قطر سے نڈھال ہوتے ہیں
کبھی ہم سیٹھے بھی محوِ جلال ہوتے ہیں
اٹھو بھی جانے دو ہم و خیال ہوتے ہیں
تہا ری آنکھ کے ڈور تو بھی لال ہوتے ہیں
یہ مہر و ماہ تو گردن کی ڈھال ہوتے ہیں
و بال کبہ کہیں کیا ہلال ہوتے ہیں
خفا گڑھی میں گڑھی میں بجالی ہوتے ہیں
اس ایک شیشے میں اکھون پئی ہوتے ہیں

گیا گذشتہ طبیعت کا رنگ اور شائین

بہت ہی چلبے اشعارِ حال ہوتے ہیں

حسن پر نخوت کبھی زیبا نہیں
چپ ہوئے کیوں تذکرہ پر وصل کے
عشق کی بازی بہت دشوار ہے
سچ بتاؤ الفت اسی کا نام ہے
کچھ عجیب پیچیدگی الفت میں ہے

کیا زمانہ میں کوئی تم سا نہیں
کچھ تو فرما دیجئے بان یا نہیں
بہانی مجنون نے اسے جیتا نہیں
ہم تو مرتے ہیں تجھے پروا نہیں
رازِ حسن و عشق کا کھلتا نہیں

ساوگی اور وہ بھی اتنی ساوگی
 اشتیاق اسید ارمان آرزو
 موت سے بھی بڑگیا ہے انتظار
 اس ستانے سے تو بہتر ہے یہی
 کمسنی میں کہل اوزکا ویکہ کر
 میں تو میں مانگی فلک نے بھی پناہ
 ویکھے ویدہ تو دل کے چور کا
 کہتے ہیں وہ مجھ سے ذکر وصل پر
 کیا بڑی ہے عمر اے قاصد تری
 کس کے آگے اپنا دکھ جا کر کہوں
 کچھ سنسو بولو خدا کے واسطے
 آپ ہی کرتے ہیں وعدوں کو وفا
 روز گو ہوتا ہے خون آرزو
 اک مجھی پر کس لئے جو رجفا
 کیا پڑ ہائی الٹی پٹی غیسونے
 سب حسین ہوتے ہیں ظالم مر بجان
 ایسی ہی ہوتی ہے رسم دوستی
 خیر تو ہے کس لئے یوں سست ہو
 تھا غشی میں یار کے زانو پسر
 جھوٹ کہنے کو تو مرتے ہیں بہت
 اک نہ اک صدمہ ہے دنیا میں ضرور

ناک میں بھی نیم کا تین کا نہیں
 کیا کہوں ولین مرے کیا کیا نہیں
 ہائے رے قاصد ابھی آیا نہیں
 روز کی ہان ہان سے کہہ دیا نہیں
 کون ہے جو جان پر کہیلا نہیں
 کوئی ظلم اُس نے اٹھا رکھا نہیں
 کہہ رہا ہے ویدہ دانستہ نہیں
 پھر تو کہئے میں نے کچھ سمجھا نہیں
 میں یہ کہتا تھا ابھی آیا نہیں
 کوئی میرا چاہنے والا نہیں
 ایسے بیٹھے ہو دہن گویا نہیں
 سچ ہے اے حضرت کہ میں سچا نہیں
 تو نہ ڈرتے ہیں مراد عوٹے نہیں
 سیکڑوں عاشق میں میں تنہا نہیں
 بد گمان ہوں آپ سے ایسا نہیں
 تو بھی ظالم ہے مگر اوتنا نہیں
 یار میں تیرا ہوں تو مسیر نہیں
 کیا مزاج دشمنان اچھا نہیں
 آپ میں آنا بھی کچھ اچھا نہیں
 سچ جو پوچھو کوئی کبھی مٹا نہیں
 دل مہلا چنگا کبھی رہتا نہیں

<p>نزع مین وہ یوں تسلی دے گئے دل ابھی تھا کیا سوا کس نے لیا وعدہ اسے دل رات کو آئیکا ہے حلق پر چلباتی ہے اُلٹی چھری کیا الف پے نے پڑھاؤں آپ کو اپنا کیا ہے آج اُنے کل چلے غیر کی کچھ شکل نہیں بنتی اچھے غم نوک کے لیتے ہو کیوں منت ہو کیوں</p>	<p>کچھ تہاری جان کو دھوکا نہیں ہاتھ ملتا ہوں کہیں ملتا نہیں کیا قیامت کا ہے دن ڈھلتا نہیں یوں نگہ کو پہیرنا اچھا نہیں کہتے ہو ہر بات پر سمجھا نہیں زندگی و روز کی ہے یا خبین اگر ترا منہ بیچ میں رہتا نہیں آپ سا بیشک کوئی بانکا نہیں</p>
<p>جوش پر شایق کے ہے طبع رسا فیض مروان خدار کہتا نہیں</p>	
<p>جو بانگی ادا مین ہن تری جلوہ گری مین بیہوش کیا اوس نے تو اک جلوہ گر مین غم نے ترے چالاک ہوئے فتنہ گر مین بی وقت بجا وین کہیں اختیار نہ گھڑیا ل کہتے مین کہ دودل عاشق نہ ملا ہو پہر کہنے اچی حساب و چلو ناز و اسے لہ کی قدرت یہ زمانہ کی دو رنگی نم بھی طلب بوسہ چمن اپنا بڑھا دو حو باغ جوانی نے دیا خسار ضعیفی لڑتے ہی نظر دل کی خبر سے ہوئے اکا گاہ تل تک تو مجھے کو سنتے تھے کہتے تھے درگور</p>	<p>یہ نازیہ انداز کہان حورو پر نی مین معلوم نہیں گذری ہے کیا بخر می مین آنکھیں ترے استاد ہن جاؤ نظر می مین کہیں شب وصل بھی سوئی گھڑی مین دھوکا ہے انہیں اپنی ہوٹوئی مسی مین قربان مین جی لاکھوں کو اس ایک اچی مین مین روتا ہوں ہنشتی مین شادی ہے غمی مین انکار کی عادت نہیں ہوتی ہے سخی مین گل ہونے کا دھوکا ہے چرخ سحری مین پے تار سے ڈھنگ کا اس نامہ بر می مین کیوں آج وہ شامل مین مری نوک گری مین</p>

<p>مرشد نے پلائی مجھے جب سوئے وحدت تم کہو لد و جوڑا مراد م گھٹنے لگا ہے جلتا ہے جگر شام و سحر روؤن نہ کیونکر گل کہاے ہیں وہ فرقت رخسار میں تیرے وان اوس نے جو سینہ پر رکھی غور کی تصویر میں بھی ہوں جفا پہنے میں استا و زمانہ انداز نیا ناز نیا حیا ل نرالی</p>	<p>دنیا کی خبر کہنے لگا بے خبری میں ملتا ہے مزا مجھ کو تو آشفتمہ سری میں سوزش کی دوا ملتی ہے آنکھوں کی تری میں تشبیہ تن زار ہے پھولوں کی جھڑی میں یان اور ترقی ہوئی درد جگری میں یکتا وہ سنگمر ہے جو بیداد گری میں میں نے نہیں دیکھا یہ چلن اور کسی میں</p>
<p>کیا قدر نہ ہوگی ترے اشعار کی شایق جگمگت شعر اکا ہے بہت بارہ دری میں</p>	
<p>کسی طفل برہمن سے پھر اپنا دل لگا تو ہیں تصور میں کسی رشک پری کو جب بلا تو ہیں گھٹا چھاتی ہر غم کی یاس جب ہوتی چھوٹ سی ہمارے ولین رہو سے تمہیں کیوں ہو حساب شفاعت کا نشان آگے تو رحمت ہی لکھنا مرنے کا وقت ہی پیا راسمان ہو وقت خضنت ہی وہ اگر خواہیں انگلیں لڑاتے ہی میں چونکا اٹھا وہی تم ہو کہ دل لیکر میں آنکھیں بتاتے ہو ہو کس کی بے نیازی کا اثر نشانی حسینوں شکم کا تھا کبھی پردہ کفن کا ہے کبھی پردہ چلینگے حشر میں تن کر نہیں ڈر سنگ عصبان ہو نہ تھا وہ غیر کا گہوارہ تھا وان آپ ہاں سچ ہے</p>	<p>ابھی شرم رکھ کعبہ سے تجانہ کو جاتے ہیں ہم اپنی آنکھ کی پتلی کو بے پرکے اڑاتے ہیں امید دل یکہنٹی ہو کر لے وہ دن بھائی تے ہیں یہ وہ دل ہو خدا کو بھی اسی ولین چھپاتے ہیں خدا کو سامنے کس ہوم سے محشر میں جاتے ہیں ہمارا پاؤں پر سر ہے وہ ہاتھوں سے اٹھاتے ہیں تظر پہلے ہی کہتی تھی کہ جاوویں جگاتے ہیں وہی ہم ہیں کہ اسپر بھی تمہیں سمجھائے جاتے ہیں خدا کی شان روز حشر بھی تن تن کو جاتے ہیں جہان سے چپکے آئے تھی وہاں جھپک جاتے ہیں جو عاشق سرو قد کو کہیں ٹھوکر بھی ٹہاتے ہیں بس اب جانے بھی دیکھ کس لئے باتیں ملتے ہیں</p>

کسی سے دور ہو کر بھینس گئی آفت میں ای شایق
حقیقت تو یہی بگڑی ہوئی صورت بناتے ہیں

<p>مصیبت کو جو د لگی جانتے ہیں ہمیں خوب تکوا جی جانتے ہیں نظارہ تو تم کو نبی جانتے ہیں مدینہ کی اس کو گلی جانتے ہیں پڑے کل تو ہم بے کلی جانتے ہیں وہاں کے ولی کو غنی جانتے ہیں تو قسمت کا اوکو توہی جانتے ہیں تمہیں یوں تو حضرت پہنچا جانتے ہیں</p>	<p>مڑے عشق کے کچھ وہی جانتے ہیں چھپو لاکھ پر دوں میں پہچان لینگے خدا جانے باطن میں تم کون ٹھہرے ذکیون ولیہم اپنے صدقہ ہوں ہر دم جدائی میں تیری مصیبت ہے راحت گدائے مدینہ نہیں شاہ سے کم جسے دولت عشق احمد ہے حاصل جو کچھ ہم نے جانا ہے جانا وہی ہے</p>
---	--

یہ ادنیٰ سی ستاری اوسکی ہو شایق
بڑا تو ہے پر سب ولی جانتے ہیں

تری رحمت مری مشتاق میں عصیان پہ سائل ہوں
وہ اپنے فن میں کامل ہے میں اپنے فن میں کامل ہوں
وہ میرے دل کا دشمن ہے میں اپنے دل سے بیدل ہوں
وہ ہے قاتل کا قاتل اور میں بسل کا بسل ہوں
نثار رمز شخص کس ہوں وحدت پر مائل ہوں
مقابل وہ مرا ہے اوس کا میں مد مقابل ہوں
دل و عشی کا نغمہ ہے کہ میں زندان کے قابل ہوں
خیال زلف کہتا ہے کہ میں شکل سلاسل ہوں

ثبوت و نفی میں اثبات الاکامین قابل ہوں

کبھی ہے تیغ لاکھی ماسوا کا اپنے قاتل ہوں

ادھر بھی پھینک صدقہ حسن کامین اسکو قابل ہوں

گدائے کوئے الفت ہوں فقط بوسہ کا سائل ہوں

یہ قول آئینہ کا ہے بین صورت کے مقابل ہوں

تمہارا عکس کہتا ہے کہ میں آئینہ کا دل ہوں

فقیری میری خود کہتی ہے میں شامی میں شامل ہوں

تجھی سے مانگتا ہوں نہ کجگو یا رب میں وہ سائل ہوں

الہی بخشنا مجھکو کہ میں بخشش کے قابل ہوں

خطا وار و زمین داخل ہوں گنہگاروں میں شامل ہوں

خدا کا خاص منظر ہوں ظہور حق کا حامل ہوں

خدائی مجھ سے ظاہر ہے خدائی کا حاصل ہوں

بہار شاخ گلزار جہان ہے زندگی اپنی

خزان آٹے ہی اوڑجاؤں گامین شکل عنادل ہوں

ہے مجھ میں خاصیت پانی کی میں ہر اک سولتا ہوں

کہ ناقص ناقصون میں کامل نہیں اون سے کامل ہوں

وم آخر بھی قاتل پہیر کر منہ ذبح کرتا ہے

رہا محروم نظارہ میں وہ کجخت بسمل ہوں

تری صورت مرے دلین مری صورت تری دلین

متنگر تو مرا دل ہے ستمگر میں ترا دل ہوں

تری اٹھتی جوانی دیکھ کر دل بیٹھ جاتا ہے

بہار زندگی مین مین بھی مرجہا یا ہوا دل ہون
 ضعیفی مین یہ بالون کی سفیدی سب سے کہتی ہے
 سحر ہوتے ہی بچہ جاوگی مین بھی شمع محفل ہون
 ترے کشتون کے مدفن سے صدا آتی ہو سُن اوست
 کبھی دل تھا ترے عاشق کا اب مین خاک کا دل ہون
 طواف حُسن لیلی کر رہا ہے خاک ہو ہو کر
 غبارِ قیس کہتا ہے کہ مین بھی گردِ محل ہون
 جالِ پاکِ معشوقِ حقیقی کس طرح دیکھون
 خدا مین خود مین خود مین صورتِ پردہ ہون حایل ہون
 مجھی سے پوچھتے ہیں خضرِ رسم کو چہ الفت
 کہ راہِ عشق مین اے عاشق مین میرے منزل ہون
 جفا ظالم مین ہے میری وفا مظلوم مین صاحب
 کبھی مین شکلِ بسمل ہون کبھی مین تیغِ قاتل ہون
 کبھی تھا دوش پر مسکن کبھی فرش پر بستر
 کبھی مین میرے منزل تھا کبھی مین خاکِ منزل ہون
 نظر جس پر تری اوتھتی وہ بیٹھا تھا مگر دل کو
 ترے چلتے ہوئے جادو کا ظالم مین بھی قاتل ہون
 مرے دلین ترا جلوہ ہے مین تیری نظر مین ہون
 ہویدا مین ترے دل کا مین تیرا نگہِ قاتل ہون
 دکھا دو شکلِ جلدی نزع کی حالت ہے یا احمد
 سیجا جلد پہنچو اب سیجائی کے قاتل ہون

دین سے نہ خالی پہیرنا اے رحمت عالم
 تنہارے ورپہ آیا ہوں تنہارے در کا سائل ہوں
 خدا رکھے تجھے شایق تراوم بھی غنیمت ہے
 لیاقت تیری خود کہتی ہے میں ہر فن میں کامل ہوں

میں منظر عنایت پر دروگا رہوں
 وہ فرع ہو نگہ اصل ہی سو نکٹا رہوں
 شکل صفات ذات سو بین سبقت رہوں
 اُف رے انا کا جوش سزاوارد رہوں
 اب تک چمک کے کہنا ہو نہیں دلفگار ہوں
 میں نور شمع انجمن بزم یا رہوں
 صندیں مجھ میں جمع ہیں وہ نورنا رہوں
 میں صورت خزان کبھی فضل بہا رہوں
 مجھ میں ہے عشق اپنے پرین خود نثار ہوں
 اللہ کی خدائی کا وارودا رہوں

میں منظر حقیقت دیدار یار ہوں
 ہے مجھ میں راز حبلوہ اتنی انا کا نور
 یا داتا ہے وہ علم آگہی کا اندراج
 اللہ رے شان میری میں منصوبت ہونا
 روز است چمکی تھی قالو بلا کی تیغ
 میں وہ ہوں ہر جگہ ہے تجلی مری عیان
 مجھ میں تماشے جنت و دوزخ کو بین عیان
 بلبیل کبھی ہوں باغ کبھی پھول ہوں کبھی
 معشوق بھی ہوں عاشق تا شاہی ہو نہیں
 القصد خوب جانتا ہو نہیں جو کچھ کہ ہوں

شایق یہ آپ اور یہ دعویٰ خدا کی شان
 کہہ دو کہ اپنے کہنے سے خود نثار ہوں

اک خیال احمدی سے کتنے گھر آبا د ہیں
 مہین ابو خال نقطہ بین لوائے کہیں صا د ہیں
 جب برابر احمد و مداح کے اعداد ہیں
 مثل بو باغ جہان میں خانہ بربا د ہیں

سارے مشتاقوں کے دل یا تو ہی ہوا ہیں
 صورت حضرت میں انداز کلام اللہ ہے
 ساتھ مجھ کو مصطفیٰ کے حشر میں رکھنا خدا
 اے گل باغ رسالت کچھ تو فرماؤ کرم

<p>مرحبا اہلّا وسہلّا اے خیال مصطفیٰ مصحفِ نوح یا وہ ہے ہکونہی کا قسب میں کہینچلے کوئی شنبیہ یار ویکھون تو سہی جلد پہنچا دے مدینہ میں رسول اللہ کے پاس میرے یہ اشعار گر مقبول ہوئے دوستو الغیثا اے سرورِ عالم خدا کے واسطے جس نے دیکھا طائرِ ول چھنس گیا اسکا وہیں وصل سے ہوا پکے کوئی کوئی قربت سے خوش اوں کو جب ہم یا کرتے ہیں یہاں صبح و سہا آپ کی است میں ہیں ہم اے شہنشاہِ ام</p>	<p>شا و تجھ سے ہجر میں اپنے دل ناشاد میں اے نکیر و تم کو بس دو تین فقرے یا د میں یوں تو کہنے کو بہت سے مانی و ہنرا د میں کیا ہمیں اے ہجر جانان قابلِ سیداد میں مغفرت کے واسطے کافی یہی استاد میں اب غریبوں پر کرم ہو طالبِ امداد میں آپ کے گیسو بھی یا حضرت نے صیا د میں ہم غریبِ آفت کے مارے ہجری میں شا د میں اس لئے کہتے ہیں ہم بھی مصطفیٰ کی یا د میں اور غلاموں میں ہیں اوں کو خوشنوداد میں</p>
---	---

نعت کا باعث ہے یہ کہتی ہو جو مخلوق سب
 حضرت شایق بھی کیا کہنا بڑے استاد ہے

رویف واو

<p>یاس کہتی ہے مجھے ٹھوکرین بھی کھانے دو دم رخصت یہ مدینہ میں کہون گا رو کر سن لیا ہے کہ دم نزع بنی آتے ہیں تہرا احمد میں ہیں مضطر جگر و دل و دونوں پیچ کھلجائیں گے محشر میں سیہ کار و نکلے یہی جنت یہی فردوس یہی باغِ ارم</p>	<p>شوق کہتا ہے مدینہ کو چلے جانے دو زائر و چھوڑ دو جھک کوہین رہ جانے دو پیشوائی کے لئے دم کو نکل جانے دو مرے سینہ میں رہا کرتے ہیں دیوانے دو زلف احمد کو ذرا آج تو بل کھانے دو طائرِ ول کو مدینہ کی ہو اکھانے دو</p>
---	---

<p>زار و یا مدینہ نہ دلاؤ مجھ کو دیکھ کر شان نبی لے کے بلائیں یہ کہوں سر کے بل جاؤں گا روضہ پہ تصدق ہونے روضہ پہ رونے سے رو کو نہ مدینہ والو جسپہ شیدا ہے خدا میں بھی ہوں اور کائنات کعبتہ اللہ کو سب لو کہیں گے واللہ پھاڑ کر اپنا کفن قبر میں اوٹھ بیٹھوں گا</p>	<p>ٹہرو ٹہرو مرے دل کو تو سنبھل جائے دو حشر والو مجھے وامن سے لپٹ جانے دو مرے آقا کو مجھے یا تو نسر مانے دو ابراہیم ہوا آیا ہے برس جانے دو ایک ہے شمع خدا و سپہ میں پروانے دو اون کی صورت تو ذرا ولین نظر آنے دو لاکے تصویر نبی مجھ کو تو دکھلانے دو</p>
<p>مین نکیرین سے مرقدین کہو گا نشانی ٹہرو ٹہرو مرے سرکار کو آ جانے دو</p>	
<p>جان و دل نظر ہے یہ اے شہ بطحی لے لو ول تو میں وے ہی چکا نام تمہارا سنگر جان و ایمان و دل و خرد ہو شش و رضا حشر میں اون سے یہ کہتی ہے شفاعت اون کی یہ لو مرقدین وہ آتے ہیں چھڑانے حضرت گر مئی حشر یہ کہتی ہے گنہگاروں سے سر مہ آنکھوں میں لگائیں گے غلامان نبی جلوہ بے پروہ دکھا کر مجھے بے خو کر دو عشق احمد میں مجھے آرزو مرنے کی ہے سیدائین میں بخشش کو ملا ملک و درو</p>	<p>ہم غریبوں کا بھی دربار میں مجرا لے لو جلوہ دکھلا کے مرجان بھی مولیٰ لے لو مری کیا چیز ہے سب کچھ ہے تمہارا لے لو یا بنی سارے گنہگاروں کا ذمہ لے لو اے نکیرین خدا و م تو خدائے لے لو دور و سرکار کے وامن کا سہارا لے لو زار و چلتے ہوئے خاک مدینہ لے لو مرے بھی ہوش ذرا صورت موسیٰ لے لو اے مسیحا مرے جینے کی تمنا لے لو پھاڑ کر وامن محشر ہی کا پروہ لے لو</p>
<p>نقد و ل بیچ کر بازار جہان میں شائق ذلف احمد کا جو لینا ہو تو سودا لے لو</p>	

ہم شفیع المذنبین کے در پہن جاتے چلو
راہ میں دیوار در سے سر کو ٹکراتے چلو
خود کو تم کہو تے چلو اور یار کی پاتے چلو
ورنہ کہتے ہیں گنہ محشر میں گہرا تے چلو
حضرت دل رہنا ہو راہ سب تے چلو
کہتی ہے ہمت جو کچھ ہو ٹھو کرین کہا تے چلو
دور جب تک ہیں دل مضطر کو پہلا تے چلو
ڈر نہیں ہے میل و نہ تم بھی اترا تے چلو

اے گنہگار ورنہ تم رستہ میں گہرا تے چلو
جائیکا ہرگز نہ یہ سو واسے گیسوئے رسول
وصل جانا ہے اگر منظور تم کو ریت میں
یا نبی ہم آپکے الطاف پر ہیں سبے خطر
منزل عشق نبی ہے سخت طے ہو کس طرح
نا توازی کہہ رہی ہے دور ہے کوئی رسول
اک نہ اک نہ ہم بھی جائینگے مدینہ میں ضرور
حشر میں کہتی ہے حمت ہم گنہگار و نسو یوں

کتبک اے شایق رہو گئے مصطفیٰ سو دور دور
اب مدینہ کی طرف سب لوگ جاتے ہیں چلو

منصور کے لب ہوں تو انا الحق کی صدا ہو
عشاق کے دل میں صفت قبلہ نا ہو
ہو نہ تو نیہ بھی غل ہو جو دم تن سے جدا ہو
مختار ہو تم ہم کو بھی چاہو کہ نہ چاہو
چھوٹا سا جب اک آئینہ پہلو میں لگا ہو
ہرگز متوجہ نہ او ہر با و صبا ہو
پتلی کے عوض یار کا نقش کف پا ہو
تم نام خدا جان خدا شان خدا ہو
زاہد بھی تکیں منہ تو قیامت میں مزا ہو
تجوئز نہ میرے لئے فرقت کی سزا ہو
دنیا ہی بگڑ جائے مگر تم نہ خفا ہو

کہوے جو خودی اپنی تو بندہ بھی خدا ہو
رخ اسکا ہمیشہ ہی رہے سوئے محمد
اے صل علی لیجئے خبر پیارے محمد
ہم چاہتے ہیں تجھ کو دل و جان سے بڑ بکر
کیون عکس رخ پاک کو ہم صاف نہ دیکھیں
رہتے دے مری خاک کو طیبہ کی گلی میں
اس طرح مری آنکھ میں بینائی ہو پیدا
کہہ دوں گا مدینہ میں سر عجز کو رکھ کر
ہم عاصیوں پہ اتنی ہوا اللہ کی رحمت
جو چاہو سزا و مجھے تم سامنے اپنے
رسوائی ہو اور جان چلی جائے بلا سے

عاشق ہوں فقیرانہ بسر کرتا ہوں اپنی منطور ہے ہم مروہ دلون کو جو جہلانا ملتا ہے معیبت میں محبت کا مزا بھی ہر ایک میں کیون اسکی بھی صورت نظر آئے دنیا میں نہیں کوئی مرا چاہنے والا	کچھ حسن کا صدقہ مرے وانا کا پہلا ہو اے پیارے پیہر تیری آہٹ کی صدا ہو سوزش مری بڑھتی رہے اور درد سوا ہو جو شکل بقصور مری آنکھوں میں رہا ہو گو نا کہہ بڑا ہوں مرا آقا مجھے چاہا ہو
---	--

میزان کا وغدغہ ہے حشر میں شایق
کیا ڈرتے پلہ پہ جو محبوب خدا ہو

سرور عالم سید آدم نور تجلا تمہیں تو ہو مہر رسالت ماہ شفاعت منظر رحمت شان غایت بیر غرقان فقر کے سلطان گلبن ایمان فانی پروان خلق میں اجداد کے مقصد سیف تہند نور مقبیل نور خدا ہو جان خدا ہو شان خدا صورت والے سب سوز والے اللہ والے ہوتا والے ولکے تنکین سترنگوین رازندوین جہر تمکین خلق میں کامل خیر قبائل نور شامل جمع فضائل ناز تہباری پیاری پیاری ڈھنگ تہباری چھی ساری	وحد کو تم راز سحر محرم حق کو تمنا تمہیں تو ہو منظر وحدت مصدقہ کثرت فرج کبریٰ تمہیں تو ہو رحمت رحمان کو ہو دربان رشک سوا تمہیں تو ہو سب کے سید نام محمد صورت طہ تمہیں تو ہو شوق ادا ہو ماہ لقا ہو بانگے آقا تمہیں تو ہو گیسو کا لے کملی والے ساکن بطحی تمہیں تو ہو شان تحسین نام یسین جان والے تمہیں تو ہو حق سے واصل سب کو شامل نور الا تمہیں تو ہو ولکے سہارے آنکھ کے تارے ہو ہا تمہیں تو ہو
--	---

ہاں بان شایق ہے تالائق کرو ولایت میں ہنراتیق
تم ہو سابق تم ہو فائق سب سے اعلیٰ تمہیں تو ہو

قلب میں جس کے ہو وصل کبریٰ کی آرزو چشم مست احمدی نے جیسے متوالا کیا بعد برباوی کے بھی عشق نبی جانا نہیں	وہ کرے عشق محمد مصطفیٰ کی آرزو صوفیو دل سے گئی سب اتفاق کی آرزو خاک ہو کر دلیں رکھتے ہو صبا کی آرزو
---	---

جان آنکھوں سے نہ نکلے کیون ہمارے ایجناب
 طور کا مہر مہ تہمین کو ہو مبارک زاہد و
 ہو گئی واجب شفاعت ہر چہ عاصی بنو
 مجھے عاشق کا بھی کیا رتبہ ہے اللہ وغنی
 وہ ازل میں لطف یکجائی وہ وحدت کا سما
 مال و دولت کی تمنا زیت تک ہے دوستو
 موت کیا ہے وصل ہے الموت خبر یاد رکھ
 اپنے افعال و صفات ایسے فنا کر یا رہیں
 بھول جا خود کو اگر منظور ہے وصل خدا
 عبدیت کا کیون نہ ہم اقرار کرتے صاف صفا
 کیون نہ مانگوں آپ سے یا مصطفیٰ اپنی مراد

اس میں ہے دیدار محبوب خدا کی آرزو
 ہم کو ہے اپنے نبی کی خاک پا کی آرزو
 کیا عطا کا رنگ لائی ہے خطا کی آرزو
 دلیں خالق کے ہے میرے دلربا کی آرزو
 ہے سناقی انتہا میں ابتداء کی آرزو
 قبر میں حسرت بنے گی اغنیاء کی آرزو
 اس فنا میں چپ کے بیٹھی ہے بقا کی آرزو
 شکل ہو ہو میں رہے انتا کی آرزو
 دیکھ بہال اپنے نبی ہے ماسوا کی آرزو
 تھی الست میں الہی کس بلا کی آرزو
 شاہ سے ہوتی ہے پوری ہر گدا کی آرزو

یا خدا و کہلاوے شایق کو مدینہ زلیت میں
 ساتھ لیجائے نہ شہر مصطفیٰ کی آرزو

کہدو گنا حشر میں بھی داو کے رو برو
 فضل محمدی کو نہ چھو نچینگے انبیاء
 طاق حرم ہوا ختم ابروئے مصطفیٰ
 بلواتے ہیں مدینہ میں حضرت ذرا بھر
 سر سبز کیجئے ہم کو کرم کی نگاہ سے
 پیاسا ہوں ایک جام او ہر سید خداک
 اتنی ہے آرزو مری اتنی ہے التجا
 سب روز حشر سامنے اللہ کے رہیں

عشر ہو میرے پیہر کے رو برو
 کیا اختروں کی روشنی میرے رو برو
 سجدے کرینگے ہم اسی خیر کے رو برو
 کہتا ہوں روزیہ دل مضطر کے رو برو
 جا کر کہیں گے گنبد اخضر کے رو برو
 چلاؤں گاہ ساقی کوثر کے رو برو
 دم نکلے میرا وضع اطہر کے رو برو
 میں تو رہوں کا شافع حشر کے رو برو

<p>ہے صاف و کوافت شکران مصطفیٰ شہر رسول پاک میں جاؤ نہیں کس طرح</p>	<p>آئینہ چہلنی ہا گیا نشتر کے رو برو تدبیر رو رہی ہے سحر کے رو برو</p>
<p>نشا ایق مدینہ جا میں تو یوں جب سالی ہو سرور کے رو برو ہو تو در سر کے رو برو</p>	
<p>دل میں اس طرح سے محبوب کا جلوہ دیکھو یا بنی حیرت ویدار کا نقشہ دیکھو جن نگاہوں سے کیا و لکو شکستہ دیکھو چاند و ٹکڑے ہوا حسن کا صدقہ دیکھو نور خالق سے ہے پُر نور وہ روضہ دیکھو دل ہے ٹوٹا ہوا پھوٹی ہوئی قسمت فوسا صدف نے بھی مرے پر پُر زونکالے صد شکر بند رہی ہے میری ناکامی اربان کی ہوا</p>	<p>بند ہوا نگہ تو کعبہ میں مدینہ دیکھو بن نہ جائے یہ سرا نگہوں کا پردہ دیکھو یا بنی تم انہیں نظروں سے ہمیشہ دیکھو لو مرے بانگے محمد کا اشارہ دیکھو حاجیو چلکے مدینہ میں بھی کعبہ دیکھو عجرا حمد میں مراحل شکستہ دیکھو وہ مدین کو چلا رنگ پریدہ دیکھو اڑ رہا ہے مرے تقدیر کا خانہ دیکھو</p>
<p>آتی ہی ہوگی مدینے سے سواری ٹھہرو ملک الموت فرا ویر تو رستہ دیکھو</p>	
<p>تسلی بخش اگر تیری نگاہ چارہ فرما ہو تصور میں اگر برق جمال روئے زیبا ہو اتہی سوز الفت کا اثر اتنا تو پیدا ہو کسی صورت سے پورا یا خدا قسمت کا لکھا ہو مجھے تم آئینہ خانے میں شکر دیکھتے کیا ہو اگر دل میں تنہا رہے سبزہ رخ کی تنہا ہو خدائی داز راز بے خودی بکرجو افشا ہو</p>	<p>برے سے جو برا ہو وہ ابھی اچھو سے اچھا ہو ہارا و اوئے دل جلوہ زار طور سینا ہو جگر بچکتا ہوا نگہ میں جگر ہی ہون دل و لبتا ہو مراوغ جبین اس شوخ کا نقش کف پا ہو مری حرمت اگر دیکھتے تو آئینہ کو سکتا ہو اسی غنچہ کے دامن میں ابھی اک باغ پیدا ہو جو پیدا تھا وہ پنہان ہو جو پنہان تھا وہ پیدا ہو</p>

اثر خون شہید ناز کا یارب کچھ ایسا ہو
 رہی جاتی ہو دل ہی دلیں کیوں گھٹ گھٹ آئی ہو
 سرے تمام جدائی کا یہ کیوں تر کا نہیں ہوتا
 وہاں ہر نیکے آہیں کیوں نہ نکلیں اور کی زنت میں
 نری تلواری کی زوری سے زخمیوں کے لئے ٹاکلین
 تسلی کچھ نہیں دے گا رنج سے دل شکستہ کی
 سمجھ کر جس کو تم رنگ خاں ملے ہو تلو و لے
 وعدہ سے کرتے ہو عہد وفا میری قسم کھا کر
 زبان تیغ طبا سے اگر قتل میں وہ قاتل
 کہہ نک ہوتی ہے یارب سانس ایسویں یہ کیوں ہو
 وہی عالم ہے اپنے صورت مروہ کا سینے میں
 خوشی ہے وعدہ فردا کی لیکن ایک کہہ لگا ہے
 ابھی سے شکوہ بد عہدے دشمن زبان پر ہے
 دل صد چاک کو شانہ بنالو مان لو کہنا
 بہنم کی ہوائیں گرم گرم آنے لگیں میہم
 تہا کے وحشیوں کی گریہی ہے گرم رقتاری
 وہاں سا اٹھ رہا ہے آج کیسا صحن گلشن میں
 خدا شاہد تمہارے وحشیوں کی سیر ہو جائے
 برس جائیں کسیدن چار چنبیٹ چشم گریان کے
 عروس نظم کو بخت زلیخا میں نے بخشا ہے

شنا کے بدلے وہ ظالم کف افسوس ملتا ہو
 ابھی وہ نرم دشمن سے چلے آئیں جو تم چا ہو
 اگر بیان سحر سے واسن شب کو نہ ٹانگا ہو
 کہ جس کجنت کا دل بہر گہری پھوڑا سا پکتا ہو
 عجیب کیا بسمل تیغ ادا اس طرح اچھا ہو
 گلے سے تم لگا لو تو کلیجہ ہاتھ بھر کا ہو
 کہیں ایسا نہ ہو وہ بھی راز خون شہنا ہو
 جو وہ بھی بد گمان میری طرح ہوتا پھر کیا ہو
 ابھی تیرے شہیدوں کا وہاں زخم گویا ہو
 کوئی خارقنا واسن دل سے نہ اوجھسا ہو
 چلو جاؤ بھی تم تو نام کے خالی مسیحا ہو
 کہیں شور قیامت بھی نہ میری دھکا دھڑکا ہو
 ابھی کیا کیا ہوا ہے اور ابھی دیکھو تو کیا ہو
 مرا دمہ اگر زلفون کا کوئی بال بیکا ہو
 سرے سوز نہانی کا اگر جنت میں چرچا ہو
 نہیں ممکن قیامت تک بھی اب سر نہ صحر ہو
 خبر لینا ذرا گلچین دل ہبل نہ جلتا ہو
 جسے کہتے ہیں میدان قیامت وہ بھی صحرا ہو
 مرا دمہ جواں کا رنگ صحبت پھر نہ چھپکا ہو
 سرے سر کیوں نہ اے شایق غن کوئی کا شہر ہو

خوشی سے جان وی ہے اس نے سوز بھرا دین

عجب کیا ہے چراغِ قبر بھی شایق کا ہنستا ہوا

ہے لبِ پراہ اور آنکھوں سے آنسو روان دیکھو

جدائی میں بری حالت ہے اسے غوثِ زمان دیکھو

کوئی ہے وجد میں اور کوئی ہے فریادِ وزاری میں

تم اپنے عاشقوں کی وہوم اور شور و فغان دیکھو

مجھے کب یاد فرماتے ہیں بغدا و محلے میں

چلا آتا ہے اب کے سال بھی اک کاروان دیکھو

چمکتا ہے ہر اک ذرہ میں غوثِ نورِ صمدانی

جہان دیکھو جد ہر دیکھو حسد ہر دیکھو جہان دیکھو

تپِ فرقت سے جلتا ہے دھواں دل سے نکلتا ہے

غضب کے صدمے سہتا ہے تنہا رابعِ خوان دیکھو

وگھا دو اپنی سورت اب نہ ترساؤ مجھے حضرت

سنو جان جہان اب اگئی ہو نٹوں پہ جان دیکھو

قدم جن کے لئے میں اولیا نے اپنے کا ندھو نہ

اب اون کی برج دیکھو اور شایق کی زبان دیکھو

خدا کی شان ہے محمدؐ منطفے دیکھو

مرید و خوف کیا ہے فکر کیا ہے تلوِ مشرکی

مرا دل ہو گیا مرہ خدا کے واسطے آقا

سیا ہی چھا گئی دل پر گناہوں سے پیشیاں ہوں

یہ کس نے جلوہٴ مقدم سے اپنے کرویا روشن

اور اون کی شان ہے لاریب محبوبِ خدا دیکھو

مد پر غوثِ اعظم ہے تنہا رابعِ پیشوا دیکھو

کہو تم قم با فونی پھر یہ زندہ ہو گیا دیکھو

صفائی اسکی ہو یہ آئینہ ہے آپ کا دیکھو

ہماری تیرہ مرقد میں او جالا ہو گیا دیکھو

<p>گنہگار و ندامت سے کہاں تک نہ چھپاؤ گے علامہ خواجہ صدیق کہلاتا ہوں یا مولا نہ کیوں آسان ہو دنیا کی ہر گناہ گناہوں میں</p>	<p>کسی محبوب کے تم و امن رحمت میں آ دیکھو میرے آقا کے آقا ہو مجھے بندہ بنا دیکھو مرا مرشد ہے فرزند علی مشکلاشا دیکھو</p>
<p>ملین اعمال شایق کے تو ہو گا حشر میں چرچا حجبت غوث کی تھی پلہ نیکی جہکا دیکھو</p>	
<p>مہندی ہاتھوں کو لگایا نہ کرو ہنسکے باتون میں اڑایا نہ کرو غیر کچھ اور ہی سمجھنے کے جناب ہو گا تاریک جہان آنکھوں میں قتل کو ایک تلافی بس ہے سامنے غیروں کے اموجان جہان لب اعلین ہمیں دکھلا کے حضور ایک دن روز جزا ہے دیکھو اپنا منہ دیکھتے ہو کیوں تن کر یا وہے وصل میں کہنا اون کا بیو قاسب ہیں حسینان جہان</p>	<p>خون عاشق کو بہایا نہ کرو برق پر برق گرایا نہ کرو جھکھو ہر وقت بلا یا نہ کرو منہ کو زلفوں میں چپایا نہ کرو تیوری اپنی چپڑا یا نہ کرو گالیان ہکوسنایا نہ کرو رات بھر خون رولایا نہ کرو دل کو عاشق کے جلایا نہ کرو ستم آئینہ پہ ڈھایا نہ کرو جھکھو لہستا یا نہ کرو اپنا دل اون سے لگایا نہ کرو</p>
<p>غوث اعظم کا ہے خام شایق اوس کو ہر وقت ڈرایا نہ کرو</p>	
<p>بسیرون زندگی آہوں پہر ہو قیامت میں جو احمد کا گدہ ہو انرا منہ تو ہے اسے جذب الفت</p>	<p>ترا جلوہ مرے پیش نظر ہو کہوں گا اس طرف بھی اک نظر ہو قدم حضرت کا ہوا و میرا سر ہو</p>

<p>انٹن یا رسول اللہ اغشا مدینہ میں بلا لیا محمد صبا کچھ لاشیم زلف احمد نہو تکین ہجرا حمدی میں صبا حالت مری حضرت سو کہنا</p>	<p>گنہگاروں سے کیا تم بے خبر ہو یہ باقی عمر میری دان بسر ہو معطر ہم غریبوں کا بھی گھر ہو ترقی پر مراد و جگر ہو مدینہ میں اگر تیرا گھر ہو</p>
<p>قیامت میں مزاج ہو گا شایق یہ بات خدا و دامن خیر البشر ہو</p>	<p>قیامت میں مزاج ہو گا شایق یہ بات خدا و دامن خیر البشر ہو</p>
<p>الہی گرم جب بازار محشر ہو تو ایسا ہو گنہگار ازل ہوں میرے محشر ہو تو ایسا ہو اوڑائی خاک کس نے اب نظر تیری نہیں پوٹ جو آنکھوں میں رکھو چپ کر رہے تازہ نظر خجائو سر سر ٹھوکرین کھائیں تمہاری راہ گذار میں تر تپا اوراد چلتا تیرے کوچہ میں پہنچ جائے چڑھے وہ نشہ وحدت نظر میں تو ہی تو آئے رہے حسرت نہ پھر چھکے عنایت اتنی ہوں بوسے گرے گرنار و زرخ پر تو برسے آب رحمت سا وہ تاریکی میں تربت کی چراغ طور خجائے تمہارے بر میں اے پیارے ہو جا میری دل کی بھی ترا جلوہ گہنائیں جیسے بجلی یا فلک پر مہ</p>	<p>کہیں سب میرے پوسخ کو کو داؤد ہو تو ایسا ہو سیدیلان ہو عصیان کا دفتر ہو تو ایسا ہو کسی کا دل الہی کیا مکدر ہو تو ایسا ہو تمہارا ناتوان کانٹو میں تلک ہو تو ایسا ہو مرے سر میں مرو پہلو میں مضطرب ہو تو ایسا ہو مرا دل میرے پہلو میں جو مضطرب ہو تو ایسا ہو مرے پیرستان ہو ٹوٹیں ساغر ہو تو ایسا ہو تیرا احسان ایجان میری سر پر ہو تو ایسا ہو کسی کا یا الہی دامن تر ہو تو ایسا ہو ہمارا داغ دل روشن ابھر کر ہو تو ایسا ہو خوش قسمت خوش طالع جو دلبر ہو تو ایسا ہو ہو پردہ میں تو ایسا ہو جو باہر ہو تو ایسا ہو</p>
<p>شراب عشق کا آئینہ اُس میں بھی اے شایق قیامت میں عطا کر جام کو تر ہو تو ایسا ہو</p>	<p>شراب عشق کا آئینہ اُس میں بھی اے شایق قیامت میں عطا کر جام کو تر ہو تو ایسا ہو</p>

تنبہارا عکس رخ میری جبین پر ہو تو ایسا ہو
اثر نامے کا میرے اوس کے دل پر ہو تو ایسا ہو
تنبہارے ناک کے نیچے نہ چھیدا ہے کیچے کر
نہ چھیرے نہ وہ کبھی اسکو نہ چھوئے کیچے کی اوس سے
اوس سے پر بھی لحد کی خاک کا وہ پانی کرتا ہے
تو نگر و دولت ویدار سے ہر دم ہے آئینہ
تری بلکون کو دیکھا جس نے غم کی چاؤنی چاؤنی
مری آنکھوں پر رکھ کر ہاتھ میروں چراتا ہے
گلے پر جب چلے خنجر گریبان لال ہو جائے
تری ترکان کی الفت میں ہوا ہوں سو کہہ کر کانا
رہے تو بن کے پتلی جائے تو مثل نظر جائے
جبین پر جو جبین اور لب پہ لب ہو دیدہ پر دیدہ
گلے پر تیغ رکھ کر لب سے قاتل یہ کہا
دکھایا قدم آدم آئینہ تو کھل گئیں آنکھیں
جدا ہرگز نہ ہو دوزخ کا رنگ وہ لائے
سلیمان کی نگین پر نور جیسے اسم اعظم کا
بلا میں اونٹ کے لے گرفتہ محشر اوسو دیکھ
مری آنکھیں ہوں یا دل ہو جگر ہو یا کہ پہلو ہو
لے چہرہ نبی کا مہر سے یاروئی یوسف سے
مجھ سے وہ لپٹ جاتے ہیں گہر کر شب و صلت

کہ میں سب دیکھ کر اچھا مقدر ہو تو ایسا ہو
کہ ترپے دیکھتے مضطرب سے غم ہو تو ایسا ہو
جو ناک ہو تو ایسا ہو جو نشتر ہو تو ایسا ہو
تراور ہو تو ایسا ہو مرا سر ہو تو ایسا ہو
شکر ہو تو ایسا ہو ستم گر ہو تو ایسا ہو
نصیب کا کوئی اپنے سکندر ہو تو ایسا ہو
جو نیزے ہو تو ایسے ہوں جو شکر ہو تو ایسا ہو
کوئی چور اس زمانہ میں ولاور ہو تو ایسا ہو
ترے خنجر میں اے سفاک جو ہر ہو تو ایسا ہو
کہ شکتا ہوں عدو کے دلین نشتر ہو تو ایسا ہو
مری آنکھوں میں اے پیارے ترا گہر ہو تو ایسا ہو
ترا منہ شام و صلت میرے منہ پر ہو تو ایسا ہو
کوئی گزشتہ جان اللہ اکبر ہو تو ایسا ہو
کہا اتر کے اوس نے میرا ہسر ہو تو ایسا ہو
مرا دل دست رنگین میں شکر ہو تو ایسا ہو
ترا نقش نقور میرے دل پر ہو تو ایسا ہو
قیامت تمام لے دل قذو لبر ہو تو ایسا ہو
مرے پیارے پیہر کا گھر ہو تو ایسا ہو
فلک پر ہو تو ایسا ہو زمین پر ہو تو ایسا ہو
طبیعت میں کسی کس کے گروڑ ہو تو ایسا ہو

محبت اوس کے گیسو کی تر کہ تو ولین اوشاقت

خدا کی ماریا کیا اللہ کو گھر ہو تو اس کا ہوا

میں کروں آپ کی طاعت ابھی بس چاہو نہ ہو
غیر تو خوش رہیں آباؤ پرینا مشاوری ہیں
طور پر آگ لگائی نہیں تم نے سچ ہے
نزع میں آئے ہوا دور وہ بھی بھلا نیکے لئے
اور گھر تا کو کوئی حضرت ناصح جا کر
میرے گھر آنے کو پاؤں میں لگی تھی جہان
وفن کر کے مجھے اب روستہ ہو کیوں غرق
وہ یہ کہتے ہیں اگر پاک نصبت تھی حضرت
آپ اقرار کے تھے میں تو پھر کیا ڈر ہے
زلف رخ پر جو ملی ہو گئے نیلے رخسار
کو سننے میں کہیں عشاق یہ لو اور سہو
شانِ قہار سے بارسین گونگا روں کے
غیر کے گھر نہ گئے تھے یہ کجا ہے ہاں ہاں
گھر کو آؤ جو کہا میں نے تو ہنس کر بولے
وصل میں ہاتھ بڑھاتے ہی جو ہر اک کر بولے
کہہ رہا ہوں کہ نہ سمجھا اب جناب ناصح

مجھ پر کیوں اتنی حکمت اجی بس جاؤ سہو
عاشقوں میں یہی متبعت اجی بس جاؤ سہو
پھر تھی وہ کس شرف اجی بس جاؤ سہو
واہ وا اچھی عیادت اجی بس جاؤ سہو
کس کو کہتے ہو نصبت اجی بس جاؤ سہو
کہتے ہوتی نہیں حضرت اجی بس جاؤ سہو
خاک کا میں لگتی صورت اجی بس جاؤ سہو
بدلی کیوں رات کو نیت اجی بس جاؤ سہو
کہہ بھی دوں جو تو پوچھتا اجی بس جاؤ سہو
آپ کی اتنی نزاکت اجی بس جاؤ سہو
دیکھ لی آپ کی چاہت اجی بس جاؤ سہو
کہتی ہے شرمین رحمت اجی بس جاؤ سہو
اور ہوں گے کوئی حضرت اجی بس جاؤ سہو
کونسی ایسی ضرورت اجی بس جاؤ سہو
دور رہنے و غنایت اجی بس جاؤ سہو
اور بگڑے کی طبیعت اجی بس جاؤ سہو

نہشہ عاشق جرموں نفاق تو بھلا کیا کہتا

معفت بدنام محبت اجی بس جاؤ سہو

شکل نشان ہوئے نشان خانہ خجاند کو بکو
مثل صبا ہے باغبان خانہ خجاند کو بکو

یار کا جلوہ ہے عیان خانہ خجاند کو بکو
باغ ازل کے پھول جیسا طرگئے ہاتون ہاتھ

پرومی ہی میں درمیان خانہ بجانہ کو بکو
 آئی صدایہ ناکہاں خانہ بجانہ کو بکو
 یار بنا ہے ہسان خانہ بجانہ کو بکو
 ہے یہی اوسکی داستان خانہ بجانہ کو بکو
 یار مرا ہے شادمان خانہ بجانہ کو بکو
 دل میں مگر ہے یہ گمان خانہ بجانہ کو بکو
 دیکھتے ہیں جب آسمان خانہ بجانہ کو بکو
 اوس کا یہی ہے کاروان خانہ بجانہ کو بکو
 آئینہ خانہ ہے یہ ہسان خانہ بجانہ کو بکو
 ہو گیا ایسا ارغمان خانہ بجانہ کو بکو
 ہند میں کیوں پھر وہاں خانہ بجانہ کو بکو

اپنے حواس بیگمان مانع وید جان جان
 میں نے کہا جو یار سے اپنا پتا بتا مجھے
 معنی: قریب یہی مطلب اینا سہی
 دیکھنے کو جدا جدا طرز نئی نئی ادا
 مجھ کو ہے قید ظاہری شکل ہے غمزدہ مری
 ہم کو دخل کچھ نہیں ذات خدا میں بالیقین
 جلوہ خالق جہان کیوں نہ ہو ہر جگہ بیان
 یوسف خلق ہے کہاں باطن خلق ہے نہاں
 جلوہ یار خود نما عرش کی ہے اوو ہر پہلا
 رمز انا ہر ایک جا کہتے ہیں لوگ بڑا
 جلد و کہا دے یا خدا شہر رسول پاک کا

نشایتی خستہ بینو ہے یہ طفیل نعت کا
 ذکر ترا ہے اور بیان خانہ بجانہ کو بکو

چاہنے والوں کی آہوں کا اثر تو دیکھو
 چشم بدور مری بانکی نظر تو دیکھو
 کسنی کہنے لگی ہائے یہ ڈر تو دیکھو
 بڑے کہدوں گا کہنیوں سی ادھر تو دیکھو
 ان اشاروں کے فدا زیر و زبر تو دیکھو
 کن کے قدموں پہ چھکا ہے مرا سر تو دیکھو
 واہ و احضرت انسان کا گذر تو دیکھو
 اوس ہمسر جو بنے شکل مقرر تو دیکھو

وہ اچھلتا ہے ذرا اون کا جگر تو دیکھو
 آئینہ دیکھہ کے دل تھام کے خود کہتے ہیں
 وصل کے نام سے جسوقت وہ تہران لگے
 حشر میں سامنے اللہ کے آگے جو تم
 خط مرا دیکھتے ہی ہنسکے یہ فرماتے ہیں
 وصل میں ضد وہ کرینگے تو کہوں گا جگر
 ویر و کعبہ میں بھی ہر جنت و دوزخ میں بھی ہر
 رشک مہتاب وہ مٹھا اس میں ہر داغ حسرت

آپکو دیکھ کے پھر غیر کو دیکھوں نہ کبھی
 دلین راضی میں شامیکہ نہیں کہتے میں
 دیکھ کر لاش مری روئے لگے چنا کر
 چاند آیا ہے شب وصل کہ وہ آئے ہیں
 پس دیوار مرے سیکڑہ میں اسے سکر
 اس بہانے سے دیا دل کا شوق لکھ کر
 میں نے کی آہ تو اس نے بھی جگر تھام لیا
 بساوں کی نگہ یاس بُری ہوتی ہے
 محفل غیر میں اون کا وہ کہنا چسپا
 ذکر آتا ہے جو محفل میں مسیحا کا بھی
 گدگی کرنے لگی سیدھی نظر کی برجھی
 شب فرشت میں خیال رخ خندان آیا
 کچھ سمجھ کر ہی فرشتوں نے کہا تھا سجدہ
 وصل کی شب اونچیں تاروں کو تاکہ کہوں

مری شیت مزول میری نظر تو دیکھو
 وصل میں بھی یہ اگر اور مگر تو دیکھو
 بعد مرے نے محبت کا اثر تو دیکھو
 کشتی پر نور ہے محفل مرا گھر تو دیکھو
 اُف کی اوس سنہ یہ پتھر کا بگر تو دیکھو
 پہچا اخبار کیا ہے اس میں خبر تو دیکھو
 حضرت عشق کا کیسا ہے اثر تو دیکھو
 کہیں بسمل نہ ہو قاتل کا بگر تو دیکھو
 وہ اشارہ مرا اللہ اوسر تو دیکھو
 کہتے ہیں لومری ٹھوکر کا اثر تو دیکھو
 اور بھی ہنسنے لگا زخیم بگر تو دیکھو
 شام غربت میں غریبوں کی سحر تو دیکھو
 واہ واصل علی شان بشر تو دیکھو
 دل جلا ہوں مرے نالوں کا اثر تو دیکھو

یار کے واسطے غیروں کی بھی منت کی ہے
 چشم انصاف سے شایق کا بگر تو دیکھو

رویف ہائے ہوز

تو ہر ایک نگہ میں ہی نظر تری شان جل جلالہ
 تری ہاتھ سارا ہی تیرے تری شان جل جلالہ

تو ہر ایک شے میں ہے جلوہ گزری تری شان جل جلالہ
 مری ذات تیرا ہی کام ہے مرا کام تیرا ہی کام ہی

<p>تری ذات بندہ نواز ہی اسی بات پر مجھے تازہ ہے تو ہی میری تزاو دست ہوں تو ہی مغتر میں تراپست ہوں جو فقیر تھو وہی ہو جو امیر تھے وہ وہی ہوئے ترا نام جبکہ غفور ہے مری مغفرت بھی ضرور ہے</p>	<p>میں ہوں بندہ میری سچی تری شان جل جلالہ میں ہوں تجھ میں توجلوہ گزری شان جل جلالہ تری بے نیازی کا ہوا تری شان جل جلالہ میں گنہگار ہوں رحم کر تری شان جل جلالہ</p>
<p>مجھے شوق ہے تری دید کا رانام شنایق بے نوا مجھے میری شکل میں آنظر تری شان جل جلالہ</p>	
<p>صورت مجھے دکھاوی مسند نشین طیبہ منہ خواب میں دکھاوی مسند نشین طیبہ وہ مستیان ہوں مجھکو تو ہی نظر میں آئے دیوانہ مجھکو کر کے کس گہر میں چپ گیا ہی عشتر میں عاصیوں کا کوئی نہیں سہارا حسنین پرین دلی ہو جاؤں کیون صدقہ بیار ہونہ اچھا کر کر مدینہ پھونچے اعمال نامے میری اس طرح تو ہلاوے سب ہاتھ میری چوے منظر سمجھ کے تیرا کھلجائے حشر میں جب میری سیاہ کاری ہی یاس و لکی میری آیا ہوں نیکی سائل پروہ میں سیم ہے کہ دیکھوں خدا کی صورت</p>	<p>گلہڑی مری بناوے مسند نشین طیبہ قسمت مری جگاوے مسند نشین طیبہ ایسی مجھے پلاوے مسند نشین طیبہ اللہ کچھ بتاوے مسند نشین طیبہ تو آج لب ہلاوے مسند نشین طیبہ میں دونوں شاہراوے مسند نشین طیبہ ایسی دوا پلاوے مسند نشین طیبہ لیکس ورق ہوں سے مسند نشین طیبہ ایسا مجھو بناوے مسند نشین طیبہ کملی مجھے اوڑاوے مسند نشین طیبہ خیرات کچھ ولادوے مسند نشین طیبہ گہوٹ و زائٹھاوے مسند نشین طیبہ</p>
<p>کامل ہے مردہ شنایق فرقت کی آفتونسے ٹھوکر سے تو جلاوے مسند نشین طیبہ</p>	
<p>ہمیں فرقت تمہاری اب گوارا یا رسول اللہ</p>	<p>بلا لو مجھکو طیبہ میں خدا را یا رسول اللہ</p>

تمہیں سے زندگی کا ہی سہا را یا رسول اللہ
تجلی حق کی سب سے چہرہ تھا را یا رسول اللہ
زمین پر اس لئے نکلوا تا را یا رسول اللہ
بہر وسہ ہے شفاعت پر ہا را یا رسول اللہ
پھولوں سے پھلے سینہ ہا را یا رسول اللہ
تمہارے بچہ کا چلتا ہے آ را یا رسول اللہ
فدا وسیعہ کیون عالم ہوا را یا رسول اللہ
کسی عاشق نے جب نکو چکا را یا رسول اللہ
ادا کیا و صف ہو ہم سے تمہا را یا رسول اللہ

پکارین کیون نہ تم کو جان اپنی کیون ندین تم پر
تمہیں دیکھا جس نے اوس نے دیکھا حق کی جلوے کو
اوس سے منظور تھا ظاہر کرے خود کو زمانہ میں
جو منکر میں شفاعت کے انہیں و درج مبارک ہو
تمہارے نقل الفت کے ثمرات تھے تو ہو حاصل
کہاں نک صبر و شام و سحر آٹھون پہر و لپہر
انا اطلب رضاک شانین جسکے کہا حق نے
ہوئی آسان وہیں مشکل وہیں عقد ہو جو سب حل
خدا شاہد عرب ظاہر میں ہیں رب ہو باطن میں

بھی ہے شوق متبایق کا یہی ہی عرض شفیاق کی
دکھا و دروضہ انور و بارہ یا رسول اللہ

نہیں کوئی اور اس سے نعمت زیادہ
رہے عاصیوں پر عنایت زیادہ
جو کرتے ہیں کرلین عیادت زیادہ
مزا وے گی ہکویہ وحشت زیادہ
تری شکل میں ہے ملاحت زیادہ
وہاں کی ہے ولت میں عزت زیادہ
ملی ہے عبت کی دولت زیادہ
تپ عشق نے کی حرارت زیادہ
مگر سب میں تو خوبصورت زیادہ
پلا و مجھے آج حضرت زیادہ

نبی کی ہول میں محبت زیادہ
رسول خدا یوں تو سب امتی میں
ہمیں بس ہے حب نبی کا وسیلہ
ترقی پہ ہے عشق گیسوے احمد
کہاں حسن یوسف اور اسکی شباحت
گدا ئی ہے طیبہ کی شاہی سو بڑ بکر
کیا ہے غنی اور ہم داغ دل نے
مسیر ہو طیبہ کی ٹھنڈی ہوا میں
پیمبر ہوئے یوں تو سب حق کی پیاری
کہوں حشر میں حوض کوثر پہ جا کر

<p>نظر آئے ہر چیز میں تیرا جلوہ ہے پیش نظر مصحف روئے اخمد الہی وصال رسول خد کی چٹ جاتے ہیں لب جو لون مہر</p>	<p>مری اس طرح ہر بصارت زیادہ کیا کرتا ہوں میں تلاوت زیادہ تمتہ از زیادہ ہو حسرت زیادہ ترے نام میں ہے حلاوت زیادہ</p>
<p>یہ نعت پیسہ کا باعث ہو شایق ہوئی خلق میں تیری شہرت زیادہ</p>	
<p>ہے ولین بہار گل خندان مدینہ اللہ کا معشوق ہے سلطان مدینہ یار بگل گلزار نبوت کے تصدیق یہ منظر مخلوق ہے وہ منظر خالق محشر میں بھی فروس کو دیکھو نہ پلٹ کر یہ کہتے ہی بلجائیں گی ووزخ سے رہائی ایسی ہو کہ ٹھک پاؤں میں اعجاز محبت صدیق و عمر ساتھ ہیں پہلو میں نبی کے</p>	<p>ہی میری چین میں چمنستان مدینہ خاصان خدا کیوں نہ ہوں دریاں مدینہ آجائے نظروں میں گلستان مدینہ یہ نشان ہے کعبہ کی وہ ہر نشان مدینہ ہے جسکی نگاہوں میں گلستان مدینہ چھوڑو مجھے ہوں قیدی زندان مدینہ میں چھوڑ کے جاؤں نہ بیابان مدینہ اک قلب مدینہ ہی تو اک جان مدینہ</p>
<p>شایق ہو ترا ایک وہی چاہنے والا سو جان سے ہوں عاشق سلطان مدینہ</p>	
<p>محمد آپ کی ہر اک ادا ہے و لربایانہ نیا انداز ہے بانکی نظر ہے چال مستانہ مجھے قسمت مری رہی جویتی پاس قدموں کے ابھی حضرت عشق رنگ لائے حشر میں ایسا شب معراج سب خوش تھے مگر یہ رشک تھا جھکوا</p>	<p>شہنشاہوں کی صورت او سپہ و گمائی گدایانہ زالی شان ہی بیماری روش ڈھنگ جانانہ تجہ میں آتے جاتے و بکھتا طیبہ بین روزانہ کہیں سب آ رہا ہو وہ رسول اللہ کا دیوانہ کہیں جبریل تیرے شمع رخ پر ہونہ پروانہ</p>

شب معراج ابھی بیان ہو رہا تھا اذہن میں نشانہ
نگاہ ناز و تہی ہے مجھے بھر بھر کے پیانہ
مدینہ جس کو کہتے ہیں وہ ہے مستون کا مینخانہ

وہاں حورون کے سر شوق میں چلو لگے آسے
نصو بی تہا کے میں نہ کیونکر سب ہو جاؤں
چلو صہبائے وحدت پیکے صد ہونگے ساتی پر

قدم رنجہ کرو حضرت کبھی شایق کے کبھی ولین
نظر آجائے روشن تیرہ وہ تار یک کا نشانہ

کعبہ میں بھی ہے شمع شبستان مدینہ
سوجان سے ہو جاؤ گنگا قنجان مدینہ
یہ پاؤں ہوں اور خار پیایان مدینہ
ہوا اس دل قتیاب میں اربابان مدینہ
آنکھوں میں رہی نور درخشان مدینہ
لب پر رہی وصف شہ نشان مدینہ
جان اونکی مدینہ ہے تو وہ جان مدینہ
جان ان کی مدینہ ہے تو وہ جان مدینہ

ہے ولین صباے متا بان مدینہ
ویکھو نگا ان آنکھوں سے جو میں شان مدینہ
یہ ہاتھ ہوا ورا من سلطان مدینہ
ہوا اس سر شوریدہ میں سودائے محمد
کانوں سے سنوں مسجد نبوی کی افامین
حسرت ہو کلیجہ میں بھری عشق نبی کی
ہے شاہ سے رتبہ میں بلا شک وہ زیادہ
حضرت کو اسی شہر سے الفت ہو زیادہ

شایق بھی ہوا و رخت کی ہونہ سڑکی
اور سامنے آنکھوں کے گلستان مدینہ

تمہیں ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانا یا رسول اللہ
جدائی کے ستم کب تک اٹھانا یا رسول اللہ
کہاں تک آنکھ سے آنسو بہانا یا رسول اللہ
کہاں تک و لکو سمجھانا متا نا یا رسول اللہ
مدینہ کا ہو گر جنگل سہانا یا رسول اللہ
و عا کب مری خالی نہ جانا یا رسول اللہ

غلاموں کو مدینہ میں بلانا یا رسول اللہ
کرم سے پاس بلو اگر کلیجہ کیجئے اب ٹھنڈا
کسی حیلے بہانے سے تبا و چاند سی صورت
سفر اب کے برس پہلو میسر ہو مدینہ کا
دل دیوانہ کی دیوانگی کچھ رنگ لائے گی
ارادہ و لکا پورا ہو تمنا و لکی پوری ہو

ترا کہلا کے یوں بیکل بہون درو پہروں کیتنگ
سفر کا ساز و سامان سب ہمیا ہو عنایت سی

بس اب تو یک قدم نکے بلانا یا رسول اللہ
مجھے ان سارے جگر وں سے بچانا یا رسول اللہ

خدا کا واسطہ اور قافلہ تہذیب کا سندھ
مدینہ جلیلہ نقیباتی کو بلانا یا رسول اللہ

ہر دم بہت تہذیب و تہذیب سے مدینہ
ویدار خمد ہے ویدار خمد کا
حبیبؐ طالب حبیبؐ کو مبارک
نکرتا نہیں اس لیے کہ مدینہ بڑی تہذیب
و یوانہ گلیہ ہے رسولؐ عربیؐ بہون
یہ خانہ ول نورانی خانہ ول مین
یار بہنہ و کہا نزع میں حبیبؐ کا تماشا
مشتاق رہا کرتی ہے حنت بھی سبکی
ہے عشق میں از حسن سین لاکا لزل سے
بخجائے گی پر نور مری مقصد طیبہ
محشر میں جو لوگ ایمن عبادت کو سہاری
مشتوق کے ہر کوچہ میں عاشق کا جلوہ
یہ خانہ ول ایک زمانہ سے ہو ویران
چیتک نہ ہو و ہا نہ مبارک کی زیارت
مانگو نکا خدا ہی سے میں محبوب خدا کو
ہو جاؤں گا قربان تری روضہ یہ محمدؐ
تو اون کے نقد تو جو بختہ و یارب

نہا نکہون سے ویکو نکا تماشا ہے مدینہ
کعبہ کی تمنا ہے تمنا ہے مدینہ
میرا دل دیوانہ ہے شیدا کے مدینہ
نور چاند خمد میری مسیحا کے مدینہ
محشر ہو ما و امن صحرا کے مدینہ
کعبہ میں رہا کرتا ہے آقا کے مدینہ
چلی جو پہرے انکھ میں ہم چائے مدینہ
جو دلیسے رہا لیستہ شیدا کے مدینہ
ولین ہو کہو نہ کر نہ تو لا کے مدینہ
چکا گیا اگر داغ تمنا کے مدینہ
لیجا نیلے ہم الفت مولا کے مدینہ
کیسیا یہ تماشا ہے تماشا ہے مدینہ
گلزار بنا و چین آرا کے مدینہ
جائیگا نہ سر سے مری سو اسے مدینہ
چلاؤں گا کعبہ میں بھی میں اسے مدینہ
تقدیر مری گر مجھے و کہلا کے مدینہ
جو زیست میں ان انکھوں کو دیکھئے مدینہ

فقدما یونی۔ چھہ مارا ہے غم سحر خانی نے
ای جان برون جو دیا کے سبھا کی دینہ

سُن لین ایک بار سیمہ مری بر بار کی آہ
فرقت گلشن طیبہ میں مردن گھاگ دن
گر مٹی رز قیامت میں بنے گی سایہ
صدا و قون کو نہیں اعدا کی عداوت سے خطر
جو غشی میں اور نہیں زیبا نہیں فخر و دست
تیغ ابرو کے پھیرنے کیا ہے سببِ سبب
اے صبا احمد رسل میں سبھا میرے
لاکھوں زار کی کرے طاعت میں کیا ہوتا ہے
اے غم عشق نبی مانتو دے تو محشر تک
غیر جانو نہ کسی شخص کو جل جاوے گے

اتنی تاثیر تو دکھلائے دل زار کی آہ
توڑ ڈالے گی قفس مرغِ گریختار کی آہ
کام آجائے گی محشر میں گھر گار کی آہ
سید پاک کا کیا کر سکے نفسدار کی آہ
نہیں معلوم کیا کر گیا ہے خداوار کی آہ
مری قاتل ہے خدا جیو جگوار کی آہ
تو ہی پوچھا دے وہاں تک دل بیار کی آہ
سب دکھ انہی کے بندہ زار کی آہ
ہو ترقی یہ سبدا عاشق غمخوار کی آہ
آہ اعتبار میں ہے شطہ فشان بیار کی آہ

بلند طیبہ وہ چھوٹے جانے دکن میں یارب
بھام اتنا تو کرے شلیق لاچار کی آہ

عشق حضرت کا اور ہے نقشہ
یون تو صد ہائی ہوئے پیدا
گوہن مجبور جائیں گے طیبہ
رنگ کثرت کا یہی ہے جلوہ نما
عشق احمدین ہے عجیب مزا
شان الفقر کا جو ہو مظہر
من رانی فقد رالحق ہے

اُن کی الفت کا اور ہے نقشہ
اس نبوت کا اور ہے نقشہ
اپنی ہمت کا اور ہے نقشہ
شان وحدت کا اور ہے نقشہ
اون کی حسرت کا اور ہے نقشہ
اوس کی دولت کا اور ہے نقشہ
تیری رویت کا اور ہے نقشہ

<p>اب طبیعت کا اور ہے نقشہ بہرِ صیبت کا اور ہے نقشہ حق کی رحمت کا اور ہے نقشہ شامِ غربت کا اور ہے نقشہ ورنہ حالت کا اور ہے نقشہ تیری صورت کا اور ہے نقشہ</p>	<p>جب سے دلوں کو ہوا ہے عشقِ نبی ورنہ ہجرِ نبی سے دل خوش ہے سب گنہگارِ بخشے جائیں گے صبحِ محشر میں دیکھتے کیا ہوں نیمِ جاہونِ بلا لوطیبِ بزمِ تجہرِ بزمِ پیمان ہے جلوہٴ مولا</p>
<p>دشتِ طیبہ میں چلکے رو و ثنائی اب تو دشت کا اور ہے نقشہ</p>	
<p>رویفِ یائے نحماتی</p>	
<p>زائر و ساتھ مجھے لچلو جاتے جاتے خش و خاشاک کو پلوں سے لگاتے جاتے گرتے ہم یا ونپہ اور آپ اٹھاتے جاتے روزِ ہم دیکھتے روضہ ترا آتے جاتے ہم بھی گھر بار کو سب آگ لگاتے جاتے ترے روضہ کی طرف ہاتھ اٹھاتے جاتے کاش طیبہ کو یونہی خاک اُڑاتے جاتے اور دیوانیکو دیوانہ بناتے جاتے آگے بڑھ کر ترے لوگوں کو ہٹاتے جاتے خود کو کھوئے ہوئے ہم آپ کو پاتے جاتے</p>	<p>یا و طیبہ کی عبت تم ہو دلاتے جاتے راہِ طیبہ میں جو ہم سر کو جکاتے جاتے اس طرح خواب میں آتے تو مزا آجاتا خوب ہوتا جو ترے شہر میں مسکن ہوتا شوقِ طیبہ کی جو اس دلمین بھڑکتی آتش پوچھتے ہم سے وسیلہ جو دینے والے بیکیں کہتی ہے کیا ہند میں رہو سو حصول صدقہ کر کے دل بتیاب کو روضہ پہ ترے فتح مکہ میں جو تقدیر سے ہم بھی ہوتے مٹ ہی جاتا وہیں سب انت انا کا جھگڑا</p>

آپ ہر جا میں تو پھر کیوں نہیں فرماتے کرم
مل لو دنیا بقی سے کہیں راہ میں آتی جاتے

نور ایمان تجھے کہتے ہیں ایمان والے
تیرے شرمندہ انعام ہیں جسان والے
تیرے ارمان لئے بیٹھے ہیں ارمان والے
تیرے دامن سے لگے بیٹھے ہیں عیسیٰ والے
آپ ہیں معرفت خاص کے عرفان والے
آفرین کہتے ہیں مرقد سے سلیمان والے
دوب جاسین نہ کہیں لوح کے طوفان والے

اے مدینہ کے قمر کیسو سے بچیاں والے
کون ہے جس پہ نہیں تیری عنایت کی نظر
ایک دن جلوہ دکھا آرزو برلا ان کی
تیرے قدموں کی قسم حشر کا کیا ڈران کو
ہم کو بھی عارف حق جلد بناوین حضرت
اے شہنشاہِ رسل تیری حکومت کے شمار
ہجرین تیرے بہت جوش پہ ہے ویدہ تر

ایک شایق ہی نہیں تجھ پہ ہیں قربان کیسر
ہند والے ہونکہ ایران و خراسان والے

کچھ نہ کچھ آہ میری کام تو کر جائے گی
کیا بتاؤں کہ مری روح کدھر جائے گی
آپ کی زلف جو محشر میں بکھر جائے گی
آج کے تار سے طیبہ میں خبر جائے گی
کیا مری روح نکرین سے ڈر جائے گی
شیشہ ولین پری بن کے اتر جائے گی
تو ہی آئے گا نظر جس پہ نظر جائے گی
اے نسیم سحری تو جو اووہر جائے گی

ہجر احمد میں جو گزرے گی گذر جائے گی
زم بکلتے ہی بلا لینگے بلائے والے
ہم گنہگاروں کی رسوائی نہ ہوگی حضرت
اشک جاری ہیں فراق نبوی میں صد شکر
صاف کہہ دے گی کہ ہوں امت محبوب خدا
تیری ہر ایک تجلی مرے ہائے احمد
یا نبی تیرا تصور ہے مری آنکھوں میں
عرض کرو دنیا مر حال رسول اللہ سے

زندگی کی تو کبھی فکر نہ کر اے شایق
عمر و روزہ گزرنے کی گذر جائے گی

<p>عشق و طاعت کے نہ کچھ بھی کام کے نام سے اللہ کے رہتا ہے ملا اے صبا لے پل اوسے درگاہ پر شکل دکھلا خواب میں طیبہ کو چاند ست آنکھوں کے فدا یا مصطفیٰ کیا سید کاری کا ڈر عاشق ہیں جو اپنے ویسا جو نبی کو کہتے ہیں حلد و و اوروں کو تم ہم سے ملو اللہ اللہ اوج وہ معراج کا موت آئی اور نہ طیبہ کو گئے</p>	<p>ہم غلام مصطفیٰ ہیں تا م کے یا نبی صدقے تمہاری نام کے سر جہان جہتے ہیں خاص عام کے منتظر ہم صبح سو ہیں شام کے سب میں متوالی انہیں عجا م کے مصطفیٰ کی زلف شیکون فام کے ایسے نالایتی ہیں وہ کس کام کے مستحق عاشق ہیں اس انعام کے انبیا قائل ہیں اس اکرام کے اے مقدر ہم ہیں پھر کس کام کے</p>
<p>جو محمد کا تصور ہے جانے والے یہ نبی بات ہو پھر مجھ سے جدا رہتے ہیں اب خیال رخ حضرت مری غنخاری کو حشر میں تیری شفاعت کے بہرہ مستحق ہیں ویکہ ہر لشکر احمد کو فرشتوں نے کہا سن لیا ہم نے کہ ویدار نبی ہو پس مرگ پاہی لیتے ہیں پیہر کا نشان اپو میں کف افسوس ملا کرتے ہیں تقدیر سے ہم جلوہ کچھ اور نظر آتا ہے سبحان اللہ</p>	<p>شان وحدت ہیں انکھ لڑنے والے میری آنکھوں میں مری ولین سنانے والے تیرے ارمان میں فتنیں ستانے والے ورنہ اعمال نہیں ہو بچانے والے سربکف جاتی ہیں یوں کس گٹنے والے اسی امید ہے جانشین جانے والے جو زمین نقش خودی ولسٹانے والے اور طیبہ چلے جاتے ہیں جانے والے تیرے صدقے میری صورت بنانے والے</p>

<p>خواب میں گر نظر آجائے کف پاؤں میں بھی ہوں تیرا گداہنکدہ کچھ چوٹی میں حسن پراون کے نکرے بھی پلوں نظر</p>	<p>ہاتھ چوٹے ماساڑے ڈانے والے اور مروین کی دولت کے لٹانے والے دیکھتے گر تمہیں ایسے سف کے زمانے والے</p>
<p>یوں فرشتوں سے کہو گاتہ مرقد شایق ٹھوڑے مڑے سرکار میں آیتوالے</p>	
<p>ہم بڑے اعمال کر کر مر چلے ڈر نہیں کیا تیرگی حشر کا یا وابروئے بنی بسمل نہ چھوڑ رحمت حق نے بلایا پیارے راہ طیبہ میں تھکے جو اپنے پاؤں کھائیگا ٹھوکر قیامت میں وہی نعمت و نیا پخترا چھا نہیں سب نے حضرت آپکا کلمہ پڑھا مرنے والے لے گئے کیا اپنے ساتھ حشر میں یا وائے جب اپنے گنہ تھے شکم میں جب کفن میں اب نہا مر گئے تو بیکسی نے یہ کہا</p>	<p>امت احمد کو رسوا کر چلے نور عشق میں غلطی لے کر چلے حلق پر جلدی مرے خنجر چلے ہم جو روتے جانب محشر چلے ضعف کہنے لگ گیا اب سر چلے جو یہاں دولت پر تن تنکر چلے چاہئے انسان کو جھک کر چلے لا الہ کا عجب منتر چلے ہاں مگر دو گز کفن لے کر چلے آیت لا تقطو پڑھ کر چلے چپکے ہم آئے تھے پھر جھک کر چلے سینہ پر ہاتھ اپنے خالی دہر چلے</p>
<p>خاک طیبہ پر نہ چل نعلین سے نشایتی اسپر اپنے پیغمبر چلے</p>	
<p>یا نبی کچھ تو کہو میرا جگر کس کا ہے کون اللہ کو دیکھا ہے گرے دیکھ کر کون</p>	<p>تم دینے میں اگر ہو تو یہ گہر کس کا ہے یہ نظر کس کی وہ انداز نظر کس کا ہے</p>

<p>پڑھ کے فی الفسکہ ہو گیا مین دیوانہ یابنی یون تو بہت آپ سب بکھر میں حسین مرے سرکار کا کیا حسن کہوں اسے زاہد نور بکھر نہیں رہتے ہو جو سینے میں حضور</p>	<p>سوختا ہوں مری رگ رگ میں گزر کس کا ہے دل میں اللہ کا فرمائے گھر کس کا ہے جلوہ اللہ کو بھی مد نظر کس کا ہے پھر مرے ولین چھوٹا سا ہی گھر کس کا ہے</p>
<p>اگر کے روضہ پر یہ چلاؤں گا میں بھی شایق یابنی و کیجئے ولین یہ سر کس کا ہے</p>	
<p>مورا بانگ سنو یا لبہاؤ لیو جائے واکا لقب ہے مدینہ کا سا مین کام نہیں دیکھے عمل نہیں پوچھے راج ڈلا رازنگ رنگیلا نزع میں آکر درس دکھا کر برجھی تظر کی ولین لگی ہے امت کو محشر میں واد کے آگے سجدے میں گر کے کر کے شفاعت</p>	<p>لبہاؤ لیو جائے منائے لیو جائے دیوانہ مجھ کو بنائے لیو جائے رحمت سے اپنی بچائے لیو جائے روٹھے کو اپنی منائے لیو جائے ساتھ ہی اپنی بلائے لیو جائے نینوں سے نینان لڑائے لیو جائے وامن میں اپنی چسپائے لیو جائے دورخ سے ہم کو چپڑے لیو جائے</p>
<p>شایق گو تم بے پر تھرے شوق مدینہ اوڑائے لیو جائے</p>	
<p>کہیں جانے سے غرض ہونہ کہیں آنے سے عاشق زار پہ ظلم و ستم و جور و جفا وصل کی شب بے ہوشم و حیا و ور رکھو منشیں کر کے نہایت بیون نہیں آتا ظالم آتش عشق بکھر جائیگی دیکھہ اسے ناصح</p>	<p>کام عاشق کو نہ کعبہ سے نہ بتخانے سے سخت پتیاؤ گے دیکھو مرے مرجانے سے صحیح ہو جائے گی آخر یونہی شرانے سے کیا ترے پاؤں دیکھینگے مری گھر آنے سے اور بگڑے گی طبیعت ترے سمجھانے سے</p>

چھوڑ دے عشق تباں یہ تو بلا ہے نفسا بقی
دیکھ کیا حال ہوا ہے ترا غم کھانے سے

مز کیا وقت ہے اے موت اس دم تو بہتر ہے
نصو را سطر ج ولین نہان و بندہ پرور ہے
سیہ کاری سیہ کار و سیہ کاری کا و فتر ہے
ازل سے دل مرا مست مئی عشق پیمر ہے
فراق مصطفیٰ میں سب مرا گہر بارِ خطر ہے
اسی آئینہ میں پر تو فلکں روئے پیمر ہے
عجب بجز نبی میں آبروئے ویدہ تر ہے
خیال عارض گلگون حضرت دل کا نذر ہے
کہان کعبہ کہان طلیعہ تجھ کا سارا چکر ہے
مقام عشق کیا اعلیٰ مقام اللہ اکبر ہے
ورغشتان داغ ہجر مصطفیٰ سینہ کو اندر ہے
نہ موت آئے نہ آپا میں نہ دم کلے نہ دل ٹھہر ہے
اسی سے ہوتی رہتی ہو جلا بزمِ تصور میں
ہجوم حسرت و ارمان ہو وہ شہ کو تصور میں
بہارِ افرا ہے وہ گل ریزی شمعِ سرفدن
نظر آئے جمالِ مصطفیٰ کیا کچھ کرے زاہد
اکہی وصل ہو یا جلد ہو جائے وصال اپنا
رسائی ہو تو کیونکر ہو رسول اللہ کے در تک
بہت رویا ہوں شرمِ جرم و عصیان پر خدا شاہد

نصو میں نبی میں اور نبی کو باؤ نہ سر ہے
مرے سینہ میں لہو دل کے اندر کا گہر ہے
نہیں ڈرا پیہ ولین الفت زلف پیمر ہے
اوس کی کانشہ ہر اتیک اوس کی کاشین چکر ہے
جگر بچھین جان بقیاب دل قابو سے باہر ہے
مرا دل بھی خدا رکھے نصیب کا سکندر ہے
کہ نہان اشک کو قطر و نمین موجِ حوض کوثر ہے
اسی باعثِ جنانہ پر مرے پھولوں کی چادر ہے
تجہ میں سب سو نہان تیرا ولد و نو کا منظر ہے
خدا کے پاک ولین بھی رسول اللہ کا گہر ہے
او جالا میرے گہر کا آفتاب روزِ محشر ہے
نہ ترا ہوں نہ حقیقا ہوں وہ شکل تیرے دو بھر ہے
کہ اپنا خانہ دل روکش میدانِ محشر ہے
نبی کا عکس میرے دل کے آئینہ کا جوہر ہے
ہمارے قبر پر بھی قدرتی پھولوں کی چادر ہے
کہ رنگ زہد سے تو دل کا آئینہ مکدر ہے
نہیں آئے اگر حضرت قضا آجائے تو بہتر ہے
مری تقدیر کی گردش میں بھی باؤ نہ چکر ہے
جہنم کو بچھاوے گا وہ میرا امن تر ہے

لحد میں چین سے ہم سو رہیں گے اور وہ کرکٹ
 خلیش جاتی نہیں ہے یا وہ خارش طیبہ کی
 رہا قید تعلق سے ہوا اس طرح جیتے جی
 ملی وہ آبرو یاد و روزندان حضرت میں
 خم آبروئے احمد کیا ہے اسے زائد بیان کروں
 نہیں ہے امتیاز مال و دولت فرق تھا جی
 قسم تجھ کو ترے انصاف کی اے واو محشر
 فقیری مست ہوں کلمی میں ہر دم رہتا ہوں
 مجھے کافی ہو تو اے دولت عشق رسول اللہ
 شہنشاہی یہاں ہر دم لٹی رہتی ہو ٹھوکرین
 تصویریں لڑی رہتی ہیں آنکھیں چشم حضرت سے
 بنا کر اس میں تو اے ماہ طیبہ جلد روشن کر
 گلے پر خنجر عشق رسول اللہ چل جائے
 او سبکی بے نیازی کی ہیں جلوہ گرد لین
 طلب اپنی بقدر حوصلہ اے بندہ پرور ہے
 گنہگار محبت شان سے آتا ہے محشر میں

گل واغ فراق مصطفیٰ کی ساتھ چاؤر ہے
 مرے دکھ کی کہنکتنی کس مزے کی نوک نشتر ہے
 کہ دیوانہ رسول اللہ کا آپے سے باہر ہے
 لڑی جو آنسوؤں کی ہو وہ شک ملگ ہر ہے
 مقام سجدہ گاہ عاشقان اللہ اکبر ہے
 گدا و شاہ کا رتبہ پس مرون برابر ہے
 بنی کے سامنے گر میری پریش ہو تو بہتر ہے
 جسے کہتے ہیں کلمی والا وہ میرا سہمیر ہے
 بظاہر مغلس و نادہوں دل تو تو نگر ہے
 گدائی کوئے سوار رسل شاہنوشی بڑا ہر ہے
 ستارہ بھی مری تقدیر کا کیا شعلہ اکبر ہے
 بناوے چاند اس کو دل تو اکچھٹا سا اختر ہے
 یہی اک آرزو لین مرے اللہ اکبر ہے
 غریبوں کا بھی گہرا اللہ کے گہر کے برابر ہے
 ہم اتنے پاؤں پھیلاتے ہیں تہنی اپنی چار ہے
 او ہر ہے فوج حسرت کی او ہر دہان کا شکر ہے

جو پوچھیں حشر میں مولا کہاں ہو نا تو ان قبایق

بڑا احسان ہے کہہ دے کوئی او سوقت بڑا ہر ہے

کرتے ہیں گنہ سب تری رحمت کے بہرہ سے
 ہم گہر سے چلے تیری عنایت کے بہرہ سے
 اچھے رہے محشر میں محبت کے بہرہ سے

جیتے ہیں گنہگار شفاعت کے بہرہ سے
 ہے زاد و سفر پاس نہ کچھ آس نہ امید
 پر سش نہ ہوئی چاہنے والوں سوئی کے

<p>محتاج ہوں مفلس ہوں مگر دل تو غنی ہے نقوے پہ کوئی زندہ نازان ہو سر حشر رسوا نہیں کرنا مجھے اسے سرور عالم</p>	<p>پچھتاؤنگے جو رہتے ہیں دولت کے بہرے عاصی بھی چلے آئینگے حضرت کے بہرے آنا ہوں بدینہ کو عنایت کے بہرے</p>
<p>سب لوگ یہ کہتے تھے وطن میں وم رخصت ہم سویتے فتیاق کو میں حضرت کے بہرے</p>	
<p>تصویر ان بتوں کی ہر آن سامنے ہے مثل نظر ہے عارف جلوہ ہو امکا دلین زلفون کی بوسو نگہاؤ وٹھو کر سوزندہ کرو دیرو حرم کہاں ہے پیش نظر وہ بت ہے یہ کس کی جان لیگیا یہ کس کے ساتھ ہوگا اللہ رے تغافل جان اپنی جا رہی ہے زاہد و زا تو چلکر صہبائے عشق پی لے منظور ہے جو تم کو شمشیر آزمانا اغیار بھی ہے ہم بھی بڑھتا ہے کون دیکھو وہ دور سے دکھا کر تصویر اپنے بولے</p>	<p>نام خدا خدا کی اک شان سامنے ہے کعبہ ہے میرے تن میں قرآن سامنے ہے عاشق تمہارا ایجان بے جان سامنے ہے ایمان کی تویہ ہے ایمان سامنے ہے اُبھرا ہوا جو جو ہیں اسے جان سامنے ہے بیٹھا ہوا وہ ظالم اسے جان سامنے ہے یہ کیا ہے میکدہ کی دوکان سامنے ہے عاشق تمہارا ہونے قرباں سامنے ہے تم تیغ تو اوٹھاؤ میداں سامنے ہے یہ کون ہے اوہرا پہچان سامنے ہے</p>
<p>جنلا کے میری الفت وہ مجھ سے کہہ ہی ہیں فتیاق یہ کیا ہے تیرا دیوان سامنے ہے</p>	
<p>تری ابرو جو اسے شاہ احم ہے اوسے طاق حرم ہم جانتے ہیں گدائے کوئے عشق احمدی ہوں ترے یار کی جاتی ہے اب جان</p>	<p>مصیبت ہی قیامت ہے ستم ہے تری ابرو میں اسے پیارے جو خم ہے مجھے کب شوق و نیاز و دم ہے سیجا جلد آ ہو ٹون پر دم ہے</p>

کسی کی یاد دل میں دمدم ہے
یہی جنت یہی باغ ارم ہے
کہ میں مڑتا ہوں اور لکھنؤ میں ہے
یہ سر سے اور محمد کا قدم ہے

کسی کے ہجر میں آتی ہے ہجلی
گلی اوس رشک گل کی بس ہو جھک
رسول اللہ جمال اپنا دکھا دو
نچھوڑوں گا کہے گر لاکھ کوئی

تجے کیا حشر کا ہو خوف شایقی

یہ ہاتھ اور دامن شاہ ام ہے

نکلتی ہے تپ ہجران کی گرمی اس بہانے سے
گہٹا چھائی ہو غم کی چاند سی صورت دکھانے سے
کہ ہوں غوث زمان کا شفیقہ میں یکے مانے سے
تمہارے روٹھنے والے زمانے میں منانے سے
مجھے ہو کام مرنے سے تمہیں مطلب جہانے سے
نہ جنبک و مکنجائے نہ سر کو تم سرہانے سے
غرض و فن و کفن سو ہے نہ لاش کو اٹھانے سے
نقصور جگیا الحمد للہ اب جہانے سے
ہو ہوں بے ٹھکانا ج میں پوٹھکانے سے
بلا لو پاس بدتر حال ہے صدمہ اٹھانے سے
بے کیونکر مری بگڑی مگر تیری بنانے سے
ہوئے ہیں اولیا سب بہر ویر گہانے سے

مجھے ہی کام ہجر میں آنسو بہانے سے
غلاموں کو نہ ترسا و جمال اپنا دکھانے سے
سک سے ہوسان تک غل مرے دل کی صفائی کا
تمہیں پرناز ہے جنبک بلاؤ گے نہ پاس اپنے
میں مڑتا جاؤں تم ہر دم لبوں سو تم کہے جاؤ
یقین ہے نزع میں تشریف لاؤ گے مگر آقا
میں مرجاؤں گلی میں آپکے حضرت یہی بس ہے
طفیل مرشد کامل تمہیں میں دیکھتے ہر دم
لحد سے حشر میں اٹھکر کہو نکا آئے حضرت
اسی کا مجھ کو رونا ہے کہ ہوں میں دور قدموں سے
پہلے کا ہر کوئی ہو اور بڑے کا کون ہوتا ہے
مرا ہے اعتقاد ایسا یہی ہر بات ایمان کی

فرشتوں کو جواب صاف دو گا قبر میں شایقی

غلام غوث اعظم ہوں ورنہ نکا کب ڈرانے سے

یقین ہے فرو بھی اڑ جائیگی مڑ گناہوں کی

ہو ابند یہی جو حشر میں میرے آہوں کی

تو بیگنا ہوں کو ہوا رز و گستاہوں کی
 تری فقیری پہ نگہیں لگی ہیں شاہوں کی
 کہ انتہا ہے ترا اور تمام راہوں کی
 طلب ہوئی ہے سرشعر غر خواہوں کی
 کہ پیچھے پیچھے ارب سے فوج آہوں کی
 گری ہے اٹ کے سیاہی مرے گناہوں کی
 کہ روئے پاک پر اک پیڑ بن گیا ہوں کی
 پڑے نہ روضہ پر چہا پین بھی نگاہوں کی
 اسی سے شان ہو نیلین کج گلاہوں کی

سکرین حضور شفا عتہ ہورہ سیاہوں کی
 عجیب فقر کی اولت خدا نے دی ہو تجھے
 مسافر این دینہ ہنگ نے بھی بین کہیں
 حضور ساتھ چلو چکے جلد بخشا لو
 چلو دینہ کس شان سے مری غرضی
 نہیں بے شیشم شفاعت میں مرو کا نشان
 نظارہ حشر میں کس طرح مصطفیٰ کا ہو
 ادب یہ وقت زیارت مجھے سکھاتا ہے
 شہار ہی لٹا ہٹی و ستار کے قداسر کار

ہوئی کا نام مکتے ہی منہ سے اسے ثنایا
 ہوئی نہ حشر میں پیش مرے گناہوں کی

بیٹنے عطا کے ہیں حرف اتنی ہی ہیں خطا کے
 محبوب ہیں ہمارے محبوب کبریا کے
 اڑٹھا ہے درد و لیں یون خاک پر بٹھا کے
 یا مصطفیٰ عزائم دیکھو مجھے ہلا کے
 اپنا ساتم بناؤ نقشہ مرا مٹا کے
 حق سے نظر لڑا یا اون سے نظر لڑا کے
 مڑ پاؤ اور اون کو جلوہ فرا دیکھا کے
 آگے خدا کے پیچھے ہیں چھپا کے

فرمان ہاؤں دل سے میں رحمت خدا کے
 زمرہ ہیں عاشقوں کے کیوں حشر میں ہو
 ہم کوئے مصطفیٰ میں ہم شکل نقار پاہوں
 آئن گاہ قدم پر سے میں سجود کرتے
 آنکھیں مچی پہ کھ لو وحدت کا راز بولو
 ہم دیکھ کر نبی کو پھر کس کی شکل دیکھیں
 عاشق ٹرپ رہے ہیں تم کو بغیر و کیچے
 لیجاؤ حشر میں تم اس طرح یا محمد

آل تہی کی الفت ولین نہ کیوں ہو ثنایا
 امت کو بخشو یا ہر ایک نے سرگنا کے

<p>لیتے ہیں ملکِ نعمت کے تحریر کے بو سے سبیل ہیں جو بیخِ نگہِ مصطفوی کے ترکانِ محمد کا جو ہو جائے نظرِ ارہ مانعِ جو نہ ہوتا اوب سرورِ عمار آجائیں اگر تھیں نظرِ پیار سے محمد یا و آئے اگر زلفِ رسولِ عربی کی</p>	<p>پھر حورنہ لے کیوں مری تقدیر کے بو سے وہ خوابِ بین بھی لیتے پیشِ مشیر کے بو سے لین گے دہنِ زخم سے ہم تیر کے بو سے لے لیتا قصور میں ہی تصور کے بو سے نوں آنکھ سے میں اپنی ہی تقدیر کے بو سے وہ یوں بھی لے قید میں زنجیر کے بو سے</p>
<p>اس طرح ہوں منتِ نبیِ حشر میں شایق سے خلد میں قدسی مری تقدیر کے بو سے</p>	
<p>بلکہ بار بار نہ شش خوش ہیں کیوں نہ کیلیے ہم نہ ہوں بہادر گران کے لئے وہ خوف ہوں غیر پر مجھ سے لغور ہے جوانی میں اُننگین زور پر اس اشارہ میں زمانہ لٹ گیا چاہنے والوں سے ہے پروہ تہین تزع میں بھی وہ نہ آئی ہائے ہائے رفتہ رفتہ تیرے چہرہ کی ضیا آئینہ و و نون کا حسن و لغور ہم سے نخت ہم سے مل ہم سے غرور موسم گل ہی میں اڑا آشیان وصل میں وہ شام ہی سے سو گئے ہست و تا و تا اب صبر و خرو</p>	<p>کیا بہار آئی ہے خاصان کے لئے بیکسی روئے گی پھر کن کے لئے چاہ کی تھی کیا اسی دن کے لئے دل لگی زیبا ہے اس سن کے لئے وین و ایمان تم نہ ننگن گن کے لئے پھر بہار حسن ہے کن کے لئے تہلیان پتہرا گنین جن کے لئے نور ہوگی چشمِ باطن کے لئے نور حق ہے چشمِ باطن کے لئے آپ پھر سرکار ہیں کن کے لئے رور ہی ہیں بلبلین تن کے لئے نہند بھی نعمت ہے کسن کے لئے لٹ گیا گہر بار سب ان کے لئے</p>

<p>دل دیا اللہ پر رکھ کر تجھے کیون کہوں اللہ اکبر وقت قتل یا خدا ہو عمر بھر کا روز وصل یا مژگان کا ہے ہر دم خیال</p>	<p>کیون کروں تکرار ضامن کے لئے یہ تو زیبا ہے موزن کے لئے منستین مانی ہیں اس دن کے لئے بلبل دل نے نئے تن کے لئے</p>
<p>و تو توں ہیں ثقیل عذوبت شام وصل مرغ دلکش ہے موزن کے لئے</p>	
<p>ہے بہار عیش پھر کن کے لئے ور بدر ہم ہو گئے جن کے لئے جان ہم نے نذر کر دی عشق کے حشر میں بھی گرنے بجھے جائیں ہم اون کو بتلا کر کہوں گا حشر میں انہما کے آئینے و ہند لے نہوں ہیں مرے حامی شفیع المذنبین جان وی ہے بنو اون کو ویکہر اُن کی مژگان نے کیا چھلنی اسے مجھ کو بتلا کر وہ بولے غیر سے گھورتے ہیں بدر کو وہ شام سے حشر میں کیا حشر ہو گا ویکہنا کیا چمن میں گل ہوئے ہیں خندان مر گئے ہم آئے جب وہ شام وصل اوس نے بے گنتی کے ظلم و ستم</p>	<p>ہو نیا معشوق ہر ون کے لئے وہ نہ آئے گہرین اکدن کے لئے یہ پری تھی اوڑ گئی جن کے لئے رحمت حق پھر ہو کس دن کے لئے یا خدا ہم مرے ان کے لئے ہے یہ عینک چشم باطن کے لئے بخشدے للہ تو ان کے لئے حسن خود کا فی ہر ضامن کے لئے لڑ رہے ہیں ایسے وہ تن کے لئے ہو گئے بدنام ہم ان کے لئے چاندنی پڑتی ہے ہمسر کے لئے مر رہے ہیں ہم تو اس دن کے لئے بلبلین ہستی میں کیون تن کے لئے موت کیا بیٹھی تھی اس دن کے لئے ہم بوسے جن کے گن گن کے لئے</p>

باغبان کے خوف سوا و عند لیب
 کیلئے ہیں وہ کہلونا جان کر
 دل لگا کر کیوں ہوئے انجان آپ
 مذہب عشق از ہمہ ملت جدا
 ولین اک حسرت نہ پھر باقی رہے
 میکہدہ بین یوں ہوئی رو و بدل
 مومنو مومن ہے نام اللہ کا
 وحدت و کثرت ہے تجہ بین اشکار
 حضرت واعظ کی یارب خیر ہو
 عشق نے لڑا جوانی میں ہمیں

پھول بھی گلشن سے گن گن کے لئے
 دل مرتفع ہے کس کس کے لئے
 کیا نصبت تھی یہ دو دن کے لئے
 بہت ہمارے حرموں کے لئے
 تم جو گہر میں آؤ دو دن کے لئے
 جام بھی گن کے لئے گن کے لئے
 فخر تنہائی ہے ہر دم کے لئے
 میں ہوں بڑی پاک باطن کے لئے
 رند بگڑے تھے دین ان کے لئے
 سب مصیبت تھی اسیر کے لئے

اپنا آنا خوب ہے جانشہ کی ولیل
 زندگی شہ آتی ہے و درون کے لئے

پوشیدہ کون آپ میں ہے جان جائے
 انداز اپنے حسن کا گر جان جائے
 عظمت دل خیز کی اگر جان جائے
 کہتے ہیں صاف ابروئے خدا آپ کے
 امر محال وصل سے آسان کیجئے
 دل کہہ رہا ہے آپ کے سر پر شمار ہوں
 ان بھولی بھولی باقون پر کسی نگر نہ پیارے
 بولی وہ میری لاش کو نگر کے بعد قتل
 اُف رے ستم کہا یہ ستم کرنے وقت و فن

پرو میں رہنے والے کو پہچان جائے
 صورت بنانے والیکے قربان جائے
 قربان کرنے والے پر قربان جائے
 لوہا ہماری تیغ کا اب جان جائے
 جو بات مان نہی کی نہیں مان جائے
 کہتی ہے جان آپ کے قربان جائے
 کہتے ہیں کہہ رہے پھر ترے قربان جائے
 کس منہ سے اب کہہ گویا قربان جائے
 اب ساتھ لیکے قبر میں ارمان جائے

کہندون کا صبح وصل یہ ان سووم وواح
 انکار وصل کرتے ہیں وہ بال کہو لکر
 وریا یہ باور لہنے نے وحشی بنادیا
 آئینہ لے کے سامنے گسپو سفور سے
 ہوتی ہیں اونکی زہر پری مہربانیاں
 کہتے ہیں اون کے تیر نظر چکھو وکھیکر
 تشریف لائے کبھی حشر مآب میں
 ملنا محال ہے ول گم گشتہ کا نشان
 کچھ بھی نہ پائیگا خبر اپنی خباب شیخ
 ہے ہے وہ کہنا یاس سے اوکاوم وواح
 پرشش کریگا کوئی نہ دیوانہ جان کر
 مہا نون کا جرم ہے اوزنگ ہی مکان
 مدفن پر یون نہ روئے گیسو بکھیر کر
 بچہ پرو آکے جلوہ دکھا دیجئے مجھے
 ہو مقتدائے شوقی کو مدفن ہو کرے یار
 کہتے ہیں قدسیوں سے دم حشر مغفرت
 عکس اپنا آئینہ میں دکھا کر وہ کہتے ہیں
 پہچان لیجے بیٹھا ہو آنے پس فنا
 اتنا راہ میں تو نہ گونگٹ اٹھائے
 آخر کو پاک ہو گئے بدنام ہو لئے
 تھا کسنی کے ساتھ ہی انکار وصل کا

ہزارہ اپنے لیکے سبھا ارما ان جائے
 مغلوب یہ ہے یہاں سویشیا ان جائے
 ہر موج کہہ رہی ہے پریشا ان جائے
 یون گہر میں غیر کے نہ پریشا ان جائے
 گہر و شمنون کے آپ نہ مہسا ان جائے
 حسرت زوہ کے سینہ میں مہا ان جائے
 اکدن خدا کے گہر بھی مہا ان جائے
 مٹی گلی گلی کی اگر چہا ان جائے
 دیرو حرم کی خاک اگر چہا ان جائے
 اللہ آپکا ہے نگہا ان جائے
 خشر میں چاک کر کے گریبا ان جائے
 کس طرح لیکے قبر میں ارما ان جائے
 ہوتی ہے میری روح پریشا ان جائے
 موسیٰ کی طرح کر کے پشیا ان جائے
 مر کر حرم خلد میں مہسا ان جائے
 رحمت کا شا مسیا نہ دلا ان جائے
 معشوق کون ان میں ہی چہا ان جائے
 اٹے نہ رکھ کے سرور چہا ان جائے
 گم عاشقون کے ہوتی ہیں اوسا ان جائے
 گہر میں عدو کے جائے مہا ان جائے
 کہتا ہے اب شباب کرا بجا ان جائے

<p>کایا پلٹ کبھی تو ہوا ایسی بھی یا خدا آئے ہیں نزع میں تو صبر کیجئے دیوانے اپنے ہو گئے آئینہ دیکھ کر سننے ہیں ہم کہ قند مکرمین ہے مزا ہاں ہاں ذرا کہو تو نہ چوہیر و مجھے ہٹو کاندھانہ دین مجھے انہیں سمجھاوے ہمنشین بے پر ہو کہ وہ بھکو دکھانے سے کیا حصول شکر خدا کہ آئے عبادت کو نزع میں اعمال کہہ رہے ہیں یہ دنیا میں غافل</p>	<p>مجھ سے کبھی وہ بات مری مان جائے جب جان میری جائے تو ایجاں جائے کہتے ہیں عکس سے تر و قرباں جائے اک گالی اور بھی ترے قرباں جائے ان بھولی بھولی باتوں کو قرباں جائے مین کے آگے آگے ہے ارمان جائے غش آرہے ہیں جاتے ہیں سانس جائے یہ بھی بہت ہے آپکا احسان جائے لے کے گناہ سر پہ لپیٹاں جائے</p>
<p>نقاشیق خدا کو حشر میں کیا منہ دکھاؤ گی دل میں بتوں کا لے کے نہ ارمان جائے</p>	
<p>جانی ہوئی ہے بات تو پہر جان جائے وشمن کے گھر سنبھل کے مری جان جائے عقل پر گہنڈ تو پیچر جان جائے شام وصال آپکے قربان جائے قاتل بھی روکے کہنے لگا بعد قتل کے لا کہوں میں اپنی صبر کو کرتے ہیں انتخاب ای جذب عشق لطف تو جب ہے کہ وہ مجھے تکوار لے کے قتل پہ تیار ہیں مرے میخانہ میں تو آئے ہیں چوری سی شیخ جی اک بوسہ دیکھئے حسن کی خیرت جان کر</p>	<p>ہے کون دلشین و سے پہچان جائے خواب اپنے بنکے نکہت بان جائے ہے کون مشت خاک میں پہچان جائے اک بات ہو ذرا اسی اوس جان جائے بسمل کی بے گناہی پہ قرباں جائے ظالم تری نگاہ کے قرباں جائے اے آہ پُر اثر ترے قرباں جائے اولٹے وہ کہہ رہی ہیں مجھے مان جائے اور اوس سہ کہہ رہی ہیں مجھ کو مان جائے میں ہوں گدا ئے عشق مری مان جائے</p>

آواگان عشق سے کہتی ہے بیکسی
 ایسا حسین ملیگا نہ ہرگز جناب دل
 اک حرف عشق کا نہ ملے زاہد و تمہین
 میں کیوں ڈرون فشارِ لحد کو وقت و فن
 گو پر خطر ہے راہ محبت جناب دل
 میں کوچہ رقیب میں کیوں سدا راہ ہوں
 حسن آفرین کے حسن کا شعبہ ہر اپنا حسن
 و ہڑ کا ہمارے دل سے قضا کا مٹا دیا
 ارمان بن کے سینہ عاشق میں رنگیا
 آئے ہیں بال کھولے میرے دم اخیر
 کہتی ہوں کی گیسوئے شب گونگی برہمی
 صبح وصال بال میں بکھرے ہوئے تمام
 فرمائے نہ کچھ مری تنہائی کا خیال
 ہم جنس پر نثار ہوں میں اسی جناب شیخ
 ٹھوکر سے کیجے قبر غریبوں کی پائیال
 شاید کہیں بعد ہا نظر آجائے میرا دل
 اللہ نے ظلم کہتے ہیں وہ آکے نزع میں
 کہتی ہے بے ثباتی دنیا یہ غافل
 کیوں بعد مرگ آئے عیاوت کی واسطے
 یہ کہہ رہے ہیں ہم سے تو مروان با خدا

دنیا کی خاک چہا نسا ہے چہا ن جائے
 سارے جہان کو بھی اگر چہا ن جائے
 اوراقِ کل کتابوں کے گر چہا ن جائے
 کہتے ہیں سب جناب ہے نگہبا ن جائے
 اللہ آپ کا ہے نگہبا ن جائے
 عصمت خود آپ کی ہے نگہبا ن جائے
 کیونکر نہ اپنی شکل پہ قربا ن جائے
 اے خنجرِ اترے قربا ن جائے
 تیرنگاہ ناز کے قربا ن جائے
 مطلب ہے قبر میں بھی پریشا ن جائے
 جنگل میں بھی حضور پریشا ن جائے
 آئینہ دیکھ کر نہ پریشا ن جائے
 میں دل لگی کو آپ کے ارا ن جائے
 میں آپ کو تو حور کے ارا ن جائے
 دستِ جفا سے خاک بھی سچا ن جائے
 زلفوں کا بال بال ذرا چہا ن جائے
 گہر میں خدا کے جاتے ہیں ہا ن جائے
 مہان بن کے آئے تھی مہا ن جائے
 مشکل ہماری ہو گئی آسا ن جائے
 و شوار کام بھی تو ہے آسا ن جائے

شائق کہو نگا حشر میں احمد کو دیکھ کر

سورج و اس سے غرض یہ کہ زبان اس کے

شعلہ رویوں کے ستم سے نہیں بچنے والے
تیغ ابرو کے نہیں وار اپنے چہرے والے
ہم وہ جاننا نہیں ہرگز نہیں ہنسنے والے
قتل کر دیجئے یا لیجئے اقرار وصال
جس کو ہم چاہتے ہیں وہ نہ ملے گا جب تک
کیجئے لاکھ انہیں تیغ نظر سے چورنگ
بے خطا ظلم کے جاؤ نہیں کچھ پرواہ
کہتی ہے ان کی نزاکت کہ نگہیں بسجمل
چھید ڈالیں گے ہزاروں کے ہلکے دم بھرتا
کوئی بلبلی گل عارض کا ہوا ہے قریبان
شاید اس شوخ سے ہونٹو نہ بھائی ہو دھڑکی
او جنوں تو نے بنایا ہے تبرک پس ترک
میتے میے نے شب وصل کیا ہے بے شرم
پاؤں پہیلاتے ہیں و نیامیں پاؤں دول
ترمی شرمیلی ادا ہو بگاڑے گی ضرور
اسے جنوں موت کا خلعت چھو پہنا جلدی
سیکڑوں طاروں میں ترے گہر کے گردان
آج زخم دل صد چاک دکھاتے ہیں نہیں
ہوتے رہتے ہیں اشارے خم ابرو سے ادھر
سر مقتل نہیں معلوم کہ کیا ہو قاتل

نسل پرانہ ہیں ہم جیکے بیٹے والے
سیکڑوں آن میں کٹے جا بیٹے کٹنے والے
خاک ہو کر بھی ہیں دامن سے بیٹے والے
آپکے پاس سے اب ہر نہیں بٹنے والے
تری و رکاوٹ سے یا سب نہیں بٹنے والے
نرو میدان تہیں میدان سے بٹنے والے
چاہے وہ والوں کو دل کب نہیں بچنے والے
اب کوئی دم میں ہیں یہ ہاتھ اچلنے والے
آپکے قیر نظر سے کب نہیں اچلنے والے
ہار چھو لوں گے ہیں غبار میں بٹنے والے
ورہم و زنجیر سے نہیں بٹنے والے
ٹکڑے ٹکڑے ہیں کشی کے مری بٹنے والے
آج کہل کیلے وہ میں تھے جو مٹنے والے
گور میں ہاتھ ہوس کی ہیں مٹنے والے
ترے گیسو نہیں چہرے پہ مٹنے والے
یہ وہ کپڑے ہیں کہ ہرگز نہیں پہننے والے
یہ کبوتر نہیں ٹکڑے ہیں سے پہننے والے
دیکھتے والوں کے دل آج میں پہننے والے
کتے رہتے ہیں زمین زم میں کٹنے والے
ایک ہے تیغ گلے سیکڑوں کٹنے والے

دلین گنتی کو کہیں رشک سے کٹنے والے
 کٹتے ہیں عمر کے دن جتنے ہیں کٹنے والے
 جنس ناقص کے کہیں دلم ہیں پٹنے والے
 مقبرے سب زو کشتوں سے ہیں پٹنے والے
 چھوٹتے ہیں زو قدو لیسے پٹنے والے
 ہر گہری آپ ہی نام ہے رہنے والے
 وہ بڑے آئے مرے نام کے رٹنے والے
 کہ لپٹ جائیگے اٹھو ہی لپٹنے والے
 جانیوالے نہیں پھر جا کے پلٹنے والے
 شاخ طوبی سے ہیں یہ بات پلٹنے والے
 آج مہتاب سے تار سے ہیں پٹنے والے
 ہم نہیں آپ کو دل دے کے پلٹنے والے

شع کی تم کو جلی اور کٹی سے کیا کام
 رات دن چلتے ہیں سینہ میں نفس کے آرے
 دل مرا لیکے وہ اتر کے یہ فرماتے ہیں
 ہو گئی تیغ نظر سے تری دنیا بھل
 اپنے پالو کو تو خاک سمجھ کر نہ جھٹک
 آپکے چاہنے والو نکا وظیفہ ہے یہی
 کہا قاصد نے کہ ہے یاد عیار سی تو کہا
 زندہ کر نہیں ہے کشتوں کے ادھیں یہ کہہ کا
 دیکھو پتیا وگے چلاؤ گے جو ہو سوتے عدم
 میں یہ کہتا ہوا بڑھتا ہوں بلا میں لیتے
 سنتے ہیں شب کو جبین پر وہ چنی کا فشان
 کیجئے شاد کہ برباد جو مرضی ہو حضور

نشانی آنے تو دو قاتل کو ذرا قاتل میں
 دیکھ کر تیغ کو چھٹ جائیگے چھٹنے والے

روک لیتے اون کو دامن تھام کے
 ہائے کیا بچوٹے مقدر ہام کے
 زندگی کے دن نہ تھو آرا م کے
 میں ذرا اٹھ لوں کلیجہ تھام کے
 ساتھ تو بکے بھی مگر بے جام کے
 منتظر ہیں ہم بھی دور جام کے
 ملگئے پہلو سے آرا م کے

ہاتھ صبح وصل ہے کس کام کے
 غیر کو ساغر میں گلغام کے
 کٹ گئے جلدی سے یارب کس طرح
 جائے گا اس قدر جلدی سو کیوں
 آج ہوں اسے ساتی بیان شکن
 اس طرف بھی گردش چشان مست
 ورو بھی اٹھتا نہیں ہے یا خدا

<p>غیر پرہیزگار شکایت ہے مری لوہرم میں بھی مرے دست جھون سانس دکھائی جو خنجر کی روش پوچھ لیں باتیں سب ادن سراز کی</p>	<p>ہیں خجل رونے سخن الزام کے تاک میں ہیں جامہ احرام کے کٹ گئے دن گردش ایام کے چلکے فقر مرے ہنہام کے</p>
<p>غیر شایق بن کے چٹا یا بہشت وہ تو دشمن ہیں مرے ہنہام کے</p>	<p>حلق میں چھنڈی پے میں دام کے بند رستے ہو گئے پیغام کے واغ دہولوں جامہ احرام کے ٹوٹے پھوٹے لفظ میں دشنام کے خود وہ لیتے ہیں مری دشنام کے خود ہی پردے گر گئے حمام کے آنکھیں دکھاتے ہیں حلقو دام کے شیخ صاحب آپ ہیں کس کام کے صبح سے ہم منتظر ہیں شام کے صبح تک پھیلانے دام شام کے صبح کو بچھو بچھو میں بکھر شام کے خوب ملتے ہیں بھانے کام کے بس ہیں یہ دو چار مری کام کے آہ بھی کرتے ہیں دل تمام کے</p>
<p>شاعری ہے شایق اپنی ادج پر</p>	<p>ضعف سے نالہ نکل سکتا نہیں ہو هجوم نالہ دل کا بُرا فاش ہو جائے نذر امیکہ غیر سے باتیں ہوئیں میں دشمن چاہتے ہیں ہونٹ اپنے غیظ میں شرم عریانی کی لفرش دیکھ کر مجھ کو مشتاق اسیری دیکھ کر گر نہیں پیتے تو پلوایکے ادن کے وعدہ کی میں یتیم بیان ما جگتے ہیں وصل کی ادن کی دعا چال میں خورشید کے انداز میں آکے اُلٹے پاؤں چل دیتے ہیں دل شکستوں کو غرض ساغر سے کیا اب تو حالت ضعف سی ہو چکی ہے یہ</p>

کڑ گئے جھنڈی ہمارے نام کے

رسول اللہ کے عاشق کی دولت ایسی ہوتی ہے
گنہگاروں پر بخشش کی عطایت ایسی ہوتی ہے
تمہیں کو ہر گنہگار کی صورت ایسی ہوتی ہے
مدینہ والے بولینگے قیامت ایسی ہوتی ہے
قسم اللہ کی دنیا میں جنت ایسی ہوتی ہے
جدائی میں کبھی ہم پر مصیبت ایسی ہوتی ہے
میں اس صورت کے خدا بھی حضور ایسی ہوتی ہے
اسی کا نام کیا رحمت توحا رحمت ایسی ہوتی ہے

ترک پر جان دیتا ہے محبت ایسی ہوتی ہے
قیامت میں خدا بھی بخش دیتا ہے بلا پر بخشش
کہو نکادیکر تصویر ہر قدم میں درشتی سے
سر نیچے چلے سب عاشق جو نامے رو خدا پر جا کے
کہوں گا لوٹ کر طیبہ میں خاک کو سے حضرت پر
اغوشی یا رسول اللہ کے نور کے تے ہیں بروم
کہا صورت بنا کر تیری خود نقاش قدرت نے
قیامت میں جلیں روز خمیں بندے تیرے کھلا کر

بنی کا نام سنتے ہی بیچ اٹھتا ہے محفل میں
کبھی بچپن نشانی کی طبیعت ایسی ہوتی ہے

باغ میں ہے اک کلی اور وہ بھی مرچائی ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے لاش ہے مرقد پر ٹکرائی ہوئی
روح صدقے لاش کے پھرتی ہوا ترائی ہوئی
بیکسون کے قبر پر ہے بیکسی چھائی ہوئی
کیا کسی کی ہے سواری قبر پر آئی ہوئی
موت بھی آئی تو لوہن بن کے شرابی ہوئی
تیرے صدقے واہ کیا اچھی سیجائی ہوئی
تجھ سے نادانی ہوئی اور مجھ سے دانائی ہوئی

میرے دلی آرزو لین ہے گہرائی ہوئی
اوس سنگرنے نہ رکھا چین سے بھی بعد مرگ
اون کے زانوں پر پس مروں مرا سر دیکھ کر
شامیانہ کی صورت ہمسے بربادوں کو کیا
آج اتنی روح کیوں بچیں ہے زیر زمین
جان وی جب ہم نے اک پردہ نشین کر عشقین
زندہ ہوتے ہی میجا سے لپٹ کر یہ کہوں
تو نے جانا حق کو زاہدین سے سمجھا خود کو کچھ

حشر میں پیش خدا شایق نہ ہو سوا کہیں
فکر کیا ہو بندو گردنیا میں رسوائی ہوئی

خود چلے آئیگی وہ دھونڈتے تربت میری
ہائے بن بن کے بگڑ جاتی ہے قسمت میری
ہاں مگر خاک میں مل جائیگی حسرت میری
فیس و فریاد بھی سنتے جو مصیبت میری
ترے ہاتھوں سے دہن بگڑی تربت میری
کہیں اللہ سے کرنا نہ شکایت میری
جو حقیقت ہے تنہا ہی وہ حقیقت میری
سنگ بستہ وہ کسے دیتی ہیں تربت میری
تیج ابرو سے جو ہو جائے شہادت میری
یہ محبت ہے تنہا ہی کہ محبت میری
ول جلون پر نہ ہو کیوں فرقت زیارت میری

زنگ لائے گی پس مرگ محبت میری
ہو محبت کا بڑا اوس لئے کہیں کا نہ رکھا
ہوں وہ بیکس کہ نہیں کوئی بھی رونے والا
ہے یقین قبر سے رونکی صدائیں آئیں
تو نے دو پھول چڑھا کر مجھے ممتاز کیا
میں نے کلمہ جو پڑھا نزع میں اوس نے یہ کہا
میری صورت میں ادائیں ہیں تنہا ہی پیدا
بدگمانی ہے کہ حوروں سے تعلقی نہ بڑھے
میں پیچھون گا لی مجھ کو حیات جاوید
کس نے پیچھین کیا کہنچ کے لایا کس نے
شعلہ رویوں کی محبت میں مری جان گئی

خوف دنیا کے مصائب سو نہیں اے شتالیق
کبھی راحت بھی دکھاویگی مصیبت میری

حوصلے اپنے بڑھانا چاہیے
درد دل چلکر سنا نا چاہیے
ورنہ جانے سے نہ جاننا چاہیے
ساغر کو تر پلانا چاہیے
قید بجران سے چڑھنا چاہیے
عاصیوں کو بخشنا چاہیے
اپنا دیوانہ بننا چاہیے
خواب میں جلوہ دکھانا چاہیے

دل محمد سے لگانا چاہیے
سوئے طیبہ اوڑکے جانا چاہیے
جا کے طیبہ پھر نہ آنا چاہیے
تشنگان حشر کو یا مصطفیٰ
آئے سرکار یا بلو اے
تم شفیع اللہ نہیں ہو یا رسول
آرزو اس کے سوا کچھ بھی نہیں
باز ہے حسرت سے چشم انتظار

قبر میں میری فرشتے آئیں جب
 ہر قدم ہے قدسیوں کی سجدہ گاہ
 حکم حق لا تو فغاوا اتکم
 میں ہوں دیوانہ رسول اللہ کا
 عاشق روئے نبی کو نزاع میں
 نور بنکر دیدہ مشتاق میں
 یا محمد سب کہیں روحی فداک
 نزع میں اور قبر میں اور حشر میں
 طوف میں ہوں روضہ پر نور کے
 سر ہے پیارے نبی کے پاؤں پر
 اگر کے قدموں پر کہیں گے حشر میں
 آستان مصطفیٰ پر سر رہے
 جلوہ جانا نظر آجائے گا
 بکھو روتے دیکھ کر روز جزا
 سن کے سبحان الذی اسرار کے راز
 جا کے صحن روضہ پر نور میں
 شایق اپنی رونمائی ہے دلیل

آپ کو تشریف لانا چاہیے
 سر کے بل طیبہ کو جانا چاہیے
 آپ کا اغزار مانا چاہیے
 مجھ کو اک جنگل سہانا چاہیے
 سورہ طاسنا چاہیے
 یا نبی تشریف لانا چاہیے
 اس طرح حشر میں آنا چاہیے
 ہر جگہ ہم کو چپانا چاہیے
 اسے قضا اب جلد آنا چاہیے
 جان سے اس طرح جانا چاہیے
 آج رو توں کو ہنسانا چاہیے
 بس بکھو سہانا چاہیے
 لکھو آئین بنانا چاہیے
 یا نبی ہنسنا ہنسانا چاہیے
 آپ کے قربان جانا چاہیے
 بخت اپنا آزمانا چاہیے
 ایک دن دنیا سے جانا چاہیے

عالم ہستی نہیں دار الخلود
 آئے ہیں شایق تو جانا چاہیے

نظام کر دل یہ کہا آج ہے قسمت اچھی
 جسکی آنکھوں میں ہو یہ اسکی ہے قسمت اچھی

راستہ میں جو نظر آگئی صورت اچھی
 مینے مانا کہ ہے سب سے تری صورت اچھی

سچ تو یہ ہے کہ ہے آئینہ کی قسمت اچھی
 نزع میں سامنے آجائے جو صورت اچھی
 یوں تو دنیا میں بہت ساری حسین ہیں لیکن
 نہ تو شاگردوں پر موقوف نہ استادوں پر
 فیض استاد ازل رک نہیں سکتا ہرگز
 عشق و لدا تو سٹی میں ملا دیتا ہے
 و فتنی میں مری اوس بت کو ملا ہے
 گہر میں بلوا کے ندے غیر کے آگے و نشام
 پیار تو پیار ترا کو سنا بھی ہسپارا ہے
 ہے ہر اک بات ہر اک شخص کے ثابان اوست
 آئینہ و کبھ کے وہ پیار سے فرماتے ہیں
 مرا وہ قول میں قربان ورا پھر تو کہو
 دیکھتے ہی مری تصویر ہوئے شرمست رہ
 حسن صورت کو کسی اور سے پوچھو تو سہی
 قصد انکار کا گر ہے تو زبان رک جائے
 سنتے ہی وصل کی باتوں ہی پہ وہ رکنے لگے
 تری پازیب کی جہنکار سے اوٹھے فتنے
 جلوہ یار نظر آتا ہے بے پردہ وہاں
 روز محشر تو حسینوں کا رہے گا میل
 سب میں جلوہ ہواوسی کاہیں کیا کیوں کہدین
 یوں تو کہنے کو کہو میں بھی کہے دیتا ہوں

سینہ میں چھپا لیتا ہے صورت اچھی
 مرتے مرتے بھی کہو نگامری قسمت اچھی
 وہی مشوق ہے ہو جس کی طبیعت اچھی
 جس پہ ہو فضل خدا اوس کی طبیعت اچھی
 خود بخود و عویش پاتی ہے طبیعت اچھی
 اچھے اچھوں کی بگڑ جاتی ہے ہیئت اچھی
 کیوں نہ کہدوں کہ محبت سے عداوت اچھی
 ایسی دعوت سے تو و اللہ عداوت اچھی
 ترے صدقے یہ محبت یہ عداوت اچھی
 تجھے الفت تو قبیوں سے عداوت اچھی
 پیاری ہاتھوں سونی کسی یہ صورت اچھی
 اون کا ارشاد کہ ہاں ہر عداوت اچھی
 غیر کی جان کے کہ بیٹھے نہایت اچھی
 پچا ہنے والے تو کہدینگے نہایت اچھی
 اوسکے ہونو نہیں تو اسوقت ہر لکنت اچھی
 و منٹ آگے سے پیدا ہوئی لکنت اچھی
 تو نے دنیا میں دکھائے یہ قیامت اچھی
 ہے مری موت بہلی اور قیامت اچھی
 ہم یہ کہتے ہوئے جائینگے قیامت اچھی
 اسکی صورت ہو ری اسکی ہی صورت اچھی
 بوسہ دو گے تو کہوں گا کہ ہے صورت اچھی

میں نے جب عرض کیا کہ یہ طبیعت تو بڑھیک
 جس قدر کام میں دنیا کے وہ جھگڑائے کے ہیں
 سر میں سودائے محبت ہے تو پھر در کیا ہے
 بارہوین سال او بہار آیا ہے کچھ سینہ پر
 ایک بوسہ پہ وہ دل مانگتے ہیں ہنس ہنس کر
 روز میخانہ چلے آتے ہیں اور پی جاتے ہیں
 ظلم کرتے ہیں غضب اوس پر یہ طرہ اوس کی
 وعدہ کرتے ہی قسم کھا کے بکھر جاتے ہیں
 ایک مدت سے جوشمشیر اوپر ہے خدا
 غیر کہتا ہے تری غیر کہہ دیگی سر حشر
 ہم سے شرانہ کبھی تیری حیا کے قربان
 دیکھنا تیرا عبادت ہے مگر سن او بت
 آج کل زر کا سہارا ہی نظر آتا ہے
 بندگی عرض کروں گا میں اوسیدم ناہر

آنکھوں آنکھوں میں کہا اوس نے نہایت اچھی
 نہ تو اچھی ہے خوشی اور نہ مصیبت اچھی
 چیز اچھی ہو تو ہاتھ آتی ہے قیمت اچھی
 مال آیا ہے نیا اوس کی ہو قیمت اچھی
 کیون نہ وے ڈالوں کہ اپ اٹھگی قیمت اچھی
 حضرت شیخ کو بھی پڑھ گئی عادت اچھی
 ہنس کے فرماتے ہیں کیا ہم میں عادت اچھی
 جھوٹ کہنے کی اونہیں ہو گئی عادت اچھی
 موت سے دن کو ہے سودر شہادت اچھی
 جھوٹی اچھی ہے کہ سچی ہے شہادت اچھی
 پاک بازان محبت میں تو نیت اچھی
 شرط یہ ہے دم دیدار ہونیت اچھی
 نہ ہے وہ جو سمجھتے تھے اطاعت اچھی
 دیکھ کر اوس کو رہے گر تری نیت اچھی

میں نمکخوار ہوں کیونکر دکھوں اسے شہادت
 میر محبوب علیخان کی اطاعت اچھی

یہ رستہ لامکان کی آخری منزل سے ملتا ہے
 صنوجی کو سننے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے
 گلے منقل میں ہر ہل ہر اک بسمل سے ملتا ہے
 مزا تو جہانکنے کا پردہ محفل سے ملتا ہے
 کبھی ناقد سے ملتا ہے کبھی محفل سے ملتا ہے

پتا اوس چھپنے والے کا ہمارے دلسو ملتا ہو
 مرا کہنا محبت والا ہر ہر دل سے ملتا ہے
 ترے اردو کا خضر عید کا ہے چاندائے فانی
 اگر بے پردہ ہو میلی تو پھر کیا لطف اے مجنون
 تم لیلیٰ میں مجنون ہائے کس حسرت سو رو کر

ترے عشاق شاید بھول جاؤں گئے لے کافر
 خوش نقش یا بیٹھے ہیں شکل فتنہ اوٹھیں گے
 عجب تھا شوق دل بسمل کہ رگ رگ میں محبت تھی
 حنا کی سرخ روئی نے کیا اک رنگ او بسمل
 ید اللہ فوق اید الہیم سے ہم پر ہو گناہ ظاہر
 مجھے جس شخص نے دیکھا او سے یاد آگیا جنوں
 کسی مفلس سے تم داؤد و ہش اللہ کی پوچھو
 کہہ ہی اوس گہر میں جانکے کبھی وس و رہ آٹھ رہے
 وہی بھولا ہوا غم پہر ہمارا ہوتا ہے تازہ
 کسی صورت سے وصل یا رکا نقشہ جاتے ہیں
 سبق پہلے ہی فقرے سے فنا مل گیا ہم کو
 نظر مظلوم پر پڑتے ہی ظالم یاد آتا ہے
 نظر آتے ہی چہرہ پڑتے ہیں و الشمل سورہ
 ہمارا دل کسی کی شکل نورانی کا مسکن ہے

نیا دل اور جو بھوکو بھری محفل سے ملتا ہے
 کہ انداز قیامت یار کی محفل سے ملتا ہے
 اوچھل کر خون کا قطرہ گلے قاتل سے ملتا ہے
 لہو کا رنگ بھی رنگ کف قاتل سے ملتا ہے
 کہ جزئی سلسلہ اپنا اوس کا مل سے ملتا ہے
 کہ ہر حال بھی اوس مرشد کامل سے ملتا ہے
 کہ رمیون کا پتہ سچ ہے لب سائل سے ملتا ہے
 ہمارا رنگ آزادانہ بھی سائل سے ملتا ہے
 کوئی حسرت بھرا دل جب ہمارا دل سے ملتا ہے
 عجب تسکین ہو جاتی ہے جو جبل سے ملتا ہے
 اشارہ لفظا بسم اللہ کا بسمل سے ملتا ہے
 پتا قاتل کے رخ کا ویدہ بسمل سے ملتا ہے
 کہ روزانہ تلاوت کا پتا منزل سے ملتا ہے
 پتا اوس چاند کے ٹکڑے کا اس منزل سے ملتا ہے

کسی کی صاف صورت پر نہ وہی آئے شایقی
 یہ کیوں کہتے ہو تم چہرہ مکمل سے ملتا ہے

کس نے پیار سے ہاتھ سے صورت بنائی آپ کی
 پروہ پروہ میں ہے کیا کیا خود نمائی آپ کی
 جب خدا ہے آپ کا سب ہے خدائی آپ کی
 دل خدا کا اور وہ بھی رونمائی آپ کی
 چو و مبین کے چاند میں ہے رونمائی آپ کی

یا نبی دل چاہتا ہے آشنائی آپ کی
 گاہ آدم گاہ موسیٰ گاہ عیسیٰ گاہ نوح
 امتی ہوں آپ کا ڈر کیا مجھے و اربین سے
 ویکہر صورت ہوا اللہ عاشق آپ کا
 مین حدود کے چوہہ طا کے نور ہا کے پانچ

<p>سپ بلین گے روز محشر جب شفاعت کیلئے اول و آخر میں آپہی ظاہر و باطن بھی آپ دولت الفقرا غری سے تو نگر کیجئے جو کہ من نوری کے معنی غور سے سمجھا جنو ہر گیارہ شب مدرج وہ ادنی سے یہ</p>	<p>میں فدا کیا لطف دے گی مصطفائی آپکی کیا کہوں کن حقیقت کس نے پائی آپکی باو شابت و وہاں کی ہے گدا نی آپکی اوس کے ولین ہو گئی جلوہ منائی آپکی لامکان کے اوس طرف بھی ہے رسائی آپکی</p>
<p>جیلہ شعلاتی کو بلا لو ہند سے سوئے عرب یا نبی بیڈ صہب ستانی ہے جدائی آپکی</p>	
<p>پہر ہوئی وصل میں تکرار خدا خیر کرے بھول کا ہار ہوا بار خدا خیر کرے ہے بڑی گیسوؤں کی مار خدا خیر کرے تیغ ابرو نظسریار خدا خیر کرے اون کو لپٹا جو لیا ہٹ کے پرے یوں بولے گالیان دیتے ہو کیوں کچھ بھی مروت تجو بہن ایک میں طعن سنون غمزے سہوں کس کسکے بت بیدین کی محبت ہوئی جب سے و لگو پھر سنو ارا سہے مرے یار نے گیسو اپنا اک نیا رمن ہے کثرت میں عیان ہی وحدت شکل کا فر ہے کبھی شکل مسلمان ہے کبھی چال بھی چال تری چال کہ اللہ کی پناہ کیا کسی ترک و فاباز نے پھر پاو کیا کچھ سکھایا مرے جانب سے مرے پیارے کو</p>	<p>پہر خفا ہو گئے سرکار خدا خیر کرے دیکھو لچکی کسریار خدا خیر کرے کہیں کا فر نہ ہو ویند خدا خیر کرے اک مرے دل پہن دو آ رہا خدا خیر کرے واہ یہ بھی ہے کوئی پیار خدا خیر کرے بہری محفل میں یہ پہر بار خدا خیر کرے اوہرا غیار او دھسریار خدا خیر کرے ہر رگ جان ہوئی زنا رہا خدا خیر کرے پہر پڑی دل پہ مرے مار خدا خیر کرے یار کی شکل میں اغیار خدا خیر کرے یار نکلا سر امکار خدا خیر کرے ترے پازیب کی جھنکار خدا خیر کرے چچی آتی ہے لگاتار خدا خیر کرے خوش بہت آج بہن اغیار خدا خیر کرے</p>

سخت جانی کا بُرا ہو کہ کہیں کا نہ کہہا
 دل جگر کیوں نہ پہنیں دیکھ کے تیغ ابرو
 عشقِ مہرگان میں مرادِ جوا ناکھتا ہے
 تجھ میں کچھ آنکھ کی جھلکی سی نظر آتی ہے
 خواب میں آج کوئی غارت دین آتا ہے
 جلداً حضرت عیسیٰ کے بہلانے والے
 مجھ کو وعدوں چسینوں کی ہنسی آتی ہے
 شیخ جی سر پہ تولے آئے ہو میخانہ میں
 اس جوانی میں کچھ انجیل کی خبر لو اپنی
 پہلے ہی آتشیں رخسار غضب کرتے ہیں
 وصل میں ہائے وہ گہر کے یہ کہتی ہیں مجھے
 پلٹے کہائے نہ زبان پر کہیں وقت و وعدہ
 ہے اوہریا و خزانِ ناک میں صبا و اور
 حشر کے روز محبت سے یہ رحمت لے کہا
 چال سے آفتِ جان حشر پہا کرتے ہو
 داغہائے دل عشاقی چکلتے ہیں مدام
 چشم بد و در محبِ شاد و ہون و شمن پا مال
 ہوش جاتے نہ رہے و لکھو سنبھالے رہنا

ٹوٹی اوس ترک کی تلوار خدا خیر کرے
 و نیام ایک ہی تلوار خدا خیر کرے
 سر نہ پڑ بھائے سردار خدا خیر کرے
 آج اے روزِ دیوار خدا خیر کرے
 او مرے طالع بیدار خدا خیر کرے
 کہیں چہتا نہ ہو بیمار خدا خیر کرے
 اوڑھی تیرا قسرا خدا خیر کرے
 علم کی فضل کی دستار خدا خیر کرے
 کیوں جی کپڑا بھی ہوا بار خدا خیر کرے
 لو دو پٹہ بھی ہے گلزار خدا خیر کرے
 آج اے محرم اسرار خدا خیر کرے
 ہوئی لکنت و مگفتار خدا خیر کرے
 اسب تو اے بلب گلزار خدا خیر کرے
 آج آتے ہیں گنہگار خدا خیر کرے
 جنتے اوٹھے دم رفتار خدا خیر کرے
 گرم ہے عشق کا بازار خدا خیر کرے
 آج بن بٹھن کے چلایا خدا خیر کرے
 آج ہے یار کا دیدار خدا خیر کرے

قسماً یقین اب اور جوانی میں تو تم توٹ پڑا

یار نکلا ہے طرہ دار خدا خیر کرے

بخشو گنہگار ہیں ہسم بال بال کے

نازک ہو بار زلف تو آؤ سنبھال کے

ہن آں صاف صاف ہوں وعدہ وصال کے
 صدر سے نہ دیکھئے مجھے رنج و ملال کے
 جلو سے ہیں ویر و کعبہ میں جس بے مثال کے
 جو بن پہ ہاتھ رکھیں ورسے وصال کے
 جا نیگی عمر بھر نہ مری دل کی آرزو
 چشم سیر کے عشق امین اُلٹی ہو چسلی
 برسوں میں دیکھتے ہیں اوسے بے مثال کو
 جو تجھ سے ہم کلام ہوں منکر ٹیکہ کیا
 ابرو کی یاد ہے تو تصور ہے چشم کا
 ٹپکے جو اشک آنکھ سے آنکھوں کی یاد میں
 سینے سے وہ لپٹتے ہیں اگر جو خواب میں
 ناکھوں گناہ پر بھی پہنچتا ہے ہسم کو رزق
 کہتی ہے روح قبر میں چلا کے بعد رزق
 کہتے ہیں ذکر حیرت وہ ہم کو وصل میں
 لے لیتے ہر بلائیں جو آئینہ دیکھ کر
 اسے جذب دل و زنا و نہین پلٹا تو لے اور
 مشکل میں جان ہے کہ اوہ خوف اور ہرجا
 اورس فتنہ گر کی چال کا دیکھو تو طنطنہ
 موسم بہار کا ہے تراچو دیوان برسوں
 کہتے ہیں فتنہ ہائے قیامت بھی دیکھ کر
 زائد نہ پڑ تو وحدت رکشرت کے بیچ میں

پہلو بجائے نہ کہیں بول چسپال کے
 دل و پچکا ہوں آپکو نازوں سے پال کے
 صدقے ہیں ہم اوسے کے جلال و جمال کے
 جو دل کے چور تھے وہ نگہ بان ہیں مال کے
 ویران کروں گہر ترے حسرت نکال کے
 آتے ہیں شیر پر بہرین آنکھیں نکال کے
 کچے ہیں ہم تو دہم کے پکے خیال کے
 دو تین فقرے یاد ہیں اونکو سوال کے
 اللہ رے حوصلے مرے بکھے خیال کے
 لو وہ بھی گنگر و بن گئے پائے غزال کے
 سارے خیال ہیں مرے شوق وصال کے
 قربان ہمارے کرم و الحبال کے
 غمخوار تھے سو وہ بھی چلے خاک اُل کے
 جانے بھی ویسجے تذکرے رنج و ملال کے
 عاشقی ہوئے ہوا اپنے ہی سن جال کے
 کس ناہستے چلے ہیں مری بات ٹال کے
 صدر سے فراق کے ہیں توارمان وصال کے
 ہے پیچھے پیچھے حشر میں دامن سنبھال کے
 قربان اس جوانی کے اس سن و سال کے
 شاگر ہم ہوئے ہیں تری چال و مال کے
 جھگڑے ہیں انقبال کے ورا انقبال کے

<p>انسان اوس کا بندہ زائد خدا بنے کہتا ہے دیکھ کر ترے جو بن کو دل مرا اچھی بری نہی تو بری اچھی بن گئی کہتی ہے شکل آپکی دودن کی ہے بہار</p>	<p>قابل ہوئے ہیں ہم بھی تری قیول قال کے پہلے بھی پیارے پیارے مری نونہال کے ہر ہر میں تفرقے میں کمال و زوال کے یہ زانچہ بھی کہتا ہے زسے زوال کے</p>
<p>شاہ و کئی سے کہتا ہے یہ شایق حزمین ہیں آپ قدر دان بہت اہل کمال کے</p>	
<p>پرستہ کیوں نہ ہو مرے مرغ خیال کے مہم بھر رہا ہے دل بھی اوسی نونہال کے بان اسے نگاہ ناز و زار دیکھ بھال کے غزبان اپنی ناز کے پیارے جمال کے اللہ سے بات باتیں فقرے ہیں چال کے آبادہ بگھرے بال وہ صبح شب وصال عشاق کہہ رہے ہیں تصور میں عشق سے مشہور ہے شل کہ برس کا ہے ایک دن بالکل غلط ہیں میری چہرے کی جہر بیان ہوتا ہے خاک بھی تو کفٹ پا کو چومنے کہتا ہوں بوسے لیکے تقدیر میں پیار سے اے خشف چوٹ یار کی تصویر میری نہ آئے دل سویدا آنکھوں میں تل او بکھرے ہیں دل سہتی سے قبر و عرش و فردوس و لامکان دنیا کی جس کو چاہ ہو وہ زن مرد پرستین</p>	<p>بھندے پڑے ہیں آپکی زلفونکے جال کے یہ بھیل ملا مجھے او سے بچپن سے پال کے ٹھکڑے جگر میں ہیں تری جھپکی بہال کے جلوہ مجھے دکھانا ہے مجھ کو سنبھال کے سو سو جواب ملتے ہیں اک اک سوال کے او ہو وہ پیارے جاوے پریشان حال کے اچھے رہو گرجی مرے ہم ہیں بال کے نوں عید کے گلے نہ ملین ہاتھ ڈال کے دست گناہ سے ہیں نشان انفعال کے گنہا خوب ہٹکندے ہیں تری پاؤں کے ہاں ہاں یہ آنکھ کے یہ لبوں کے یہ بال کے گرتے ہیں لاکھ بار مگر دل سنبھال کے یہ تین شعبہ ہیں ترے ایک حال کے زینے لگے ہوئے ہیں مرے انتقال کے وہو کے میں ہم نہ آئیگی اس پر زل کے</p>

آپ کرم سے حشر میں منہ اس کا پھر گیا
خط غیر کا نہ تھا نہ سہی اور کچھ سہی
انسان کا حسن دیکھ کے بند بونہیں سب
دم و نیا سیکھ جاؤ گے اب کوئی دم میں تم
خرقت نصیب کٹے ہیں رورو کی ہجر میں
پوچھو تو خالی ہاتھ چلے کیوں جہان سے
اون کا تہ مزار کفن بھی تو گل گیا
بسمل کی سرخروئی کا اتنا رہے خیال
نیچا دکھانا حشر میں یارب نہ تو ہمیں
وڑ ہے یہی کہ آپ کے دشمن نہ گر پڑے
ایمان کی یہی ہے کہ ایمان کی ہے یہی
بت پر کوئی خدا ہے خدا پر کوئی خدا
اے شوق المد و مجھے لپٹا دے یار سے
واتا ہمیں تو کچھ نہ ملی دم قدم کی خیر
کیونکر نہ کہدوں یار میں میں مجھ میں یار ہے

دو رخ جو بڑھ چلا تھا زبانیں نکال کے
جھگڑے نہ مول لیجے جھگڑے نکال کے
قربان اے خدا ترے دست کمال کے
اقرار ہول ہول کے وعدوں کو ٹال کے
اک دن بھی کیوں نہ ہو وہ برابر ہر سال کے
جن کو بڑے بہرہ سے تھے دولت و مال کے
دنیا میں جو اب اس پہنٹتے تھے شال کے
پڑھنا نماز ہاتھ لہو سے کہنگال کے
مشہور تھے زمانے میں اونچے خیال کے
آہستہ چلے دیکھ کے دامین سنبھال کے
اچھے ہیں وہ جو دوست ہیں اصحاب و آل کے
شیدا میں ہم تو اپنے ہی حسن و جمال کے
کس ناز سے چلا ہے وہ گھوگٹ نکال کے
جیتے رہو فقیر چلے دیکھ بھال کے
نظارے چشم دل سے ہوئے انصال کے

نشانی بتوں سے ولکی نہ قیمت کرو کمی

اللہ کو منہ دکھاؤ گے گھر بیچ ڈال کے

وحشت نے پھر نہ جامہ میں رہو دیا مجھے
خوف ایک رخ ہے ایک طرف ہے رجا مجھے
زخون نے اپنے منہ سے کہا مر جا مجھے
دکھلاتے اور کس لئے ہوا یئینہ مجھے

آئی نظر کھلی جو تنہا رہی قیسا مجھے
اس کشمکش میں ڈال نہ تو ایسا مجھے
تیغ نظر جو مجھ پہ چلی کیا بہلا مجھے
حیران کر رہا ہے رخ با صفا مجھے

خون بزمین جو رو دیا ہوا فائدہ مجھے
 آئیگا بعد وصل عجب کچھ مزا مجھے
 جب بوسہ تیرے تیر کا تال ملا مجھے
 تو نے دکھائی شکل نہ اوبے وفا مجھے
 کس رشک حور پر تو خدا ہے بتا مجھے
 وعدہ پودہ نہ آئے نہ آئی قضا مجھے
 کشتی غم نے جبکہ کنارے کیا مجھے
 لپٹا جو شام وصل وہ ہنسکر کہا مجھے
 بحرالم سے پار جو حق نے کیا مجھے
 رو کر مری مزار پر اوس نے کہا مجھے
 ویسے نہیں وہ بوسہ وصیت حنا مجھے

بوسہ کف حنائی کا اوس نے دیا مجھے
 وہ بت کہہ جو ناز سے یہ کیا کیا مجھے
 آیا وہاں زخم سے لطف دفا مجھے
 بس بس محبت اپنی نہ اتنی جتا مجھے
 محشر میں کیا عجب ہے جو پوچھے خدا مجھے
 کیا کیجے ہائے دونوں نے ہو کا دیا مجھے
 ساری حنائی کہنے لگی نا خدا مجھے
 سر کی قسم کہو تو یہ کرتے ہو کیا مجھے
 نا آشنا بھی کہنے لگے آشنا مجھے
 یا و آ رہی ہے ہائے تمہاری وفا مجھے
 کہتے ہیں رنگ اور ٹیکا ہے وفا مجھے

نہایت جو یک حسین خدائے دیا مجھے
 کیونکر نہ دل لگاؤں بہا تو بتا مجھے

امیر تھی نہ تجھ سے کہ دیگا وغنا تجھے
 ور پروہ یوں سنانے سے کیا فائدہ مجھے
 دل جلکے خاک ہو گیا اقرار وصل کر
 مجنون و بیوقوف و غاباز پر فریب
 شاید گرہ میں باندہ کے رکھا ہے دل مرا
 نکلا جو گھر سے آنکھ میں آیا وہ آفتاب
 تاوان زمین پہ پہنچ کے نقشہ مٹا نہ تو
 ظلم میں سب سب ہی باطن میں لال لال

اب تو تو قتل کرنے لگا بیوفا مجھے
 جلوہ ذرا نقاب اوٹھا کر دکھا مجھے
 باتیں ہوائی کر کے داو بت اڑا مجھے
 کیا کیا وہ آج کہتے ہیں نام خدا مجھے
 ہلکے تپا یہ ویسے ہیں بعد قضا مجھے
 تار نظر ہوا ہے خطا التوا مجھے
 یوں خاک میں نہ کہیں سے اپنا بلا مجھے
 اے گل سمجھ نہ صورت برگ حنا مجھے

کہدوں گا جو زبان سے وہ گری و کہاؤنگا
مشہور تر ہو کے رہوں فیر کی طرح
اب بھی طریقہ نیک عمل کے سکھائے
وعدہ پوری جو میں نے قسم میں کے یہ کہا
وولت حواس و ہوش کی لٹنے دی اور بھی
برجائے پہ نظر نہیں آتا تو اسے خدا
دل کی طلب پر صاف مکر کر دیا جواب

رنگ منافق نہیں آتا ورنہ مجھے
یوں سر چڑھا کے ہائے نواہت گرا مجھے
روز ازل سکھایا تھا قبالو بلا مجھے
وہ تم قسم خدا کی نہ بہر خدا مجھے
پہر مسکرا کے دیکھ تو او بیت ذرا مجھے
کیا بھید ہے خدائی کا اس میں بتا مجھے
کیون مال غیر لو غرض اس سے ہو کیا مجھے

نشیاق نہیں ہے جسم کا جلوہ تو پھر ہے کیا
یا و آ رہی ہے آیت خوش استوا مجھے

چھائی گھٹا شراب کا نام آفتاب ہے
اوس سور کو تو روح سے میری حجاب ہے
مرقد میں بھی خیال رخ بو تراب ہے
میں میں نکلا ہے بڑا انقلاب ہے
اوس شعرخ کے تو کہیل میں بھی اضطراب ہے
زیر کفن ہوں میں ترے منہ پر نقاب ہے
کیا پروہ در وصال میں کیف شراب ہے
میں ہے گہنا ہے بارغ ہے عہد شباب ہے
بے شبہ اسے خدا ترانہ بے نقاب ہے
دل میں خیال روئے رسالتاب ہے
بجلی گرے گی بام پر وہ بے نقاب ہے
اوس شعرخ کے فراق میں حالت خراب ہے

بارش بھی لطف دے کہ وہ قلب شرابی ہے
میت پر روتے آیا ہے منہ پر نقاب ہے
ہر روز میری خاک کا اک آفتاب ہے
سچ ہے کہ غیر جنس کی صحبت خراب ہے
بیچین ہاتھ میں ورق آفتاب ہے
ایجان مرگ زسیت سوال و جواب ہے
دل بے لہذا ہے تو وہ بت بے حجاب ہے
زاہد کسے خیال عذاب و ثواب ہے
میری خودی سے آنکھوں پر میرے حجاب ہے
درے میں بند نور رخ آفتاب ہے
کب عاشقوں کو آج نظارے کی تاب ہے
دل کو جدا جگر کو حسب ااضطراب ہے

<p>مال و متاع و محسن پریشانی و خواب ہے عشق بتان میں عشق خدا کا ثواب ہے جس کو گند سے اپنے ذرا بھی حجاب ہے ویدار جس کو یار کا ہو کامیاب ہے ایجان جو تیرے دانتوں میں بہر کی آب ہے آئی ہے فصل گل وہی شغل شراب ہے</p>	<p>دنیا کی آب و تاب بھی شکل سراب ہے مٹی کی مور تون میں نہان آفتاب ہے اوس پر و فور رحمت حق بے حساب ہے زاہد عباد تون میں اسی سے ثواب ہے فرقت سے اشک میں مری گوہر کی تاب ہے تو بہ کی باوہ خوارون میں مٹی خراب ہے</p>
--	---

فرقت میں اس کی جان پہ کیا کیا عذاب ہے
شکایت کی کچھ خبر بھی تمہیں آئے گا ہے

<p>عشاق سر بکف ہیں بڑا القاب ہے مضمون وصف روئے رسالتاب ہے اسے ترک تیرا کو چہ بھی دریا ہے خون کا منہ چاند سا ہے عکس فلک جام مٹی میں آج اک ہاتھ ہی میں پھر گیا دار فنائے منہ اب بان میں بان ملاؤ تو کچھ لطف ہو تیا اوس مہروش کے بھر میں ہیں رنج بشار بھولا ہے عکس ذلت کو کہتا ہے ویکہر ناصح یہ بحث کیوں رنج گلگون کے عشق میں ویدار اوس کا ہر دم آخر تو کس طرح کیا دل ترا بھلا یا کسی آفتاب نے دل میں مرے نہان ترے چہرہ کا خیال کوئی سمجھ کے پتے میں سب باوہ خوار آج</p>	<p>قاتل کی تیغ کا تو عجب رعب و داب ہے ہر شعر اس قصیدہ کا اک آفتاب ہے سرا یک اک شہید کا مثل حباب ہے سہینہ میں آفتاب کے اک ماہتاب ہے آب بقا جو سنتے تھے خبر کی آب ہے ہر دم نہیں نہیں تو پرانا جواب ہے ہر روز روزِ حشر ہے ہر دم حساب ہے جس آئینہ میں بال ہو بیشک خراب ہے سعدی نہیں ہوں وہ نہ گلستا کا باب ہے قاتل کے منہ پہ قتل کے دن بھی نقاب ہے دلع سیاہ تجھ میں جو اے ماہتاب ہے صندوقچہ میں بند خدا کی کتاپ ہے اوس شوخ کی بچی ہوئی مٹی شراب ہے</p>
---	--

پیری میں تو یہ کر کے چلیں گے خدا کے پاس
دنیا کے نام و ناموس ہی سے غرض نہیں
پیری میں شمع الفت زلف سیاہ کو
ہم رات بھر ترپتے رہے جس کے بچہ میں
جانیگے ہم عدم کو کفن سر پہ باندھ کر

اے موت تو نہ آ ابھی عہد شباب ہے
مومن ہوں بس یہی مجھے کافی خطاب ہے
جب بال ہوں سپید تو لازم خطاب ہے
آئی خبر کہ وہ تو وہاں مست خواب ہے
دارفتا بس اپنا یہی بوترا ب ہے

مشائخ کیا ہے دم کس ہنگام کے متعین
میری لمحہ کے خاک میں اسے گلاب ہے

دنیا میں غفلتوں ہی سے مٹی خراب ہے
چہرہ کسی کے بام پر زیر نقاب ہے
شک ہے تو دیکھو آ یہ جبل الوریہ کو
یا خدا ضعیفی میں کسے ہیں اس لئے
میں اوس کو جانتا ہوں وہ ہو چھٹک جانتا
طیب میں جائے ہائے کب اے وہ شبہ گہری
بعد از خدا نرگ توئی قصہ مختصر
ول جس کا صاف ہوا و سحر عفت ہو کیا عرض
غیروں کے ساتھ رہتے ہو ہل ہل کے رات دن
سودائی کوئی کہتا ہے مجنون کوئی اوسے
ابرو میں مد تو زلف ہے سطر اور نقطہ خال
پھرتی ہیں اہل گہلہ خفا و ظہور میں
موجود کی اداس ہے معدوم کی صدا
مسند نشین جو کل تھے وہ ہیں آج زیر خاک

سرت الرحیل کہتی ہے اب ہک خواب ہے
گردون یہ آفتاب یہ ماہتاب ہے
کہتا ہے کون ہم کو خدا سے حجاب ہے
سنتے ہیں ہم دعا کے سحر مستجاب ہے
مرقد میں کس لئے یہ سوال و جواب ہے
دن گن رہا ہوں اب یہ عین طریاب ہے
وصف محمدی کا یہ لب لباب ہے
کب چشم بینہ میں تہاں شکل خراب ہے
کیون عاشق خیرین پہ تمہارے مستجاب ہے
عاشق کے آپ کے مرجان کیا خطاب ہے
چہرہ نبی کا صاف خدا کی کتاب ہے
غیب و شہاوت آپ کے منہ کی نقاب ہے
رخسار بے مثال وہن لا جو اب ہے
دنیا و دوزخ کا ہائے یہی انقلاب ہے

صورت جو سب سے اچھی ہو پر وہ ضرور ہے
سیرا کسی کے کان کا پھر یاد آگیا
میم کی میم روئے احمد کی نقاب ہے
پھر زخم دل ہر ہوا پھر اضطراب ہے

ہر مین ہے نہان وہی ہر عانی آپ کا
نشا آیت تجلیوں کا یہ لب لباب ہے

آنکھ اوس بت پہ جو ڈالی جائے گی
زلف کس سے دیکھ بھالی جائیگی
حسن کی دولت پہ اتنا خوش نہ ہو
اوس سے ہچشمی کا گرد عوئے کرے
کر چکی رسوا سر محفل مجھے
اک ناکدن ہو گا ظالم بھی خراب
ولین کیون رہتا ہر عشق گل خان
گر کروں کچھ نہ کر مضمون کمر
ہے جوانی میں بھی بچپن ہی کی ضد
کیون ضعیفی میں خیال قبر ہے
دیکھ لین گوزنگ اوس رخسار کا
ہے خزان اور تاک میں صیا وہ ہے
ہو گئی ہے اوس کے دل سو و لکوراہ
کس طرح سمجھاؤں اوس کو صل میں
قبر کی تیور سے تو دیکھانہ کر
اون کے ولین اب بھی ہو مجھے غبار
وصل کی شب ہائے یون ہی کٹ گئی

آرزو اشد والی جائے گی
ہم سے یہ ناگن نہ پالی جائے گی
بات سچ ہے آئی والی جائے گی
آنکھ نرگس کی نکالی جائے گی
اب تو تیرے منہ سے گالی جائے گی
آہ مظلوموں کی خالی جائے گی
کیا کہیں پھولوں کی ڈالی جائے گی
کب مری ناز گزالی جائے گی
کب تنہا مری خور و سالی جائے گی
کیا نئی بنیا و ڈالی جائے گی
مثل یو پھونکی لالی جائے گی
باغ سے بلبل نکالی جائے گی
لو خراب تو خیالی جائے گی
کیا طبیعت ہی سنبھالی جائے گی
وقت رسم جلالی جائے گی
خاک لاشہ پر نہ ڈالی جائے گی
حسرت دل کب نکالی جائے گی

چیز اچھی ہے چسپالی جائے گی

ان حسینوں کی نظر سے دل چسپا

مشائقی اتنی فکر کیوں ہے عمر کی

چیز جو ہے جائے والی جائے گی

کچھ حسن کا صدقہ مرے سرکار اوہر بھی
اک ذات محمد کی اوہر بھی ہے اوہر بھی
مکمل نہیں جس جائے فرشتوں کا گذر بھی
یہ جان ہے یہ سر ہے یہ دل ہے یہ جگر بھی
ملتا ہے مرے گھر سے کچھ اللہ کا گھر بھی
تو سامنے ہوا اور ترے قدم پہ ہو سر بھی
بے تاب جو دل ہے تڑپتا ہے جگر بھی
اس شام جدائی کی کبھی ہوگی سحر بھی
مشکل کہیں ہوتا ہے مدینہ کا سفر بھی
ساکن فلک حسن پہ ہیں شمس و قمر بھی
تشریف کبھی لائے سرکار اوہر بھی
بسمل ہوں وذا اور ہواک وارا اوہر بھی

ہو جائے غریبوں پر عنایت کی نظر بھی
محبوب خدا کے ہیں خدائی کے بھی محبوب
معراج میں پھونچے مرے سرکار وہاں تک
اے عشق بنی تجھ کو جو منظور ہو لے لے
جلوہ جو وہاں تھا وہ مرے دلین عیان ہے
یوں نزع میں نظارہ ترا ہو مجھے حاصل
تسکین کر دیکھ تو جمال اپنا و کہا کر
دن آئینا کب وصل محمد کا الہی
اور کشش عشق بنی راہ منسا ہے
رخسار محمد سے ہوئی بات یہ پیدا
پتھر لکھی ہیں حسرت دیدار میں آنکھیں
اے تیغ نگاہ نبوی میں ترے صدقے

مشائقی جسے کہتے ہیں بری کسی ہر حالت

ہے آئینہ کچھ اے مرے سرکار خبر بھی

محشر میں گنہگاروں کی کیا خوب بنی ہے
کب لاش کفن میں ہے گلے میں کفن ہے
پھولوں میں مدینے کے بھی بوئے مینی ہے
یہ لعل کا ٹکڑا ہے وہ میر کی کنی ہے

سجدے میں سر عرض رسول مدنی ہے
جو گن تری حسرت میں مری روح بنی ہے
کیا تازہ گل عشق او پس قرنی ہے
و ندان لب لعل محمد کے تصدق

جہیہ کی عنایت پہ یہ کہتے تھے ملا یک
 پہونچی ہے مری خاک پس مرگ بنی تک
 سننے میں گلے بسمل ابروئے محمد
 لکھی ہے مدینہ میں صدا فقر کی دولت
 چل بھر نہیں سکتا ہے رہ وصف بنی میں
 اک چاند ہے اور چاندنی ہر اک کو ہے گہر میں
 اعجاز سے دو ٹکڑے ہوا چاند فلک پر
 کہتی ہے یہی بے سرو سامانی دنیہ
 دیدار کی حسرت میں پس مرگ بھی دامن
 جالی کی ہے یا ہر بھی چمک حسن بنی کی
 سراج میں ہر گام پہ آتی تھیں صدائیں
 کہیے کی تجلی میں نہ سینے کی جھلک ہے
 کعبے میں بھی میری باغ رسالت کی ہوائیں
 ٹپکے کو میسر نہ ہوا وصل کمر کا
 ٹھنڈا ہے بہت سائینٹل دل عاشق
 جنت کے ہر اک گہر پہ نہ کیوں سایہ پلو کا
 چپ جائیگی محشر میں سیہ کاری امت
 معراج میں بے پردہ ملے عرش پہ حق سے
 اللہ سے خلش عشق نگاہ نبوی کی
 دل میرا مدینہ میں ہے گو میں ہوں دکن میں

لائق اسے خلعت کے اویس قرنی ہے
 کیا خوب بگڑا کر مری تقدیر بنی ہے
 تلوار کی میدان محبت میں بنی ہے
 واللہ عجیب اول مرے مولا کا غنی ہے
 قاصد بھی مرا لایق گروں زونی ہے
 کس کس کئے گا ہوں میں وہ ماہ مدنی ہے
 انگلی کا اشارہ ہے کشمیر زنی ہے
 عمتاج جو بندے ہیں تو اللہ غنی ہے
 آنکھوں میں مرے رنگ اویس قرنی ہے
 فانوس سے کیا روشنی شمع چنی ہے
 کیا بانٹا طر حد ارجوان مدنی ہے
 سروا جو میرا ہے وہ مکی مدنی ہے
 کئے کی ہر اک پھول میں بوئے مدنی ہے
 محبوب خدا کیا تری نازک بدنی ہے
 آرام سے ارمان میں کیا چھاؤں گہنی ہے
 سنتے ہیں کہ طوبی کی بہت چھاؤں گہنی ہے
 کیا ریش مبارک بھی محمد کی گہنی ہے
 حضرت کا بھی کیا مرتبہ اللہ غنی ہے
 آنکھوں میں کہشتی مرے پرچی کیانی ہے
 مجھ کو وطن میں بھی غریب الوطنی ہے

ہے دولت لغت نبوی اسن کو میر

شایق جسے کہتے ہیں وہ قسمت کا دہنی ہے

لوگ کہنے لگے جنت کو گنہگار چلے
ہم وطن سے جو چلے مفلس ناچار چلے
جو انا الحق بھی کہے کہلے سروا چلے
آج تو تیغ نگاہ نبوی وا چلے
اپنے یوسف کے لئے ہم سراپا چلے
خواب میں بھی کبھی دور می دیدار چلے
کہیں ایسا نہ ہو خنجر چلے تلوار چلے
لے کے محشر میں گناہوں کا جو ہم بار چلے
آپ کے واسطے سب چھوڑ سکر چلے

ہم وکن سے جو سوئے احمد تختار چلے
کرم و لطف پہ حضرت کے پہرہ کر کے
وہی مفسور ہے جو دار میں نثار میں ہے
سرکف ایک زمانہ سے اسی شوق میں ہیں
راہ طیبہ میں زلیخا جو ملین اوس سی کہیں
ست کر دیجے کسی طرح دکھا کر صورت
وصف ابروئے بنی اور سر سمر و اعظ
وست رحمت نے اتارا اوس سے جلدی سر سے
آہ میں کیجئے ہم کو سیاہ یا کہ سفید

کر کے بازی گہ دنیا میں گناہے شایق
بار بیتی ہوئی تھی اوس کو بھی ہم ہار چلے

در پر گنہگاروں کا اک آردہام ہے
صبح وطن کا نام غریبوں کی شام ہے
گر وہ ہلال ہے تو یہ ماہ تمام ہے
آواز اس کی آتی ہے اور میل نام ہے
دل ہے مدینہ ولین و نہیں کیا مقام ہے
یہ باب جبریل وہ باب السلام ہے
یا مصطفیٰ یہ پکی ٹھوکر کا کام ہے
ہاشم ہے تو گیسو نیناف نام ہے
جو نام ہے خدا کا محمد کا نام ہے

کیا بارگاہ رحمت خیر الانام ہے
منزل پہ جو ہم پچو نچے تو گھریا د آگیا
یوسف میں اور حسن محمد میں ہے فرق
کہتا ہے کوئی بیٹھ کے دل میں اتانا
وہ منظر خدا میں تو ہم منظر رسول
ہے دو نون آنکھیں اپنی در وصف رسول
مردوں کو زندہ کرتے تھے عیسیٰ کیا کرین
اللہ کا الف ہے قد پاک مصطفیٰ
آیت یہ کہہ رہی ہے لقد جاکم کی صاف

کیون مجھ گنہگار کی بگڑی بنی نہیں یہ تو حضور آپ کا ادنیٰ سا کام ہے

یا مصطفیٰ کرم کی اوہر بھی ہواک نظر
شایق غریب آپکا دل سے غلام ہے

رسول اللہ خبر لو ہجر سے دل زار ہے
یا وحضرت انکی ہم عاصیوں کی یاد ہے
زار و ن کو جبریل آکر سکھاتے ہیں ادب
جس کو کہتے ہیں مدینہ ہے عجب رحمت کا شہر
خواب میں وہ دیکھ لیں مجھ کو خدا ایسا کرے
موت کو رتبہ محبت کا نہ کیون سمجھیں بہلا
روان میں اپنے کلیجہ پر کہ دل پر یا رسول
شکر ہے ہم فخر سے محشر میں کہتے جائیں گے
کہہ رہا ہوں میں تصور میں نبی کو دیکھ کر
امتی نے بحر غم میں غرق ہے یا مصطفیٰ

لب پہ سوزش آنکھ میں آنسو گریا رہے
بیکسی میں بے بسی میں اک وہی غمخوار ہے
کیون نہ ہوا اللہ کے محبوب کا دربار ہے
اے گنہگار و چلو دوڑو سخی سر کا رہے
اس گھڑی سمجھیں گے اپنا جنت بھی دیدار ہے
سنئے ہیں محبوب حق کا قبر میں دیدار ہے
ایک تیرے حبس میں دو نون برابر پا رہے
جو خدا کا یا رہے ہم کو اسی سیار رہے
چاند طیبہ کے اوہر آجھ سے کیون تیار رہے
وستگی رہی ہو اگر تیری تو بیڑا پا رہے

چلا آنا چاہتا ہے موڑ کر قدموں کے پاس
پر کرے کیا تیرا شایق بخت سے لاجدار ہے

تمہیں تو حق کے ہو لبر محمد تمہیہ میں صدقے
تصور میں نہ آو گے اگر مجھ کو نہ چہاؤ گے
تمہیں تو مالک دل ہو تمہیں تو شمع جفل ہو
غریبی پر نظر کیجئے نگاہ لطف اوہر کیجئے
بنادے مجھ کو دیوانہ مئے وحدت کا مستانہ
وہائے خالق اکبر و حضرت پہ ہو یہ سر

مرے آقا مرے سرور محمد تمہیہ میں صدقے
کروں میں ناز پر کسپر محمد تمہیہ میں صدقے
بس اب تو آؤ میرے گھر محمد تمہیہ میں صدقے
کہو نکاح حشر میں بڑھ کر محمد تمہیہ میں صدقے
پلا دے مئے پہ مئے ساغر محمد تمہیہ میں صدقے
کہوں ہر بار رو رو کر محمد تمہیہ میں صدقے

پہر وں کب تک یونہی دروڑ تپہ بین صد رستے
کہو نکا صدقہ ہو ہو کر محمد تپہ بین صد رستے

نہیں ہے لطف جیتے میں بلا لواب مدیتے میں
لحہ میں جب ملک آئے شبیہ پاک و کھلائے

نبیوں میں ہوں تم فائق تمہارا میں بھی ہوں شائق
خدا کے خاص پیغمبر محمد تم یہ ہیں صد رستے

عجب اڑتی ہوئی ناگن یزاف عنبرین نکلی
نہیں نکلی تھی جو منہ سے وہی پھر بھی نہیں نکلی
وہاں زخم کہلتے ہی صدائے آفرین نکلی
اسے مارا اسے لوٹا کہیں ٹھہری کہیں نکلی
ہوئی چوری کہیں تھی چیر چوری کی کہیں نکلی
بہت نکلی تو کم نکلی جو کم نکلی نہیں نکلی
پڑی بن کر ہمارے دل سے آہ آتشیں نکلی
بہو کا بن کے میرے دل سے آہ آتشیں نکلی
ہمیں تھی جستجو جس کی وہ خود زیر کمین نکلی
نرالی بات ہے بجلی بھی خود زیر کمین نکلی
بڑی حسرت بھری میری نگاہ واپسین نکلی
چہری بنکر دم آخر نگاہ واپسین نکلی
جسے دیو و حرم میں دہونڈتے تھے وہ یہیں نکلی
مری تصویر جو چوری گئی تھی وہ یہیں نکلی
کلی چٹنی تو اس سے بھی صدائے آفرین نکلی
زبان مغفرت سے بھی صدائے آفرین نکلی
نگہ نیچی ہوئی سر جھک گیا منہ سے نہیں نکلی

خبر و لکی بگر کی لی کہیں ڈوبی کہیں نکلی
دم وعدہ نہ سمجھائے سو بھی چین چین نکلی
بری خودیزاے سفاک تیری تیغ کین نکلی
عجب غارت گرا ایمان نگاہ شرمگین نکلی
مرے گم گشتہ و لکی چور زلف عنبرین نکلی
ہماری آرزو کب وصل میں اسے نازنین نکلی
گرے کیونکر نہ چنگاری دل دشمن پڑا کر
بد لکر سرخ جوڑا جب وہ نکلا نرم دشمن سے
نگاہ شرمگین کو جان ستان ہرگز نہ سمجھے تھے
گمان کب تھا کہ آہ نیم شب بھی شعلہ افگن ہے
تھے مشتاق نظارہ پھرے مایوس نظارہ
ہر اک کی آنکھ میں چپکے کیوں دلیں اترائے
تجلی اوس کی ہم کو اپنے ہی دلیں نظر آئی
نظر آیا جو اپنا عکس آئینہ میں وہ بولے
وہ گلرو اس او اسے ناز سے گلزار میں آیا
گنہگار آئے اس انداز سے مایوس محشر میں
کیا انکار وصل اس شوخ نے اس طرح شرا کر

<p>میں اس انکار کے قربان کہا اس طرح شر مار وم آخر مرادم آگیا ہے کہنیکے آنکھوں میں نگاہ شوق بھی ہے ساتھ عشاق کے حق میں پڑے ابرو میں بل و دشمن پہ غصہ اس طرف اترا اوہر تاکا اوہر جہانکا اسے لوٹا او سے مارا یہ میرے ولین گوشہ ہے تم ہو نرم دشمن میں نہ وہ آئے عیادت کو نہ ارمان کوئی بر آیا قیامت ہے وہ روتے ہیں لپٹ کر میری سینہ سے</p>	<p>کہ صاف اقرار کا پہلوئے منہ سو کہیں نکلی مگر حسرت ترے دیدار کی اب تک نہیں نکلی کبھی ٹپنی کبھی جلی کہیں ڈوبی کہیں نکلی تری تلوار کے صدقے کہیں جلی کہیں نکلی بڑی چٹخی بڑی چلتی وہ چشم شرکین نکلی نتہا ری آرزو تو تم سے پڑ بھر شرکین نکلی تمنا بن کے مرجبان وقت واپسین نکلی تمنائے ہم آغوشی بھی وقت واپسین نکلی</p>
<p>تری حسرت دل بخون سے ایللی نہیں نکلی قتیل چین ابرو کا نشان تک لے گیا لیکن طے ہم خاک میں لیکن کشیدہ دل میں وہ اب تک کلف مہتاب کا نکلا ہے نہ مٹے گا قدم اوٹھنے نہیں دیتی ہے ہرگز چلنے والوں کے ترے کشتے پر مر کر بھی عذاب قبر سوتے ہیں</p>	<p>جو تو محل نشین نکلی تو وہ گوشہ نشین نکلی جبیں ناز سے اب تک نہ وہ چین جبیں نکلی نہ بل ابرو کا نکلا ہے نہ وہ چین جبیں نکلی مکالے سے کسی کے کب تری چین جبیں نکلی عجب دلچسپ صحرائے محبت کی زمین نکلی ستمگر یہ زمین بھی تیرے کوچ کی زمین نکلی</p>
<p>تری تصویر جو اے ماہ کامل ول نشین نکلی ترے ناتق کے صدقے ہو رہا ہے خاک ہو ہو کر</p>	<p>شب تاریک مرقد بھی ہماری چود ہو میں نکلی تمنا قیس کی اب تک نہ محل نشین نکلی</p>
<p>تری طبع مضامین کا ایسا سابق ہو کیا کہنا وہیں آسان کی جو شرکی مشکل زمین نکلی</p>	
<p>نگاہ شوخ نے مدت سے دلوں تک رکھا ہے</p>	<p>اگر یہ اوڑ گیا سینہ میں پھر کیا خاک رکھا ہے</p>

مجھے تو گردش چشم بیان نہ تاک رکھا ہے
 شاع اشک تو موزون نے لوٹ لی بالکل
 ذرا تو بل تو سے زلفون کو اپنی اوشن افکن
 بھی بنت حور میں دنیا ہے جنت جا بھی اسے واعظ
 نہ ہو مسدود راہ انتظار یا رمر کر بھی
 غضب چکنا کھڑا ہے کچھ اثر ہوتا نہیں اسپر
 رہے گا ایک دن یہ دل ہمارا بت کدہ ہو کر
 جو کچھ دم خم تھا آگیا وہ سخت جانی بین
 کھلے جاتے ہیں اوس کپڑے راجہ حسن بن نگر
 اٹھا رکھا نہیں جھگڑا کوئی روز قیامت پر
 سنا ہے نوید فصل گل اسے باغبان کسکو
 تری گرد و کدورت سے پتا کیا دل کا سینہ بین
 عجب کچھ عشق میں آفت ہے نہ جیتا ہوں نہ رہا ہوں

ترے چکر میں اب کیا گردش افلاک رکھا ہے
 تہا رہے پاس کیا اب ویدہ غمناک رکھا ہے
 دل وحشی ہمارا بستہ فراق رکھا ہے
 جیسے کہتے تھے تو عقین وہاں کیا خاک رکھا ہے
 اسی باعث عزیزوں سے کفن چڑک رکھا ہے
 دل واعظ بھی کیا دھویا دھویا پاک رکھا ہے
 خدا کے گھر کو ان کا فرقون نے تاک رکھا ہے
 تری خیمہ میں اب کیا اسے ست اسفاک رکھا ہے
 چہا کر تم نے زلفون میں دل حد چاک رکھا ہے
 یہ میں سے پہنے زاہدا پتا قصہ پاک رکھا ہے
 یہاں پہلے ہی سے اپنا گریبان چاک رکھا ہے
 یہاں اب خاک اڑتی ہے یہاں کیا خاک رکھا ہے
 دھناتے بھی اوانے بھی کچھ کو تاک رکھا ہے

مجھے کیا ظلمت مرقد کا ڈر شایقی کے سینہ میں
 چراغ داغ عشق صاحب لولاک رکھا ہے

ہندی ہوں قد مبوسی ہے کمی مدنی سے
 دور پھرے افسوس گدا تیرا کہا کر
 و لکو مرے صدقہ کروں وندان فی پر
 اے خلق رسول عربی میں تری صدقے
 رحمت بھی انہیں کی ہو شفاعت بھی انہیں کی
 فرقت میں ابھی الفت شرکان محمد

الفت ہے وطن میں بھی غریب الوطنی سے
 جا کر کوئی کہہ دے یہ مدینہ کے دہنی سے
 تو ٹھہرا شیشہ اسی ہیرو کی کنی سے
 آراستگی تیری ہوئی آل نبی سے
 ڈرتے ہیں گنگا روئی ہم دل شکنی سے
 دل چھد گیا میرا اسی بچہ کی انی سے

<p>سرد کا بڑا حوصلہ گردن زدنی سے کس کس کو محبت ہو جوان مدنی سے</p>	<p>منصور سردار سے سردار کہا یا اک شمع ہے اور سیکڑوں پروانی ہیں ادبیر</p>
<p>پوچھو ن کامرے عشق محمد کو دین ثنایا محشر میں ملون گا جو ادیس قرنی سے</p>	
<p>قمت تو دیکھئے کہ کہاں تھے کدھر چلے کرنا تھا ہم کو کام جو دنیا میں کر چلے کرتی ہوئی نہ شور نسیم سحر چلے کبخت زندگی ترے ہاتھوں سے مر چلے مبندون کا زور کچھ بھی جو تقدیر پر چلے رکھتی ہے سانس آگے لبون پر اگر چلے گھر کو خدا کے دیکھ کے حضرت کے گھر چلے لب خشک ہم چلے تو کبھی چشم تر چلے ہم چاک چاک نامہ اعمال کر چلے دامن میں اپنے ہم گل فروں بھر چلے بچہ کیون نہ پل صراط پہ وہ بے خطر چلے سوئے مدینہ شوق میں بے بال و پر چلے</p>	<p>نک دکن سے ہم سوئے خبر البشر چلے صدرہ اوٹھانہ بھر بنی کا تو مر چلے جاگے ہیں رات بھر کے مریضان مصطفیٰ پہونچے نہ جیتے جی در پاک رسول پر لے جا کے آستان محمد پہ چھوڑ دین بھرنی میں ضعف سے مرنا بھی ہے محال کعبہ سے ہم مدینہ کو یہ کہتے جائیں گے سب گرم و سرد اوٹھائے مدینہ کی راہ میں دست جنون عشق محمد ترے نشانہ مرغ فراق شاہ نہان ہیں تر کفن ثابت قدم رہا جو دلا رسول میں اڑتے ہوئے ہوئے وہاں رسول میں</p>
<p>جب لطف ہے چلون میں سو روز وصال اور لوگ پوچھیں راہ ثنایا کدھر چلے</p>	
<p>دیکھیں کس روز محمد کو خبر ہوتی ہے سنتے ہیں تیر بہت نامقدر ہوتی ہے شب موابج محمد کو نظر ہوتی ہے</p>	<p>کس مصیبت سے شب بھر بسر ہوتی ہے اے میرے ابر کرم تیری تر شمع ہے ضرور دور سے کہتی تھیں حوریں یہ بلا میں لے کر</p>

<p>تو ہوں یاد رخ و زلف میں کیا مجھ کو خیر اشک خود پونچھتے ہیں دامن رحمت و حضور تاکتی رہتی ہیں امید کی آنکھیں اوس کو راہ طیبہ میں نہیں خضر کی حاجت ایدل بائے وہ لوگ بھی ہیں اونکے تصدق جاؤں نور احمد کی ضیائیں بھی ہیں شامل اوس میں روز افسردی ہو تیا یاد نہ بھولوں اودن کی دل وہی دل ہے میں اوس دل کے فطو جاؤں یہ تو فرمائے بلوائیں گے کب طیبہ میں</p>	<p>صبح ہوتی ہے کدھر شام کدھر ہوتی ہے آنکھ جب وقت گنگا رکی تر ہوتی ہے نظر لطف محمد کی جد ہر ہوتی ہے راہ بر خود ہی تمناے سفر ہوتی ہے رات دن جن کی مدینہ میں گز رہوتی ہے کہتی پر نور مدینہ کی سحر ہوتی ہے کس لئے تجھ میں کمی درد جگر ہوتی ہے یا جس دل میں تری آنکھ پہر ہوتی ہے جہانی مری کب آپ کے گھر ہوتی ہے</p>
<p>آرزو یہ ہے کہ طیبہ میں رہوں اے شایق یوں تو ہونے کو دکن میں بھی بسر ہوتی ہے</p>	
<p>عاشق گیسو و خسار میں کن کے ان کے دو ہلال انکو کہوں یا کہ دو توار میں کہوں تار گیسو کے ہیں بکھرے ہوئے مثل سفیل لاکہ وہ ولین چھپائیں نہ کہیں مجھ سے تو کیا دیکھ کر میری طرف سن کے غزل ہنسکے کہا کبک و طاؤس کی کیا چال پسندائے نہیں</p>	<p>رام سب کا فروز و نینار میں کن کے ان کے کچھ عجب ابروئے خمدار میں کن کے ان کے شفیقتہ آہوئے تاتار میں کن کے ان کے غمزہ خود بوسر اظہار میں کن کے ان کے چلبے اشعار میں کن کے ان کے ہم تو وارفتہ رفتار میں کن کے ان کے</p>
<p>میٹھی باتوں پہ بجانا کبھی تو اے شایق جھوٹے وعدے غلط اقرار میں کن کے ان کے</p>	
<p>میرے پہلو سے جو تم اوٹھ کے سدھارے پیارے بحر میں دن کو تر پیتے ہیں تمہارے عاشق</p>	<p>آئے گردش میں نصیبوں کے تارے پیارے صبح تک شب کو گنا کرتے ہیں تارے پیارے</p>

نہ لگے تم کو نظر بام یہ آیا نہ کرو
خون برساتے ہیں آنکھوں سے ہماری ہر دم
کچھ مڑاؤ رہے مجھے کچھ مری خاطر نہ لحاظ
آپکے وعدے ہوئے سارے خلاف او غلط
نہ وسیلہ ہے کسی کا نہ بہرہ ہم کو
سچیز پیش نظر کہہ کے تمہاری تصویر
ہم جان ہم میں یہاں تم کو خبر کچھ بھی نہیں
وہ شوخی میں حیا ہے تو حیا میں شوخی
وصفہ میں تیرے ہی مصرع اصف میں ہے
جی میں جو آئے وہ ہو بیچہ ویا قتل کرو
تیرمژگان کا کہیں زخم نہ آئے دل پر
وہ بھی دن تھے کہ رہا کرتے تھے ہر دم ہم

رنگ لائین گے یہ غیر و نکلے نظارے پیارے
بن کے یا قوت جو یا آتی میں پیارے پیارے
سامنے میرے یہ غیر و نکلے اشارے پیارے
اور سچے ہوئے اقرار ہمارے پیارے
ہم جیتے ہیں فقط تیری سہارے پیارے
ہے یہی دہن کہ سب انداز میں پیارے پیارے
اب تو لٹ کر م کیجئے ہمارے پیارے
ترے انداز ترے نماز میں پیارے پیارے
ترے انداز ترے ناز میں پیارے پیارے
ہم تو میں بندہ بے دام تمہارے پیارے
کس لئے کرتے ہو آنکھوں سے اشارے پیارے
یہ بھی دن ہے کہ ہوئی ہم سے کنارے پیارے

ترے وقت نہ آو گے اگر بالین پر
نشایت خستہ کہو کس کو پکارے پیارے

تاثیر آہ کی ہے زمیری دعا کی ہے
زادہ تجھے سید اگر اتقا کی ہے
بیسمل کوئی شہید کوئی نیم جان کوئی
بچھندے بین گیسوں کے جو صدا با سیر میں
یوسف سے بڑھکے سب کو وہ دبیر عزیز ہے
اوس بحر حسن کی ہیں محبت میں غرق ہم
پہتا ہے دور چرخ میں کیوں وانہ حیات

وہ بت جو ہے بغل میں یہ قدرت خدا کی ہے
کافی گنہگاروں کو رحمت خدا کی ہے
کوچہ تمہارا کیسا ہے گلی کر بلا کی ہے
فتنہ گری یہ سب اوس کا فراوا کی ہے
چاہت ہر ایک دل کو اوسی دلربا کی ہے
حاجت سفینہ کی ہے ناب نا خدا کی ہے
ارض و سما کی شکل بھی کیا آسیا کی ہے

دل تشنہ وصال ہے میرا بکرا سے
 بت دعویٰ خدائی جو کرتے ہیں بر ملا
 تصویر میری دیکھ کے منہ ڈھاپ لیتی ہو
 قامت قیامت ابرو ہلال آفتاب درخ
 ہے دل کے آئینہ میں فقط عکس روی بار
 گھٹا ہے کوہ عمرا و تارا اور چپڑاؤ میں
 کیا کیا نہ زہرا گلے کی شبہائے ہجر میں
 کل تک تو اسے شرم کے منہ پر نقاب تھا
 پانی نہ مانگا کشتہ ابروئے یار نے
 اوس سیم تن کے عشق میں دل خاک ہو گیا

فرقت میں جان لب بہ تری ہنٹلا کی ہے
 پوشیدہ ان میں شان مگر کبریا کی ہے
 اسے نشہ حیا کوئی حد بھی حیا کی ہے
 چہرہ تمہیں ہے ایک قدرت خدا کی ہے
 تصویر اس مکان میں اک دریا کی ہے
 دم کا یہ آنا جانا علامہ رخت کا ہے
 چوٹی تمہاری کیا ہے یہ جاگن ہذا کی ہے
 پر آج جو ہٹا یہ شرارت ہوا کی ہے
 تیغ دو دم میں اوس کے روانی بلا کی ہے
 اکبر کی تیرے منظر کا کسب کیا ہے

شہادت غزالی سنا کہ غزالی
 ہر ایک کی زبان سے یہ سنا مر جا گیا ہے

جو زندہ کرتی ہے مردوں کو گناہ گار کبھی
 خدا کی تسخیر کیا کر پھر پلٹ جاتی ہو وعدہ
 شب و صلت جھگڑنے میں محرابوں کی آخر
 اوس پر ظلم کرتے ہو جو اپنی جان و تیا ہے
 ہزاروں عابد و زاہد ترا پڑھنے لگے کلمہ
 پریشان زلف ہے لب خشک ہو یا تو نہیں لکھتے
 ہزاروں مجرموں کو عیبِ رحمت سے چھپاتا ہے
 کیا گو آپ نے انکار انکھون کے اشاروں سے

پر اب تو ہے جو جسے حضور و رفقا کیسی ہے
 مکر نے کی یہ عادت اسے یہ کیا کیسی ہے
 بس اب آؤ گئے گنہگار یہ نگہ دار کیسی ہے
 نرالی طرزا الفت کیا ہے سب کار کیسی ہے
 نگہ خارت گرا حیا تری اسے پار کیسی ہے
 ہمارے عشق کی تاثیر اسے دلدار کیسی ہے
 تری یہ پردہ پوشی اسے مرے ستار کیسی ہے
 لیون پر مسکرا ہٹا سے دم گفتار کیسی ہے

بس اب شہادت کو آخر رس بلو الوطیہ میں

کہون کیا میں طبیعت مہذبیزا کیسی ہے

کسی بت پہ بے طور دل اگیا ہے
چمن ہے گلابی ہے کالی گھٹا ہے
جسے دیکھئے رنج میں مبتلا ہے
بگڑتے ہو کیون تم بگاڑا ہی کیا ہے
تری چاؤ کا ڈمہنگ سب سے نیا ہے
مجھے کوستے ہو تو کو سو مری جان
میرے اچھے آصف میری پیارے آصف
شب وصل رو رو کے اون کا وہ کہنا
عجب قنہ حشر ہے چال او س کی
یہ کس گل کی بوڑھونڈنے گہر سے نکلے
حسینون پہ عشاق کے دل کا آنا
کیلجے سے لگ جاؤ دل میں ڈالو
چل اب جانے وی تو ہی سچا میں جھوٹا
خنازہ پر میری وہ کہتے ہیں ہنس کر
کہون میں جو کچھ سب غلط ہے غلط ہے
کہا وصل کے ذکر پر یوں بگڑ کر
مرے قتل کی ہو جو محشر میں پریش
موسے پر بھی مشق ستم ہے لحد پر
بیہان بیگناہ قتل ہوتے ہیں لاکہون
نہ چھڑو مجھے ہائے اللہ نہ چھڑو

اب ایمان کا میری حافظ خدا ہے
وہ گلر و جو پیکر پلائے مزا ہے
محبت حسینون کی ہے یا بلا ہے
ہوا تمپہ عاشق یہ میری خطا ہے
میں تجھ پر خدا تو وعدہ پر خدا ہے
سلامت رہو تم یہ میری دعا ہے
سلامت رہو تم یہ میری دعا ہے
یہ کس بے مروت سے پالا پڑا ہے
جدہر دیکھئے اک قیامت بپا ہے
پریشیاں جو گلیون میں باوصا ہے
مصیبت ہے آفت ہے قہر خدا ہے
شب وصل یہ کیسی شرم و حیا ہے
میں ہوں بیوفا خیر تو با وفا ہے
کہو میری جان کون اب بیوفا ہے
کہیں آپ جو سب بجا ہے بجا ہے
زبان روک کیا تیرے سر پر خدا ہے
کہون کا قاتل مرے خطا ہے
سنگر جفا کی بھی کچھ انتہا ہے
گلی آپ کی کو چپ کر بلا ہے
شب وصل یہ اوک لب پر خدا ہے

<p>کہو بے وفائی کا اب بھی گلا ہے میں عاشق ہوں جس کا وہ بانگڑا ہے ہے باتون میں خون یا کرنگ حنا ہے</p>	<p>وہ شرما کے صبح شب وصل بولے نہ کیوں بھی بانگی اداؤں پہ تڑپوں خدا کی قسم سچ بتا میرے قاتل</p>
<p>شرابی کو دل و یکے ہوتا ہے رسوا بنا جھکو مشائقی تجھے کیا ہوا ہے</p>	
<p>و کہا دے مدینہ بھی القبا ہے محمد اب آنکھوں میں دم آگیا ہے ترے چہرہ کی مدح میں والضحیٰ ہے جدہر و کیتا ہوں او ہر مصطفیٰ ہے ہمارا نبی سید الانبیاء ہے یہی عاصیوں کی زبان پر صدا ہے</p>	<p>اکہی نہیں دوسرا دعا ہے و کہا دو سہن چاند صاحب دل چہرہ ہے واللہ میں و نصف زلف پیمبر جمال نبی سے ہیں پر نور آنکھ میں کہاں حسن یوسف کہاں حسن احمد ببین حال مایا محمد خدا را</p>
<p>نہیں میرے اعمال بخشش کے قابل محمد کا مشائقی نگر آسرا ہے</p>	
<p>رات دن و روز بان ہے نام اٹھتے بیٹھتے آج جھکو بھی پلا و حجام اٹھتے بیٹھتے پیار سے دیتے ہیں وہ و شام اٹھتے بیٹھتے مل رہا ہے گیسوں کا دام اٹھتے بیٹھتے کر دیا اغیار میں بدنام اٹھتے بیٹھتے پوچتے آئین وہ مسیہ نام اٹھتے بیٹھتے ہو رہا ہے آج قتل عام اٹھتے بیٹھتے ہوا غنیمت اعضا سے کچھ تو کام اٹھتے بیٹھتے</p>	<p>ہے خیال احمد کا صبح و شام اٹھتے بیٹھتے دیتے ہو غیرون کو صبح و شام اٹھتے بیٹھتے ہنس کے لیتے ہیں ہمارا نام اٹھتے بیٹھتے اس میں پھنسکر پھڑپھڑاتا ہے کسی کام غول بنے کیوں و کیا گنگھیوں سے کسی کو بار بار ہوا اثر اتنا تو اسے جذب محبت آہ میں دل میں غصہ بل ہے ابرو پر نظر ہے تیز تیز اب تما زین کیوں پڑے عبد پیری آچکا</p>

ہے خزان کا ہاتھ بھی اکدن بہار حسن پر
جب خودی باقی رہی پھر کیا نماز و نشے ملا
وہ بت ناہر بان کیا مہربان ہے آجکل
پیر کے مدد سے و لکائینہ روشن ہوا
نیا چکی سب تاب دھاتتے ہائے ہار شایاب
یا انہی خیر و قاصد ہمارا مسرت ہے

یون نہ اترے بت گلفام اٹھتے بیٹھتے
کٹ گئے غفلت میں سب ایام اٹھتے بیٹھتے
ہو رہا ہے کیون مرا اکرام اٹھتے بیٹھتے
دیکھتے ہیں روئے دل آرام اٹھتے بیٹھتے
چلتے ہیں مشکل سے اب دو کام اٹھتے بیٹھتے
لا رہا ہے آج کچھ پیغام اٹھتے بیٹھتے

حبیب نہ ہوا آرام دل پہلو میں ای شایقی ترے
کس طرح ہو راحت و آرام اٹھتے بیٹھتے۔

نفس آتا نہیں جب سے وہ ولدار مجھے
کہہ دیا ہے جو سنی عشق نے سرشار مجھے
نہیں ملتا ہے نہ مل مجھے تو امرِ راحت جان
دروہ داران کے تصور میں جو آنسو ٹپکے
باتیں کرتا ہے کبھی مجھ سے جو وہ شاہ حسن
وصل کا ہے کبھی اقرار کبھی ہے انکار
جان ہے لب پہ کبھی درو جگر میں ہے کبھی
یا وہ دن تھے کہ سنا کرتے تھے لاکھوں و شہنام
فقرِ جنت کی نہ گلزارِ جہان کی خواہش
حبیب سے تو خانہ دل میں ہے مری جلوہ فرا
نزع میں قہر میں محشر میں دکھانا دیدار

اک نہ اک روز نیا رہتا ہے آزار مجھے
سو جابای نہیں کچھ تیرے سوا یا ر مجھے
دور پر دل سے ذکر اپنے تو زہار مجھے
لوگ سب کہنے لگے ابرگہ بار مجھے
رشک سے دیکھ کے چل جاتے ہیں انبار مجھے
تیری دورنگی مرا دیتی ہے اسے یار مجھے
زندگی ہو گئی اب بھر میں دشوار مجھے
یا وہ دن آئے کہ آنے لگے اب عار مجھے
بس یہ کافی ہے تر اسایہ دیوار مجھے
میرا سینہ نظر آنے لگا گلزار مجھے
کہیں محسوس نہ کرنا شہ ابرار مجھے

صورتِ خوش مرے دل پہ ہے کندہ شایقی
کیا جلائیگی جہنم کی پہلانا رسیجھے۔

بوسے دیتا ہے مجھے ہر آن ہنستے بولتے
 آؤ گھر ہے آپکا اے جان ہنستے بولتے
 ہو برا اس عشق کا شام و سحر روتے کٹی
 اے بیت کا فری کیا بات ہے کیا کہنا ترا
 اوس گل خندان کی الفت میں ہوا ہونچا باب
 اس شکر نے نکالا کیا نیا طرز جواب
 مہنسنا سقور اور بہت رونا حدیث پاک ہو
 صندہ کر شب وصل کی ہے جبر سے کیا فائدہ
 آئینہ رو کو جو ویکہا مجھ کو سکھتا ہو گیا
 رہتا ہے پیش نظر اوس مصحف زحکا خیال
 مسکرا کر اوس نے دیکھا ہوش کی دولت لٹی
 جن کی موزوں ہے طبیعت فکر کی حاجت نہیں
 اپنے کچھ وعدہ غلامی کا نہیں ہے غم و نہیں
 باتیں کرتے کرتے کیوں تو گالیاں وینی لگا
 باتوں باتوں ہی میں اوس نے مجھ پر جاو کر دیا
 ملک ہستی میں عدم سے آیا تو روتے ہوئے
 کام ایسا کر کر تیرے بعد سب روتے رہیں
 واو و محشر مرا ہے خوف ہے پرشش کا کیا
 حشر میں غصہ نہ ہو تو مجھ میں تاب اوسکی نہیں

سر پہ رکھتا ہے مرے احسان ہنستے بولتے
 خانہ دل میں رہو جہاں ہنستے بولتے
 ہائے گدڑی نہیں اک آن ہنستے بولتے
 لے لیا دم میں مرا ایمان ہنستے بولتے
 کیوں نہ نکلے تن سے میری جان ہنستے بولتے
 ذکر و صلت پر ہوا انجان ہنستے بولتے
 ہے وہ ناوان جنسی کی گدڑان ہنستے بولتے
 مان ظالم میرا کہتا مان ہنستے بولتے
 منہ کو تک کر ہو گیا حیران ہنستے بولتے
 اس لئے پڑتے ہیں ہم قرآن ہنستے بولتے
 ویدہ دانستہ ہوا نقصان ہنستے بولتے
 تھوڑے دینیں لکھتے ہو یوں ہنستے بولتے
 توڑتے ہیں اپنے سب پیمان ہنستے بولتے
 سر پہ آیا کیا ترے شیطان ہنستے بولتے
 سچہ طبیعت کو ہوا میلان ہنستے بولتے
 اقربا تیرے تھے اے ناوان ہنستے بولتے
 تو عدم کو جائے با ایمان ہنستے بولتے
 طے کروں گا حشر کا میدان ہنستے بولتے
 بخندے مجھ کو مرے رحمان ہنستے بولتے

آ اوہ نشانی مرے میں رو برو رکھوں تجھے
 یوں کہے اگدن مرے سلطان ہنستے بولتے

حضرت موسیٰ ہی سے بس لمن ترانی چاہئے
چشم بد ہو دور بان ایسی جوانی چاہئے
کچھ تو کچھ اپنی ستمگر کی نشانی چاہئے
بندہ پرور اپنی بس محسوس ربانی چاہئے
آپ ہی سا کوئی بہزاد اور بانی چاہئے
ہم سے رندوں کو شراب ارغوانی چاہئے
گندمی رنگت پہ جوڑ از عفرانی چاہئے
کیا حسنین کو یہی بس بد زبانی چاہئے

مین ہوں مجھ کو تو صورت دکھانا چاہئے
بچھنے اور بھی تازو دادہ چسند مین
واغ و لکھو پوچھتے ہو کیونکہ یہ ہے جبر کیا
پڑھ کے خطا پوچھدین وہ اتنی خاص کچھ کہنا یہ تو
کھینچنے کو آپ کی تصویر اے گنج جمال
زاہد و تم کو مبارک دلق و تسبیح و نماز
مین جو کہتا ہوں پہنکر دیکھہ تو اوبت و ذرا
تم کو اتنا ہی نہیں جبر گالیوں کے اور کچھ

مٹ نہیں سکتی کبھی شایق تری تحریر سخت
آئے گی آگے وہی جو پیش آنی چاہئے

رور و دیا تر بھی گلے ملے آہ سے
محروم ایک ہی مین جلا قتل گاہ سے
پامال کس کو کرتے ہو پائے نگاہ سے
دوڑا گلے لگانے تری اشتباہ سے
ہم باز آئے ایسی محبت سے چاہ سے
جیسے کہ بادشاہ کی شہرت سپاہ سے
زینت ہے آسمان کو اگر ہواہ سے
اوٹھیں گے حشر مین تری جگہ گاہ سے
کہتے ہیں وہ نہیں نہیں نیچی نگاہ سے
بجلی تڑپ کے چمکی جو ابر سیاہ سے
الفت ہے مجھ کو ایک بت کجا لپ سے

وہ صبح کو گیا جو مری خواہ نگاہ سے
کر سب مین سرخرو مجھے تیغ نگاہ سے
جالتے ہو دیکھتے ہوئے ہر سو جوارہ سے
آیا نظر جو چاند فلک پر شب فراق
تم جس کو پیار کرتے ہو لیتی ہواؤں کی طمان
ہم عاشقوں سے یوں ہوا و دشمن تمہارا
تیرے خیال رخ سے ہی پر نور دل مرا
جیتک کرے نہ عفو گناہوں کو اے کریم
رنگ حیا مین ڈھنگ ہے انکار وصل کا
زلعین ہٹا کے دیکھنا یا و آگیا ترا
دو نگاہ جواب حشر کے دن بانگین سو مین

<p>اغیار سارے وور رہیں خواہ گاہ سے کیسے کمزور امرے تارنگاہ سے اکسان معاملہ ہے گدا اور شاہ سے انسان کو چاہئے کہ چلے شاہ راہ سے ترجہی نظر سے دیکھ نہ سیدی نگاہ سے اکدن تو کانپ اٹھی کامی شراہ سے مضطرب بہت ہوں پھر ملت پناہ سے</p>	<p>آئی پاس شرم و ندامت ادب لحاظ نازک ہو تیز چلتے ہو دیکھو لچک نہ جائے کیا فرق بعد مرگ امیر و فقیر میں بھٹکے نہ کوئی راہ شریعت کو چھوڑ کر کیون تیرے تیر کا دل دشمن ہرنے کبتک کر لگا غیر سے وہ گرم جوشیان پہونچا دے یا الہی رسول خدا کے پاس</p>
<p>تشیلیق الفت کیسویے یار میں تعمیر ہو مزار کی سنگ سیاہ سے</p>	
<p>ہے شاعر و ن کی زلیت فقط واہ واہ سے کیون دل مرا اوٹھا تا ہے جھکتی نگاہ سے واقف نہ ہو رقیب محبت کی راہ سے حکمن نہیں رکے سپر مہر و ماہ سے جا کر یہ کہہ صبا تو رسالت پناہ سے یون و فغانا ہوا یہ اوڑا ینگے آہ سے تشبیہ ہم تو دینگے زادنی گناہ سے ڈنڈا ملا ہے دلکا تیری جلوہ گاہ سے اٹھون گا آج میں نہ تری بارگاہ سے وب جاؤں گر صراط یہ بارگناہ سے پوچھو مری خلش کو غدا کی نگاہ سے پوشیدہ ہو گیا ہے ہجوم نگاہ سے</p>	<p>جاگیر سے غرض ہے نہ مطلب ہی چاہ سے منظور چہر گر نہیں جاسید ہی راہ سے اس طرح دیکھ تو مجھے پہرتی نگاہ سے کر خوف اے سپر مرے تیر آہ سے بے چین بے قرار ہوں حضرت کی چاہ سے کیا خوف ہم کو حشر میں فروگناہ سے سنبیل تمہاری زلف کو کہتے ہیں بواہوس کیون جاؤں کوہ طور پر چکر کی راہ سے جنبک نہ اوٹھائے گا لگا کر گلے مجھے وان و ستگیری کیجئے یا پیر دستگیر اوس گل کے ہوں فراق میں لاغر رنگ خار محشر میں بے نقاب جو وہ بت ہوا تو کیا</p>

باور نہ ہو تو پوچھ لو ان دو گواہ سے
 رخصت ہو اس ہونے لگے داخواہ سے
 ہفت آسمان جلاؤں گا اک گرم آہ سے
 اے جان تو بھی کہنی مجھے ایسی چاہ سے
 پھر خوف کس لئے ہو اتنی گناہ سے
 سیکھی ہے گردش اوس نے بھی تیرنگاہ سے
 مسجد سے کچھ ملا نہ مجھے خافتاہ سے

بے تابئی فراق کے شاہد ہیں دل جگر
 قاتل کے منہ سے شکر کے دن جیبا ٹھوٹھا
 اوس برقی و ش کے عشق میں وہ شعلہ بارہون
 ہر گاہ و گہر باشدہ ختم نیاز و ناز
 عصیان ظہور ہے تری حمت کی جوش کا
 قسمت میری پھر آئے نہ کیوں چھک چو طرف
 اب اپنی دلیں و ہونڈتا ہوں گہر میں بیہنگ

گر صور لے کر آئین نکیرین قبر میں
 ارٹھین ترے سلائے نہ آرام گا سے

ٹیس دلیں تو کلیجے میں کسک ہوتی ہے
 جس گنہگار کی تر نوک پلاک ہوتی ہے
 جو میرے یار کے جلوہ میں جہک ہوتی ہے
 آگ میں لوز کی اس طرح جہک ہوتی ہے
 آئینہ کے جو چمکنے سے جہک ہوتی ہے
 اپنے ہی عکس سے خود اوٹک جہک ہوتی ہے
 نو گر قمار ہوں رہ رہ کے جہک ہوتی ہے
 دیکھنے والوں کے آنکھوں میں کٹک ہوتی ہے
 ورنہ کیوں پھر دلِ مسلمین کٹک ہوتی ہے
 ہنسکے فرماتے ہیں ہکو کچھ کسک ہوتی ہے
 دل ہے وہ درد کی جس لک کسک ہوتی ہے
 ورد کے بدلے فقط دلیں کسک ہوتی ہے

خار مزرگان کی جو رہ رہ کے کٹھک ہوتی ہے
 رحمت حق کی قیامت میں مکک ہوتی ہے
 حسن یوسف میں کہاں طور کے جلوہ میں کہا
 ہوئے بے ہوش جو موسیٰ تو تجلی نے کہا
 اسمین ہے جلوہ پوشیدہ ترا شعبہ گر
 کسنی دیکھے آئینہ ٹپک دیتے میں
 دن گذرنے دے ابھی فرج نہ کر اے صیاو
 اپنے وامن سے جو وہ پونچتے ہیں اشک مرے
 رہ گیا ٹوٹ کے کیا تیر کا پیکان کوئی
 ورو دل کا مرے جب حال سنا تا ہوں نہیں
 سرو ہی سر ہے فدا ہو جو زہ الفت میں
 شاید اوس نے مجھے پھر دل سے فراموش کیا

وعدہ اوس گل نے کیا ہو مری پاس آنیکا
میرے کیسوئے پریشان کی ہے یہ فتنہ گری
اے گل داغ محبت ترے صدقے قربان
تجھے سو یا جو لپٹ کر کوئی اوس سے پوچھے
جہانکے پہر تو ذرا خصے ہٹا کر انخپل
کس کے آئینہ رخسار کا پھر وہ بیان آیا
پست کو لیتے ہیں آغوش میں عالی ہمت
غیر کی آپکرافت نہیں سینے پا یا
اون کے اقرار میں کیا پہلوئی نکار بھی ہے
تھام کر دل شب معراج یہ جو رون نے کہا
حلقہ حلقہ میں ہیں انکے دل عشاق بند ہے
مہ کامل یہ کہاں لطف ترے ہالے میں
رحمت حق نے کہا حشر میں ذمہ میرا
اے رقیب آج جو وہ مجھ پر خفا ہوتے ہیں
اے حیا دور ہو ہے اون کی طبیعت میں جلا
سبز ظاہر میں ہے اور ولین ہوا گ بھری
آتش سحر بھڑکتی رہے جس کے ول میں
لوسنواؤ اوہریوں نہ چلو تن تن کر
تو نہ کربات پہننا ہے بلبل شیدا نالے
اف رے تاثیر محبت کو جو میں روتا ہوں
اے مصور تری تصویر میں وہ بات کہاں

آج گھر میں رہے پھولوں کی جھک ہوتی ہے
سہنی بہنی جو سہا میں بھی جھک ہوتی ہے
ولین عاشق کے پھولوں کی جھک ہوتی ہے
مست کیا تیرے پسینہ میں جھک ہوتی ہے
انہیں انداز میں بجلی کی چمک ہوتی ہے
میرے آنکھوں میں بجلی کی چمک ہوتی ہے
کون کہتا ہے زمین زیر فلک ہوتی ہے
آپکی بات ہی کچھ باعث شک ہوتی ہے
آج کیون شکل یقین صدو شک ہوتی ہے
کچھ عجب حال میں انسانا کٹھک ہوتی ہے
ورنہ پھر کیون تری رفونیں ٹٹک ہوتی ہے
اون کی انگڑائی میں کچھ اور ٹٹک ہوتی ہے
ہم گنہگاروں کی اسطرح کمک ہوتی ہے
تیری ترغیب سے اور انکو کمک ہوتی ہے
اور تجھ سے شب وصل اونکی کمک ہوتی ہے
کون کہتا ہے حنا سر و خنک ہوتی ہے
آہ کب اوس کی بہلا سر و خنک ہوتی ہے
نظر بد تمہیں بے شبہ و شک ہوتی ہے
سر میں آج اوس گل خوبی کو تک ہوتی ہے
وہ یہ کہتی ہیں مرے سر میں تک ہوتی ہے
کمر یا میں جس طرح تک ہوتی ہے

باند ہے تار نظر سے مرے کس کر اس کو وقت رفتار کر میں جو لچک ہوتی ہے

کوئی گاہک نہیں سودائی سخن کا نشانیق
جنس اشعار میں کیوں چھان پہنک ہوتی ہے

جلوہ احمد میں نور لامکانی اور ہے
ویکھک معراج میں حضرت سے حوروں نے کہا
سرمدہ باز اغ کہتا تھا بنی کی آنکھ میں
منہ سے حضرت کے سناہتے کلام اللہ کا
یہ حبیب اللہ میں موسیٰ کلیم اللہ تھے
رحمت حق پر بہرہ رسد ہے شفاعت پر گہنڈ
آن بان احمد کی محشر میں کہوں گا ویکھک
ایروے خم یہ حضرت کے نہ کیوں قربان ہوں
شان وحدت کہہ رہی ہے خود کو وہ پہنچن پیر

اس نبوت کا نشان بے نشانانی اور ہے
جہان یہ اور ہے یہ میذبانی اور ہے
انے نگاہ شوق میرا یا حبیبانی اور ہے
صورت وصلت یہ پیغام زیبانی اور ہے
اذن منی اور ہے یہ لن ترانی اور ہے
حشر میں ہم عاصیوں کی شادمانی اور ہے
سب نبیوں میں رسول اللہ کی بانی اور ہے
اے شہید ناز اس خشب کلابانی اور ہے
کون کہتا ہے رسول اللہ کا ثانی اور ہے

سننے والوں کے نہ کیوں تنہا بے نشانی ہو دل
فرقت سرکار عالم کی کہانی اور ہے

یا د آنے لگی شکل جو ہر بار کسی کی
ہر ایک قدم پر مجھے کرتی ہے تصدق
وہ آئے مرے گھر تو کہا و لنو پھر کر
میرا دل مروہ ہو زندہ تو عجب کیا
وہ آئین نہ آئین مگر آگاہ تو ہو جائیں
بچپن ہی میں وہ چال اک آفت تھی غصہ
کیا فکر ہے مجھے کوئی اوسکی بلا سے

جینے سے طبیعت ہوئی بیزار کسی کی
جھٹکار وہ پازیب کی رفتار کسی کی
لو قسمت خفتہ ہوئی بیدار کسی کی
مروں کو جلا دیتی ہے رفتار کسی کی
کہدے کوئی میت ہوئی تیار کسی کی
اب اور قیامت ہوئی گفتار کسی کی
پھرتی ہے نظر چلتی ہو تلوار کسی کی

	تجھ سے ہے دعا خالق اکبر سی ہر دم		الفت نہ ہو دشمن کو بھی نہ ہار کسی کی
	میں بھی تو لئے پھرنا ہوں سرِ تاجِ شہنشاہی گو کاٹ دین نایاب ہے تلوار کسی کی		دو عالم کی یقیناً اوس کو حاصل بادشاہی ہے نقدق ہو کے دل ویدون یہی تو رونمائی ہے ہیں کافی در سردار عالم کی گدا ئی ہے یہی دولت ہے میری اور یہی میری کمائی ہے انہیں کی شان ہو اور انکی سب جلوہ نمائی ہے جو دم نکلا بھلائی ہے بھلائی ہی بھلائی ہے انہیں کے دست قدرت میں خدا کی بھی بھلائی ہے
	نہ نشانیق چوڑا نہر گز رسول اللہ کا وامن مبارک ہو کہ جیتے جی یہ دولت ہاتھ آئی ہے		اگر فرقت ہی فرقت ہو گدا ئی ہے گدا ئی ہے کہ ہو اخلاص غیروں سے فقط ہمسو کا ئی ہے یہ وہ آنکھیں ہیں حسین تیری ہی شہسوار کا ئی ہے نقدق سے مرمو مرشد کے ولین یہ صفائی ہے تری فرقت نے ایجان میری حیات بنائی ہے یہ کیسے عہد و پیمان ہیں یہ کیسی بیوفائی ہے
	نصیحت ہم تو کر دیتے ہیں تیرا اختیار آگے نکر نشانیق بتوتے دل لگی اسپین برائی ہے		معدن علم و حیا ہیں پیر سید مصطفیٰ
		منج کان سخا ہیں پیر سید مصطفیٰ	

<p>منظر نور خدا مین پر سید مصطفیٰ مخزن جو و عطا مین پر سید مصطفیٰ نائب غوث الورا مین پر سید مصطفیٰ ساکنو نگر راہ نما مین پر سید مصطفیٰ محی الدین کو راہ نما مین پر سید مصطفیٰ</p>	<p>کیون تجلی کا نہ ہو سب کو گمان شکل پر دولت عرفان لٹائی اپنی ہی بے شمار صورت و شکل و شامل و بے مثال مین بہشکے سید ہی راہ سے کیونکر پہلا او کلامید اون کے باتون سے ٹپکتا ہو سبائی اثر</p>
<p>در تجسس بات کا مشایق پہلا دارین مین حامی ہر دو سرا مین پر سید مصطفیٰ</p>	
<p>اوس کی صورت آنکھ مین و سکی محبت لین ہے ویکھ لے مجنون تیری لیلیٰ اسی محل مین ہے کیا تماشا ہے کہ ہر عالم ہاں سے ولین ہے ای نجم ویکھ لے اک چاند و منزل مین ہے مصحف رشکی تلاوت آج اسی منزل مین ہے خاتمہ میری تلاوت کا ماسی منزل مین ہے جو ہر کان بدخشان خنجر قاتل مین ہے کچھ عجب جو ہر آہی خنجر قاتل مین ہے دل ہو سینہ مین نہان اور تیر نہان لین ہے شمع ہے فالوس مین اور شبنم محفلین ہے کشتی طوفان زوہاب و امن ساحل مین ہے جواد قاتل کی ہے مینا بی لعل مین ہے کس قدر سختی آہی ان بتون کے ولین ہے پا خدا کیا بہیدا اس تصویر آب و گل مین ہے</p>	<p>ایک جہان کا گذر دیکھو تو و منزل مین ہے چاہتا ہے جسکو تو وہ شکل تیرے ولین ہے جو خدائی مین ہے اس تصویر آب و گل مین ہے میری آنکھو مین ہے نقشہ اوس رخ پر نور کا پڑہ لیا و الشمس چہرہ گیسو و مین دیکھ کر سورہ و الدلیل پڑھتا ہوں وہ زلفین دیکھ کر اک اشارہ مین ہوا ہے خلق لعل لال لال میان سے نکلا تو سرتن سے جدا ہو کر گرا ویکھہ قاتل راز الفت یوں چپا لینے مین ہم نور احمد گنبد خضر سے ہے جلوہ خندا پھل ریاضت کا ملاحنت ٹہکانی لگ گئی چلبلا پن بے نیازی بمقراری اضطراب جان جاتی ہے ہماری اونکو کچھ پروا نہیں کنت کثیراً مخفیاً کہتا ہے پتلا خاک کا</p>

<p>دیکھتے کیوں ہو سر محفل مجھی کو بار بار دل میرا مٹی میں رکھ کر کہہ رہے ہیں ویسکا ہینیک ہی دیگا مجھے گھر میں ترے بے شبہ و شک عشق نے لیلے کے دلوں کو بھی مسح کر لیا کوہستے ہو گالیان دیتے ہو جھک دو دیکھ کر تیرے صدقے جاتے جاتے ایک چرکا اور بھی کہتے ہی اوس کی جیا جی اٹھ ادا کہتی ہے مر تکتے تکتے شکل اوس کی شاید سنو جان دی شریت ویدار پی کر جان شیرین نذر کی میں نرا خواہاں نہیں کہہ کر اداوی تو نے بات میں غذا کچھ بان نہیں کہہ کر اداوی تو نے بات آپ کیوں بگڑے میری طرز تکلم دیکھ کر خون کا دریا ہے آہوں کی ہوا داغوں کا باغ</p>	<p>کیا وہ پہلی رات کا ارمان ہمارے دلیں ہے کچھ عجب اصرار اون کو وعوہ باطل میں ہے زور کچھ بھی اسے صنم گراضطراب دلیں ہے مضطرب مجنون اور خنیش و نچل میں ہے کیا یہی طرز زدارت اپنی محفل میں ہے اک ذرا سی جان باقی اب تیرو بسل میں ہے یا آہی نوع میں بھی جان کس مشکل میں ہے ہو ہو قاتل کی صورت ویدہ بسمل میں ہے اس لئے تقویٰ قاتل ویدہ بسمل میں ہے کان میں کبد و مرہ جو کچھ ہمارے دلیں ہے قاعدہ ہے وہ زبان پر ایگی جو دل میں ہے آپ کیوں روٹھے ابھی تو بات دلی دلیں ہے سیر تو کیجئے نی دنیا ہمارے دل میں ہے</p>
--	--

عشق کے مجرم کا شاید آج سر کاٹا گیا
کس غضب کی بھیڑ شایق کو چہ قاتل میں ہے

<p>خدا کی تجلی سے خالی نہیں ہے گناہوں سے واعظ چھوڑ نہیں ہے تیرا ناتوان آج بستر نشین ہے تری ہر ادا میر بیان و نشین ہے جو آئینہ دیکھا کہا عکس سے یوں کسی رشک لیلیٰ کا ہوں جب عاشق</p>	<p>بغل میں یہ دل ہے کہ عرش برین ہے کہ خالق مرا ارحم الراحمین ہے یہ تنکا ہے یا تار فرش زمین ہے مکان خدا کا بھی تو ہی مکین ہے خدا کی قسم تو بھی کتنا حسین ہے ہر اک آرزو دل کی محفل نشین ہے</p>
--	---

جو کانون سے سنتے تھے آنکھوں سے دیکھا
 پسند آگئی مجھ کو سربانی تن
 مٹاتا ہوں قسمت کا اپنے نوشتہ
 پتا مل گیا ہے مجھے میرے دل کا
 جو قسمت پر شاگرد ہیں واناو ہی ہیں
 یہ کیا اہمیت ہے وریا سے پانی
 ستم روح پر قبر ہیں کیوں ہے واعظ
 سورا تیرے اے جان کو بھی ہمارا
 مرے چاند کا آئینہ چاند ٹھیرا
 پس مرگ بھی تیرا کو چہ نہ چھوٹا
 وہاں رخ نہ زلف یاں ولین حسرت
 رہ رہ قرار مستان وہ آنکھ چنچل
 عیوض اشک کو کیوں ہی آنکھوں میں شعل
 فقط وعدہ ابس ہے خدا کی قسم کیوں

و علم یقین تھا یہ عین یقین ہے
 مرا پوست بھی جامہ پوسٹین ہے
 تیرا سنگ و راہ و پیر ہی جبین ہے
 ذرا کھول مٹھی یہیں ہی یہیں ہے
 یہاں کب یہیں فکر مان جوین ہے
 جو روتی ہوئی آنکھ پر آستین ہے
 کوئی آسمان اور زیر زمین ہے
 نہیں ہے نہیں ہی نہیں وہ نہیں ہے
 کلف اوس کا انگس خط غم ہیں ہے
 وہاں روح ہے لاش لیزین ہے
 وہ پروہ نشین ہی یہ کوثر نشین ہے
 نظر ہے کہیں پاؤں پر تاکہیں ہے
 بگا ہوں میں کس کا رخ آئین ہے
 ترے جھوٹ پر بھی تو کھو یقین ہے

ہو واجب سے مائل کا شاگرد و شاگرد

ہمد و اوس کے اشعار کا خوش چین ہے

ازل سے مجھے الفت حور عین ہے
 خفا حیم سے میری جان حزن ہے
 خیال رخ غیرت حور عین ہے
 نظر شوخ ہے گفتگو شر گین ہے
 دن چپ تاب ہے سب وہ سب میں حیم ہے

مرا عشق کم خرچ بالائین ہے
 نفس میں جو بلبل ہو اندو گین ہے
 یہ گلزار دلی رشک خلد برین ہے
 تری ہر لہر پر چہرہ آفرین ہے
 خدا آج تک بھی تو پروہ نشین ہے

<p>چلو چال ایسی اوٹھیں جبکہ مروے ہوا کیا کہ پھر آج بھی وقت دیدار لیا جس نے دل عرش ہی جسکا مسکن وزرا غور سے ولین ویکہہ اپنے زاہد مین واقف ہوں شایق دونوں کی سوا دسکے کہو آسان سے نہ کانپنے نہ کانپنے خدا کی طرح تو بھی ہر جائی ہے کیا نہیں خال رخسار روشن پہ تیرے</p>	<p>خزانہ وہ نکلے جو زیر زمین ہے وہی لن ترانی وہی ہاں نہیں ہے وہی بام پر آج کرسی نشین ہے اسی مین کوئی شکل پرودہ نشین ہے کہ ولین تو ہاں ہے زیبا نہیں ہے نہیں و دول یہ بخارا زمین ہے ٹھکانا تراے بت آخر کہیں ہے ہوید امرے دل کا آئینہ مین ہے</p>
<p>میرے گھر مین افتا کا چرچا ہی شایق مراد دل بھی پابند شرع متین ہے</p>	
<p>ترے دیدار کی ہر وقت تمنا ہوگی وہ یہ کہتے ہیں محبت اگر افتا ہوگی اوسکی ولین جو محبت کبھی پیدا ہوگی عشق ہو جائیگی جب میری محبت بڑے بکر نزع مین وہ اگر آجائے مین جی جاوے گا شب فرقت کے بلاؤنس وڑائے ہو کسے ویکھتے کرتے ہیں وہ وعدہ خلافی کنک آئینہ کو نظر غور سے دیکھو تو سہی کیون بگڑتے ہو چلے جاتے بھی دوڑتے نہیں بوسے وودیکے جو کہتے ہیں یہ لو چار ہوئے جان عالم تجھو اس وقت کہو نگا مین بھی</p>	<p>گردش چشم و م نزع تماشا ہوگی تو بھی رسوا مری صورت بھی تو ہوا ہوگی صورت یا س بھی امید کا نقشہ ہوگی جسطح محکم بھی ہو تجھکو بھی تنہا ہوگی یار کی بانکی نظر میری سیجا ہوگی جان ضد مون مین گرفتار ہی تا ہوگی اپنے وعدہ کی کسی روز تو پروا ہوگی جوا د شخص کی ہو عکس مین پیدا ہوگی بات گوچ بھی نہو مین نے یہ مانا ہوگی آپکی پہلی رقم اس مین نہ منہا ہوگی ولین جب تیری ادا انجمن آرا ہوگی</p>

<p>چال بھی چال تیری چال و متوالی چال خشک باتون سودہ دین مصل گن صبا جو حور کے ہمیں مین آو گے ستائیکے لئے غیر کی یاد رہے تیرے شگفتہ دل میں ظلم پر ظلم کئے جاتے ہو کب تم کو خبر دیکھ کر جلوہ کہا کان میں بیہوشی نے لا کہہ کر عیب میری کھو لو و مخلوق تو کیا تیرا منہ دیکھ کے پھر حور کی خواہش کیسی ساتھ دی گئی تری یاد اور بھی حسرت نکر قتل میں ہوتے ہی پاؤ لگا حیات ابدی محفل فیر میں چوری سے نہ تو دیکھ نہ مجھے</p>	<p>ہم نظر بازون کو اک نشہ صہبا ہوگی ایک اک آنکھ میری غیرت دریا ہوگی بعد مردن بھی مری روح کو ایذا ہوگی ہم نہ سمجھیں تھے کہ یہ پھول کاٹنا ہوگی غزوہ دل میں میرے آرزو کیا کیا ہوگی اب تو خواہش ہے کبھی حضرت موسیٰ ہوگی میرے ستار کی ستاری ہی پردا ہوگی تیرے قدموں کی قسم خاک تنہا ہوگی روح عاشق کی لحد میں بھی نہ تنہا ہوگی پھر تو قاتل کی بھی تلوار مسیحا ہوگی تیری دو ذبیہ نظر مفت میں روا ہوگی</p>
<p>جاؤں گا خلد میں شایق میں کسکو لیکر میری بخشش بھی قیامت کا تماشا ہوگی</p>	
<p>ہوئی الفت جو روئے مصطفیٰ کی نظر پڑتی ہے حسب پر کبریا کی اوڑا لاتی ہے بوئے زلف احمد بلے کہہ کر بلا میں پہنیں گے ہم فنا قانی ہوئے بانی انا الحق ہر اک میں کیوں نظر آئے نہ حضرت بلا لوح بلد طیبہ یا محمد وہ یکجائی وہ وحدت کا سما جائے</p>	<p>بنا تو دنیا میں سیرا جسم خاکی اوسے پر ہم نے جان اپنی خدا کی کروں منت میں کیوں باوصیا کی یہ تٹی تھی الست میں بلا کی خود می جس روز سے پہننے جدا کی ہلی آنکھوں کو عنیک التجبا کی جدائی نے نہایت ہی جفا کی خاش ہے انتہا میں استرا کی</p>

نگاہ رب نے بھی کیا حسینہ کی
خدا کی شان محبوب خدا کی

نہ کیونکر حسن احمد کی ہو شہرت
عرب کا مکمل والا رب کی صورت

مریض چشم احمد ہون میں نشایت
دوا کی کچھ ہے حاجت نہ دعا کی

جوشاخ چھوٹی پھولوں سے بھری نکلی
خوشبو میں دلہن بن کر کیا بھاگ بھری نکلی
شورا و ٹھٹھا فرشتوں میں نشینہ سہری نکلی
یاں بھی میری صورت کی سب جلوہ گری نکلی
اکسیر جو پوچھو تو آنکھوں کی تری نکلی
امت تری محشر میں جرموں سے بری نکلی
بیاروں کی قسمت سے کیا چارہ گری نکلی
کیا چیز محبت میں شوریدہ سری نکلی
جو جنس گندہ کی تھی کھوٹی بھی کھری نکلی
کیا کام کی چیز اپنی یہ بے خبری نکلی

کہنتی تری امت کی تا حشر ہری نکلی
جب گلشن طیبہ سے باو سہری نکلی
محشر میں مرے دل سے چکی جتیری صورت
معراج میں کہہ اٹھایوں حسن نبی بڑ بکر
ہو جائے نہ کیوں سونا محشر میں مس عصبیان
اے چاند دینہ کے قربان شفاعت پر
لو چشم محمد کی کافی ہے سچائی
مشہور دینہ میں ہو گیا دیوانہ
رحمت نے خریدی کچھ کچھ اون کی شفاعت
جب ہو گیا دیوانہ کچھ اون کی خبر پائی

طیبہ میں پہنچ جائے یارب وہ وہوان بکر
سینہ سے جو نشایت کے آہ بگرنی نکلی

بن نہیں سکتا ہے محبوب خدا کا کوئی
کالی کلی میں دکھاتا ہے تماشا کوئی
ہوں وہ سیکس کہ نہیں پوچھنے والا کوئی
نہیں نکلے بخدا دل سے تمنا کوئی
رہے اس وقت تجھے دیکھنے والا کوئی

یا بنی حسن میں گو تم سے ہوا چھپا کوئی
منظر نور حقیقی کا ہے جلوہ کوئی
حشر میں بھول نہ جانا مرے سرکار مجھے
نہ تو آپ آئے نظر اور نہ دینے پھونچا
دیکھنے کے لئے اللہ کی آنکھیں لمبا بین

<p>چرخ چہارم پہ بھی اعجاز محمد کی ہر وہم جن کی ہے بانگی ادا اونہ خدا بھی شیدا باب رحمت سے مدینہ میں صدا آتی ہے</p>	<p>کیون نہ کہلائے مسیحا کا مسیحا کوئی کہیں ہو سکتا ہے اس طرح کا بانکا کوئی مانگ لے ہم سے جو ہو مانگنے والا کوئی</p>
<p>چل مدینہ کی طرف چوڑو کن اے شایق دلین بیٹھے ہوئے کرتا ہے تقاضا کوئی</p>	
<p>باد مژگان سپیسر کا ہے کہہ کا باقی عشق لعل لب حضرت کا بجائے گا کبھی اک نہ اکدن نظر لائے گا جمال انور عشق حضرت کی فنائین مجھے حاصل بقا اپنا دیدار دکھا فیصلہ کروے اس کا ایک دن ہکو بھی جانا ہے ذرا غور کریں داغ دل عشقی محمد بن چک اٹھا ہے نزع میں جان ہے طیبہ میں بلا لوسکر ترقی حسرت تیرا ارمان تری الفت تیری یاد نزع میں بھی ہے تصور تری صورت کا نبی</p>	<p>ہاں کلیجہ میں یہی ایک ہے کاشا باقی جسم میں خون کا جب تک رہے قطرہ باقی ہے اس امیر پہ جینے کا سہارا باقی اے مرے پیارے خدا نام ہے تیرا باقی دلین ہے حسرت وار مان کا جھکڑا باقی آج تک کوئی رہا ہے نہ رہے گا باقی کہدو موسیٰ سے ابھی ہے ید بیضا باقی مرے دم کوئی نہ رہ جائے تنہا باقی کیا کہوں دلین مرے اور ہے کیا کیا باقی پتلیوں میں ہے نبوت کا تنہا شایق باقی</p>
<p>ترا شایق رہے نزدیک ترے طیبہ میں اک نہی آرزو ہے اے مرے مولا باقی</p>	
<p>یابانی میری چہین آپکے درپر ہوتی شوق طیبہ میں مری روح چلاتی ہے نزع میں آپ اگر جلوہ دکھاتے حضرت کاش دن کو تری صورت کا نظارہ ہوتا</p>	<p>اتنی تاثیر تو آہوں میں میسر ہوتی کاش میں خاک در روضہ انور ہوتی روح کیونکر نہ میری جام سے باہر ہوتی شام کو پیش نظر زلف معبر ہوتی</p>

<p>دل میں آئینہ رخ کا جو تصور ہوتا راندن آنکھ میں گر تیرا تصور ہوتا خود نظر آتے بنی یا مجھے بلوائیتے شوق طیبہ جو میرے ولین نہالتا گھر ترے دیدار کی ہر وقت تمنا ہے اسے خواب ہی میں نظر آتے تو مجھے صبر آتا</p>	<p>میری قسمت بھی سکندر کے برابر ہوتی آیت مصحف رخ مجھ کو بھی ازبر ہوتی ہجر میں آسودن سے آنکھ میری نہ ہوتی خود میری پاک محبت میری دہر ہوتی ورنہ کیوں میری نظر آنکھ میں مصطفیٰ ہوتی یوں طبیعت نہ مری قابو سے باہر ہوتی</p>
<p>وصل حضرت مجھے حاصل ہوا ورنہ شایق جذبہ ہجر کی ہوتی وہ میرے سر ہوتی</p>	
<p>محمد آپ کل نبیوں میں شان کبریا ہٹے اتسلی کیچے لہ پیاری شکل دکھلا کر شب معراج نقطہ پر کھنچا خط گم ہوا نقطہ نہیے محشر میں جنت ہکو حضرت کو حوالے کر نظر آجائے گر جلوہ مدینے کے سبجا کا سنا ناہم سے پرہا وون کی حالت کلی علیے وہ دل برباد ہو چلائے او سپر خاک پڑ جائے بہت بیمار ہیں فرقت سے طیبہ میں پلا لیجے اسی نعلین کا سایہ ہمارے سر پہ پڑ جائے خدا کی سب خدائی جان اپنی کیوں نہ دی تپہر</p>	<p>بنی ہم سب کو کہلا کر خدا کے آشنا ہٹے دل بیتاب عشا تو مکا ٹھہرا نیسے کیا ہٹے خدا اور مصطفیٰ تھی کیا کہو نہیں کون کیا ہٹے ابھی عاصیوں کی وہ سزا اور یہ جزا ہٹے عجب کیا ہے تن بیدم سے دم جانا ہٹے جو گلیوں میں مدینہ کی کبھی تو ای صبا ہٹے کہ جس میں جز محمد کے خیال ماسوا ہٹے ہمارے حق میں کو چہ آبکا دار الشفا ہٹے جو فریش خاک سے عرش برین پریم جلا ہٹے تہہہن تو نام حق نام خدا شان خدا ہٹے</p>
<p>رسول اللہ فدا تیرے کہیں ایسا نہ ہو جائے قیامت میں پہلے سب ٹہریں اور شایق بُرا ہٹے</p>	
<p>ست ہو جائیں گے سب دیکھ کر محشر والے</p>	<p>مجدد دیدار جو آئین گے پیہر والے</p>

صاف عارض پہ محمد کے ہے سب کچھ جلوہ
ہم سیہ کاروں کی رسوائی نہ ہو محشر میں
اپنا اللہ ہے رحمان سپرین رحیم
تھے شہنشاہ فقیری کی مگر بونہ گئی
ہے اوپر رحمت خالق تو شفاعت ہو دہر
ہو گئے کھٹکے کھنچی کے اثر سے واقف
ہائے وہ جنگ احداور وہ صحابہ پستم
تری کلی پہ فدا فقر پر تیرے قربان
گر میں محشر سے مضطربوں جو حضرت سکین

آئینہ دیکھ کے رہ جائیں سکندر والے
پروہ پوشی جو کرین بال وہ کہو نگر والے
ہم گنہگار ہیں لیکن ہر قدر والے
مسند فقر پہ بیٹھے رہے کشور والے
اپنا منہ دیکھ کے رہا پینکے فقر والے
قوت شیر خدا دیکھ کے خیر والے
پھر بھی میدان نہ ہارے ترکشکر والے
شال والے ہونکہ کھجواب مشجر والے
ہم کو کلی میں چپا زلف منبر والے

وامن بچتیں پاک نہ چوڑاے فتایق
بین یہی آل عبا اور یہی گھر والے

ولین میرے دور چشم مست جانا نہ رہے
چشم بین ہو چشم دل میں روئی جانا نہ رہی
اس طرح چکر میں ہے قسمت سو ہر اک عقلمند
یا خدا ہم میکشوں پر اس طرح ہولیوں غدا
اتباع احمد مسل اگر منظور ہے
جانکر مہنے نہ سجانا ہاے رے اعلیٰ سمجھ
یا حق بھی ولین ہے یا وہ جان بھی ولین ہے
آئے اس انداز سے میخوار تیرا حشر میں
زلف و رخ کی یاد میں اس طرح اپنی جان دلا
شعلہ محسن بتان سے اس طرح جلکے مروں

کعبۃ اللہ میں بھی اک چوٹا سا میخانہ رہے
کعبہ سینہ میں رہے آنکھوں میں میخانہ رہے
حبس طرح تسبیح کی گردش میں ہر وہ نہ رہے
پاؤں و درخ میں رہے ہاتھوں میں میخانہ رہے
شان شاہانہ رہی صورت فقیرانہ رہے
بتکے آئے ننھے یگانے مثل میگا نہ رہے
کیا غضب ہو گھر میں بھی اللہ کو تنہا نہ رہے
پاؤں میں لغزش رہی اوچال ستانہ رہے
لب پہ شیخ و برہمن کے تیرا خسانہ رہے
ولین سوز شمع لب پر ذوق پروانہ رہے

دشمنوں سے دوستی غیر و نسیہ یار نہ رہے

صلح کل مشرب بنا خاطر اگر ہے یا ر کی

یا محمد اک یہی ہے شایق بنجو کی عرض

نیزا دیوانہ قیامت تک بھی دیوانہ رہے

رہ رہ کے نکلتے ہیں شرر دیدہ تر سے
لکھا ہے مجھے یار نے خطا تیر کے پر سے
بت کو ان مل گئی اللہ کے گھر سے
کیا جھانکتا ہے کوئی مجھے چاک جب گھر سے
واقف نہ ہوں اغیار محبت کے اثر سے
جب پاؤں تھکے چلنے لگو شوق میں سر سے
کستے ہیں کمر اپنی میسر ہی تار نظر سے
کیا آوی آیا ہے کوئی یار کے گھر سے
جنت کی تمنا ہے نہ دوزخ کے خطر سے
مشکین مری کس دیتے ہیں تار نظر سے
دیکھو تو وہ آتے ہیں ادھر سے کہ ادھر سے
اب گھر کو بنی کے چلو اللہ کے گھر سے
ولہن چلی سہل کو نامباپ کے گھر سے

تعمم تھم کے جواہر ہے وہاں سوز جگر سے
آنکھوں میں خلش کیوں نہ ہو کیوں خون نہ برے
وہ دل میں مرے چپ گئے اغیار کے ڈر سے
نور اتا ہے چہن چہن کے مژدین کدھر سے
تو دیکھ لے اس طرح مجھے پھرتی نظر سے
باز آئے نہ عشاق مدینہ کے سفر سے
کیوں وامن دل چاک نہ ہوا ف رے نزاکت
آئی جو قضا دیکھتے ہی میں نے پکارا
جو طالب مولا بھی ہے خاص او کی عبادت
ہو جاؤں نہ کیوں قیدی زندان محبت
بند آنکھ تہ تصور سے ہے دل یا د سے معمور
کہتے ہیں یہ جلال دم رخصت کھسب
ہو کیوں پس مروں نہ مری روح کو آفت

کیوں تو ہم تن منتظر وعدہ ہے شایق

گو دم بھی نکلیجائے نہ نکلیں گے وہ گھر سے

وے پردہ نشین عرب کے جانی

سجھو لو نہ کہہیں عرب کے جانی

ایسے ہو حسین عرب کے جانی

اے دل کے مکین عرب کے جانی

امت میں تمہارے ہم ہیں داخل

جسپہ ہے خدا ازل سے شیدا

<p>ہم عاصیوں کا سوا تمہارے کیا خاک جبین کہ ہم کہیں میں کو چہ ہے تمہارا میرے حق میں جس شہر میں تم ہو جلوہ فرما سنگ در پاک پر ہمیشہ جالی سے لپٹ کے رو کے بولون</p>	<p>غخوار نہیں عرب کے جانی اور تم ہو کہیں عرب کے جانی فردوس برین عرب کے جانی بلوالو وہین عرب کے جانی ہو میری جبین عرب کے جانی مر جاؤں بہین عرب کے جانی</p>
<p>کہتا ہے یہی جو کچھ ہو تم ہو نشیاق کا یقین عرب کے جانی</p>	
<p>مجھ کو یاد آتا ہے ہر بار جوان مدنی دل لہبا لیتا ہے ہر شخص کا اللہ کی قسم سبکے ہیں طار و دل روز ازل سے اب تک رونائی میں جان اپنی گردن نظر ترے ماروا لو مجھے یا پاس بدالو جلدی کیون نہ ہو میری خزان میں بہا چاؤید رحمت حق بھی قیامت میں مددگار ہے ہائے کس نوک پلک کا ہو مر شاہ عرب مست ہو جائیں نہ کیوں دیکھنے والے تیرے</p>	<p>وہ مرا بانکا طر حدار جوان مدنی کسلی والا میرا سرکار جوان مدنی تیرے گیسو میں گرفتار ہیں جوان مدنی تو نظر آئے جو یکبار جوان مدنی زندگی سے ہونہیں بیزا جوان مدنی قبر میں ہے تیرا دیدار جوان مدنی ہو اگر میرا طرفدار جوان مدنی سب حسینو نکا ہے سوا جوان مدنی تیری مستانہ ہے رفتار جوان مدنی</p>
<p>وہ بھر عشق کا تیری نہیں نشانی کی مجال تو ہے اللہ کا ولد ار جوان مدنی</p>	
<p>ہوں وہ عاشق کہ مجھے فخر سزاوار بھی ہے جس نے مخلوق کو چھوڑا وہ ملاحظی سے</p>	<p>میرا مشوق تو اللہ کا ولد ار بھی ہے جو کہ دیوانہ ہے مطلب کا وہ ہتھیار بھی ہے</p>

<p>مرتے دم عاشق احمد سے یہ کہتی ہے قفس کیون نہ میں جان سے ہو جاؤں محمد پند یا بنی کیون نہیں بلواتے مدینہ میں او سے آپ کی نیسم نگاہی نے مجھے مارا ہے اے شفیع دوسرا تو میری جانب ہو جا ناؤ کہ تازہ بنی میں تیرے ابرو کے تشار کیون نہ میں جلوہ احمد کا طلب گار ہوں پیچھے حضرت کے ہمین دیکھ کے بولی رحمت جمع دل میں نہ رہے کیون میری عشق اور ادب</p>	<p>جلد چل یار بھی ہے یار کا ویدار بھی ہے تازہ بردار بھی ہے اور طرح دار بھی ہے چاہنے والا تیرا لایق و ر بار بھی ہے نیم کش تیر جو تمنا دل کو وہی یار بھی ہے حب طرف تو ہے او ہر رحمت غفار بھی ہے ایک ہی دل میں مرے تیر بھی تلوار بھی ہے اون کے ویدار میں اللہ کا ویدار بھی ہے سامنے قافلہ کے قافلہ سالار بھی ہے جو کہ ہے یار ہر اوہ لڑکار بھی ہے</p>
--	---

یار رسول عربی چاہئے رحمت تیری
جس کو سب کہتے ہیں شایق وہ گنہگار بھی ہے

<p>محمد پکی بانگی ادا کچھ اور کہتی ہے لڑوں گی میں اوسی سے لاشرک شان ہے جلی یہاں جانیکو آئے ہیں وہاں رہنے کو جاتے ہیں کبھی فیض قلم سے بھی اسے شاو اب کر جاؤ نظارہ سے محمد کے ارادوں ہوش عاشق کے اوہر آؤ سیہ کار و مرے سایہ میں چہپ جاؤ اگر تم شاہ شرب ہو تو بلوا لودینہ میں خدا کیوں اسٹے دکھلاؤ ہم کو چاند سی صورت یہ کیون برباد ہوتی ہے مدینہ ساتھ چل میرے کوئی پروہ نشین اسین نے جلوہ دکھاتی ہے</p>	<p>بشر کی شکل میں شان خدا کچھ اور کہتی ہے تیری تو آنکھ محبوب خدا کچھ اور کہتی ہے فنا کچھ اور کہتی ہے بقا کچھ اور کہتی ہے ہمارے گلشن و لکی فضا کچھ اور کہتی ہے سنو لوگو مدینہ کی فضا کچھ اور کہتی ہے قیامت میں تری زلف رسا کچھ اور کہتی ہے فقیرانہ ہماری التحبا کچھ اور کہتی ہے شب فرقت کی یہ کالی بلا کچھ اور کہتی ہے ہماری خاک سے باو صبا کچھ اور کہتی ہے ترزی صورت تو اسے صل علی کچھ اور کہتی ہے</p>
---	--

اسے طیبہ بین یجاؤنگی اس کا دم نکالون گی اسی میں لامکان کے رہنے والے کی تجلی ہے اواہین جان لیتی ہیں نگاہیں زندہ کرتی ہیں گنہگار و مذمت سے زائجہ اشک برساؤ	تیرے بیمار کے حق میں قضا کچھ اور کہتی ہے ترے رخسار روشن کی ضیا کچھ اور کہتی ہے نظر کچھ اور کہتی ہے قضا کچھ اور کہتی ہے سنو محشر میں رحمت کی گھٹا کچھ اور کہتی ہے
---	---

خطا اور وہ بھی شایق کوئی یہ خطا مٹھی
رسول اللہ تیری شان عطا کچھ اور کہتی ہے

محمد کون ہے کس نہیں میں ہے کوئی کیا سمجھے نبی کا جامہ غاکی نے دھو کے میں رکھا مجھ کو مدینہ جس کو کہتے ہیں عجب و ربار عالی ہے زمانے میں مرے سے کہتی ہے سام و سحر و سحر ہر اک ارمان احمد مثل گل اس میں شگفتہ ہے ملے گا اوس کو لطف عین ذاتی جو کہ اے زاہد بہلائی ہے یہی میری مجھے حضرت بلا لیون محبت چھوڑ دین کس طرح تیری یا رسول اللہ بتا دو یا محمد تیرے عاشق تجھ کو کیا سمجھے	سمجھتے ہیں خدا سے جو جدا دن کو خدا سمجھے سمجھ پر خاک پڑ جائے اگر سمجھے تو کیا سمجھے جہان پر شاہ بھی اپنے کو اک گدا سمجھے ترے گیسو کو جو اللیل رخ کو وضو سمجھے ہم اپنے دل کو اک گلہ سنہ باغ و لا سمجھے ہو الحق ہو ہوانت انا انی انا سمجھے نہیں پروا داس نے میں اگر خلعت برا سمجھے اسی کو تیرے عاشق مغفرت کا آسر سمجھے خدا جانے خدا دیکھ خدا جو جھے خدا سمجھے
---	---

قیامت میں کہے اللہ یوں مجمع میں ای شایق
ادھر اہم تجھے عاشق رسول اللہ کا سمجھے

ہجر احمد میں ہر اک شے ہے مچلنے کے لئے ہجر احمد میں مرادل ہے مچلنے کے لئے دستگیری گرد طیبہ میں ہماری سرکار دیجے بلوا کے مہین آب کرم کے چھینٹے	دل تڑپنے کے لئے جان نکالنے کے لئے ہے کلیجہ مراد و ہاتھ او پھٹنے کے لئے سم تو گرتے ہوئے آؤ میں سنیلنے کے لئے آتش ہجر میں کیوں چہرے چھلنے کے لئے
---	---

جب بی بھول گئے بھول گئی قسمت بھی
اے خیال نبوی تو ہی منار و ٹٹے کو
کر چکی الفت گیسوئے نبی کا اتمام
دل کو پڑمرو نہ کرو دست فراق نبوی
میرا دل ہے میرے سینہ میں فدا ہونیکو
تم کو حضرت کی قسم سن لو دینہ والو
وونون عارض ترے گیسو میں نہیں چپ سکتے
کیون چلے جائیں نہ دنیا سو عدم کو جلدی
کچھ مدد فقر کی دولت سے کرواے سرکار
باغ دنیا سے بجائے کوئی یارب ناکام

ورنہ تیار تھے ہم ہند سے چلنے کے لئے
کچھ نہ کچھ ہوں مضطر کے بھلنے کے لئے
شام ہجرا وٹھی لوزہرا وگلنے کے لئے
کیا یہی پھول ملا ہے تجھے ملنے کے لئے
میری آنکھیں تری تلون سے چلنے کے لئے
تم سے ہم راضی ہیں تقدیر بدلنے کے لئے
اب سے آج ہیں دو چاند نکلنے کے لئے
ہم تو اس باغ میں آئے تھے ٹھٹھنے کے لئے
ہم تو تیار ہیں اب رنگ بدلنے کے لئے
آئے ہیں اہل جہان بچو لئے پھلنے کے لئے

ظلمت قبر میں آتے ہیں نبی اے نشانی
آج ہے رانگو خورشید نکلنے کے لئے

خیال یار کی مسند نشینی ولین ہوتی ہے
اوہر جنگل میں محزون خاک پر رو کو تار ہوں
خدا جذب محبت کے کہ مر بھی نہیں جاتا
محبت کا تعلق تجھ میں مجھ میں اسطر کا ہی
تنا سب کچھ تیرے رخ سے نہیں جھکواؤ اللہ
فتنہ قبر سے بچ جائیں تو محشر کا کیا کہن کا
یہ اللہ فوقی ایدہم کی صورت صاف کہتی ہے
نئے گہر میں نئی صورت کا مہان روز رتہا ہی
نظر کچھ درہم کو نیم گہونٹ ہی سے آتا ہے

خدا کا شکر ہے رونق بھری محفل میں ہوتی ہے
اوہر بے چین لیلے پردہ محل میں ہوتی ہے
سنا ہے شکل قاتل دیدہ سبیل میں ہوتی ہے
جو تیرے ولین ہوتی ہے وہی خولین ہوتی ہے
ضیاء نور عارض کب نہ کامل میں ہوتی ہے
سنا ہے سب معیبت پہاڑی لین ہوتی ہے
خدا کی شان پوری مرشد کامل میں ہوتی ہے
جگر میں رہتی ہے حسرت تھالین ہوتی ہے
تجلی کی جہلک اس پردہ حائل میں ہوتی ہے

ضیاء نور عارض کب مرکا مل میں ہوتی ہے	ستاروں سے چھوچشمک زنی کی کیوں نہ عادت ہو
اوسی پر اس ہے اوسکی اوسے نعت سمجھتا ہوں جو کچھ خیرات شایق راضی میل میں ہوتی ہے	
ہم پاس ترے آئے نہیں ہائے اسی سے باتیں ابھی ہوتی تھیں تصور میں کسی سے اس چال کی پامالی کو پوچھو میرے جی سے وہ کہتے ہیں چل ہٹ مجھے کیا کام کسی سے جو بن ترے کچھ کچھ ابھرا ہے ہیں ابھی سے آنکھیں تری میں دولت دیدار کی کس سے وونخ کو لگی لگی مری دل کی لگی سے بٹ جائے اب کچھ مجھے کہنا ہے کسی سے وہو کا ہے ریاست کو خزانے کی کمی سے اس شرط پر راضی ہیں کہ کہنا ہے کسی سے زخمی دل بلبیل نظر آتا ہے کلی سے وہ مجھ میں سما ہے وہ چہیتا ہے مچی سے	سینہ سے جو لپٹا ہوں کہتے ہیں مہنسی سے آنکھیں جو کھلی اون کا ستم پوچھنے ول سے کیا خاک قیامت سے تمہیں داو ملے گی مینے جو کہا وصل میں پاس آئے سرکار اللہ کی قدرت نہ تو سن ہو نہ تو دن ہے اچھی جو ہو صورت وہ ساقی ہے نظروں میں محشر میں بھی اس عشق نے رنگ اپنا جایا یہ کہنے کسی نے مجھے محفل سے اٹھایا ارمان ترے دل سے نکلنے نہیں دون گا وہ وصل کے رسدور پر کس ناز سے بولے کہل کہل کے بتاتی ہے مجھے رنگ محبت انداز حیا میں بھی میں شوخی کے ادائیں
دیوانہ الفت ہوں نہیں عقل ٹھکانے شایق مجھے کیا کام پہلی اور بری سے	
ابن مشکشا کا صندل ہے جان خیر النساء کا صندل ہے خلق کے رہنما کا صندل ہے سید الاولیا کا صندل ہے	آج غوث الورا کا صندل ہے حوریت سے کیوں بلا میں نہ لین سر کے بل چلے ساتھ ساتھ اسکے کیوں نہ جو ہر ولی یہاں حاضر

<p>پڑھتے آئے نہ کیوں فرشتہ درود نور سے راہ کیوں نہ ہو پر نور لا تحف یا مرید جس نے کہا صوفیو صافیو صفائے ظہور نفی اثبات میں ہیں سب ڈاکر نام سے جس کے دل تڑپتا ہے</p>	<p>نور خیر الود کا صندل ہے شمع بزم ہدا کا صندل ہے یہ اوسے با صفا کا صندل ہے قدوة الاولیاء کا صندل ہے سرة الاولیاء کا صندل ہے آج اوس ولریا کا صندل ہے</p>
<p>تو بھی آنکھوں سے ساتھ چل شایق تیرے ہی پیشوا کا صندل ہی</p>	
<p>ناز سے کہتے ہیں ولین مرے آئیوالے باتون باتون ہی میں ہے دلکوار آئیوالے ہائے وہ لاش پہ کہتے ہیں مرے رورور وصل میں پھیرتے ہی ہنسکے یہ فراتی میں جھوٹ ہو سچ ہو مگر بات ہو تیرے منہ کی تیری آنکھوں میں ہے جاو کہ ہو ٹونا ظالم</p>	<p>تم سلامت رہو نازون کے اٹھائیوالے تم تو آنکھوں میں کا کا جل ہو چرائیوالے آپجائے اور ہم بھی ہیں جانیوالے ہائے غارت نہیں ہوتے یہ ستائیوالے چپ نہ رہنا کہیں وہ بات بنائیوالے آو ہر آ مجھے دیوانہ بنانے والے</p>
<p>جینے سے ہات نہ کیوں اپنا میں دھوؤں شایق آج وہ غیر کی دعوت میں جانیوالے</p>	
<p>ہر گلی کوچہ میں طیبہ کے مزاملتا ہے جستجوئے شہ لولاک میں کیا ملتا ہے مر کے بھی مرتے نہیں کشتہ ابروئے نبی ہر گھڑی ولین نئی ہوتی ہے حشر پیدا ہجر احمد کی مصیبت میں جو مر جاتے ہیں</p>	<p>تیری بستی ہی سے جنت کا پتا ملتا ہے یہ وہ ہے راستہ جس سے کہ خدا ملتا ہے آب خنجر سے اونھیں آب بقا ملتا ہے روز جہان سے جہان نیا ملتا ہے مرتبہ اس کو شہیدوں سے سوا ملتا ہے</p>

ان کے انداز سے رنگ شہد ملتا ہے
ہاں ذرا نقشہ نقش کف پالتا ہے
باغبان ازلی تیرا پتا ملتا ہے
کاہ ہو جائے تو پھر کاہ رہا ملتا ہے
جس کو تم وہو نہ تے ہو و وڑکا ملتا ہے
آسرا تجھ سے یہ اے دست دعا ملتا ہے
وصل کا فرقت احمدین مزا ملتا ہے

بہل تیغ او اے نبوی کیا کم ہے
چاند کو عارض حضرت سے بہلا کیا تشبیہ
گلشن و ہر کے ہر پھول کے رنگ و بو ٹے
صدمہ ہجر سے لاغر جو ہون بلو این حضور
راہ مولائین ذرا پاؤں بڑھاؤ تو سہی
التجا وصل کی ہو جائے گی شاید مقبول
دین و دنیا کی سے یہی غم بہتر ہے

شان حضرت کی ہر اک جانی نئی ہے شایق
جب تو پھر نعت میں اک لطف نیا ملتا ہے

دل ہی ملتا ہے تو ہی تو کی
پیدا بھی ہم نے آبرو کی
نازک ہے گلی رنگ گلو کی
آواز آتی ہے ترقو کی
جس طرح جدائی رنگ و بو کی
رٹ لگ گئی صلو و سلمو کی
جاحت نہین غسل کی وضو کی
بے پروہ خدا سے گفتگو کی
اے دل یہ کیسی چال چو کی
کچھ چلی نہ کہیں کبھی عدو کی
ہے آرزو اور آرزو کی
وہ رنگ نہ کٹے مرے گلو کی

بے فائدہ میں نے جستجو کی
وندان بنی کے شفیقتہ میں
آہستہ خرام درود ل من
آتا ہے یہ کون اب سر حشر
اس طرح وہ ملے پھر جدا ہے
مرقد میں دکھائی شکل کس نے
ایرو کا تیرے شہید ہون میں
معراج میں سید الرسل نے
طلبہ ہی میں چل کے ہم تر پتے
کفار نے لاکھ سرا دکھایا
اے وصل علیٰ خیال احمد
بہل کی دعا ہے حسین تو ہے

تاثير اگر نہيں ہے شائين
بے کار صدا ہے ہائے ہو کی

نام سن لیتے ہی جی دیکھنے لگتا ہے
میرا کجخت نصیب مجھے ترسانا ہے
نام پیارے کا جب آتا تو پیار آتا ہے
دیکھو کس شان سے محبوب خدا آتا ہے
اپنی ہی شکل پر اسے مجھے پیسا آتا ہے
یاس کہتی ہے کہ اس وقت میں کون آتا ہے
اب بلائے ہیں بنی کس لئے گہرا آتا ہے
جس پر پڑتی ہے نظر تو ہی نظر آتا ہے
تیرا آگے تصور مجھے سمجھتا ہے
اپنی قسمت پر ہر اک استی اترتا ہے

ہجر احمد بن مجھے وصل کا لطف آتا ہے
لوگ جا جا کے مدینہ کو چلے آتے ہیں
لب چٹ جاتے ہیں خوفِ محمد پر جناب
انبیاء دیکھ کے محشر میں یہ فرما یں گے
ذکر و ہدایت جو مرے سامنے کرتا ہے کوئی
نزع میں کہتی ہے امید وہ آتے ہیں نبی
روزِ دینا ہوں تسلی یہی کہہ کر دل کو
محو اس درجہ ہوا ہوں میں تصور میں ترے
ہجر میں دل جو چلتا ہے تو بہلانے کو
شکر ہے شکر ہو احمد سبانی ہو ملا

بس کر اب ہجر کا قصہ دسنا و شائق
گفتگو سے تیرے سینہ مرا بھر آتا ہے

کہ رحمت کی وکائین میں شفاعت جنسِ ستی ہے
کہ عرشِ خالقِ اکرم کو بھی اسو جائے پستی ہے
تصور میں شبِ فرقت ہیشہ مئے پرستی ہے
شرابِ عشقِ احمد کی ابھی تک اسکو مستی ہے
جیسے سمجھا ہے تو نے نیستی وہ رنگِ ستی ہے
ہماری آنکھ بھی دیدارِ حضرت کو ترستی ہے
اوائے زلفِ شام ہجر ناگن بنکے و ستی ہے

مدینہ جس کو کہتے ہیں عجب کچھ پیاری جیستی ہے
مدینہ کی زمین کے اوج کو عشاق سے پوچھو
فدا ہوں اپنی متوالی آنکھوں پر رسول اللہ
کہیں گے لوگ سب جھوٹا محشر میں اٹھو گا
فنا میں بقاء ہے ہوش میں آزادِ نادان
ہمارے دلوں کو چمکا لذتِ عشقِ نبی کا ہے
نہیں ہے چین دلوں کا یکدم اسے سرورِ عالم

سجھتے ہیں اوسے آغوش ماورآپکے عاشق ہماری روح ایدل روئے احمد کی فدائی ہے قداجب وصف کرتا ہے محمد کا صحبت سے	جو بعد مرگ اون پر یا محمد گورستی ہے یہ دوزخ سے ڈرتی ہے نہ جنت کو ترستی ہے تو پھر طافت ہماری کیا ہو اور کیا چیرہ ہستی ہے
--	---

نخل دل سے نہ شقایق کے خیال احمد مرسل
کہ اس ویرانی بستی میں اک تجھ سے بستی ہے

وزاق احمد میں دم ہے لب پر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
جگر میں سوزش تو دل ہے مضطر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
نہ ہے کسی کو خیال اپنا نہ کوئی پرسان حال اپنا
بتاؤ ہم جاوین کس کے در پر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
نہ سوچتا کچھ ہے شام الفت نہ چلتے پھر نے کی حکو طافت
مدینہ بلوالو جلد سرور نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
جگر کے دلکے ہیں زخم آلے لبو پر ہے آہ ولین چھالے
شکستہ تنگ ستم سے ہے سر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
جگر ہو اوس رخی یا دین شق کہ مَن رافی فَقَدْ رَاحِقْ
وہی تصور ہے ہکودن بھر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
نہ کیوں ہو تیتاب جان اور دل یہ ناتوانی یہ دور منزل
گدا کی صورت ہوئے ہیں دور نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
مدینہ والو سنو کہانی نہ کوئی مونس نہ یار حسانی
ہے مختصر بات اتنی لب پر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
لکھا ہے تقدیر میں یہ میری رُحُوْزِ هٰذِہٖ فِرَاقِ بَیْنِیْ
غضب مصیبت ستم ہے جان پر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

زمانہ دشمن فلک شکر نہ اپنے میں خویش اور برادر
تمہارے کہلا کے بندہ پرور نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

ہے آفتاب فراق سر پر نہ کیوں ہو گرمی سے حال ابتر

یہاں ہے ہر روز روز محشر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

کردن گناہ شایق یہ عرض جا کر فراق کا دروغ سن کر

تمہارے قدموں سے اسے پیمر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

یا نبی آپ کے جلوہ میں تماشا کیا ہے
دیکھنے والوں نے اون کو اچھی کیا کیا ہے
ورنہ اب اس کے سوا اور سہارا کیا ہے
مرحبا صل علی آپ کا کہنا کیا ہے
ہم غلاموں کے سوا اس کی تمنا کیا ہے
حبلہ بلوائے اب ویر میری مولا کیا ہے
اور میرے دل بیتاب میں رکھا کیا ہے
آپ فرمائے کہہ عرض تری کیا کیا ہے
عشق میراث نہیں اس میں اجارا کیا ہے
دونوں آنکھوں کے سوا چاہتا تھا کیا ہے

ہر کوئی آپ کا عاشق یہ معما کیا ہے
کیا کہوں میں میرے سرکار کا جلوہ کیا ہے
خواب ہی میں نظر آجائے تو تسکین ہو جائے
شب معراج بنے آپ خدا کے مہمان
پاس قدموں کے بلا لو ہمیں جلدی آقا
ہو گئی ہند میں رہنے سے طبیعت بیزار
ہاں فقط ایک محبت ہے رسول اللہ کی
میں مدینہ سے جو جالی سے لپٹ کر دوون
جس کو چاہا اسے بس تو نے بنایا اپنا
آپ کا جلوہ مرا نور نظر رنج بے

سایہ گستر ہے گرم ہر گھڑی سر پر اون کے

گرمی حشر سے نشانی مجھے پروا کیا ہے

چلو دوڑو گنہگار و سخی سرکار کیسی ہے

کہوں کیا میری حالت احمد مختار کیسی ہے

جو جھوٹے عرش پہ جا جا کر وہ تلوار کیسی ہے

مدینہ میں نبی کی رحمت و ربار کیسی ہے

جدائی میں تری لب پر میں نالے ولین میں چھا

فرشتے مرجا کہتے ہیں حورین آفرین باوا

اجی پیارے بنی یہ لٹیٹی دستار کیسی ہے
تجھے مین کیا سناؤن رحمت غفار کیسی ہے
وہان کے دشت مین بھی رونق گلزار کیسی ہے

شب معراج جو رہیں کہہ رہی تھیں جنت ہو ہو کر
اے زاهد گنتہ کرے تو اس کا لطف آئیگا
مبارک، اے رضوان تجھے محکمہ بند نہیں

فرشتے وڑ کے مرقد مین کہنیکے مجھ سوا عشاق
ٹھہرایا محمد کی صدا ہر بار کیسی ہے

دیکھ کر تیری گلی باغ ارم بھول گئے
محو اس طرح ہوئے اپنے کو ہم بھول گئے
سنتے ہی تیرا کرم حجب کا غم بھول گئے
سب سلاطین زمن جاہ و ختم بھول گئے
دیکھ کر ساغردن ساغر جم بھول گئے
خم ابرو کی قسم طاق حرم بھول گئے
مجھ گنہگار کو کیا شاہ ام بھول گئے
راہرو ملک عدم راہ عدم بھول گئے
دیکھ کر ملک عرب شہر عجم بھول گئے
حسن یوسف کو ترے سر کی قسم بھول گئے
اس کا رونا ہے کہ سرکار کو ہم بھول گئے

سوئے طیبہ چو چلے راہ حرم بھول گئے
دیکھ کر میم کے پردے مین احد کی دستور
یار رسول عربی جان فدا ہے تجھ پر
دیکھ کر شان ترے وکی گدا کی حضرت
اس مین جو کچھ ہے تماشا وہ کہاں تھا او مین
کیون نہ ہو میری جبین کعبہ جن و انسان
زائرو جا کے مدینہ مین یہ تم عرض کرو
رہبری کیجئے اے وولون جہان کے رہبر
تیرے الطاف نے اسطرح لبہایا دل کو
مصر و ولون نے سنا جب ترا حسن انالی
آپ فرماتے ہیں ہر حیلے مین یا وہ ہے مگر

حسن احمد نے کیا محو کچھ اب شایق
نعت جب لکھنے لگے طرز رقم بھول گئے

نہیں پاس مرا کی مدنی میرا چین گیا میری نیند گئی
ون رین کئے کیون کر سجنی میرا چین گیا میری نیند گئی
نہ وہ آئے اوہ نہ گئی مین اوہ رہی بھی نہ ہو وہ بھی نہ ہوا

مراجاؤں پہی ہے جی مین ٹہنی مراجین گیا مری نیند گئی
 مجھے دیکھتے ہی جی چھوٹ گیا لڑتے ہی نظر دل توٹ گیا
 چبنے لگی اک برچھی کی انی مراجین گیا مری نیند گئی
 مسکین ہوں رزم سے پاس نہیں آنی کی دہان کچا نہیں
 لے لیجے کہہ شرب کے وہنی مراجین گیا مری نیند گئی
 دیکھوں جوا وہ نہیں قدموں پر گرون واسن کو کچر کو عرض کرنا
 حضرت مری کیون بگڑی نہ بنی مراجین گیا مری نیند گئی
 بلبل رہی چمن سے تیرے عاشق رہے ووروطن سے تیری
 آفت ہے یہ کیا اللہ غنی مراجین گیا مری نیند گئی
 اتنا تو اثر دے نالوں مین ہر حشر مدینہ والوں مین۔

گو نشانیں ہے یارب وکنی مراجین گیا مری نیند گئی

ترے ہاتھ ہے شرم اوکلی وٹلے
 آہی تو کروے بنی کے حوالے
 اوہر دیکھہ او عرش پہ جانیو اے
 عرب مین عرب وار کہلانے والے
 مدینے بُلا لے مدینے بُلا لے
 نئے پیٹ سے اسنے پاؤں نکالے
 مجھے بھی تو دیوانہ اپنا بنا لے
 رسول خدا کے طرف جانیو اے
 محمد کوئی دل کو کبت تک سنبھا لے
 جہان کا گورے ہوں گورے ہوں کا لے

پڑے مین سیہ کا سب تیرے پالے
 قیامت مین دے مجھ کو دوزخ نہ جنت
 یہ راج مین جو رہن کہتی تھیں بڑھکر
 وٹھا دے تو اپنے ہی مین رب کا جلوہ
 یہی کہتے تھے نکھجائے گا دم
 بچا چال سے نفس کے یا محمد
 نگاہ مینین اعجاز انکھوں مین جادو
 خدا کے لئے ساتھ لیلے مجھے بھی
 کرو کچر تو صورت دکھائی کی صورت
 وہاں روسیہ مین نہ جاؤں حضرت

کبھی تو کرم اوسکا ہو جائے اوسپر
مدینے سے شایق کوڑ پائیوالے

قلب کی بے کلی نہیں جاتی
دل کی آفت کبھی نہیں جاتی
تم اشاریے مجھ کو بوسہ دو
شب ہے غلوت ہے پھر یہ پردہ کیوں
عشق کیسو میں بیٹھ جائے گا دل
ہے مدام اون کو شوق خود بینی
میکشو جا چکے شباب کے دن
چاک کرنا نہ جامہ ہستی
عشق میں جن کے ہم ہوئے گنہگار
غم نے کی گرچہ لاکھ غمخواری
میری میت سے منہ چپاتے ہو
وعدہ وصل چاہتے ہی کہا
بارہا توڑ دی جوانی میں
واعظیاد مصحف رخ میں
خود ہی دل دے کے پھر شکوہ کیوں
گو کہ طاعت چہا کے کرتا ہے
مغلسی میں بھی دل غنی ہی رہا
ماہ رو چار دن کے حُسن پہ ناز
آہ سے میرے کانپتا تھا جہان

یہ اذیت مری نہیں جاتی
کیا کروں جان بھی نہیں جاتی
کچھ لبوں سے مسی نہیں جاتی
کیا حیا آج بھی نہیں جاتی
شب میں منزل چلی نہیں جاتی
ہاتھ سے آرسی نہیں جاتی
اب کیا میکشی نہیں جاتی
یہ قبا وہ ہے سی نہیں جاتی
کمر اون کی کسی نہیں جاتی
بے کسی ہجر کی نہیں جاتی
اب دل سے بدی نہیں جاتی
یہ زبان وہ ہے دی نہیں جاتی
تویر سے تو یہ کی نہیں جاتی
کوئی آیت پڑھی نہیں جاتی
یہ مصیبت سہی نہیں جاتی
وہ ریاضت کی نہیں جاتی
کبھی خوئے سخی نہیں جاتی
کیا تری چاندنی نہیں جاتی
سانس بھی اب تو لی نہیں جاتی

<p>وہی پاؤ گے ہے جو قسمت میں ملا کہہ شوخی نے پاؤں پہیلے وقت وعدہ نہ چھوڑ کر عدو دل لگانے سے ہاتھ کیوں دھو جا چکی شرم بھی تو خلوت سے قتل کے بعد زخم خندان بین کیوں نہ ہو ہر نیاز مسد کوناز</p>	<p>اوس کی بیشی کمی نہیں جاتی شرم کہتی ہے جی نہیں جاتی بات میں بات کی نہیں جاتی میری دریا دلی نہیں جاتی ضد یہ کیوں آپکی نہیں جاتی عاشقوں کی سہسی نہیں جاتی بے نیازی تری نہیں جاتی</p>
<p>چھوڑ پیری میں دلگی شایق اب بھی عادت تری نہیں جاتی</p>	
<p>لقب تیرا محی الدین ہے تو قطب عالم ہے رسول اللہ پر بیشک نبوت ہو گئی آخر مجھے مصروف رکھنا اے خدا میں محمد میں کرامت شاہ جیلانی لکھن ہم کا غزون میں کیا تنہا راجو کہ ہے دشمن خدا کا بھی وہ دشمن ہو نہ ہو خوف شیطان اور نہ ہم کو نفس مارا</p>	<p>خداے پاک کا محبوب ہے اور غوث اعظم ہے ولایت میں کوئی تجسا کہاں اے شاہ اکرم ہے مرے تن میں ہے جلتک جان دم میں دم ہے ہے و فرگر زمین و آسمان تو بھی بہت کم ہے ہے منظور نظر حق کا تمہارا جو کہ ہمد ہے ہمارے ولیہ کندہ جب سے نام غوث اعظم ہے</p>
<p>کہو گھا صاف گروچپن نکیرین اکے اے شایق میرا مولامیر احادی محی الدین اکرم ہے</p>	
<p>بزم و نیامین عجب کچھ اپنی مہسانی ہوئی واہ واہ رے خوبی تقدیر کیا کہنا تیرا ننگ و ڈھم و ہرنے اچھا کیا ہم سے سلوک خانہ بریادی نے ہمو کر دیا خانہ بدوشش</p>	<p>ایک قسمت تھی تو وہ بھی دشمن جانی ہوئی جس قدر بے فکر تھے اتنی پریشانی ہوئی ویکہر آئینہ بدنامی کا حیدرانی ہوئی جو کہ تھی تحریر پیشانی کی پریش آتی ہوئی</p>

کیون زمین پی لون خوشی سے بچ میں آنسو دکھوٹ
کاتب قدرت کے ہاتھوں کے غذا ہو جائے
اپنے افعالوں کا سب فاعل حقیقی ہے وہی
اے فلک رکھا جو ہموگر و شون میں عمر بھر
تفرقہ پروازیوں سے مٹ گئی نشو و نما
دوست ہم نے جسکو سمجھا وہ عدو نکلے تمام
ہم نے جو تدبیر کی تقدیر سے الٹی ہوئی
بعد شام وصل کے صبح قیامت ہے ضرور
باعث جمعیت خاطر نے بدلا اپنا رنگ
اس مصیبت نے کیا ہمو خدا رس و فتنا
اے لباس زہد و تقویٰ آخری تسلیم لے

یہ وہ می ہے آنکھ کے پردوں میں ہے چھائی ہوئی
اپنی قسمت دیکھ کر قسمت بھی دیوانی ہوئی
کم سمجھ کہتے ہیں یہ تو ہم سے نادانی ہوئی
کب سے تو نے بات ایسی لین تھی ٹھانی ہوئی
مل گئی مٹی میں بانی آبرو پایا ہوئی
رشتہ داروں سے زالی رشتہ جمبا نی ہوئی
مشکل آسان کب ہوئی مشکل آسان ہوئی
شادمانی جتنی تھی اتنی پشیمانی ہوئی
برہمی دل سے حاصل کو چہ گردانی ہوئی
ورنہ حاصل سب کو مدت میں خدا وانی ہوئی
ان گناہوں سے ہمارے خوب عریا نی ہوئی

دیکھیں نشانی بخت کا کسوقت ہو کا یہ پلٹ
بارگاہ حق میں ہے عرضی یہ گذرانی ہوئی

تری فرقت نے اے احمد مہین لیں بارو لا ہے
مہین مجنون بنا کر عشق نے بیان کر دیا عریان
لبو نیارہ ہو دلین تپش ہے سانس میں سوزش
مشرف شربت ویدار سے فرمائے حضرت
خیال زلف میں دیوانہ بنکے تیرے عاشق نے
مرے پیارے مرے دلبر مرے مرشد مرے رہبر
پر کی چال ہوا سنا کی صورت حور کی آنکھ مہین
تری جیسی بہوین بہن نیش زن گیسو ترے پر خم

جو شب کو بیقراری ہے تو دن کو لپیٹا لا ہے
وہاں وہ بے وقا ہے نیند ہونے پر و شالا ہے
تہہ ہارے ہجر میں حضرت پڑا ان سب سی پالا ہے
کوئی دم میں یہ خادم آچکا بھی آئیو لا ہے
پہن پیریاں اور طوق بھی گردن میں ڈالا ہے
جہان میں سب تہہ ہار ہی اوجالا ہوا جالا ہے
تہہ ہاری نوجوانی نے عجب جو بن سکا لا ہے
وہ عقرب کا ہی جوڑا اور یہ اثر رہی کا لا ہے

ہوا جاتا تھا غرق بحر عصیان شتایق مضطر
ہذا غوث الورا کے کس مصیبت میں مبتلا ہے

بندہ خاص خدا کا عرس ہے نور چشم و راحت حسان نبی جو عقیدت ان سے رکھتا ہو بدل نام سے جن کے بلا کو سون ہٹے دل مرا ان پر خدا ہو جائے بس مشکلیں حل ہوتی ہیں جس نام سے	اک ولی یا صفا کا عرس ہے آل پاک مصطفیٰ کا عرس ہے آج ان کے پیشوا کا عرس ہے آج ایسے رہنا کا عرس ہے نور پاک مصطفیٰ کا عرس ہے آج اوس شکل کشا کا عرس ہے
--	--

وصف شتایق انکا کس منہ سوز کرین
پیر سید مصطفیٰ کا عرس ہے

اسے درد فراق ایسی بیدا و گری کیوں ہے بانگے تری آنکھوں نے ایسا کیا دیوانہ مرنے پر مرے تم تو پھولوں نہ سماتے تھے دل جس نے چرا یا ہے تو اسکی سزاوار کہتے ہیں مرے ارمان مرقد پر یہ گھبرا کر رہنے دے کھلے بندون زخموں کو مروٹکے وہد نکاہوں میں قاتل لیکن یہ مہما کیا پہلے ہی اشارے میں دل چہین لیا تو نے کیا پوچھتا ہے مجھ سے کیوں ہوش اڑے تیرے	سوزش ہے کلیجہ میں آنکھوں میں تری کیوں ہے انجا ہوں میں مجھ سے یہ بیخبری کیوں ہے پھولوں میں ترے اگر پہرہ نو خد گری کیوں ہے چوری تو ہوئی ثابت پھر چور ہی کیوں ہے پہتر کی کڑی یا رب سینہ پہ دہری کیوں ہے الفت کی نگاہوں پھر بقیہ گری کیوں ہے ہراک کی اداؤں میں پھر جلوہ گری کیوں ہے پھر باگنی نگاہوں سے جادو نظری کیوں ہے پہلے یہ بتا مجھ کو تو رشک پر ہی کیوں ہے
--	---

آتا ہے تصور میں کیا کوئی کہلے پاؤں
ورنہ تجھے پھر شتایق آشفٹہ مری کیوں ہے

مجرم ہوں خطا وار ہوں نام ہوں خطا سے
الغتمین محمد کے قناعین بقا ہے
تھا عرش پہ غل عاشق و معشوق کا ہر وصل
دل فرقت حضرت میں جو ہو جانا ہر ماویس
اے تیر نگاہ نبوی سینہ میں و رآ
جو مانگئے وہ دیتا ہے اللہ و لیس کن
اے رحمت عالم مجھے رحمت سے بچانا
تم اپنے فقیر و ن کو کبھی دید کی و وہ بیک
کیون خوش نہیں کرتے مجھے دکھا کے مدینہ
بیمار ہوں اور وصل سپہیر بین شفا ہے
سیراب کرو و خوب ہی میں جلوہ دکھا کر
و نیامین جو تھے عاشق صحراے مدینہ
گر ہوئے اوٹھتے ہوئے طیبہ کو پہنچ جلیں

لیکن مجھے امید ہے حضرت کی عطا سے
ترساتے ہواے خضر کے آب بقا سے
محبوب خدا جب گئے ملنے کو خدا سے
ارمان وصال آتے ہیں دنیویں و لا سے
میرا دل فرقت زدہ سبعل ہو بلا سے
اخلاص جو ہو کام نکلتا ہے دعا سے
گھبراہ بین قیامت میں جو ہم قہر خدا سے
ویدے نہیں ان کے یہ فقیر و نکہ بین کا سے
واقف نہیں کیا آپ مری آہ و بکا سے
صحت مجھے ہو جائیگی طیبہ کی ہوا سے
مدت سے ہیں ہم شربت دیدار کے پیا سے
خوش ہونگے قیامت میں نہ جنت کی فضلا سے
اتنی نہیں امید مری آہ رسا سے

نشایت پس مرگ وصال شد ابرار

مر نیکی تمنا ہونہ کیون خوش ہوں نقلا سے

ہے انسان کی صورت گمان کیسے کیسے
ستاتے ہیں ورنہ نہان کیسے کیسے
نبی کے ہیں یہ راز و ان کیسے کیسے
گئے طفل و پیر و جو ان کیسے کیسے
یہ اک پھول ہے بوستان کیسے کیسے
یہ پوے پڑے درمیان کیسے کیسے

نبی میں ہے جلوے عیان کیسے کیسے
جدا جب سے ہوں آپ سے یا محمد
ابو بکر فاروق عثمان و حیدر
سجروسہ نہ کر تو کہ اک دن فنا ہے
ہر اک جا جمال نبی کا ہے جلوہ
حواس اپنے ہیں وصل جانان کے مانع

<p>فلک پر ہیں احمد زمین پر محمد عرب کی اداؤں میں رب کا ہے جلوہ خیالات حضرت ہیں ارمان حضرت ملے ہیں بلین گے یہی تم کو رتبے ادھر خوف شیطان ادھر فکر ایمان زمین اپنا سینہ ذرا تو دکھا دے</p>	<p>ہیں اوس بے نشان کے نشان کیسے کیسے عیان میں ہیں راز مہمان کیسے کیسے مرے دل میں ہیں جہان کیسے کیسے یہاں کیسے کیسے وصال کیسے کیسے دم نزع ہیں امتحان کیسے کیسے جواہر ہیں تجھ میں نہبان کیسے کیسے</p>
<p>طبیعت تری سب سے نا ور ہے شایقی ہوئے یوں توحب و میان کیسے کیسے</p>	
<p>صدقے فرقت کے جویا پر رولاتے ہیں مجھے آپ بھی لائے تشریف مرے غوث ذرا ووستو نزع میں شربت نہ پلاؤ سن لو غوث اعظم کے تصور میں ہیں پیار و انداز محو ہوتا ہوں جویا و شہ جیلان میں کبھی نفس ابلیس کے پھندے سے بچانا یا پیر تو توجید نہیں آقا تو ہے تیرا جسد</p>	<p>رنج خندان کے خیال آگے منہ ساری ہیں مجھے آگے مرقدین نکیرین ڈراستے ہیں مجھے پیراب شربت ویدار پلاستے ہیں مجھے لامکان کے بھی تماشے نظر آتے ہیں مجھے لوگ سب شہر میں دیوانہ بناتے ہیں مجھے ہر نئے طور سے یہ پیچ میں لاتے ہیں مجھے لوگ کہہ کہہ کے یہ امید دلاتے ہیں مجھے</p>
<p>نعت احمد کا تصدق ہے یہ سب شایقی لوگ عظمت سے جو نزدیک بیٹھتے ہیں مجھے</p>	
<p>بابی تاثیر اتنی الفت کامل میں ہے سورہ واللیل پڑھتا ہوں وہ زلفین و لہجہ نورا احمد جلوہ خضر سے ہے جلوہ فگن کت کتراً مخفیاً کہتا ہے پتلا خاک کا</p>	<p>آنکھ میں صورت تمہاری ہجرت لین ہے خاتمہ میری تلاوت کا اسی منزل میں ہے شمع ہے قانوس میں اور روشنی جھلکین ہے یا خدا کیا بھیدا اس تصویر آب و گل میں ہے</p>

<p>اے خیال خنجر بروئے احمد بے خسبر خوف کا دربار ہے آہوئی ہوا تو نکا باغ شان احمد دلیں ہے جلوہ فرات آٹھون پہر موت بھی آتی نہیں حضرت بھی بلواتے نہیں میری آنکھوں میں ہے نقشہ اوس رخ پر نور کا مرحبا اہلا و سہلا اے خیال مصطفیٰ پھینک ہی دیگا مجھے طیبہ میں یہ بے شبہ و شک</p>	<p>دم ذرا سا اور بھی باقی ترسے سہل میں ہے ہجر حضرت سے نئی دنیا ہمارے دلیں ہے فکر کیا مجنون مری لیلیٰ اسی محل میں ہے ہجر میں یارب ہماری جان کس شکل میں ہے اے نجم و کیمہ لے اک چاند و مندر میں ہے ہجر میں تیری ہی بس امید میرے دلیں ہے زور کچھ بھی یا نبی گرا اضطراب دلیں ہے</p>
<p>شایق خستہ جگر عشق پیمبر کے طفیل ذکر تیرا ہر گلی میں ہے ہر اک محفل میں ہے</p>	
<p>کیا کہوں کونسی صورت پہ محبت آئی کملی والے ترسے قدموں سے رکھا و وابتک جا کے روئینگے جو سب تلکے ترسے روضہ پر گر مئی حشر سے مضطر جو گنہگار ہوئے چنچ اوٹھا کہ یہی چاہنے والا ہے مرا ہو گیا جب سے جوان مٹی پر صدقے نام سن کر تزا دل دے ہی چکے تھے پہلے واع عشق نبوی سے ہوا دل مالا مال آئے جب حشر میں روتے ہوئے ساری عاصی</p>	<p>حبیب اللہ ہے فدا و سپہ طبعیت آئی اک بلا بن کے مرے شربِ فرقت آئی وہوم طیبہ میں یہ ہوگی کہ قیامت آئی سایہ کرنے کے لئے وڑ کے رحمت آئی قبر میں جبکہ نظر یار کی صورت آئی نہ تو پر یون پہ نہ ہو حوروں طبعیت آئی صد مہ ہجر سے اب بھلنے کی نوبت آئی گھر میں دولت یہ محبت کی بدولت آئی و امن لطف سے منہ پوچھتے رحمت آئی</p>
<p>دعویٰ عشق نبی او سپہ طلب حوروں کی سونچ شایق تو اے کیوں تری شامت آئی</p>	
<p>آنکھ میں ہے نوز خسار پیمبر چاندنی</p>	<p>کیا دکھاتی ہے چمک اپنی چمک کر چاندنی</p>

بنگلی روز جزا کی دھوپ سر پر چاندنی
 دیکھہ لونگا جب مدینہ کی زمین پر چاندنی
 صدقے ہوتی ہے مگر گنبد کا اوپر چاندنی
 ہے نظر میں یکجا سا ایک بستر چاندنی
 گھر کے اندر چاندنی ہے گھر کا باہر چاندنی
 دل میں آتی ہے مرے آنکھوں میں چاندنی
 موتیا جو ہے سمن چمپا صنوبر چاندنی

سایہ لہریں کی جب چلی ٹھنڈی ہوا
 کہہ اور گنگا میں نور علی نور کا رنر
 تاب کیا ہے چاند کی چمکے جو طیبہ میں حضور
 کیا ہے پیش جلوہ نور پیسہ چاندنی
 نور الفت میں ہے پیش نظر روئے نبی
 ہے تصور میں مرے ماہ جمال مصطفیٰ
 بوئے الفت تیری رکھتا ہے ہر اک گل باغ میں

دلین شایق کے کبھی تو اکمل طیبہ چاند
 دیکھہ لین سب لوگ ویرانی میں دم بھر چاندنی

دل لگا دینے وہائی آپ کی
 آخری ہے رونمائی آپ کی
 ظلم ڈھاتی ہے خدا کی آپ کی
 یا نبی وہ دلربائی آپ کی
 ہے خدائی سب خدائی آپ کی
 نور تھی جلوہ نمائی آپ کی
 ہے مزے کی اشتنائی آپ کی
 شکل وحدت نے بتائی آپ کی
 اللہ اللہ رسے رسائی آپ کی
 لٹ گئی ساری کمائی آپ کی
 ہجر میں جب یاد آئی آپ کی

یا نبی جب یاد آئی آپ کی
 جان ویدون کیون نہ صوت دیکھ کر
 جلد بلو الو مدینہ میں حضور
 وہ شب معراج وہ خلوت کی رات
 شان لولاک لما ہے ذات پاک
 ازہمہ اوہام و تصویرات دور
 و رہزاران آئینہ یک صورتست
 ظاہر و باطن و نہبان آشکار
 لامکان سے بھی پرے پھر بچے حضور
 کر بلا میں یا محمد مصطفیٰ
 چہنچہ مارا اگر پڑا دل تھام کر

آنکھہ شایق کی ہو روئے پاک پر

جان بچائے فدائی آپ کی

دریہ سے ہوا ٹھنڈی چلی ہے
 تڑپ ہے بیکسی ہے بیکلی ہے
 یہ ڈالی آگ میں پھولی پھلی ہے
 مرا دل باغ طیبہ کی گلی ہے
 ازل سے آنکھ تلوں سے ملی ہے
 گناہوں کی بلا سر سے ٹلی ہے
 خبر کچھ آپ نے اب تک نہ لی ہے
 بہت کچھ ہلکول سے بیکلی ہے
 وہی کامل وہی پکا ولی ہے
 گلی طیبہ کی حنت کی گلی ہے

ہماری آہ بھی کیا دل جلی ہے
 جدائی میں تمہاری یا محمد
 مرجان سوزِ فرقت سے ہے تازہ
 نہاں ہے اس میں بوئے زلف احمد
 نہ کیوں پتلی میں ہو نقش کف پا
 شفاعت نے بچا یا روزِ محشر
 یہاں ہم مگے فرقت میں حضرت
 بلا تے ہیں بنی طیبہ میں شاید
 کمال الفت احمد ہو جس کو
 الہی دفن میدا ہوں میں پر

پس مردن ہماری روح شایق

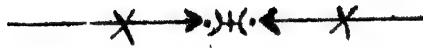
بنی کو دھونڈتے ہی طیبہ چلی ہے

محمد کی قدمبوسی کو جاتے اپنی آنکھوں سے
 کوئی آتا اگر سر سے ہم آتے اپنی آنکھوں سے
 جو آئین ہم وہاں آسو بہاتے اپنی آنکھوں سے
 تری نقش کف پا کو لگاتے اپنی آنکھوں سے
 محبت کا نیا جاو و جگاتے اپنی آنکھوں سے
 شب معراج حضرت کو جگاتے اپنی آنکھوں سے
 گئے حورون کو دیوانہ بناتے اپنی آنکھوں سے
 تو ہم بھی حشر تک دریا بہاتے اپنی آنکھوں سے

مڑہ شوق رہ طیبہ کا پاتے اپنی آنکھوں سے
 ترے دربار کا یوں لطف اٹھاتے اپنی آنکھوں سے
 وزاتم مسکرا کر دیکھنا حشر میں حضرت
 بہانہ ضعف کالے کر جو گرتے خاک طیبہ پر
 نہ آتی یا چشم مصطفیٰ میں نیت دگر ہو
 عوض جبریل کے فاصد خدا کے ہم اگر ہوتے
 مرے بلنگے بنی معراج میں عرش الہی تک
 اگر معلوم ہوتا وامن تر ہا نہ آسے گا

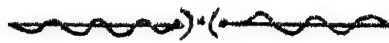
<p>نظارہ بہکو گر ہوتا لب لعل محمد کا نگاہوں سے بلائیں لیکے راضی انکو کر لیتے مدینہ میں پہنچ کر ہم جو مر جاتے تو بہتر تھا میں مرتے مرتے جی اوٹھتا مسیحا آپ کہلاتے جو ہم دیوانہ بن کے پھرتے جنگل میں مدینہ وم پرشش خدا کے سامنے بھی ہم نہ چپ رہتے</p>	<p>عوض اشکوں کے خون دل بہاؤ اپنی آنکھوں سے جو آتے خواب میں حضرت مناتے اپنی آنکھوں سے کبھی تو دیکھتے آپ آتے جاتے اپنی آنکھوں سے مدینہ سے جو آکر دیکھہ جاتے اپنی آنکھوں سے سمجھ کر پھول کا سونٹو نکو اٹھا اپنی آنکھوں سے وہاں بھی آپ کو حضرت بلا تے اپنی آنکھوں سے</p>
--	---

مزا ہوتا رسول اللہ جو شایق بے جبر ہوتا
کبھی تم اوس کو متوالا بناتے اپنی آنکھوں سے



بسم الله الرحمن الرحيم

دیوان فارسی



رویف الف

	<p>امی یقینی هاشمی کلمی مدنی را حاصل کنم از ابرو و قوتیغ زنی را برگوهر و دندان تو و عذنی را بر لعل لبنت پاره لعل بینی را شرمنده گشت قد تو سرو چینی را</p>		<p>خواهیم زول آن شبه شیرب وطنی را آموختیم از چشم تو نادرک فلکی را برروسه تو زبان کنم شیر تابان سازیم فدایت سه نو بر جسم ابرو تا دم شده از سرخی عارض گلخندان</p>	
--	---	--	---	--

<p>ممتاز خدا کرد او پس قری را داریم چرا دوست ز توبه شکنی را</p>	<p>در زمره عشاق و در عشق محمد من توبه شکستیم و شدم قابل رحمت</p>
<p>از آفت اعدائے وطن رشک قارب شایق دل من خواست غریب الوطنی را</p>	
<p>واللیل صہت آہیں گیسوئے یار ما لیکن بیابائے خدا بر مزار ما از دست رفت مایہ صبر و قرار ما بشنو بخور زندگی مستعار ما آید نظر بخواب چو روئے نگار ما باشد بعاشقان محمد شمار ما اے تیغ تیز ہجر بکن روزگار ما در موسم خزان شدہ فصل بہار ما</p>	<p>و الشمس گشت سورۃ روئے نگار ما در زیت ماند بیتوستی گوشتار ما در ایک تجلی رخ نیکوی احمدی ہر دم صدائے ذالیقۃ الموت میدہ وامان شام ہجر گم چاک از طرب یارب ہمین دعاست کہ در درختین در قبر گروصال محمد شود نصیب دیدم گل جبال محمد دم پین</p>
<p>شایق خوشا نصیب پیغمبر یک بیک وامان مصطفیٰ جو بگیرد غبار ما</p>	
<p>ردیف تائے</p>	
<p>ہیچ تاثیر درین غنچہ زخم بہت کہ نیست طاق ابروئے تو محراب حرم بہت کہ نیست یاد اے شوخ ترا لا و نعم بہت کہ نیست دل من رشک وہ ساغر جہم بہت کہ نیست</p>	<p>و ردلم نگہت گیسوئے صنم بہت کہ نیست ناگہم کعبہ صفت سجدہ بسویش اے بت از چہ بر تندر کہ وصل مگوئی حرفے ہر نفس سیر و دو عالم بظہر می آید</p>

<p>کرد و نیمه بیک ضرب دل بر جاسد دارم از داغ محبت بدل خو و سنگی در دلم یزده شمشیر بر پستان ترک بنگر اے یار که از عدمه هجرت بدلم</p>	<p>تیغ کلک من جان باز و دم هست که نیست اے چه پر سی که به جیب تو درم هست که نیست در تن زخمی من طاقت رم هست که نیست تجمع و روغم و رنج و الم هست که نیست</p>
<p>شایق از شیخ پرسم که خداوند جهان صاحب لطف و عطا جو و درم هست که نیست</p>	
<p>رویف وال</p>	
<p>خدا شد چون شاخوان محمد چه غم از گرمی خود شید محشر تجاست جن و انسان شد ز آتش بزدنشان هفت تخته و لایمت کس رسوا در روز محشر مبدل از صیاح و صسل گروان ملا یک جن و انسان حور و غلمان خداوند شب و خواب بنمان</p>	<p>و دعا نگشت قربان محمد که با ششم زیر دامن محمد چه احسانت احسان محمد غلامی از غلامان محمد منم یارب شناخوان محمد الهی شام هجران محمد بدل مستند خوابان محمد جمال روئے تابان محمد</p>
<p>از بین اشعار لغت امروز شایق عیان شد عشق پنهان محمد</p>	
<p>رویف لام</p>	

<p>مروا نستمه وروام بلا دل مکن خور بافت مبتلا دل ترا کافیت شمشیر ادا دل قیامت بر قیامت شد پیا دل بواز درو تالان تاکجا دل بگو با من دے این ماجرا دل بیشیق یارتا شد آشنا دل به تقوی آنکه بودم رهنما دل زوی بر سنگ غم ای بیخدا دل بان ماند که شد بر کس خدا دل</p>	<p>مینگن چشم بر زلف ووتا دل شومفتون چشم فتنه زادل نباید دشته بهر گشتن تو بجتر چون خرامان گشت آن شوخ پیا ای جان من در مان من ساز قتیل خنجر عشق که گشتی مرا بیگانه و اندلس رفیقان سیت از لب لعل تو گردید ولم بروی و ولداری نکر وی دو روزے شد که از من میگریزد</p>
---	--

بگوئے او کے شایق نہ پرسد
ز شب تا صبح می نالد چہ بر دل

روایف میم

من مسکین گدے کو چہ یارم دارم
دم نزع نظر آمد گل رخسار رسول
کے بود برور گاہ تو سجده بکنم
کے بود کو چہ تو مسکن و ما و اسارم
اے نگاہ نبوی تیر بن سوئے ہر
و روکن مضطر ہم مجھ کو ایس قری

اللہ الحمد کہ جا بہر ہزارے دارم
در خزان گشتہ چمن طرف بہاری دارم
بجین سائی خود شوق غبار کو دارم
بدلم آرزوی قرب و جوار مسکن دارم
دل بیتاب بسینہ چرخسارے دارم
نہ تسلی نہ سکونے نہ قرارے دارم

و صیف حشر چه ترسیم نه پیش شایق
شکر حق دست بدامان نگارے وارم

<p>این فرد نگر ز ابد از هر و کرا خواهم بیمار محبت ام مرگے شده در مانم دل داخل عشاق سلطان مدینه شد ورمانده ام از بخت طیبہ بہ نما مارا خورشید مدینه شد چون پر تو آنحضرت چون سبزہ رخاں طاهر باطنی لے پر خون</p>	<p>تو ذات خدا خواهی من شان خدا خواهم ہرگز نہ دو خواہم ہرگز نہ دعا خواہم محبوب خدا مانم محبوب خدا خواہم احسان بمن عاجز اے با و صبا خواہم من ذرہ ناپسندم از عکس ضیا خواہم این رنگ منافق را ہرگز نہ حنا خواہم</p>
--	--

در حشر ہر اک گیر و از مغفرتے حصہ
شایق ز خدا گویم من از تو تر خواہم

رولیف واؤ

<p>گشت جان من فدائے روئے تو در چین رنگ بہار روئے تو در فراق تو رود چون جان ز تن کشتی امت ز طوفان پار کن ما غریبان را مگرد ان از دورت رحمت اللعالمینی یا رسول</p>	<p>بسم از خجمر بروئے تو ورگل گلزار عالم بوئے تو و فن خاک من شود و در کوئے تو تا بہ بنیم قوت بازوئے تو کن عطا خیرات حسن روئے تو رحم فرما بر گدائے کوئے تو</p>
--	--

ہر کسے شایق بود پیش خدا
روئے من باشد بچتر سوئے تو

رویف ہائے ہوز

تا دم صورت آئینہ مصفا گشتہ آخر کار فتاد م سر کوئے تو بنی باز ماندہ طیبیان ز علاج اکنون خواہش حور جنان و وکن از دل شینجا جلوہ غارض پر نور تو اے رشک کلیم راست بازان زمنا و شوخ کچی ہا سازند جزو حق نہ امان یافت اگرچہ دل من چشم من تا بس زلف سیاہت افتاد بود ہر چند رہ عشق تو مشکل لیکن بسکہ لعل لب یار و دم داشت گاہ	از ورون چہرہ و لدا رہوید اگشتہ مسجد و بتکدہ و ویر کلیسہ گشتہ رند و ابر سرم اے یار میجا گشتہ قرب حق ترک مکن واکہ عقبہ گشتہ کرد روشن دو جہان را ید فیاض گشتہ تا دم بستہ آن زلف چلیپا گشتہ اندرین دار خرابات بہر جا گشتہ روز روشن نہ نگاہم شب ید گشتہ خضر سان راہ غایبم دل شیدا گشتہ خاک من بعد فنا ساغر صہبہا گشتہ
---	---

ہچو شاخ شجر بید خمیدم شایق
تا دم مائل آن قامت بالا گشتہ

رویف یائے

وصلی اللہ علی روح البتی محبوب یزدانی عطا نامش ز پیش حق روف شد حرم شد چونامت بر فلک احمد محمد بر زمین گشتہ	نہ ورنیا کہش متلش نہ و عشقی کسی ثانی صفات او صاف حق چہ انسان کل حانی تراہ نام شد ز بیا عیز بہر دل و جانی
---	--

مہنوز سے دل چہ نادانی کہ قدر او نمیدانی
 بکن چشمان عبرت و اچرا در فکرم سامانی
 نہ بندم یار و یگرمین چہ بین نقشے بدورانی
 نہ باشد سایہ راسا یکہ شاہا ظل سبحانی
 نہ ہے طالع کہ وارم نقش مہر او پیشانی
 چو میدانی کہ آخر میر و مہرین عالم فانی
 کہ شد برخاتم دل نقش چون نقش سیاحانی

ہمہ عمر عزیز شہرہ و غفلت و عصیان
 بسا آواز مشرف تا باشد الفت و نیا
 خدا خود در ازل نقش رخ امجد شہد گفت
 بود کہ بجائے حیرت جسم توئی سیا گرد
 زہے قسمت کہ من از امت احمد شدم ایدل
 ترا باید نہ این غفلت بدنیارونی ہرگز
 تصور از رخ پر نور احمد کردہ ام چہلن

چو گویم لغت و تشایق کہ ملاحتش قدر باشد
 بزین انگشت بر لب پاک تو طفل و بستانی

بر روی احد حجاب تاکے
 بر جان حزمین عذاب تاکے
 بخشش بنا حساب تاکے
 غافل شہید خواب تاکے
 مانع اند شہاب تلکے
 بر سر یو و آفتاب تاکے
 بے چینی و اضطراب تاکے
 این گردش انقلاب تاکے
 اس رحمت حق عتاب تاکے
 اے شکل نبی حجاب تاکے

در میم کنی حجاب تاکے
 در حجر رسول پاک یارب
 گویم بہ پیش و اور حشر
 آوازہ الرحیل بہ شخ
 در ماندگی ضعیف بہ سگر
 اے گرمی عشق روی احمد
 اے حسرت و دیدار و دروغ
 من در و کن و تو در دینہ
 در قرب قدم خویش جاوہ
 در آ در آنجہ سادہ دل

کن عزم سفر سورہ مدینہ
 مشایق بدکن خراب تاکے

کافر سلسلہ ام گیسو حبانہ مدوے ناوک آمد بسرم غزہ حبانہ مدوے روئے جہانان مدوے شمع شستہ مدوے دست و خشت مدوے چاک گریبان مدوے شوق طیبہ مدوے خضر بیابان مدوے	بکفر آمدہ غارت گریبان مدوے عشق جاگرد بدل خسرو خوبان مدوے کمرہ تاریک جہان ظلمت شام فرقت و شنی زلف نبی شد دل دیوانہ من نغمش پارہ پر خوف خفراہ منسا
سہل کن جان جہان سختی مرگ شایقی جان دم نزع بلب آمدہ ایجان مدوے	سجس جاگردہ بدل شاہ رسولان مدوے بار عصیان بسرم ناغری و منزل دور لذت زخم جگر روز فزون تر باوا
سہل کن جان جہان سختی مرگ شایقی جان دم نزع بلب آمدہ ایجان مدوے	

دیوان فارسی تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹھمریان

برطرز ہرین ہر کو دیکھا رہے بابو ہرین ہر کو دیکھا رہے

نخن اُقرب انی انا کاراگ پر راگ سنایا رہے
رنگ کبھی سر کا بنا کر سر کو اپنے کٹایا رہے
آپ ہی بندہ آپ ہی مولا آپ ہی سب بین مسایا رہے
ہر گھٹ میں فی الفسکم کو راج ہو اپنا بچایا رہے
آپ ہی چلے تو آپ ہی چلا دے آپ ہی گنویا مایا رہے
آخر شکل محمد بنکر مکہ سے نقاب اٹھایا رہے
جانت ہوں سچا نشت ہو نہیں شایق نام کہایا رہے

ہر ہر بچکے ہر کو دیکھا ہر کار روپ نپایا رہے
کہکے انا سروا رہا سروا رہا پنا چڑھایا رہے
آپ ہی خط آپ ہی نقطہ آپ ہی قطرہ آپ ہی دریا
خونین میں روح تن میں بات وہن میں نگین میں
آپ ہی بلبل آپ ہی گل و شمع ہے خود خود ہی پروانہ
آدم ہر گز کہہ کر موسیٰ بنکر عیسیٰ بنکر
آپ چپا کر ہمیں نرالا اپنا بنا رہے

کہون کیا تجھ سے مین باد بہار

بر طرز

بنی کے مین چاند سے کہہ یہ نثار
 خاک ٹپ سے اس جینے پر مور سے
 تریپ تریپ جیوا نوالی کہن کشت ہے رین
 طیبہ نگر مین ہے یار
 آنکھوں مین آؤ مین مین سواؤ نا مین ریت ہے چہ مین
 محمد و لکھو نہیں ہے قرار
 بنی کے مین
 کہہ تک مہم کا گھوٹ گھٹ کہہ پر جلد و ہوا نقاب
 اپنے غلاموں سے احمد پیارے کتنا کرو گوجاب
 دیکھا و و جلدی سے دیدار
 بنی کے مین
 بانگے مین مین تیرے محمد نور خدا کا چراغ
 سرگی انکھیاں لاج رکھیاں والی صفت ملازغ
 کرو نا تیر کو دل کے پار
 بنی کے مین
 مکھ پر نقاب طر ڈالے سر پہ مین نجم کچھول
 انا فتحنا کے ہار گلے مین پہنے خباب رسول
 بنی کے مین
 بنے مین نبیوں کے سردار
 بیوہ بن کر سہ مین شہابی کرتی ہوں فریاد
 وور بسو ہے وارث مور گھر بھی نہیں آباد
 بنی کے مین
 کرو کر پاکی نجر سردار

مورے در و جگر کی خبر نہیں رے

بر طرز

میرے آہوں مین کچھ بھی اثر نہیں رے
 میرے دکھ کی کچھ ان کو گھر نہیں رے
 سہی ایسا تو کوئی بشر نہیں رے

مورے پیارے بنی تک گھر نہیں رے
 نہ تو بلوائے مجھ کو نہ آئے جی
 وہ تو نور خدا مین وہ شان خدا

میرا طبیب مین ابتگ گجر نہیں رے
مجھے خورشید محشر کا ڈر نہیں رے
تیری دہلیز پر مورا سر نہیں رے
یہ وہ ہے شام جسکی سحر نہیں رے
ہائے آئے کبھی وہ ادھر نہیں رے
یا بنی تیرا جلوہ کدھر نہیں رے
نشانی ایسی تو میری نظر نہیں رے

پاؤن ٹوٹے ہیں تقدیر کے ہاتھ سے
تیرے واسن مین چپ جاون گا یا بنی
کیون نہ چھوڑوں مین سراپا ٹکرا کر
شب فرقت دکھا دو رخ انور
صدرتے ہوتی مین لے کر بلا مین وہی
تو نظر آئے ہر جان کیون مجھ کو
اون کی صورت جو دیکھوں مری کیا مجال

برطرز شمس الشرب قمر البطحی تجھے رحمت ہر دوسرا جانا

طبیب کے رنگیلے ہاتھ مین سو ہے چاند سا کہہ دکھلا جانا
مین برہا دیوانی تربت ہوں ذرا آجانا ذرا آجانا
اے باوصیا چو مدینہ روی پہونچا دے وہاں عرضی میری
تورے چرون سے کب تک دور رہوں اب دیکر ملو آجانا
وگھ درد کے مارے تربت ہوں مانت نہیں ل فرقت مین ترے
اے کملی والے سائیں مرے روٹھے کو ذرا سمجھا جانا
سب بھول گیا کچھ یا وہ نہیں آنے کی وہاں کچھ آس نہیں
اب پیو کی ڈگر یا ملتی نہیں موری بیان پکڑ کے بتا جانا
محبوب خدا ہو شان خدا ہے وصف تیرا لولاک لسا
اللہ کی قسم مولا کی قسم جس نے تمہیں جانا جانا
تم اپنے کئے کی لاج رکھو محشر مین مجھے رسوا نہ کرو

گولا کہہ براہوں باطن میں ہراک نے مجھے اچھا جانا
 موری تا دہرائی جھا نجر یا ندیا گھسری طوفان مینا
 تم اپنی دیا سے صلی علیٰ نیا سیری پار لگا جانا
 ہر گھٹ مین ہے نوزارنگ رچو ظاہر مین مدینہ جا کے بسو
 ترے حسن کا صدقہ سائیں میرے وہ روپ مہین بھی دکھا جانا
 بے کس بے بس خادم تیرا عاصی خاطر نا دم تیرا
 حسنین کا صدقہ شایق پر کرپا کی نجر فرما جانا

ایضاً

برطرز

کر بل کے بسیا سا نوریا مو ہے بنیان لڑا کر دل چہینو
 حیا تربت ہے دیکھن کو پیا ترسا و نہن جلوه کینو
 کر بل کی بیت بتیاے گیو سکھ جائے رہو مکھ چھائے گیو
 شیر پیا تورے بیان پروں مولائی رجا پر سر و مینو
 سکھی دیس مدینہ بھی چھوٹا گیو پروں کا جنگل دیس مہینو
 گھر بار علی کا لوٹ لیو سوات پہاے جسم کینو
 اصغر کا چہرہ نہنا سا گلا اور تیر کلجوا پار ہوا
 بن پھول ہوئے مرجھا یو کلی پیا سے ہوئے نیریا سینو
 اکبر کو جو ریچی کاری لگی شیر کا دل بریا سے گیو
 تربت ہے لحد مین روئے بنی کیا حشر نیا پر پا کینو
 عباس کی تیغ سے ہاتھ کٹو مکھ لال لہو سے لال مہینو

معصوم سکیں کی کہا طر سے پانی کے لئے سرو سے دینو
 دکھ سہتے سہتے بوری ہیو زچپائے گیو زرو آئے گیو
 اے شاہ شہیدان شایق کی جلدی سے کہہ ریالے لینو

تھارو نام محمد مصطفیٰ من پیارو لاگو جی

برطرز

بغداد کے سائین کاروپ نیا من پیارو لاگو جی
 سنبر قبائے شوخ ادائے باغ الست کا بچول
 شان خدائے ماہ نقائے نور علی و نبول
 سادات کا رنگ سہانا من پیارو لاگو جی
 عبدالغفور غوث الاعظم پیرون کے تم ہو پیر
 بیان پکر کر سلجھا دینو دلجھی ہوئی بقسیر
 موہے اپنا کئے سو نہاؤنا من پیارو لاگو جی
 سارے ولیو نہیں تم ہو ایسے جیسے کتا نہیں چاند
 دیکھنے والوں کی آنکھیں ہو خیرہ نور نظر سو ماند
 تم نور خدا کے ہو چاندنا من پیارو لاگو جی
 حشر میں تم ناما سے اپنے کہہ رکھنا ساتھ
 ہاتھ میں تورے ہاتھ دے ہیں بات ہی توری ساتھ
 بکیتھ کی راہ بناؤنا من پیارو لاگو جی
 شایق سے کیا شان بیان ہو یا غوث الاعظم
 آپ نے اپنا رکھا قدم نانا کے قدم بقدم
 وہی راج نبی کا چاؤنا من پیارو لاگو جی

ہمین دم دیکے سوتن گھر جانا

برطرز

تمہیں بن دیکھ کیا یونہی مر جانا
 یونہی مر جانا پیارے گھر جانا

جو جلو سے دیکھتا طیب دین اوس لیلیٰ شہر کی کے
خدا نافر کے ہونا اور کبھی قربان محفل کے
دکھ میرا جو اس طرح سے سکھ پائے تو جائے
و م تن سے محمد جو نظر آئے تو جائے

پیارے نبی کے مین بل بل جاؤں سب مین او تہین کا ہے روپ سہانا

ہوئے مشہور میکیش بادہ عشق پیمر کے
مئی وحدت کا یارب ہیکو بھی اک جام دیو بھر کے
مستی تیرے میخوار کی مر جائے تو جائے
یہ نشہ وہ ہے سر ہی او تر جائے تو جائے

مست ہوں پیکر بادہ الفت لاکھ برا مجھے بولے زمانہ

حبیب حق مین محبوب خدا مین احمد مرسل
خدا پر وہ ہیں اور خدا خود اپنے مائل
عشق اون کامر بجان اگر جائے تو جائے
سو واجو مرے سر مین ہے سر جائے تو جائے

یار رب تو ہے جس پر عاشق کر دے اوسی کا مجھے دیوانہ

تہین اول تہین آخر تہین باطن تہین ظاہر
رسول اللہ حب لوہ تبتلا و دوم آخر
اس طرح مری روح اگر جائے تو جائے
سرکار مدینہ سے اوہر آئے تو جائے

شایق ایسا دم مورا نکسے

میرا جو جانا ہو اون کا آنا

برطرز ینہان لگائے کیا جانکے جان من

کون ہے مجھ لاچار کے خواجہ بن

خواجہ بن	واری گئی سرکار کے	بانگاہے کیا اجیر کا سائین
خواجہ بن	خمن میں نئے تلوار کے	کیون نہ بنون میں ابرو کا گھائل
خواجہ بن	ڈسنگ میں بری ہمار کے	بن مسیحا لیجئے کہہ سیریا
خواجہ بن	یار بنے ہیں اغیار کے	یار کی خاطر وہ کہہ سہہ کر
خواجہ بن	شوق میں ہم ویدار کے	مضطرب ہیں اے خواجہ پیارے
خواجہ بن	گیسو سے اپنی مار کے	دور سیہ کاری کر دیتو
خواجہ بن	جلوے دکھا ویدار کے	مشایق کو اجیر کے وانا

برطرز گلشن میں آئی بہار

قرار مورے پیارے	تجربہ بن نہیں ہے قرار	بیم موجب نام احد سے
پکار مورے پیارے	احمد کہیں سب پکار	شنان کرم ہے تیری گہر کی
سدار مورے پیارے	بگری کو میری سدار	کملی ڈالا گیسوؤں والا
یار مورے پیارے	بانگاہے سدار یار	شنان بخشش ذات ہے تیری
شمار مورے پیارے	ڈر کیا ہے روز شمار	نہیں بن کر شکل دکھا دو
بہار مورے پیارے	ہو دے خزانہ بہار	سحر اجین سحر راج ڈالارا
سوار مورے پیارے	غرش کارف رفی سوار	

جائے خبر طیبہ کو اسی سے
توڑے نہ آنسو بھگتا رہا
نشیانی ایسی من مورت پر
تار مورے پیارے
جان کو اپنے وار
وار مورے پیارے

برطرز
لاج ہے تورے ہاتھ رے ٹھا کر
مجھ دکھیا کی

نینان لڑا کر دکھ میں ٹہری ہو
تھارو چرنکی ہوا اس ریو سا جن
برباد یوانی کو ورنہ چہا نڈو
پیت نہ آئی راس ریو سا جن
رنگ رچو ہے ہر جا تو را
پاس بلا لو پاس ریو سا جن
میم کی تیلی ملے احد سے
پہولن پہولن پاس ریو سا جن
ہر ہر گھٹ میں تو را ریو سا جن
چڑ گئی ساتون کاس ریو سا جن
شیانی سچا ریکو ہونہ پوچھے
کس پرتہا پریاس ریو سا جن
تہارو چرن کی ہوا اس ریو سا جن

برطرز
ڈولت نامہ میں موری شیا سوچیا بن

سنا ہیکو ہکو بھول گئے ہو
تربت ہے مورا جیا مدینہ والے
مڈیا گئے کی موج ری بہاری
کیون نہیں لیتے کہہ بریا
نامہ میں دکھاتے بہا نا جو دشمن
ڈولے نہ موری نور یا
سراج میں کس سے لڑی تھی
مدینہ والے
تہاری و بائگی نظر یا
مدینہ والے
سونی پری ہے سحر یا
مدینہ والے

دینی والے

سرسیت ساوئے سنوڑیا

لہجہ بکھر شایق کی خدارا

شام رے سے موری تیان گھونا

برطرز

اشد سیا موری مات سنوڑیا

دیکھو کہ بین انجھ بے ان نہونا
 نہ بین ہے جاوڑا نکھ میں ٹوٹا
 جو مانگے سرکار وہ ہونا

آن پڑی ہون توڑ سے دوار سے
 توڑی ادا ہے سب میں نرالی
 حالی نہ جائے شایق توڑا

واہی مرک کے بین جاؤن بلہاری

برطرز

جاؤن موری مین واہوپ واری
 آس ہے سیان موکو تہاری
 روت ہے اب شایق سچاری

مورے بجن کو بخت ہے سرواری
 جاؤن مین کت ورا حمد پیارے
 جلوہ دکھا کر سمجھا لیتو

جاگ اوسو نیوالے مسافر سنگ ساتھی نے ڈیرا اٹھایا

برطرز

ہائے وہ کملی والے گسائین رے تھارو دیکھن کو جیا لچایا

پاپ کی ندیا گہری رے گہری ریتان اندھیر چھایا

تجھ بن کون ہے تیرب باشی تو ہی وسیلہ کہیاری

موت سہرا نے آن کھڑی ہے ساتھ نہیں ہے مایا

تھارو دیکھن

تہارو دیکھیں

پوچھیں ہار کوئی نہیں ہے بچ جاؤں گے تو بچا یا رہے
 شایق تیرے ہاتھ بکا ہے اوسین ہے تو ہی ہمایا
 حشر میں لاجن رکھنا ہو گا سر پہ رہے تیرا سایہ رہے

تہارو دیکھیں

برطرز توری چھل بل ہے پیاری توری کھل بل ہے نیاری

توری چتون ہے نیاری تیرے نین کے واری توری بانگی خبر یا کی پیاری نشان
 توری کسلی ہے کاری توری صورت ہے پیاری سواتنی عرجیا ترے قربان
 آؤ آؤ دلدار موہے دیکھے مختار سپنے میں درشن دکھاؤ سرکار
 رکھو شایق کو ساتھ داکلی لاجن ہے ہاتھ کہیں بگڑے نہ بات
 اچی واہ واہ واہ واہ واہ واہ واہ واہ واہ واہ

لے پھول جانی لے لو

برطرز

سرکار مدینہ والے سرکار مدینہ والے
 صورت تو دکھاؤ پیاری مین جان کو اپنے واری ہے آس چرنکی تھاری
 سرکار مدینہ والے
 طبیہ کی پیاری بستی رحمت و بان پہ بستی دیکھیں کونین ترستی
 سرکار مدینہ والے
 مولیٰ کا وہ ہو حلوہ - آہ وہ روپ سہانا - اللہ اللہ اللہ
 سرکار مدینہ والے

سراج کی شہادہ عالی وہ آنکھ تری متوالی تھیو سکو ویکھی بھالی ۔

سرکار مدینے والے

روضہ کی تری وہ جالی و بار ترا وہ عالی جاو لنگانہ ہرگز خالی

سرکار مدینے والے

اوکلی والے پیارے او میرے نین کے تارے شایق کے سہاراؤ

سرکار مدینے والے

احمد پیا تو رہے بل بل جاؤں

برطرز

ترپ ترپ کیا میں یونہی مر جاؤں

نقد آتی پیارا کے صد کے یہ جاؤں

جلد و کھا دو طبیعتی

باخکار نگینا چھیل چھبیل

سایا کے شگ کہلت ہو نہیں پوری

برطرز

میر پھوڑا الو مورے جو بن پراسد نام کہ پوری

میںم کا گھونگٹ مکھ پر لے کر کرتی ہو پوری

شاید آتی شایق کو ہونہر یہ ہاتھارو ہی نام گوری

اتنی انا کی بھر چکا رہی وحدت رنگ کی پوری

رنگ بچی کا وحدت والا کثرت بیچ مسایا

رنگ میں اپنی رنگ سے ساجن ایسی مناو پوری

بیتی چلی رہے موری مالی ہریا

برطرز

نماہنگ اڑا رہے ہیں ہریا

غیبہ میں رہ کر کہہ رہے لے نی

<p>نیرب بستی کملی والا رے جو بن بنیا جات ہے نشانیق</p>	<p>کوئی تباہ و سوتے وائی وٹریا آوجی آو مورے بانکے منوریا</p>
<p>ٹھہری</p>	
<p>غمٹ پاتورے جاؤن مین داری آوجی آو دم نکست ہے باغ کو مسیرے ہرا کر وینو روت روت نینا گنائی فرماؤ کچھ تو کچھ تو صدا دو</p>	<p>چہپ توری نیاری صورتی ہے پیاری دیکھو دیکھو جی میری بقیہ ساری بغیر کسی وہ باد بہاری تم ہی کہو تا کجا انتظار ہی تکڑ پکارے ہے نشانیق بیچاری</p>
<p>برطرز</p>	<p>چلتی چلا چنچل چال سدریا البیلی</p>
<p>بانگی چتون ہر کی شان صورت واکہ پیاری کیسری اٹل گھر ٹکروالے کملی شان پر ڈالے ۔ عالی رنگ نام گن احمد بولے دیکھ نہ رب کے ساجن موہن بانگی خجسہار پہلے ہی چہپ مین نشانیق کینو تیرن دلوا پار آہا ہا ہا بے میان اوہر ہو سچے گنیاں بہری چال واکہ رنگ رنگیلی</p>	
<p>برطرز</p>	<p>پروسیسی سیان نہان لگائے دکھ دے گیو</p>
<p>طیبہ کے والی مہن لو نہا ہائے ول لے گیو طیبہ کے والی</p>	

نینن دکھلائے واکو۔ رتین ترسائے جا کو۔ شیاق خاوم کو کہلا کر۔ دیکھو اپنی کر پاکو
ہم سے عصیان۔ کوئی گالیان ناکیو ترپاگیو دل لیگیو طیبہ کے والی

برطرز مسنا و نالے سوند امن چٹکین لاگے راجنا ہو پیا کہ دلبر

شیرب کا باشی موہنا نینن مین آوے چاند سا سرکار کہ سید چاند سا سرکار شیرب کا باشی
گیسو کالے کملی ڈالی شان والے لاج رکھہ
یہ سیاہی کیا تباہی جگ ہنسائی ساریان اب دیکھو احمد
پیارے پیارے ناز سارے ہین تمہارے یار رسول
بانکی صورت شان وحدت جانکثرت پیاریان چہپ دکھا دوسیدا شیرب کا باشی
روز محشر حال اتیر ہون جو مضطر ہم غلام
آپ آنا اور بچانا مکھ دکھاتا واریان جگ والے رہنا شیرب کا باشی
سب کے سید نام احمد میرا مقصد جلد دے
مین ہون شیاق تم ہو لایق سب سے قایق کاریان اے باغکے مصطفیٰ شیرب کا باشی

ہائے مجھے درد جگر نے ستایا

برطرز

ہائے توری بانکی نجریانے سارا
مورے پیارے سیان طیبہ کے میان باغکے نینون سے ہو پیرا شمار ہائے توری
بنی کارنگ عارض سا نوا ہے اور سلونا ہے
لب رنگین مین ہوا عجاز اور آنکھوں مین ٹوٹا ہے

یہ خنجر ہے کابر وہ ہے نظر ہے یا کہ نشتر ہے
 خدا جانے وہ کیا ہے جو کھٹکتی دلکے اندر ہے
 عشق سرکار ہوا گرم بازار ہوا تیر غم پار ہوا مرنے تیار ہوا
 اب مدینہ میں اوسے جلد بلا لوسرکار
 آپ کے ہجر میں شایق کو جھینا دشوار
 ہائے کیجے کرم اب خدا را ہائے تو رے بانگی خنجر یا نے مارا

بر طرز
 تم سون لاگی خنجر یا ہماری ری

دیکھو حالت سنو ری ہماری رے
 دم لب پہ آگیا ہے جو میرا سبب یہ ہے
 طیبہ میں آپ ہند میں خادم غضب یہ ہے
 سید ہون متقی ہون نہ عالم ہون یا رسول
 دیوانوں میں ہون آپ کے میرا نسب یہ ہے
 یونہی کجری عمر یا ہماری رے
 تھاری بانگی او اون نے بارارے
 دل بدرو تو آفت رسیدہ
 واہ یہ ڈھب زالا نکالا رے
 تم نے بیدرو بن بن کے مارا
 طیبہ نگر سے آوجی شایق
 سونی ہو گئی سحر یا ہماری رے

بر طرز
 آؤ نگر یا ہماری ری

نین بگڑے نہ گیان ہماری رے
 شکل دکھلا دو سیان پیاری رے

چاند مدینہ کے بھو لونہ مو کو

پر تئی ہون بیان تھاری رے

دوم تہاری یاد تہارا خیال ہے
فرقت کی آفتون میں بھی لطف وصال ہے
صورت دکھائی تھی کوئی صورت نکالے
اب آرزوئے دید میں جینا محال ہے

جان لب پر ہے بیان ہماری رے

مشکل پڑی جو مجھ پہ تہارا ہی نام لون
دشوار ہو جو کام وہ تم سے ہی کام لون
اتنا ہے خیال ہے اتنی میری شرم
محشر کے روز و رات کے دامن کو تمام لون

کہوں چھوڑ دے بیان ہماری رے

مجھ کو نصیب ہو جو وہ وریار ویکہنا
رو کر کہوں گا احمد مختار ویکہنا
کیا دیکھو نہیں کہاں ہے مری آنکھ میں وہ نور
اب آپ ہی مجھے میرے سرکار ویکہنا

لاج تہنیں رکھیاں ہماری رے

مگر و ش بخت نہ ہو گزشتہ انکاک کی مومل
حوض کوثر کو نہ لون ویدہ نمناک کی مومل
بولے رضوان بھی قیامت میں اگر سوہیاد
لون نہ جنت کو مدینہ کی کبھی خاک کی مومل

لڑ لگی اون سے نجر یا ہماری رے

بیکسی پر میرے اب ایک نظر ہو اللہ
جو عنایت سے ہو دینا مجھے ویدہ و اللہ
یار رسول عربی بہر حسن اور حسین
عرض کرتا ہوں کہ شایقی کی خبر ہو اللہ

سزا لوطیہ بسیا ہماری رے

برطرز واری جاؤں جی سا نوزیا تمپر وار ناجی

نیرب والے کملی ڈالے کچھ دکھلاؤ ناجی

کتیک بونہی عمر گیارون احمد کتن پکارون

اب تو جلدی طیبہ بستی میں بلواؤ ناجی
ہر گھٹ میں دھونڈوں کتیک تربت تربت روون کتیک
توری شایق کامل روہت ہے بلواؤ ناجی

برطرز یار کے گھر چلے جائیں تدر بتلاوے ڈگریا

پیارے نبی کبھی آؤ نجر دکھلاو و صورتیا

نشایق و اکی آنکھ رسیلی او سپہ غضب متوالی شیلی
دل لے کے آنا نینون سے لہنا مدینے بلانا
بسر ہو کیسی عمر یا پیارے نبی

برطرز میں توریے و امنوالگی مہاراج

موسے توری نینوالڑی سرکار

پیر پادے چھیل چھیل دکھلاو ویدار مور سے توری
جان ونگرا ایمان کے دل کے تم ہی ہر مختار مور سے توری
تیسرے تیرے دل پر ماڈا او جب سے سوئی دوچار میر سے توری
یاری کروں بہن تو میں کس بد تو ہے خدا کا یار موس سے توری

موسے توری

عرج بہیو سرکار

شایق بچاریکو بھول نہ جاؤ

برطرز

موراجگا کے جوین لوٹارے

سکھی دیس مدینہ بھی چھوٹارے

سکھی میرا مقدر چھوٹارے
گھر دنیا کا چھوٹارے
اس کارن دل لوٹارے
قد چھوٹو سو بوٹارے
خوب مزے وہ لوٹارے

پیامدینہ مین مین ہون و کن مین
چھوڑ کے اکدن جائیں گے سب کچھ
ہجر نبی کی کٹھن بیتیا
کالی کلمیا نور کا مکھڑا
دیکھا جو شایق دیس نبی کا

ٹھمری

او کملی والے عرب کے جوان
تلیت تلیت نندن جیہارا
او کملی والے عرب کے جوان
تیگ جدائی ناہک کتی
او کملی والے عرب کے جوان
کوئی نہیں ہے واکا سہارا
او کملی والے عرب کے جوان

نینا لڑائے جا و لکو لبہائے جا
کاسے کہون مین ہجر کا دکھوا
سپنے مین آجا درس دکھا جا
شہر مدینہ واکی بستی
نینون مین آجا من مین سماجا
کت جاؤن در چھوڑا تمھارا
شایق تیرا تو شایق کا

برطرز

ہزار امورے کان کاموتی

نجی جی میری بگڑی بسنا جانا

پاپ کی تیا ڈوب رہی ہے
سندھ مگر میں ترپون میں کتنک
گھونگٹ چینیو حیلوہ کینو
ہائے وہ سمجھ دن ایگا کس دن
شیاق شیاق کوک پرت ہون

تخار سے کرم سے ترانا
اپنا نگر و کہہ دانا
روپ دکھاؤ سمہانا
تھاری گلی ہو ٹھکانا
اپنی صدا سنوانا

برطرز

سرجن ہارچک کرتار

سب کے سردار

احمد مختار

پیان تورا سے پڑتی ہون سکار

تن من ہر بار

وارون تپیر وار

احمد مختار

تم بن سارا دکھ یاس کیا کہون

پاس بلا لوسیان پاس کیا کہون

ہوئے جلدی سے ویدار

احمد مختار

حشر کے دن بگڑے جسد م ساری واکہ بات

شیاق کو اے پیارے نبی جی رکھنا اپنے سات

تم بن

برطرز

اے جگ مالی

توری پلہاری جاؤن واری واری - پائی ساری - جگ نیاری - تھاری دلاری -

دکھلاؤ محمد صدرت پیاری پیاری

بشر ملک جن پر بیان سارے لیرے بنی کا نام۔

چمن چمن میں ہر ایک وطن میں شہر و کن میں رہت گہت۔ شایق بتیان نیاری بلہاری۔

برطرز

دل تاوان کو ہم سمجھائے جائیں گے

ہائے کبتک ہمیں ترسائے جائیں گے

تھاری محبت کہتی ہے ہم کو ٹھیرو ٹھیرو دینہ بلوائے جائینگے

آپ کی ذات کے اوصاف ہیں بجا احمد

پڑ رہا ہوں میں ابھی عشق کی اوج احمد

اوجوان عسری صاحب سند احمد

جلد ششلیق کا دلاویس ہے مقصد احمد

ہائے کبتک میں پکارا کروں احمد احمد

داغ دل کے یہ چھالے بتائے جائینگے۔

برطرز

ہائے بلہا سے نینان لگائے نینان نر جائے چلنا نہیں آئے۔

سائین طیبہ کے پیت لگائے بگرتی بتائے نجر بالراے نجر نہیں آئے۔

شکل گھونگٹ میں نا حک چپائے محمد کہائے ولو لکو لہاے دیوانہ بنائی نجر نہیں آئے۔

جلوہ فرما شکل پر نور محمد دل میں ہے دیکھ لے شایق تیری لیلی اسی محفل میں ہے

نور احمد گنبد خضر سے ہے جلوہ فزا شمع ہے فائوس میں اور روشنی محفل میں ہے

شکل گھونٹ مین نامک چھپائے

برطرز سہائے توری آلی زالی رنگ ریلیان

مین پکون سے جھاڑو مکی طیبہ کی گلیان
 نئی شان رہے دل و جان رہے قربان رہے سہیلیان
 مہک مہک پھولوں کی مہک باغ دینہ کی چاری پھین
 دربان بنے ایمان لے وہیں آن لے
 احمد کا ساتھ ہو شایق کی بات ہو
 حشر مین ہو کھل کھلیان

برطرز وہ حور نور قدرت کے سانچے مین ڈھالی

وہ دور دور شہرت ہے تیری زالی

پیارا دربار ہے طیبہ کے سائین کا
 احمد پیار کے مین نینا رسیلے
 چاند کی صورت نور کی صورت
 دکھلاوے اللہ زیت مین ہو
 جاکے مدینہ کی بستی مین شایق
 عالی عالی وہ روضہ کی جالی
 وہ کالی کالی تیلی پڑوون کی لالی
 وہ کالی کالی زلفونپہ کلی بھی کالی
 وہ طیبہ کے والی کا دربار عالی
 نہ آؤن نہ آؤن نہ آؤن گا جالی

برطرز میرا دیتے ہیں کیا یا تیرے پال گھونگر والے

و کہلاو سے نہیں اکابر مازا رخ کے بیتان والے

اللہ کا تو ہے رلدار	اوپنچی ہے تیری سرکار	میں خادم تو سردار	وہ کالی کلیا والے
تیرا رخ ہے یا قرآن	میرا دین ہے یا ایمان	تیرے نام کے ہیں بہر آن	جنتا رہتا ہو کبریا لے
مجھے طیبہ میں بلواو	وہ چاند سا مکہ و کہلاو	ٹک اتنا کرم فرماؤ	وہ پیار سے گیسو لے
کس دن دہلیں آؤ گے	گرہ کو مرے بساؤ گے	مو کو شا و بناؤ گے	و طیبہ بستی والے
کیون ہے شہزادہ بخت	اوسکا ہی تھپیر ایمان	تو داری چتوئے قربان	و سرگمین کیا لے

برطرز میں تو بازاری دل کے لگانے سے

سبھی رو کو نہ طیبہ کے جانے سے
نہیں مانوں گی اب تو منانے سے

پھر کے در و در تیرے دروازہ پر سرکار آیا
تیری رحمت کے بہر و سہ پہ گنہگار آیا
خبر لو کسی حیلہ بہانے سے
گر می حشر سے ہر ایک ہے مضطرب آیا
اب سینھا لو میرے مولا مجھے جکڑ آیا
بچیکا تیرا شایق بچانے سے

ہند سے سوئے عرب بنکے طلب گار آیا
رہا کھر روضہ آؤ رس یہ کہو نگا شایق
تم جو نہ پوچھو سیان کوئی نہ پوچھے
لو سوا نیز سے پہ ہے نیر محشر آیا
میں چلاؤنگا گرضعف سی ہوجان نہ مال
مجھ کو چپا لو نبی دامن کے سایہ میں

برطرز کر لے سنگا رچتر البہیلی سا جن کے گھر جانا ہوگا

چھاتی اور پرسل تپہر کی ماتی کا اور چھچھو نام ہوگا
جس جسکو تم پائے تھے مہیاں پونچھ تیرے رکھو نام ہوگا
مین کا ہر کوئی ساتھی بگڑے گی تو رونا ہوگا
سب میں ہوگی ہنسائی جسدم آئسو پر منہ کو دھونا ہوگا

سنگ نہ ساتی کوئی رے اپنا قرین تنہا سونا ہوگا
ماتاپنیا اور مال خزانہ جان لے توہیں سب یہیں کے
رزوالیکو بابو بولین بے زہر تو بہیک نہ دیوین
شباتی خالی ہاتن جا کر بپو چھپے تو کیا بولو گے

برطرز آؤ سکھ آؤ دیکھ مین مہندی کی بہار

طیب جلی ہونے کو مین روضہ پر شار
نور کی جہلک ہے وہاں طور کی بہار
روتے روتے ہائے مرے او جلے ہوئے مین
میرے بانگے طرہ حدار
کیون نہیں بلواتے مدینہ کے چمن مین
کیا یونہی مرجاؤں ترپ کر مین وکن مین
اجی واہ جی سرکار
اللہ کی طلب کیون نہ تمہاری ہی طلب ہو
بے میم کے احمد ہو تو بے عین عرب ہو
میرے احمد مختار
دیکھو دیکھو وہ نہیں بخشش کے بھی لائق
سارے بڑے گن مین گنہگارے شایق
کرم تیرا ہے درکار

برطرز توری بانگی نخریا ہے جادو جبری

توری سانولی صورتیا ہے بانگی بنی
ترے شایق کی بگڑی ہوئی بات ہے
دوسہارا تم خدا را
توری کالی کھلیا ہے بانگی بنی
آبرو حشر میں تیرے ہی ہاتھ ہے
کوئی نہیں ہے مورا تم بن بچانے ہارا

اب لے لو کہہ رہا پیارے بنی

برطرز من پر دیسی چھاٹ چلے

نین سے منزل چلتے چلتے طیبہ نگر کو جانا جی
برہا دیوانی جا کے کہان پر احمد اب ملو انا جی
ندیا گہری ناؤ پرانی ڈول رہی ہے ترانا جی
پتیم پیارے اپنی ویا سے اوس کو پار لگانا جی
روٹھا تو رامت نہین کس بدہ اوس کو بھانا جی
خواب میں اکرو رس دکھا کر شایق کو سمجھانا جی

بہو رہی

بہو رہی

بہو رہی

برطرز دلدار یا چھیلا سے نینان لگاؤنگے

ہم زار را رو کر نہی کو مسنائیں گے
پاکر دسیان ڈوبے نہ موری نیان
اون کو مسنائیں گے بگڑی بنائیں گے
تم جو نہ پوچھو میان کون ترے دوسے

ہم زار زار رو کر پڑے
 شان توری عالی نہ پہرہ میں خانی
 سنبھالنے نبی ہم تمہارے کہائے رے
 ہم زار زار رو کر
 ہند میں ہم بین مدینہ میں ہم پیارا خاوند
 ہائے شایق ہے بہت دور پیارا خاوند
 سبھی اپنی سہاگ میں لگا لگائے
 ہم زار زار رو کر

برطرز
 مو ہے ریتی میں بنگلہ بناوے کشوری لال

موراطیبہ میں مدفن بناؤ رنگیلے میان
 ورس دکھا دوست بناوے
 عشق کا جام پلا دو رنگیلے میان
 متوالی آنکھ اپنی دکھا دو سواں لک
 مستون کو اور مست بناوے رسول پاک
 ہوش اور او می سے چکا دو
 پرودہ دونی کا اوٹھا دو رنگیلے میان
 مستون کی ہستی مٹا دو رنگیلے میان
 میر محمدی کا خدا کا ظہور ہے
 پرومیں جو یا کوئی گھونگٹ میں نور ہے
 شایق کو تم نام سنا دو
 راز احمد کا بنا دو رنگیلے میان
 نغظ انا کا سہا دو رنگیلے میان
 رنگ میں اپنی مٹا دو رنگیلے میان

ذات کی بات تباہ ورنگیلے میان

پر طرزِ چہ سہاگے ناموسے سہاگے دکھ جائے نا

جونی آئے نامو کو کچھ نا سہاگے نا
 سورے پیارے سہارے ڈ لارے میان
 بت پشید اتھے کبھی تھا وہ زمانہ ولکا
 یک قیامت تھا حسینوں سے لگانا ولکا
 شکر شایق کہ ہوا خوب ٹھکانا ولکا
 کوئے احمدین میسر ہوا جانا ولکا
 اونپہ آنا ہے کہ اللہ پآنا ولکا
 ترپائے نا ترسائے نا وہ آئے نا
 بنی آئے نا

پر طرزِ پیارے محمد صورتیا دکھائے جاؤ

صورت دکھائے جاؤ آنکھوں میں آئے جاؤ من میں سمائے جاؤ
 سرور ہونم سار و جگت کے مکہ مدینہ کی راہ تباہے جاؤ
 شاہ شہر وطنی نے مرا من موہ لیا
 ایک امی لقبی نے مرا من موہ لیا
 جسپہ قربان تھے مکہ و مدینہ والے
 اونسی مکی مدنی نے مرا من موہ لیا

مانت ہے سب تم کو جہان میں بگڑی کو میری بنائے جاؤ
 نوک خرگان پیہر پہ نہ کیوں دل ہونٹار
 اسی برچی کی انی نے میرا من موہ لیا
 یا نبی سوچ گئے پاؤں عبادت کرتے
 اسی ایزد طلبی نے میرا من موہ لیا
 ندیا رے گہری ناؤ پرانی ڈوب نیا موری پار لگائے جاؤ
 پہول میں جسکی ہے بو گل میں ہے جسکی رنگت
 اسی نازک بدنی نے میرا من موہ لیا
 سن کے معراج میں باتیں یہ کہا خالق نے
 تیری شیریں سخنی نے میرا من موہ لیا
 تربت ہون بن دیکھے تمہارے پیاری صورتیا دکھائے جاؤ
 دل شکستہ نہ ہو کیوں عشق میں مانند اوں
 اوں کی دندان شکنی نے میرا من موہ لیا
 کس محبت سے کہا جس نے کہا اے شایقی
 اک جوان مدنی نے میرا من موہ لیا
 شایقی ترا عرض کرت ہے ایک نخریا دکھائے جاؤ

برطرز کوئی ایسی سکھی چا تر نہ ملی ہو پیو کے دواری بھاؤتی

کوئی ایسی دوا دکھ کی نہ ملی ہو ہے دکھ کو جو دل سے مٹا دیتی
 کوئی پیت کی ایسی چلی نہ ہوا تیر بنگری میں اوڑا دیتی

تیری تیغ نظر آتی تو میں اپنے گلے سے لگا دیتی
 یہی خون بہا ہوتا میرا تو رے چرون میں خون بہا دیتی
 نہ تو لے گی قسمت مجھ کو وہاں تو پیونے مدینہ بلا دیتی
 یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہو جو میں پیت کا راج چھا دیتی
 اے سرور عالم بہر خدا گاہے نظرے برمن انگن
 توری ایک نجر کر پاکی میان میری بگڑی کو ساری نہا دیتی
 اللہ کی قسم مولا کی قسم معراج کی رات جو میں ہوتی
 توڑی آنکھ جوڑتی کسی سے وہاں تو میں اپنی بھی جان لڑا دیتی
 مجھے پوچھتے سب طبیبہ میں اگر کس ہانکے جوان نے موہ لیا
 تو میں لیکے بلا میں رو رو کو تیرے روضہ کو بڑھکرتا دیتی
 موری جان خدا کی شان ہے وہ شیرب نگر کی کملی والا
 موسے پوچھتا جو کوئی واکا پتہ تو میں او سکوتا یہ بتا دیتی
 مجھے حشر میں جب اے شاہ عرب لیجا میں ملک دوزخ کی طرف
 کبھی تیری شفاعت کرتی مدد کبھی رحمت آکے بچا دیتی
 کیا ڈھبے مجھے روز معشر جب تو ہے ہمارے پلے پر
 موری کہلتی سیہ کاری جو ہاں توری کالی کلبیا چپا دیتی
 موسے پیت لگا کے مدینہ سب پر دیس کو اپنا دیس کیو
 مجھے ہوتی جو شایق اسکی خبر تو سہاگ میں آگ لگا دیتی

بلم کجلوٹی لیوے جی نینان بگڑی جائے

برطرز

بنی جی دیاہ بہم سا کہو کہ یہ اپنی آس نہ ٹوٹی جائے

تھاری کھائے بات بنائے
 چرونپہ سیس لوائے بنی جی
 تھاری اوامین من میں سائے روپا دکھائے ترسائے
 دیکھو جی دیکھو لہبائے سنوریا مجھکو جگنیا بنائے
 ہائے ہائے مجھکو جگنیا بنائے
 بن درشن تیرے من مجھکو جگنیا بنائے بنی جی
 خبر لو جلدی طبیہ سے ہماری یا رسول اللہ
 طبیعت بندین اپنی بہت گہرائی جاتی ہے
 بنی کے عشق نے شایقہ میں درگور کر رکھا
 وہ بلوائے نہیں اور موت میری آہی جاتی ہے
 ہائے ہائے سونی سحر یا جائے بنی جی

ہر طرز میں تو بازائی ول کے لگائے سے

<p>وکیہ حاصل نہیں رہے ستانے سے پوچھتے کیا ہو کہ کوئی پس دیوار آیا ہمیں بدلے ہوئے ہر رنگ میں ہر بار آیا تجھکو جو ہونڈی میان اپنے کو کہوئی راستی پر ماہر گشتہ مقدر آیا آج پھر برج میں اپنے مہ نور آیا آرزو مکلی میری حسرت نکلی میری منہ سے اوٹھا کے نقاب آج جو قاتل آیا لٹ گیا جب کہ مسافر منزل آیا اوس کی جو مرضی میان میری بھی مرضی رہے</p>	<p>میرا چینی تھے ول تو زمانے سے ہان تیرے کو چہ میں پہلے سا گنہگار آیا تو تو مکار تھا وہ تجھ سے بھی مکار آیا ہوئی میری شہرت چپانے سے ہائے کس ناز سے وہ گھر بے چلکر آیا شکر ہے میری نسل میں میرا ولبر آیا مان گیو سا جن منانے سے دیکھو سر جھکائے ہوئے دوڑے ہوئے بسمل آیا اس خطا پر وہ ہوا قتل کہ کیوں دل آیا اب ڈرتا نہیں شایق وڑا نیسے دیکھو</p>
--	--

برطرز

ہائے مجھے درو جگر نے ستایا

ہائے تیری ترجیحی بخیرانے مارا مرے ہائے سیان پرتی ہون بیان پیارے نینون سے ہو

پھر اشارا ہائے تیری ترجیحی

تری آنکھو نہیں اسے کا فر عجب جاوہی ٹوٹا ہی نظر کی جس نے تجھ پر بس اوستی ناز بیت روزا ہی

یہ خیر ہے کہ ابرو ہے نظر ہے یا کہ نشتر ہے خدا جانے وہ کیا ہے جو کہ ہلکتی دل کے اندر ہے

مین سردار ہو اگر م بازار ہو خوب آزار ہو مارے تیار ہو -

پھر نظر ڈال رہا ہے وہ ہمارے دل پر

لیجے اور بھی تلوار پڑی سب مل پر

ہائے شایق کو اپنے بگاڑا

ہائے تری ترجیحی بخیرانے مارا

برطرز

دل نادان کو ہم سمجھائے جائینگے

ہائے کتبک ہمیں ترسائے جائیں گے -

تم کو تو مو سے پیار نہیں ہے دیکھو حاصل نہیں پتھائے آئینگے

دور سے کرتا ہے کیون ہکو اشارے پیارے

ابھی جا پاس ذرا جلوہ دکھا دے پیارے

ادھر غاباز قسوں ساز ہمارے پیارے

نیم جان ہو گیا شایق ادھر آ رہے پیارے

ہائے کتبک میں پکارا کروں پیارے پیارے
 داغ دلاکے یہ چھالے یہ چھالے بنائے جائینگے۔

برطرز مراد تیتے ہیں کیا یا ترے بال گھونگروالے

انکھیاں پھیرا دھیر	انکھیاں پھیرا دھیر	انکھیاں پھیرا دھیر	انکھیاں پھیرا دھیر	انکھیاں پھیرا دھیر	انکھیاں پھیرا دھیر
سچ بتلا سہر کرتار	چھوڑ نہ تو اسے یار	غیر دن سے تو رہنا دور	اب تو بنگے رشک حور	تیز رخ ہے یا قرآن	ترے نام کے میں ہر آن
جانا ہے کس جا و لدا	اب تو جان کے تیر گنوا لے	دل کا سغیشہ ہو گا چور	یہ ہیں آتش کے پر کالے	میرا دین ہے یا ایمان	چپتا رہوں بس مالے
د لکھا سغیشہ ہو گا چور	یہ ہیں آتش کے پر کالے	میرا دین ہے یا ایمان	چپتا رہوں بس مالے	لطف وصل اوٹھاؤ گے	او جڑی بستی بسا بیوا لے
کیوں ہے شقایق سو انجان	تیری چتون کے قربان	تو ہے بھولا وہ نادان	انکھیں مار کے جانیا لے		

برطرز ہزار امرے کان کاموتی

نبی جی میری بگڑی بنا جانا
 گھونگٹ چینی جلوہ کینو
 بھاگ دکھاؤ سہانا
 نبی جی میری

پاسپ کی نیا ڈوب رہی ہے بھاری کرم سے ترانا نبی جی مری

برطرز بوٹی پلا کر لہپائے گیو کوئی مجھے

بیکس سمجھ کر ستائے گیو یار مجھے
 دل بھی میرا چھانڈ کے پہلو ہوا اونھیں کے ساتھ
 اب تو میری بات بھی گیان ہے واہی کے ہاتھ
 دکھ الفت کا سہتے سہتے جیا ہیو بچپن
 سیکھ کی صورت دکھلا دے بتلا کر بانگے نین
 دل بھی کھویا مہن بھی کھویا جانکی ہریاری
 ترچھی پتھن والون سے کرنا نہ کبھی یاری
 تھاپتی اب کیا ہوت ہے جب تن بچ پڑی لگ
 کاک مین اپنا جبرن لکرا و بڑا سارا بھنگ

کسی کا کوئی نہیں
 کسی کا کوئی نہیں
 کسی کا کوئی نہیں

ٹھہری

مترالے سے نینان لڑائے بیٹھی ہون
 شون حسرت نہ کر جائے اور کر کہین
 گن برے ہین مگر تیری رحمت پر
 کو نام سے اون کے پکارینگے سب
 کیا کہن تم سے بانکار سیلا ہے جو

اپنی آنکھوں میں او سکو چپا بیٹھی ہون
 وامن دکھو اپنے بچائے بیٹھی ہون
 ایک مدت سے آسا لگا بیٹھی ہون
 مین جو اپنے مین اون کو چپا بیٹھی ہون
 او سکی خاطر یہ جوگ اٹھائے بیٹھی ہون

خواہ وہ ہاتھوں سے اپنے پیچھے بیٹھی ہوں
کوئے جانان میں دھونی رمانی بیٹھی ہوں

اون کی سند پہ بیٹھوں مری کیا مجال
دل جلی ہوں نہ چھڑو مجھے نشایق

گلشن میں آئی بہار

برطرز

زلفون کو اپنے سنوار - سنوار میرے جانی - زلفونکو
تیل لگالے پہلیلا لگالے - بگڑے ہو دن کو سدھار - سدھار میرے جانی
پتلی لچکتی چھیلی کر یا - بوجھا ہے پھولون کا ہار - ہار میرے جانی
پیار سی رنگیلی نکلی صورتیا - تسپرسی کی بہار - بہار میرے جانی
شایق کے ہیں سب مزے دار باتین - گاتی ہے بلبل پکار - پکار میرے جانی
تیرے تنہا سے بانکی نظر کا - ولکے جگر کے ہو پار - پار میرے جانی
حادثہ خرابی کی ہے یہ دل نے - اسپر خدا کی ہو مار - مار میرے جانی

ٹھمری نصیہ

مورا بانکا سنور یا تیرب کا مجھے واکی ڈگریا تبادتی -
تورے پیاں پکڑ لیتی میں صبا مورا دکھو اوجا کی سناوتی
تیری تیج نہر جو گئے ملتی بیکینہ کا رستہ مل جاتا ہے
یہی خون بہا ہو جاتا مرا ترے پر نو پتہ خون بہا دیتی
جو دینہ چلون میں بروگ لئے تو یہ پیت کا ولسو روگ منی
میں تو بہا دیوانی بن بن کر سب حال نبی کو سنا دیتی

لیوسیم کا گھونگٹ ہو کے احمد کھلایو جگ بین سکھی
 میرا بس چلتا سا جن پہ اگر تو یہ پردہ مکہ سے ہٹا دیتی
 مرے دل پہ جگر پہ ہے چھالے پڑے موہی بیت کی گرمی نے پھونک دیا
 جو مدینہ سے آتی باد صبا موہے ٹہنڈی ٹہنڈی ہوا دیتی
 مورے کھلی والے سائین کو تہلا دو مجھے طیبہ والو
 مین سپر کے مدینہ کی گلیوں مین ہر ہر کوچہ مین صدا دیتی
 مورا شوق مدینہ نے جان لیا موری جان گئی ہے پناہت سر
 یہی ہوتی مری معراج صبا مری خاک اور ہوا ڈا دیتی
 رستہ پر خوف اور آبدیا نارسہ سرت تاریک شبی
 بھی تیر کی ندیاں نینن سے اسے کاش مجھ بھی بہا دیتی
 مین ووری پہ منزل ہے کڑی مورا راج ڈولارا ہو مجھ سے خفا
 موہے ہوتی جو شایق اسکی کہہ تو سہاگ مین آگ لگا دیتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقعات کر بلا

	<p>آل احمد پر ستم کرنے ستمگار آئے لب جو جس گھڑی عباس علیہ السلام آئے ایلو نور نظر حیدر کر رار آئے لڑنے آخر پہ شہید ونکے جو سوار آئے</p>		<p>مجرئی شام سے لڑنیکو سیہ کار آئے کٹ گئے ہاتھ گری مشک ہوا منہ زخمی اشقیا ویکہہ کے شبیر کو زمین بولے وہ بھی سروا شہید ونکے ہوئے ہو کر شہید</p>	
	<p>خواب میں آج مرے سید ابراہار آئے گو کہ تم آج یہاں ہو کے گرفتار آئے نڈو تیغ شہادت کا اگر وار آئے ہم یہاں مرنیکو سب چھوڑ کر گھر بار آئے</p>	<p>قطعہ</p>	<p>شب عاشور شبیر نے زینب سے کہا روکے فرمانے لگے غم نہ کرو میرے حسین مہر کرنا ہے مصیبت میں تنہا میری میراث اڑی بہن صاف ہے اس خواب کی تعبیر میری</p>	

لوٹ کر کرب و بلا سے سوطیبہ اسے دل
 و احسینا کا ہوا شام میں غل جب سجاو
 موت کی نیند نہ سو جائیں کہو کیوں مہر
 جا کے کہنے لگے روضہ پر بنی کے رو کر
 شہر بانو نے کہا ویکہ کے اصغر کی تڑپ
 غل ہوا کیوں یہ ہمشکل نبی آتا ہے
 اللہ اللہ سبکدستی اکبر کے فدا
 بڑے اعدا سے یہ کہتی تھی ہوائے جرات
 حرہوں یا بھائی ہوں یا اون کو غلام کو گو
 کیوں نہ آغوش میں لیتے او نہیں بڑے بڑے کو قضا
 نقد جان لیکے شہیدوں سے یہ کہتی ہو قضا
 صاف کہتی ہے اشاروں سے رصائے خالق

لے کے عورات کو جب عابد بیمار آئے
 سرِ مظلوم جو لے کر سرور بار آئے
 جب سلمانے او نہیں تیر جگر افکار آئے
 کہو کے سب اپنی کمائی مرے مگر آئے
 نہیں معلوم اتنی تجھے کب پیار آئے
 زمین جب کہینچ کے تیغ اکبر جبار آئے
 تیغ سے ایک کے دو دو کے نظر چار آئے
 سلسلے اون کے جو آنا ہو وہ ہمدرد آئے
 سب یہ صہبائے شہادت کی سین شہر آئے
 کیوں نہ اللہ کے پیار و نپہ اسے پیار آئے
 ایلو گلزار جنان کے یہ خریدار آئے
 جو کہ لاچار نہ تھے بن کے وہ لاچار آئے

جا کے ہم حشر میں خالق سے کہیں کے شہائی
 بخش شبیر کے مدد سے گنہگار آئے

و شمنوں کی آشنائی دیکھئے
 تیغ اکبر کی صفائی دیکھئے
 بخت کی بے اعتنائی دیکھئے
 بوسہ گاہ مصطفیٰ سے کی نہ شرم
 خون میں دولہتی قاسم کی لاش
 رخصت شبیر وہ قبر رسول
 صبر شبیر اور غلام اشقیاء

کوفیوں کی بے وفائی دیکھئے
 اور وہ نازک کلائی دیکھئے
 یہو کے پیاسو نکی لڑائی دیکھئے
 تیغ قاتل کی وہٹائی دیکھئے
 غاریوں کی کدخدائی دیکھئے
 اور وہ صغرا کی جدائی دیکھئے
 یہ پہلانی وہ برائی دیکھئے

<p>عورتوں کے سر پر چادر بٹگئی چرخ پر خورشید اکبر زمین تھے دین اور اور دولت دنیا اور شان اصغر پر سکینہ نے کہا دیکھتی خون وولہ کا دولہا کر بلا میں باغ زہر لٹ گیا کہتے تھے اکبر کہ بابا پیاس سے</p>	<p>آہ عابد کی رسانی دیکھئے آفتابوں کی لڑائی دیکھئے یہ کمائی وہ کسائی دیکھئے خاک پر سوتے ہیں بھائی دیکھئے یہ زانی رونمائی دیکھئے بکیسوں کی مینوائی دیکھئے جان ہے ہونٹوں کی دیکھئے</p>
<p>مرتے ہی جاؤں گا شایق کر بلا قید سے کب ہو رہائی دیکھئے</p>	
<p>اے مجرمی جو شوق ہے حسن کلام کا تھا شوق سب شہید و نکو کوثر کے جام کا کا لانا کیوں ہو حشر میں منہ فوج شام کا اللہ رے انقلاب کہ سایہ میں اشتیاق کہتی تھی بھوک پیاس شہید و نکو کا مین ہر نوجوان شہید ضحیفون کے سامنے راضی رضائی پاک پر یون حق کے تھے حسین ہے آج اون کے لاشوں پر ریتی پڑی ہوئی اون کے سروں پر اب ہی پیام اجل سوار تھا کر بلا میں اوس کے نواسہ کا خون جلال ہے آج بھوک پیاس سے وہ ننگوں تمام پائی ہے جس کے نام سے محشر میں محضرت</p>	<p>لکھ تو سلام امام علیہ السلام کا لاتے تھے لب پہ لفظ نہ پانی کے نام کا گل ہو گیا چراغ شفیع الا نام کا اور وہو پ کی تپش میں ہو خیمہ امام کا عشرہ میں چاند ہو گیا ماہ صیام کا اکبر کی لاش پر تھا یہ کہن امام کا ولین خیال بھی نہ ہوا انتقام کا رتبہ بلند عرش سے تھا جن کے نام کا تھا جن کے گھر میں ذکر خدا کے پیام کا جس نے سبق سکھا یا حلال و حرام کا جھکتا تھا جن کے سامنے رخ خاص عام کا پانی سے دم بند ہے آج اوس امام کا</p>

<p>یاں غم تھا یہی کہ فقیری میں دست بین میدان کر بلا بین ہوئے جس قدر مشہد تجربہ تھے بہتر تجربہ سے یہ بخت ہو گئے تیر کرم نے مقام لیا طاپک و مشہد شرف</p>	<p>وان ناز گریزید کو تھا تخت شام کا کیا خوب گھر ملا او محفین دار السلام کا بر ناس ہے جا کے بخت کیا ان اہل شام کا جوراء رنر کے بھائی کا حُر کے غلام کا</p>
<p>زینب یہ رو کے عون و محمد سے کہتی تھیں وکیو بہن نے بھائی کی الفت کیواسط اے کر بلا کے لالہ مجھے کر بلا دکھا و کہلا دے گنبد اپنا ان آنکھوں سے ایک سال اس طرح تو شراب محبت سے مست کر اکبر کا اور سکینہ کا اصغر کا واسطہ</p>	<p>بھائی یہ تم فدا ہو یہ ہے کام نام کا بیٹوں کو اپنے حکم و یاقتل نام کا سبزہ چڑھاؤن گامین شہید یکے نام کا صدقہ ولا مجھے یہ پیہر کے نام کا مستی میں بھی سرور ہو شرب نام کا پورہ ہو جو ارادہ ہے مجھ نام کا</p>
<p>شایقہ تشنگی سے پریشان ہو یا حسین رکنا خیال حشر میں بھی اس غلام کا</p>	
<p>گر کہنیچہ تصویر میری چشم دیا بار کی بڑی گرمی بہت کچھ جنگ کے بازار کی یا داوستہ آئے نبی جس نے نظر کیا بار کی کیا کروں تریف تیغ حیدر کو راد کی سیر ہو جنگ نہ آب خنجر خونخوار سے بیکسی گرمی سفر جنگل شہادت تشنگی گھر گئے نزعہ میں اعدا کے حسین ابن علی</p>	<p>مرومک ہو شکل عباس علم دار کی جب مرے یوسف کی بیعت ادس بلکار کی صورت احد ہے صورت احمد مختار کی مرغ جانکے کاٹتی ہے پچپک تلوار کی پیاس بجھتی ہی نہیں رنیں کسی خونخوار کی ہو بیان کیا مصیبت حد بھی ہو آزار کی تھی اوہراک جان اوہر ہو چار تھی تلوار کی</p>

رک گئے ہاتھ اسقدر زخمی ہو جسم حسین	خون میں کپڑے ہیں ترطافت نہیں بختار کی
ق	ق
رورہے تھے حاملان عرش بھی سرپیٹ کر ماہمہ تشنہ لبانیم و توفی آب حیات	روکے جب اہل حرم نے شہ سے یہ گفتار کی تشنگی سے جان ہے لب پر ہر اک بیمار کی
ق	ق
باپ کے زانو پہ سر بیٹے کا زخموں سے چور دیکھ کر اکبر کو چہرہ رورہے تھے زار زار وَاَآخِرُ دَرْءَا کبھی آتی صدا اے وَاآخِرُ ایک جان اولاد کہہ دیکھ ل اور لا کہہ غم کون انیس اور کون مونس کون غمخوار حسین کیا مہکتی تھی شہیدوں سے ہوائے کربلا عورتوں کے سر پر چادر وہو بین لاشوں پر چاپیں گر شیر بے شمشیر اورین اعدا کے سر قافلہ آیا مدینہ کو تو آئے لوگ سب سب نے دیکھا حضرت سجا کو رو تھوڑی واحیستا و احیستا کہتے تھے حلا کے سب	ہائے یہ گردش نئی ہے چرخ کج رفتار کی ہاتھ تھے شیر کے اور گرد اس خسل کی اور کبھی آواز و اعمار دیا کر رار کی دو پہر کی وہو پختی اور چھاؤں تھی تلوار کی موت حضرت کے سر ہانے شکل تھی غوار کی زخم کے منہ و آہوئے کلیان کہلین گلزار کی آہ کیا گیارنگ لائی عاید مہیا ر کی ایک اک موج ہو ابھی و ہا رہو تلوار کی دیکھنے کو شکل ابن حیدر کر رار کی اور پوشیدہ تھی صورت قافلہ سالار کی پوچھتے کیا ہو مصیبت عاید مہیا ر کی
میدان جنگ میں پسرو ترازب ہے	اوس گل باغ رسالت کی محبت ولین ہے میرے سینہ میں بھی ہے شایق فضا گلزار کی
میدان جنگ میں پسرو ترازب ہے	یا خاک کر بلا سے عیان آفتاب ہے

روح نبی کو قبر میں بھی اضطراب ہے
 دنیا کے دو دکا ہائے عجب انقلاب ہے
 یہ کون ہے شبیبہ رسالت آب ہے
 ہالہ میں ماہ ابر میں یا آفتاب ہے
 ڈوبا ہوا شفق میں مرا آفتاب ہے
 سو کبھی زبان ہے جان کو اک اضطراب ہے
 اے بابا جان پیاس سے حالت خراب ہے
 یہ جان لو کہ باپ میرا بو تراب ہے
 اور نانا میرا شافع روز حساب ہے
 باز آؤ اس سے بس یہی راہ ثواب ہے
 اس ظلم سے تو سنگ کا دل آب ہے
 گوجا ننتے تھے آل رسالت آب ہے
 یا رب یہ نہنی جان پہ کیا کیا عذاب ہے
 عین وصال کہتا تھا عین شباب ہے
 کہتی تھی موت بھی مراد آب ہے
 اوتری مکان میں جسکے خدا کی کتاب ہے
 اون پر نزول رحمت حق بحیاب ہے
 راضی رضا پہ تھے یہی لب لباب ہے
 اک جان پر ہزار طرح کا عذاب ہے

روئے حسین پیاس سے بے آب و تاب ہے
 زندان میں خاندان نبی بے حجاب ہے
 اکبر جو آئے رہنیں تو ہر اک نے یہی کہا
 گیسو بہن چار چاند سے رخسار پر عیان
 بولے حسین ویکہکے اکیر کو خون میں لال
 بی بی سکینہ کہتی تھیں رو رو کو پیاس سے
 پانی پلائے مجھے یا مارو اے لے
 کہتے تھے سب شقیوں سے یوں شاہ کربلا
 بھائی حسن ہے فاطمہ زہرہ ہے میری مان
 ناحق یہ تم نے باندھی کمر میرے قتل پر
 اللہ فوج شام کی یہ سنگدلی جناب
 دنیا کی چاہنے اور تھیں اندھا بنادیا
 اصغر کا حلق چہد تے ہی بانو نے یہ کہا
 قاسم ہوئے شہید جو دو لہا بنے ہوئے
 عباس زخم کھاکے گرے جب فوج پر
 وہ خاندان خانہ برباد ہو گیا
 جو غم میں رو رہے ہیں امام حسین کے
 گر چاہتے حسین تو کیا تھی وہ فوج شام
 ان سب کا غم حسین کا دل و امصیتا

ق

پھونچے جہان کے قبر رسالت آب ہے

سجاول پٹے شام سے جسد مدینہ کو

روئے لگے یہ کہکے لپٹ کر مزار سے
 بابا بھی اور بھائی چچا ہو گئے شہید
 اس وقت شہر پاک میں اک حشر ہے بیا
 ہر گھر میں یا حسین کا نعرہ بلند ہے
 بلوا لو کہ بلا میں مجھے شاہ کر بلا
 بہر رسول جلد دکھا دو مزار پاک

سب خاندان لٹ گیا یہ کیا حساب ہے
 تنہا میں رہ گیا ہوں عجب انقلاب ہے
 گریان غم حسین میں ہر شیخ و ثواب ہے
 ہر و لکو اس قلق سے عجب پیچ و تاب ہے
 و لکو مرے و کن میں بہت اضطراب ہے
 اس اشتیاق میں مری مٹی خراب ہے

خاک لحدو با بیگی کیا مجھ کو بعد مرگ

شایق مری زبانہ کیا بو تراب سے

روئے اکبر روئے اصغر آفتاب و ماہتاب
 کب ہوں انکے رختے مہر آفتاب و ماہتاب
 دیکھ کر و ونون کو زخمی رو کے بانو نے کہا
 اکبر و اصغر کی یاد آتی رہی ہر ایک کو
 وہو پ سین اور او سپین تھے روز و شب لاشیڑے
 کر بلا میں دیکھ لی کیا گردش چشم حسین
 و یکتے تھے روز و شب کیا آئینہ روح حسین
 چپ گئے جب خاک میں رخسار پر نور حسین
 ڈریہ تھا چکے نہ زمین شعلہ مہر حسین
 اکبر و اصغر کے لاشے دیکھ کر بولی قضا
 روز روز حشر تھا اور شب شب تاریک قبر
 لے زینب قتل جب عون و محمد ہو گئے
 میری آنکھوں سے ہوئی غائب مری نور نظر

و و و تھے شبیر کے گھر آفتاب و ماہتاب
 وہ میں اعلیٰ اور کتر آفتاب و ماہتاب
 خون میں کیا ہو گئے تر آفتاب و ماہتاب
 میں اسی باعث سے تھی گھر آفتاب و ماہتاب
 جن کے اوپر تھا سایہ گستر آفتاب و ماہتاب
 آج تک کھاتے ہیں چکر آفتاب و ماہتاب
 تھے نصیب کے سکندر آفتاب و ماہتاب
 ہو گئے بے نور میکسر آفتاب و ماہتاب
 خاک ہو جائیں نہ جل کر آفتاب و ماہتاب
 کیا او تر آئے زمین پر آفتاب و ماہتاب
 و ونون ظالم تھے برابر آفتاب و ماہتاب
 مل گئے مٹی میں جا کر آفتاب و ماہتاب
 یا بنی جا کر فلک پر آفتاب و ماہتاب

بہ نہ جائیں پانی ہو کر آفتاب و ماہتاب
کیون نہ ہو جائیں مکدر آفتاب و ماہتاب
کیون تر پین آسمان پہ آفتاب و ماہتاب
خون روتے ہیں مقرر آفتاب و ماہتاب
کٹ نہ جائیں آسمان پر آفتاب و ماہتاب
جھگے کیا دل بنگر آفتاب و ماہتاب
شم کے تابع ہیں مقرر آفتاب و ماہتاب
آئے تھے لیلے کے چادر آفتاب و ماہتاب

بیکسی کہتی تھی پیاسا دیکھ کر شبیر کو
عارض شبیر جب رہیں غبار آلود وہ ہیں
نور چشم فاطمہ زہرا ہے غلطان خاک پر
اکبر و اصغر کے چہرے کب لبو میں لال ہیں
غل ہوا جب میان سے نکلی چمک کر ذوق الفتا
کیون نہ ماتم میں شہ وین کے فلک سے گر پڑے
اشقیا کو پیچو نکدین ٹھنڈا کرین کر حکم ہو
بے روزین ہو میں جب چاندنی اور دھوپ کی

ہے ترے مطلع میں شایق و صدف خسا حسین

و و لون معرہ میں برابر آفتاب و ماہتاب

آج فرش کر بلا بھی عرش نجانی کو ہے
باغ زہرا میں بنی ایک بہار آنے کو ہے
اضطراب عشق جس صورت سے دانی کو ہے

ابن محبوب خدا کیا اس طرف آنے کو ہے
ہر گل نخل نبوت آج مرجعاً نے کو ہے
یون فدا ہر ایک تھا شمع رخ شبیر پر

ق

یا محمد لو خبہر گھر بار لٹ جائی کو ہے
جان میری آپ پر سے صدقہ ہو جائی کو ہے
بابا جان اب تشنگی سے دم کھل جائی کو ہے
سو کھ کر منہ سے زبان باہر کھل جائی کو ہے
ظالموں کی اس طرف امید بر آنے کو ہے
منہ بھی زخمی ہو گیا اب مشک گر جائی کو ہے

جب کہا شبیر نے اک آہ بھر کر یاس سے
یہ صدا سنتے ہی حرنے گر کے قدم پیر کہا
کہتی تھی بی بی سکینہ خیمہ میں رو رو کے یون
اللہ اللہ اصغر معصوم کی تشنہ لبی
سر کٹاتا ہے اوہر بڑ بکھر ہر اک پیر و جوان
تھامے دانتوں سے جوشانے کٹکے عباس کے

تین دن سے بھوک پیاسی ہے رسول اللہ کی آل
افری ہتھافری ہتھافری ہتھافری ہتھافری ہتھافری
پانی پینے کو نہ ہاتھ آئے تو پھر وہ تھاک ہے
حضرت شبیر کا دل پیچ تاب غم میں ہے
کب پڑی رخ پر علی اکبر کے شمشیر ستم
ناریوں نے دیکھ کر قاسم کو زخمی یہ کہا
عورتوں کا اس علم میں پوچھنے والا ہے کون
سرکٹانے پر جو آما وہ ہے ابلا و رسول
قافلہ سالار ہی مرجائے تو کیسی قافلہ
کچھ نہ ہشکل بنی سے آئی بے دینوں کو شرم
تشنگی جنس گران تھی وہ بھی سستی ہو گئی

پانی پینے کو میسر ہے نہ کچھ کھانے کو ہے
ایک دل شبیر کا ان سب کا غم کھانے کو ہے
بھر ہی ہے نہر لیکن وہ بھی ترسائے کو ہے
قبر میں زلف رسول اللہ کی کھانے کو ہے
چودہویں کا چاند نکلتا نیلگوٹھ جانے کو ہے
آنچ سے تلوار کی اب نور چل جانے کو ہے
عابد بیاراک ان سب کے سمجھانے کو ہے
فاطمہ زہرا کا دل مرقد میں دکھ پانے کو ہے
سوئے طیب بے سہارا قافلہ جانے کو ہے
دیکھ کر اکبر کا چہرہ چاند شرماتے کو ہے
ہے مثل مشہور چارائیک اب آنے کو ہے

ختم کرو سے قصہ درد و الم شبیر کا
یہ سچ نشانی تین سے گھیر کر نکلی جانے کو ہے

سب کے دل بیتاب ہو سن کر کلام ایسا تو ہو
ہو پسند خاطر مولیٰ کلام ایسا تو ہو
بت پڑہیں کلمہ جسے سن کر کلام ایسا تو ہو
کر بلا کی اوج و رفعت کا بیان کیونکر کروں
چونکہ اونٹے فتنہ خواہیدہ بن بن کر حواس
آج ہی منہ گامہ روز جزا ہوا آشکار
جہنم کے گھوڑے گئے جب نہ جانے اٹھ گئے
عرش تھرائے زمین کا نیپے بگڑ ہو چاک چاک

ماتم شبیر کا فیضان عام ایسا تو ہو
خلد ملنے کا پیام آئے سلام ایسا تو ہو
کر لے تسلیم اک جہاں حکو سلام ایسا تو ہو
عرش حسرت سے جسے دیکھے مقام ایسا تو ہو
تو سن عمر روان محشر حرام ایسا تو ہو
شہ کے غم میں حسرت تو کاتو نام ایسا تو ہو
ایسا سجدہ ہو رکوع ایسا قیام ایسا تو ہو
آج سب کے لب چشور یا امام ایسا تو ہو

عرض کرتے ہی انہیں روضہ سیلجی جواب
 سجو کی پیاسی ہو گئی اکی رسول اللہ شہید
 ساقی تسلیم کی دریا ولی سب دیکھ لیں
 بیکسی بھی جسکے غم میں آٹھ آٹھ آنسو بہاؤ
 ساتھ حو کے ہو گئے لڑکریہ دونوں بھی شہید
 بول اٹھے خود عذاب اہل کین بھی الامان
 راہ مولیٰ میں کٹایا ساتھ سب کے اپنا سر
 چوڑ کر سب زہد و تقویٰ ولین کدہ عشق حسین
 دیکھ کر اکبر کا چہرہ اشتیاق سب بول اٹھے
 ہند سے جاتے ہی شہر کر بلا میں آئی موت
 جب علی اکبر ہوئے میں جنگ میں پیاسی شہید
 بیکسی کہتی تھی یہ گور غریبان دیکھ کر

کر بلا میں جان شارون کو سلام ایسا تو ہو
 واہ واہ عاشورے میں ماہ صیام ایسا تو ہو
 حشر میں مجھ کو عطا کوثر کا جام ایسا تو ہو
 بیکسو نکی حسرتوں کا اختتام ایسا تو ہو
 مجرئی ایسا تو بھائی کا غلام ایسا تو ہو
 آلی محبوب خدا کا انتقام ایسا تو ہو
 سب شہیدوں کا اپنے سردار امام ایسا تو ہو
 کام سب بگڑ میں ہو میں بجا میں نام ایسا تو ہو
 ہم شہید مصطفیٰ ماہ تمام ایسا تو ہو
 آپکے صدقے سے یا خیر الامان ایسا تو ہو
 تشنگی خود کہہ رہی تھی تشنگی کام ایسا تو ہو
 دوسرے میں خاندان سارا تمام ایسا تو ہو

مرثون اس طرح اے شایق غم شبیر میں
 بے نشان خو نشان بجا کے نام ایسا تو ہو

جز کلا طار جان مجرئی شبیر کے غم میں
 غم سبط بنی کا یہ اثر باقی ہے عالم میں
 خاش یونہی رہی لب تشنگی شد کہ ماتم میں
 قضا نے دم بھی لینے کی ندی سر میدان
 کیا سجدہ نہ آدم کو اسی باعث سو شیطا کو
 چہ ٹپکے قطرہ ہائے اشک فتنہ پہ صدائی
 ہو دیکھا ہے رواہل حرم کو فرط غم سے

تو میں سمجھو نگاہ قیدی کوئی چھوٹا محرم میں
 سید پوش آفتاب ہر مرد و دیدہ و ماتم میں
 بنے الماس آنسو خشک ہو کر چشم پر خم میں
 جو آیا لشکر بیدین سے تیغ شاہ کو دم میں
 کہ ہون گے شمر سے ملعون بھی اولاد دم میں
 خاک روتا ہے شب بھر تشنگی شد کے ماتم میں
 ہزاروں چاک پیدا ہو گئے مایان مریم میں

جگر تکرے ہوا جاتا ہے شہ کی تشنہ کامی پر
جگر میں داغ لب پر آہ دل زخمی لہو پانی
غم شاہ شہیدان میں سیہ پوشی بڑھی سیسی
بڑھا اس درجہ جوش گریہ شہ کے رونواؤ کا
گریبان چاک گل ہیں بوستانین دم بخور غنچے
ادب سے عرض کی عون و محمد نے کہ اے مولیٰ
جو چکی ذوالفقار حیدری میدان میں شور اٹھا

پلاوے کوئی گہسکر ریزہ الماس شبنم میں
ہزاروں پھول پھل آئے ہمارے گل ماتم میں
کہ شعلہ تک نہیں اپنے چراغ بزم ماتم میں
کہ موج اٹھنے لگی ہے کوثر و تسنیم زمزم میں
یہ دونوں ایکساں ہیں اکبر و اصغر کو ماتم میں
اجازت دیجئے اب صبر کی طاقت نہیں ہم میں
چلو بھاگے قیامت آگئی ہے تیغ کے دم میں

شہید کربلا کی مدح خوانی کے سبب شناسی
غم و رنج الم مٹ جائیگے اب کے محرم میں

جب مدینے سے سلامی مرے سر و چوٹے
جیسے شبیر سے سب خویش برا و چوٹے
ویکہر کہتے تھے خراگان و نگاہ شبیر
ویکہر لاش کو اکبر کی سکیںہ نے کہا
خون میں تر ویکہ کے عباس کو بولے شبیر
گود میں وامن رحمت نے لیا چلا کر
خون میں اکبر و اصغر کے تھے لاشے کیجا
حرنے رو کر یہ کہا اب یہ دعا ہے سرور
کربلا کی وہ او اسی تھی کہ اللہ کی پناہ
روکے عورات یہ کہتی تھیں کہ دوچار نہیں
نسل اکبر میں تھی کیا حسن محمد کی جہلم

غل ہوا ابن سمیر سے پیسہ چوٹے
کسی بیکیں کا نہ اس طرح خدا گھر چوٹے
تیغ پر تیغ پڑی تیسرے برابر چوٹے
یون ہیں سے نہ کوئی اور برا و چوٹے
ولکے غمخوار گئے جان کے یا و چوٹے
مانکی آغوش سے جسوقت کہ صغر چوٹے
مر گئے پر نہ برادر سے برا و چوٹے
حشر تک آپ کے قدموں سے پیسہ چوٹے
دیکھنے والوں کے ولین تھی کدو چوٹے
ہم سے اس دشت میں افسوس تیر چوٹے
چاند سی شکل پر گیسوئے منبر چوٹے

جان چوٹے مرے تن سے نہیں پروا شایق

در شاہ شہیدان سے نہ مرا سر چھوٹے

اسلام اے مرے سرور مری پیارے حسین
 اسلام اے سپر شیر خدا شان خدا
 اسلام اے شجر باغ نبوت کے شمر
 ہو سلام آپ پر اے سر کے گٹائی والے
 ہو سلام آپ پر اے توڑ نگاہ زہرا
 وہ تیرا صبر ترا دل تری ہمت کیا خوب
 کیون نہ ہو صبر ہے ای شاہ تمہاری میراث
 مومنو واقعہ کرب و بلا کیا ہو رقم
 وہ زمین ریت کی وہ دھوپ وہ خیمے جلتے
 اشقیاء سینکڑوں تھوڑے سے ہو خواہ رسول
 صرف اک قافلہ چوٹا سایہ سادات کا تھا
 بڑے شبیر نے اعدا سے کہا کر کے خطاب
 یاد رکھو کہ محمد کا نواسا ہوں میں
 کشتہ زہرا مرا بھائی حقیقی ہے حسن
 سینے کی جان کے یہ آخری حجت تمام
 اس طرف کو س دغا و جنگ سبجا
 اس طرف ذکر عبادت میں تھے مشغول تمام
 اس طرف نواہی کا تھا چہرہ دل سے ظہور
 اس طرف شوق شہادت کی تھی حالت طاری
 اس طرف خالق اکبر کی رضا پر راضی

آپ کے غم میں نہنیں اس دل سیار کو چین
 آپ پر دل مرا قربان مری جان فدا
 آپ سر دار دو عالم کے ہین منظور نظر
 تہ شمشیر رضا سر کو جھکانے والے
 آل سر دار رسل سید شاہ شہدا
 دل سے ہم پھول گئے قصہ صبر ایوب
 ہاتھ آئی ہے تمہیں نانا کی پیاری میراث
 خوف یہ ہے کہہ میں سینے سے نکلائے نہ دم
 تھے ستم آل محمد یہ بھی کیسے کیسے
 جبکہ چہرہ دل سے عیان شان خدا جاہ رسول
 مر حبا قافلہ سالار تھے شاہ شہدا
 ہم سے مطلوبوں کے تم قتل کو سمجھے ہو نواب
 جان زہرا اسد اللہ کا بیٹا ہوں میں
 جان کر میرا نسب دیتے ہیں کون بچ نوح
 شاید آجائے کوئی رہ پر شقی خود کام
 اس طرف گونج اوٹھی نعرہ یا مہر کی صدا
 اس طرف فکر شہادت میں عدو خود کام
 اس طرف آل نبی پر تھا ستم کا مذکور
 اس طرف قتل کے شبیر کی تھی تیاری
 اس طرف تھی نہ دود و دلت کی ولا پر راضی

اس طرف شاہ کو اللہ سے تحراز و نیاز
 پھر ہوا جنگ پر آمادہ ہر اک پیر و جوان
 رخصت جنگ جو دینے لگے ابن حیدر
 بنی معراج قضا بام شہادت کے لئے
 رنین بالین پہ شہیدوں کی قضا آئی تھی
 ایک پر ایک لگے ہونے فدا بڑہ بڑہ کر
 بنگی موت دو لہن سب کی طبیعت آئی
 ابن زینب جو بڑے عون و محمد دونوں
 سو بچکراؤ کا الم اوں کا قلق اوں کا مال
 روکے فرمانے لگے تم کو اجازت دے کر
 بڑے ہر ایک نے پھر عرض یہ شبیر سے کی
 پھر تو دل تھام کے بول اوٹھے امام مظلوم
 تم مرو میں جیون ایسا نہ کرے میرا خدا
 پھر تو رو رو کے یہ فرمانے لگے شاہ بدا
 پھر تو پینے لگے سب جام شہادت بڑ بکر
 بڑے قاسم نے کہا مجھ کو بھی رخصت کیجئے
 بولے حضرت مرے بھائی کے ڈولاری قاسم
 کہیں ایسا نہ ہو ہو مجھ کو حجاب اے بیٹا
 کہا قاسم نے یہ دڑجھکو ہے ای پیارے چچا
 تھام کر دل کہا شبیر نے اچھا جاؤ
 آپکے سامنے جو آیا وہ دھوکے میں رہا

اوس طرف فتنہ گری میں تھا ہر ک شخص کھناز
 و دونوں جانب سے ہوئی رزم کے آثار عیان
 بڑے کھٹنے لگے لشکر سے یکے بعد دیگر
 تشنہ لب بڑھنے لگے جام شہادت کیلئے
 یاد لہن بن کے کوئی حور لقا آئی تھی
 جس طرف دیکھو نظر آتے تھے سرخوین تر
 ہو گئے غیر تو گھر والوں پہ نوبت آئی
 انکی رخصت ملے رکھتے تھے یہ مقصد و دونوں
 آگیا حضرت شبیر کو زینب کا خیاں
 ہائے شمشیر کو صورت بین دکھاؤں کیونکر
 آپ کی دیر ہے امان نے اجازت دیدی
 غم میں تم سب کے رہے دل مرا کتبک مغموم
 سب نے بڑ بکر یہ کہا پہلے ہمیں ہونگے فدا
 ایک شبیر کا دل لاکھ ستم واوے لا
 لاش ہر ایک کی لاش لگے جا کر سرور
 اے چچا مجھ پر بھی اب اتنی عنایت کیجئے
 مرنے جاؤ کہوں کس منہ سے پیارے قاسم
 حشر میں بھائی کو کیا دھمکا جو اب اے بیٹا
 کہیں ایسا نہ ہو حشر میں خفا ہوں با یا
 دست حیدر کی شجاعت کا اثر دکھلاؤ
 سامنے آیا وہیں اوس کے تکبر اوس کا

پھر تو ہر سمت سے بوجہار ہوئی تیرون کی
 تیغ پر تیغ پڑی تیر پہ چلنے لگے تیسر
 آئے آئے خادم کی خبر لو آقا
 سنتے ہی پاس گئے دوڑ کے جلدی حسین
 اتنے میں پھر نہ ہوئی موت میں اونکے ناخبر
 پھر بڑھے حضرت عباس سوئے بہر فرات
 مشک جس کا ذہبہ پتھی کٹ گیا جدم وہ ہاتھ
 پھر جو اک ظالم بد کیش کی شمشیر چلی
 پھر عکدار نے دانتوں سے اسے تھام لیا
 اسی حالت میں شجاعت سے بڑھے پانیکو
 پانی پینے کو تھے اور اگیا بچوں کا خیال
 لڑتے لڑتے جو گرے گھوڑے سے اوزیری
 اتنے میں سنتے ہی شبیر وہاں سے دوڑے
 روکے کہنے لگے اب میری کمر توٹ گئی
 اتنے میں تن سے گئی روح جناب عباس
 اتنے میں بڑھ کے یہ اکبر نے کہا بابا سے
 دیکھا جاتا نہیں اب خوش اقارب کا الم
 رو کے شبیر نے یہ اون سے کہا دور رہو
 غمہ بانو سے کہوں کیا میں اجازت دیکر
 پھر تو اکبر گئے خیمے میں اجازت لینے
 اما جان آج تو مذوی کو اجازت ہو عمل

آنکھ بدلی نظر آنے لگی شمشیر وں کی
 پھر تو قاسم نے پکارا مرے مولی شمشیر
 اب ہوا چاہتی ہے جان مری تجھ پہ خدا
 او سمجھانے لگے اون کو تشفی سے حسین
 روح جنت میں گئی دیکھ کے روئے شبیر
 پانی لے اون کہ ہو پیاس سے بچو نکو نجات
 دوسرے ہاتھ میں پھر لے لیا او کو مہیات
 ہاتھ پھر وہ بھی کٹا مشک گری اس بھی
 اتنے میں تیر پڑا خون سے منہ لال ہوا
 تاکہ سیراب کرین حلق جو کچھ ہو سو ہو
 پھینک دے کر اسے لڑنے لگے پھر نیک خصال
 دوڑ کے بھائی کے پاس آئے بھائی جلدی
 آکے عباس کا سر اپنے لے زانو پہ رکھے
 آس جو کچھ تھی بند ہی ولسے وہ سب چھوٹ گئی
 یعنی دنیائے گئے حیدر کرار کے پاس
 اب تو اللہ مجھے رن کی اجازت دیجے
 روح بے چین ہے سینہ میں تو بتیاب و دم
 ابھی اٹھارہ برس پورے نہیں میں تکو
 جا کے تم مان سے اجازت لو مری نور نظر
 مان سے پھر روتے ہوئے عرض بھی کرنے لگو
 یہ سمجھ لیجے کہ اکبر مجھے پسند نہ ہوا

ہم جین باپ مرین یہ تو نہیں ہو سکتا
 شہر یا نو نے کہا سنتے ہی اسے نور نظر
 نکڑے ہوتا ہے یہ سن سن کے کلیجہ اور دل
 خیر تم جاؤ اجازت ملی تم کو اسے لو
 سنتے ہی دوڑ کے شبیر کے پاس آئے اکبر
 پھر تو شبیر نے بھی روکے کہا بسم اللہ
 پھر تو رنکو گئے لڑنے کو جو ہمشکل بنی
 چار گیسو تھے پڑے چاند سے رخسار وں پر
 آتے تھے لڑتے ہوئے اکبر ذی شوکت و شان
 پھر تو لڑنے لگے بڑے بڑے ستمگار وں سے
 توڑے اک جان پر پھر سیکڑ وں اعدا وں کو
 تیغ پر تیغ پڑی اور پڑا تیر پہ تیر
 گرتے ہی گھوڑے سے چلا کے کہا ای بابا
 لاش اکبر کو چلے لیکے جو مقتل سے حسین
 پوچھتے جاتے تھے خود چہرہ اکبر سے لہو
 ہائے اے لخت جگر تم بھی مجھے چھوڑ چلے
 خیر اللہ کو سو نیا تمہیں جاؤ پیارے
 دوح اکبر کی گئی اتنے میں سوئے جنت
 پھر تو شبیر نے خود غم کیا لڑنے کا
 بین بھی مرنے کو چلا تم کو خدا کو سو نیا
 سب نے رو کر یہ کہا ہے بہت اصفیٰ حسین

صبر کر لیتے اگر اب کہیں ہو سکتا
 ہاجرہ سے نہیں ہوں صبر میں کم میں بھی مگر
 ولپہ کس طرح رکھوں صبر کے پتھر کی سل
 رو کون کس طرح کہ بابا پہ فدا ہوتے ہو
 مان نے جو دی تھی رضا عل وہ سب کہ کوسائے
 دل بتیاب کے ہے حال سے اللہ آگاہ
 غل ہوا یہ لو وہ آتے ہیں رسول عربی
 لوٹ تھی یا کہ گھٹائیں تھیں یہ انگار وں پر
 روکے فرماتے تھے یوں العطش ای بابا جان
 خون پہنے لگا پھر چاند سے رخسار وں سے
 تاکہ دنیا سے ہو ہمشکل محمد نابود
 چور زخمون سے ہوا نور نگاہ شبیر
 آئے آپ پر اب ہوتی ہے یہ جان فدا
 ملک و جن و بشر جو روپری کرتے تھے بین
 ولپہ اک ہاتھ دہرا اور کہا اللہ جو
 نہ پہنچا اور نہ بہن اور نہ امان سے ملے
 ہائے بے نور ہوئے آنکھوں کے میرے تارے
 شامیانہ بنی بڑے بڑے خدا کی رحمت
 آکے خیمہ میں کہا سب سے کہ حافظ ہے خدا
 میرا اللہ کرے بعد مرے صبر عطا
 پیاس سے اون کی زبان سوکھ گئی پیارے حسین

گو دین لے کے ستمگاریوں کو دکھلاؤ انہیں
 اور یہ فرمائے گو میں ہوں تمہارا محب سرم
 سن کے شبیر نے اصغر کو لیا لے کے بڑھے
 پیاس کے مارے لب اوس کا جگر اٹکا نہیں
 حقوڑا سا پانی جو دید اسے کروں سیر لب
 سن کے یہ کہنے لگے سارے شقی بے پیر
 کہکے یہ تیر چلا بیٹھا اک ان میں سے شریہ
 تیر کھاتے ہی گئی روح سوئے خلد برین
 لاکے پھر شاہ نے اون کو دیا اونکی مان کو
 نہ تو قاسم نہ تو اکبر نہ تو اصغر کا ہونام
 ہائے زینب سے یہ پھر روتے ہوئے شہ نے کہا
 بعد میرے بھی رہے تنگو سگینہ کا خیال
 بولی زینب کہ یہ سب کچھ میں بحب لاؤں گی
 عازمِ رن جو ہوتے شاہ تو عابد اوٹھے
 عرض یہ کرنے لگے میں بھی ہوں باقی حضرت
 اون کو سینہ سے لگا کہ یہ کہا حضرت نے
 جاؤ خیمہ میں کہ تم اک ہونشانی میری
 پھر یہ کہہ کر گئے لڑنے کو ہمارے مولا
 سیکڑوں لاکھوں شقی ہو گئے جسم فی الناد
 غش پغش آگیا گھوڑے سے گری شاہان
 یا خدا سارے شہیدوں کے لقمہ حق سی مجھے

حال محصوم کی کچھ پیاس کا بستاؤ انہیں
 پر یہ بچہ تو نہیں ہے کسی صورت ملزم
 سامنے آ کے شقیوں کے یہ فرمانے لگے
 میں گنہگار ہوں بچہ تو گنہگار نہیں
 اس کا اللہ تمہیں دیگا قیامت میں ثواب
 آب کے بدلے میں حاضر ہے یہ آب شمشیر
 ننہ سے حلق میں پانی کے عوض اتر تیر
 غنچہ باغ نبوت ہوا تداراج وہیں
 بنی گئے جام شہادت انہیں جلدی لیلو
 ہائے اب ایک گھڑی بھی مجھے جینا ہو حرام
 اسے ہیں ایک وصیت ہے مری سئلوزا
 رنج اسکو نہ کبھی ہونہ کوئی پھونچے مال
 تنگو وہوڑے تو کہاں سے میں تمہیں پاؤں گی
 اوسی بیماری میں قد مونہ گرے بابا کے
 اسکے بعد اپنی مرضی مجھے کیجئے رخصت
 میں اوٹھانے ابھی باقی تمہیں لاکھوں صد
 تم سے باقی ہے زمانے میں کہانی میری
 پھر کہہ شکر شہادت میں وہیں شکر خدا
 پھر تو ہر سمت سے تیرون کی بولی اک بوچار
 آگے کیا عرض کروں مجھ میں نہیں تاب تو ان
 بخشدے حشر میں اور پوچھ نہ اعمال مرے

گرمی حشر نہ محشر میں کرے حال تباہ میں رہوں اونکی محبت میں اگر زندہ رہوں حالت نزع مری جان پہ طاری ہو جب	واسطہ اکبر واصغر کا تجھے یا اللہ رنج اور درو میں اور غم میں اونہیں کے میں مروں دم مرا الفت شبیر میں نکلے یا رب
--	--

اے مرے پیارے خدا تجھے یہ ہر دم ہو دعا
خاتمہ نام پہ شبیر کے ہو شایق کا

غم حسین میں غمگین اک زمانہ ہے ستم ہے مجرئی میدان کربلا میں نیا یہ عورتو نہ غضب ہے ستم ہے بچو نہ زمین پہ ضعف سے سر ہے خمیدہ اکبر کا ملاں دوست رہیں اور خوش رہیں شہین پڑے بین و ہوپ میں جلتے شہید و کواکب جو زخمی ہو گئے اکبر تو رو کے بولے حسین چلے بین نہر پہ عباس جان دینے کو چچا سے بولے یہ قاسم کونکی دور خست شہید ہوتے ہی اصغر یہ بول اوٹھے شبیر	ملک میں جن و پری میں بھی فسانہ ہے نجی کی آل کا دل تیر کا نشانہ ہے نہ پانی پینے کو ہے کھانے کو نہ کھانا ہے یہی ہے سجدہ یہی شکر کا و گانا ہے عجب خدا کی خدائی کا کارخانہ ہے نہ قبر ہے نہ کفن ہے نہ نشامیانا ہے تہہ رے دادا کی میراث سر کٹانا ہے فقط و کھائے گو پانی کا اک بہانا ہے مجھے تو حشر میں بابا کو منہ دکھانا ہے ستگر و یہ ستم کا بھی کچھ ٹھکانا ہے
---	--

حسین پاس تم اپنے بلاؤ شایق کو
خبر نہین کہ یہاں کتبک آب و دانہ ہے

مناجات شایق عاصی پر رگاہ غفار و باری جل جلالہ

اور تو ہی کریم ہے خستہ دایا

رحمان ہے رحیم نام تیرا

تجھ سے یہ التجا ہے سبیری
 آفت سے جہان کے رکھ سلامت
 دنیا میں نہ کر کسی کا مستلاج
 صدقے سے محمد امین کے
 کر عشق میں مجھ کو تو وہ کامل
 دنیا میں مجھے تو سرخ رو رکھ
 جب وقت اخیر پھر سچے میرا
 دل نزع کی سختیوں سے سکھ پائے
 کہتا ہوں تجھ کو ہیں واسطوں سے
 صدقے سے غنی کے اور غنی کے
 ابلیس جو وقت نزع آئے
 صدقے میں تو بنت مصطفیٰ کے
 پہلی منزل بہت ہے بہاری
 سابقے سے حسین اور حسن کے
 آئین جو ملک سوال کرنے
 پہلے یہ کہوں عبد رب ہوں
 پوچھیں مراد میں کہدوں اسلام
 و کہا! میں جو وہ شبیہ انور
 کہدوں کہ یہ ہے میرا پیغمبر
 انسان نہ دیکھا ایسے ڈھب کا
 اور دوسرا اک جواب یہ دون

بہرا احمد تو کرو سے پوری
 ہر دم رہوں غرق بحر رحمت
 محتاج رہوں تو تیرا محتاج
 خلقت میں گردن نہ بین نظر سے
 ہر دم رہے دید تیری حاصل
 بندہ ہوں تیرا تو ابورکھ
 ہو سامنا روئے مصطفیٰ کا
 صورت پہ نظر ہو دم نکلی جائے
 حضرت صدیق اور عمر کے
 مشکل آسان تو میری کرو سے
 وہو کہ دینے مجھے نہ پائے
 غالب بندے کو اوسپ کرو سے
 ہے عرض یہ اسے جناب باری
 مرقد کے فشار سے بچالے
 وون فضل سے میں جواب ایسے
 میں امتی شہ عرب ہوں
 ہے میرے نبی کا مصطفیٰ نام
 قربان ہو جاؤں میں سراسر
 والی ہے یہی ہے رہبر
 جلوہ جس میں ہو عین رب کا
 سنئے میں مرید محی الدین ہوں

جو ہے شہ عرب کا پیارا
 جب گرم ہوا قتابِ محشر
 پیغمبر و جن و انس اگر
 پیارے ہاتھوں سے جامِ پی لیا
 جب حشر میں ہو حساب میرا
 اعمال بُرے ہوں گرچہ میرے
 ستار چھپا دے میرے سپنا عیب
 گورے ہونگے بہت سے کالے
 ٹھیکو کہیں رو سیاہ نہ کرنا
 ہوگی اسوقت شرمساری
 برکت سے اپنے رہستون کے
 ہو جبکہ گذر صراط پر سے
 یارب صدقے سے محی الدین کے
 تو مجھ میں نہ سب سے خوار کرنا
 دنیا سے پھیر دے مراد دل
 ہوں تیرے حبیب کی مینامت
 یارب طیب بناوے مسکن
 مرتے مرتے وہ روضہ دیکھوں
 لہجائے وہاں کی خاک میں خاک
 حضرت احمد علیہ والا
 دے فیض میں اون کے تو ترقی

اور شاہ عرب کا ہے پیارا
 اور پیاس سے ہوں جبکہ میں مضطر
 دین ہاتھ سے اپنے جام کو تر
 وامن اون کا کبھی نہ چھوڑوں
 رسوائی نہ کر میری خدایا
 غفاری سے تو اپنے سٹاؤے
 ستاری میں تیرے کس کو عیب
 کالے ہوں گے بہت سے گورے
 بارزالت نہ سر پہ دھسنا
 پلہ ہو بدی کا جبکہ بھاری
 پلہ نیکی کا تو چمکا دے
 دوزخ میں گرین جو لوگ کنگے
 رہبر مرے ہیں تیرے پیارے
 بجلی سا مجھ کو پار کرنا
 ہو نعمت دین مجھ کو حاصل
 کر مجھ کو نصیب اون کی قربت
 حضرت ہی کے شہر میں ہو مدفن
 مر کر بھی نہ اوس گلی سے نکلوں
 تا اپنے گناہ سے میں ہوں پاک
 مرشد جو میں میرے اور آقا
 جو دلیں ہے میرے اوس دونی

<p>قائم رہے حشر تک یہ سایہ خوش رکھ سب کو تو رب ارباب مقبول میری یہ التجا ہو بخشنش کے نہیں ہے گرجا لائق محروم نہ کرو سے خدا یا</p>			<p>سر پر پناہ مومن کے مولا میرے جو ہیں عزیز و احباب سب کا بالآخر خاتمہ ہو عاصی فاسق بہت ہے شایق رحمت اپنی تو اوس کو دکھلا</p>	
	<p>آمین کہیں تیرے فرشتے شایق یہ دعا جو ختم کر دے</p>			
<p>السلام اے سید کل مرسلین السلام اے رہنمائے گمراہان السلام اے زینت عرش ربین السلام اے حضرت عالی نسب السلام اے شان کثرت السلام السلام اے آنکھ تارے رسول السلام اے دیہہ راہ ہدا السلام اے سر نور امین السلام اے زور رباب ہم السلام اے نام تو عرفان حق السلام اے نور ایمان السلام السلام اے جان جان جہان السلام اے محرم دل السلام السلام اے عشق تو شان اولیں</p>			<p>السلام اے رحمت اللعالمین السلام اے والی و رماندگان السلام اے حشر کے مستندین السلام اے نشان بد شکل عرب السلام اے جان وحدت السلام السلام اے خلق کے پیاری رسول السلام اے ولبر ذات خدا السلام اے وچہ لو لاک لما السلام اے گوہر حبس کرم السلام اے ذات توغواں حق السلام اے ماہ تابان السلام السلام اے خسرو پیغمبران السلام اے مرہم دل السلام السلام اے ولبر جان اولیں</p>	

<p>السلام اے نور چشم چار یار السلام اے بیقرار دن کے قرار السلام اے شانِ روی بے نیاز السلام اے مونسِ دردِ نہان لیجئے میری خبر مضطربوں میں کیجئے جمہیرِ عنایت کی نظر شہرہ سستا ہوں ترے سرکار کا غمر وہ ہوں تو میرا غمخوار ہے وقت پرششِ حشر میں یا مصطفیٰ کوئی بدل پائے گا خیرات کا کوئی حاجی ہے نمازی ہے کوئی ہے کسی کو بے نیازی پر نیاز نیکی ہر اک شخص کی ہے اوسکے ساتھ زبدِ تقویٰ ہے نہ طاعت پاس ہے ہائے مجھ بدکار کا کوئی نہیں ہو سیہ کاری سے جب خاطر لول کون ہے ہم بیکسوں کا داد خواہ</p>	<p>السلام اے مظہرِ پرو و کار السلام اے حسرتِ امیدوار السلام اے بندہ بندہ نواز ہے کلیجہ میں خلش لب پر فغان اوڑ پکے آؤں کس طرح بے پرو نہیں چاہتا ہوں اک محبت کی نظر رنگ دکھلا مجھ کو بھی دربار کا میں ترا خادم ہوں تو سردار ہے سب کو ہو گا نیکیوں کا آسرا اجر پائے گا کوئی طاعات کا کوئی صائم ہے تو غازی ہو کوئی ہے کسی تازہ برداری پر ناز یا بنی ہے شرم میری تیرے ہاتھ بے وسیلہ ہوں تری اک آس ہے حشر میں تیرے سوا کوئی نہیں اپنی کملی میں چہا لینا رسول ہم غریبوں کے تمہیں ہو بادشاہ</p>
<p>مفلسا نیم آمدہ در گوئے تو شیباً للہم از جمال روئے تو</p>	
<p>قبلہ جان کعبہ من روئے تو</p>	<p>سجدہ گاہ عاشقان ابروئے تو</p>
<p>دست بکشا جانبِ زمیں مل</p>	

آفرین بردست بر بازوئے تو

حشر میں گھونٹ اٹھا کر دیکھئے
 حشر میں جہدم تلین میرے عمل
 پلہ نیکی جھکاویجئے حضور
 پلصراط اور اس کی وہ بارگاہ
 کوئی مثل برق چکا چیل دیا
 کوئی مثل رہبر و ابلق سوار
 یا نبی میری سنو میں کیا کروں
 کہنچ یوں جذب شفاعت سمجھو
 یا رسول اللہ یہ ہے ہر دم خیال
 تشنگی گرمی سپینہ اضطراب
 بیکسون کا کون ہے والی وہان
 دیکھ کر ایسی ہار سی بے کسی
 گر کے سجدہ بین سفارش کیجئے
 ہونہ روز حشر امت رو سیاہ
 یوم تسود و جمود یا وہ ہے
 الغیث اے کملی والے الغیث
 المدد اے زلف والے المدد
 المدد ماہ مدین المدد
 قید مشکل سے رہائی کیجئے
 جانکنی کے وقت امی پیارو رسول

رور ہا ہوں مسکرا کر دیکھئے
 چشم رحمت سے کرو مشکل کو حل
 بات بگڑی ہے بنا دیجئے حضور
 اچھے اچھے ہونگے با حال تباہ
 کوئی پارہ بن کے تڑپا چل دیا
 کوئی شکل گردش لیل و نہار
 فقر و دوزخ میں نہ نکھر کر پڑوں
 کہہ باتنگے کو جیسے کہنچ لے
 آفتاب حشر سے کیا ہوگا حال
 سامنا اللہ کا وہ دقت حساب
 غزو و ن کا کون ہے حامی وہان
 دوڑ کر تشریف لانا یا نبی
 حال پر اتنی نوازش کیجئے
 آپ بین ہر طرح اس کے غرض خواہ
 گورے کالے ہوں و دم فریاد ہی
 ہم ٹپے میں تیرے پالے الغیث
 روسیا ہی سے بچالے المدد
 المدد مشاہد مدینہ المدد
 جلاب مشکل کشائی کیجئے
 نزع کی سختی سے ہوگا دل ملول

<p>کون دے گا آپ کو میری خبر ایسی مشکل میں نہ بھولو یا رسول ساتھ اپنے روح کو لیجائے وورہن مجھ سے مرے شہاہ عرب</p>	<p>ہائے بچو بچے گی وہاں کیسی خبر ہم غریبوں پر کرم ہو یا رسول سندھین طیب سے اوسدم آئے ہاں مگر ونا ہے اب یہ روز و شب</p>	
	<p>ہجر میں ہے آپ کے جینا محال وصل ہو یا جلد ہو میرا وصال</p>	
	<p>سینہ خواہم شرہ شرہ از فراق تا بگویم مفرح و رواشتیاق در فراق تو مراد سوخت حبان بچون تنالم بے تو اے جان جہان</p>	
<p>کیون خفا ہو کچھ تو بولو یا رسول حال پر میرے کرم فرمائے رکھ نہ اب مجھ کو محمد سے جدا شیریزدان منظر خیر البشر سرخ رو رکھ دین و دنیا میں دما واسطے سے انکے ہو سکھ اورین رکھ او سے وارین میں با آبرو</p>	<p>رکتے ہو کیون ہجر میں ہم کو ملول آئے یا خود مجھے بلو آئے یا الہی اب یہ ہے تجھ سے دعا حضرت صدیق عثمان و عمر یا خدا صدقہ سے انکے صبح و شام سیدہ حضرت حسن حضرت حسین یا خدا شایق کی سن لے عرض تو</p>	
<p>خاتمہ پلے کے تو احمد کا نام عرض کروے الصلوٰۃ والسلام</p>		
<p>اسلام اے شہ لولاک محمد پیارے</p>	<p>اسلام اے میرے نگہوں کو چلتے تدرے</p>	

اسلام اے دل شکن کے لبہانیوالے
 اسلام اے مرے سرکار رسول عربی
 عرض کرتا ہوں سلام اور مرو پاکی سزا
 ہم گنہگار سیہ کار پر سے ہم پا لے
 توجہ انجان ہو پھر عا میں کہاں سارو غلام
 آپ طیبہ میں ہیں اور ہم میں وکن میں روتے
 جلد بلوائے اب ویر نہ کیجئے مولا
 چاہتے ہم ہیں ولیکن نہیں آسکتے ہیں
 وہ مدینہ کی زمین اور وہ سہا نا جنگل
 زندگی میں اگر دکھائے مجھے میرا خدا
 ہاں مرے پیارے بنی اتنی سزا عرض کری
 حشر میں میں جو اوٹھوں ساتھ تنہا رہا ہوں
 وامن پاک سے لپٹا ہوں گر مثل غبار
 مومنو کیا ہو بیان اپنے پیسیر کا گرم
 جب ہوئی نزع کی سرکار یہ حالت طاری
 ملک الموت نے آتے ہی کیا جہک و سلام
 چلے اب آپکا اللہ ہے مشتاق لقا
 پوچھا حضرت نے کہاں ہیں سر بہائی جبریل
 جبریل آگے اتنے میں سمیسیہ کے حضور
 اپنے مہنس گے کہا عذر نہیں ہے مجھکو
 پوچھا جبریل نے بنی کا نواسون کا غم

اسلام اے مرے بگڑی کے بنانیوالے
 اسلام اے مکی مدنی و مطلبی
 غم فرقت میں نہیں کوئی بھی میرا غمخوار
 لے خبر جلد خدا کے لئے کملی والے
 جیتے ہیں تیرے بہر و سہ پہن نام سہ کام
 عمر سب اپنی تباہی میں ہے ناتی کھوتے
 تا کجا صبر و تحمل نہیں طاقت اصلا
 آپ ہر حیل سے ہم سب کو بلا سکتے ہیں
 جلد دکھائے بیکل ہوں نہیں پڑتی کل
 ہائے وہ گنبد انور پہ کروں جان خدا
 مجھ گنہگار کا مدفن ہو مدینہ کی گلی
 اوٹھتے ہی چہرہ پر نور تمہارا ویکہون
 میں یہ سمجھوں کہ خزان میں مجھ کو حاصل ہو بہا
 ہاں سبھی جانتے ہیں اہل عرب اور عجم
 امتی امتی ہر دم تھا زبانہ جاری
 پھر کیا عرض کہ اب چھوڑیے دنیا کا مقام
 وجد میں جو دم کے پھر کہنے لگا صلی علی
 بولا اب وہ میں وہ آتے ہیں بغیر انجیل
 پھر یہ کہنے لگا اب چلے سو و رب غفور
 غم ہے جسکا مجھے کچھ اونکی تو خوشخبری دو
 یا کہ اصحاب کے فرقت کا سینہ میں الم

آپنے روکے کہا کچھ بھی نہیں انکا الم لائے جبریل جو خوشخبری زفرمان جلیل ملک الموت سے حضرت نے کہا سنتے ہی اور یہ فرمانے لگے اب نہیں کچھ فکر ہے جا امتی لب پہ تھا دنیا سے سدا ہارے مولا عائشہ کہتی تھیں انسوس گھرا جڑ امیرا بعض تو روتے تھے اور بعض کو اک سکتا تھا حیف و چشم زون صحبت یا رآخر شد یان دعا ہے یہی اب تجھ سے ہماری اللہ جو محمد سے ہے الفت نہ وہ چوٹے ہرگز حشر میں سایہ و امان محمد میں رہیں دم جو نکلے تو رہے سامنے اون کا جلوہ	میری امت کے سوا جھکو کسی کا نہیں غم ہم گنہگاروں کو حشر میں ملی خوب دلیل کام اب اپنا کرو ہونہ کہیں دیروزی میری امت میں مرے بعد خلیفہ ہے خدا وامحمد کا تھا اصحاب میں اک واویلا سید اکہتی تھیں اب کسکو بچاروں بابا کوئی بیدم تھا کوئی روکے یہی کہتا تھا روکے گل سیر نہ دیدیم بہار آخر شد تو ہے ہم بندوں کے احوال سو ہر دم گاہ تا راس نیک صبیحہ کا نہ ٹوٹے ہرگز روکے ہم اپنی شفاعت کو لمی عشقین ہم غلاموں کی آہی یہ ہو مقبول دعا
بہر اصحاب بنی صدقہ سبطین و بطول یا خدا جتنے میں شایق کروا دین ہر حصول	
مثبت	
تیغ فرقت چل رہی ہے وار و لہر اے ہے	رات کالی بنکے ناگن دلو کا ڈکھائے ہے
اے فراق یار بس بس جی مرا گہرا ہے	
جکل ہو جائے گی ایسی مری تقدیر کیا	ورنہ ظالم تو ہی بتلا اس کی ہے تعبیر کیا
رورہا ہوں خواب میں مین تو مجھے سمجھائے ہے	

المہ داسے بیکسی کچھ بھی نہیں اسکو خیال	الغیاث اسے بے بسی بیماری سے بدتر حال
وہ مجھے بھولا ہے اور اوسکی مجھے یاد آئے ہے	
آدھی آدھی شب جو اسے کوئل تو کو کو کرتی ہے	ہو نہ ہوا سے دکہہ بھری تو بھی کسی پر مرتی ہے
ہائے چیخون سے ترے میرا بھی جی گہراٹے ہے	
مور پی پی کر رہا ہے کیون تو پچھلی رات سے	ہائے پیارے کہہ رہا ہوں میں بھی آدھی رات سے
رٹ کسی کی ہے تجھے کوئی مجھے یاد آئے ہے	
وہ محبت ہی نہیں بلکہ سراسر نسق ہے	عشق کی تاثیر ہوا تنی تو بیشک عشق ہے
کوئی کہدے اتنا اب اسکے بھی لب پر ہائے ہے	
تزع مین اگر کہے کیون کون ہے اب بیوفا	تم چلے جاتے ہو جھکو چوڑ کر یا مین چپلا
جانکنی مین مین ہوں وہ مجھ پر قیامت ڈھائی ہے	
وہ شکر کہہ رہا ہے جانکنی مین وکیہ کر	یہ توحیلہ ہے مہانا کون مرقا ہے بشر
اوسکو سو جی ہے مہنسی اور جان میری جاؤ ہے	
دوست بھی بیٹھے ہیں اور بزم طرب افزا بھی ہے	رات ہے اور چاندنی ہے جام ہے صہبا بھی ہے
ہائے ظالم تو نہیں سب پر او اسی چھائے ہے	
لٹ گیا مال جوانی کیا کہیں فرمائے	ابھرے جوین یار کے کہتے ہیں اب شرمائے ہے
شوخی کہتی ہے چلو میری بلا شرمائے ہے	
وصل مین بھی کسنی نے کیا نئے فقرے دئے	ہاں انھیں باتون مین دیوانہ بنایا ہے مجھے
پھر تو کہنا چھوڑ ظالم دم مرا گہراٹے ہے	
دیکھتا منہ پھیر کر تر چھی نظر سے یار کا	وقت رخصت بھی عجب انداز ہے دلدار کا
جاتے جاتے بھی مرا کافر مجھے تر سائے ہے	
جان جب میری گئی دل مین ہوا اوس کے اثر	بال کھولے قبر پر آیا ہے نیکے فوہد کر

ہائے شایق کہے میری روح کو تڑپائے ہے

ایضاً

*

شکل اپنی کبھی تو دکھایا کرو دکھایا کرو نہ رولا یا کرو
 شکل اپنی کبھی تو دکھایا کرو
 ہم آرزوئے دیدین بے موت مر گئے ابکے بھی دن بہار کے یونہی گزر گئے
 شکل اپنی کبھی تو دکھایا کرو
 غریب جانکے مہمان ہیں مرے دلین ہزاروں سیکڑوں ارمان ہیں میرے دلین
 دکھ کر تیسرے دل پر لگایا کرو
 کسی کا سراو نہ جائے کچھ نہیں پروا تمہارا کیا کوئی مرجائے نکلے کیا پروا
 تم تو خنجر پہ خنجر چلا یا کرو
 شب جدائی نیاروز ظلم ڈھاتی ہے گلیا تھا دل مگر اب جان بھی تو جاتی ہے
 یوں ستم پہ ستم تو نہ ڈھایا کرو
 دہرا ہے شانہ پہ کیا دیر ہو سنو تو ہی زمانے بھر میں ایک اندھیر ہو سنو تو ہی
 گیسو لچے ہوئے ہیں بنایا کرو
 نہ پہنکیو دور قدم سے مجھے جدا کر کے ابھی تو وصل ہوا ہے خدا خدا کر کے
 یوں نہ شایق کو اپنے سنا یا کرو

ایضاً

محبت اوس کی ہے جس پر فدا ساری خدائی ہے خدا کا آشنا ہے جو اوس سے آشنا ہی ہے
 محبت اوس کی ہے جس پر فدا ساری خدائی ہے

و کہلاوے چہپ اونکی و اتاجکا محمد ناؤن	صلے اللہ علیہ وسلم گا کروا کو سناؤن
اسی کا مجھکو رونا ہے کہ حضرت سے جدائی ہو	
دل سے جس کو گرچا ہے چیرے کو اوسکی پیت	مولا بندہ بندہ مولا دونوں کی اک ریت
اکیسی مصطفائی میں بھی شان کبریائی ہے	
نخن واقرب راگ سناؤگر کی رکھ پہچان	ناؤمین واکا ناؤرچو ہے جان مین واکی جان
ہمارے تن میں شمل روح شکر حور آئی ہے	
گور مین گوری سوئے جسد و ہر جتن پر بات	پوچھن ہمارے پوچھنے جب کہدے گی یہ بات
فرشتہ و درویش جاؤ محمد کی دوہائی ہے	
سپنے میں جب ہوگا درشن ساجن کا درشن	رور و کر بولون گی پکڑ کر کملی کا دامن
یہی پونجی یہی دولت یہی میری کمائی ہے	
سراجن مین ویکہہ کے واکو ہر بھی دل نینو	روپ سہانا سا تون کا اکاس اوپر چادنیو
خدا کا پاک دل پارے بنی کی رونائی ہے	
سمیس نوا دین سحرے میں جب حشر کو دن جا کر	لیجاوین بکینہ کو امت اپنی چھڑوا کر
گنہگار و مزے لوٹو قیامت میں بن آئی ہے	
دہیری و میری سلگت ہے اب ہر وہ اندراگ	پیت کے کارن واکے چرن سے لاگ رہی ہر لاگ
محبت کو خدا کہے عجب خستے چمنے پائی ہے	
رب کی فغان دکھلاوت ہے بانگ عراب کا یار	سندھین اون کی فرکت میں ترپت ہی جیا جریار
عرب میں جا کے مر جاؤن یہی دلیں سہائی ہے	
ایسے من مورت ہمائیں پرواری میں ہر یار	جسکی اک کرپا کی نجر کینو بیڑا پار
رسول اللہ نے شایق تری بکڑی بنائی ہے	

مثبت

دور می طبیہ مرے دل پر صیبت ڈھائی ہے حسرت ویدار رو رہ کر مجھے تڑپائے ہے

یا بنی بلوالو جلدی جان موری جائے ہے

الغیاث اے شاہ عالم المدو خیر البشر اے مدینہ کے سیاح جلد لے اوسکی خبر

تیرا بیمار اب کوئی دم میں عدم کو جائے ہے

قبر میں مجھ سے فرشتے کر رہی میں بخت طول میں یہ کہتا ہوں ٹہر جاؤ اب وہ آتے ہیں رسول

یا خدا اب تو ہی تبتلاوے تری کیا رائے ہے

میں وہ غلے میں پہنسا ہوں لو خبر خیر الورا ایک جانب خوف ہے اور ایک جانب ہے رجا

یا س اور تڑپائے ہے اور شوق اور تڑسا ہے

اے موزن کیون سناتا ہے بنی کا نام پاک ہلکڑے دل ہوتا ہے سن کر اور جگر ہوتا ہی چاک

دم تو لے وہ چاہنے والا مجھے یاد آئے ہے

کیون عزیز جان نہ ہو حسن محمد مصطفیٰ تیرا یوسف ہے زلیخا میرے یوسف پر خدا

اون کی صورت میں خدا بنی جہلک دکھلاؤ ہی

یا رسول اللہ خبر لو ہو گیا جینا محال آپکی فرقت میں اب تو ہو گیا اس طرح حال

ور و ولین آنکھ میں آنسو لبو نہ پڑائے ہے

مور پی پی کر رہا ہے کیون تو پچھلی رات سے ہائے احمد کہہ رہا ہوں میں بھی آدھی رات سے

رٹ کسی کی ہے مجھے کوئی مجھے یاد آئے ہے

میں یونہی مر جاؤں گا ہجر بنی میں دوستو راہ میں تڑپے ہوئے خلعت یہ بولے گی سنو

لاش پر شایق کے یہ کیسی او داسی چھاؤ ہے

محرم

زلف احمد پر موسے جاتے ہیں ہم	یا دترگان ساتھ لیجاتے ہیں ہم
امتی حضرت کے کہلاتے ہیں ہم	مژدہ من راز جب پاتے ہیں ہم
بیس اوسیدم و لکو تر پاتے ہیں ہم	
اسقدر بن بجر بن ہم نا توان	چلنے پھرنے کی نہیں تاب و توان
کب تک یہ حال اے جان جہان	التمنا ہے اے شہ انس و جان
رحم فرما تیرے کہلاتے ہیں ہم	
دور می شیرب سے ہے دلچرخن	کوئی بھاتا ہی نہیں اس کو چمن
ہے لقور میں نبی کے نعرہ زن	اب بلا لینگے تجھے شاہ زن
بیس یہ مژدہ دیکھے سمجھاتے ہیں ہم	
یا رسول اللہ زاری کب تک	یا شہ دین اشک باری کب تک
یا بنی اختر شہاری کب تک	یا محمد بے قراری کب تک
وصل ہو اللہ مر جاتے ہیں ہم	
رحمت عالم تمہارا ہے خطاب	جب سر محشر ہمارا ہو حساب
اوس جگہ تشریف لاکر ایجناب	سوئے جنت ہکو لیجا نا شتاب
کثرت عصیان سے شر ماتے ہیں ہم	
سر سے پاک و یکپہے ہیں مقصور	نزع میں تشریف فرما نا ضرور
چہرہ انور و کہا دین حقہ	شیشہ و لکونہ کر نا چور چور
انفس اور شیطان سو گہرا زمین ہم	
شہابی اپنے دوست سے تو عشق کر	تیرے تن سے گوجدا ہو تیز سر

دے جو طعنے خلق تو ایسے زور	تھوڑے ہی دن میں مقرر سفر
وہیکہ لے طیبہ کو اب جاتے ہیں ہم	
محسوس برغزل اعلیٰ حضرت قدر قدرت حضور پر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ	
کبھی مقصود جو ہم اپنے بتا دیتے ہیں	حرف مطلب کو وہ باتوں میں اوڑا دیتی ہیں
دہری آفت میں وہ شایق کو پہنسا دیتے ہیں	عفو کرتے ہیں خطائیں نہ سزا دیتے ہیں
جان عاشق کی یونہی وہ تو گہلا دیتے ہیں	
سوچ بچھ لین پہلے رہ عشق میں جب پاؤں دھریں	جو بلا آئے او سے جہیل لین آہیں نہ بھریں
نہ ہٹیں یار کے کوچے سے جہیں یا کہ مرین	ایسے لوگوں میں نہیں ہم جو کہیں اور نہ کریں
مرد جو کہتے ہیں وہ کر کے دکھا دیتے ہیں	
جان قربان ہو جب تمہی تو اوس دوزخ عید	عشق سچا ہے تو پھر سہل ہے ہر کار شدید
پوچھتے کیا ہو جو ہے خنجر ابرو کا شہید	وہ شہادت کو سمجھتا ہے حیات جاوید
زندگی آپ تو عاشق کی بڑا دیتے ہیں	
یا وہ دن تھے کہ چلے جاتے تھے راہ سے پھر کر	نام سے میرے نفرت تھا انھیں اٹھ پہر
شکر اللہ کا پیدا تو ہوا اتنا اثر	سن کے آواز چلے آتے ہیں وہ گہرا کر
میرے نالے میری قسمت کو جگا دیتی ہیں	
یہ کوئی شکل عقیمہ تو نہیں ہے لوگو	دیر کیوں ایسی نہیں ہے کوئی مشکل دیکھو
بہر حق اون کو دیر میری طرف سے کہہ دو	دل مرا کس نے چرایا ہے بتاؤں تجھ کو
زایچہ کہنچ کے جو نام بتا دیتے ہیں	
کشتہ ناز بتان صبح قیامت جو اٹھے	اوس کو لازم ہے کہ یہ بات میری یاد رکھے

جسول کر لفظ گلہ کا نہ زبان پر لاسے	ان حسیتوں سے کوئی خون کا دعویٰ نہ کرے
خون بہا دیتے نہیں خون بہا دیتے ہیں	
کثرت اشک تشافی سے رونی حال ہو آج	گو ہے و نیامین و عاکا بھی ووا کا بھی رواج
اور مسیحا اگر آجاسے منجھل جائے مزاج	اون کو لاؤ مرے گریہ کا کرینگے وہ علاج
بات کرنے میں جو روتوں کو ہنسا دیتے ہیں	
اپنے عاشق پہ کہان تک ستم جو رہتا	رحم کر رسم نہیں ہے طریقہ اچھا
صد سے کیا فائدہ کچھ مان لے میرا بھی کہا	بیوفا یا نہ نہیں تجھ کو وفا کا شیوا
یا و رکھ تو کہ یہ ہم تجھ کو سکھا دیتے ہیں	
چند ہی روز سے ہم پر کسی بہت کا ہے عتاب	چند ہی دن سے ہوا بند محبت کا باب
تاسے اتنے ہون رقم اون کو بنے ایک کتاب	خط پختا بھیجینگے کچھ تو کبھی آئیگا جواب
آج سے ہم بھی یہی تار لگاتے ہیں	
وہ قیاس سے کیا کرتے ہیں ہر دم تقریر	خط نہیں دیکھتے کیا جانے ہے کیسی تحریر
آذاتے ہیں نئے وٹنگ سے اپنی تقدیر	وہ تو خط پڑھتے ہیں ہکو یہ سوچی تدبیر
دل کی تصویر لفظ پہ بنا دیتے ہیں	
عاشقوں کو ترے کیا سوچی قرار و نشیب	و کیہکر تجھ کو نہیں رہتا ہے انسا کو شکیب
ترے ہر عضو سے ہے حسن کے گلزار میں زیب	چشم بادام و ہن لپستہ ہن بخار میں سبب
ہم ترے وصف میں اک باغ لگا دیتے ہیں	
گر مٹی بجر سے ہر سانس میں اک شعلہ ہے	کیا کہیں ہجر میں ہم روح کا جو نقشہ ہے
کچھ تو ہو جاتی ہے تسکین یہ شغل اچھا ہی	دل بتیاب جو پنکھے کی طرح ہلتا ہے
روح کو ہم اوسی پنکھے سے ہوا دیتی ہیں	
جو پٹے وعدے غلط اقرار میں اوس شوخ کو سب	جان پر اپنے ستم رہتا ہے ہر دم سیدھب

اُن پہ ہو جائیگا ظاہر جو ہے اپنا مطلب لب جانکو چکھا یینگے مزا وصل کی شب

ہوتی آئی ہے کہ جھوٹے کو سزا دیتے ہیں

مینے دل نذر کیا پہلے ہی بے سوچے مال پھر تو تو جانان کا خواہان ہوا اے ہر حال
اسمین بھی نذر نہیں پر ہے خیانت کا خیال جان کیونکر تجھے دیدون کہ خدا کا ہے یہ مال

کیا پرانی بھی امانت کو لٹا دیتے ہیں

یاں تو مضطربین ادھلتا ہے جگر و دوہات دل نہیں پہلو میں پھر آتا ہے سینہ و زرات
اس و غاباز کے احباب نہ پوچھیں حالات روز ہاں ہاں کے سوا اور نہیں کچھ بات

دل تو دیتے نہیں پر کبکے مٹا دیتے ہیں

کام خلوت میں نیا اون کی حیا کرتی تھی میری گستاخی سے تکرار ہوا کرتی تھی
کیا کہیں وقت پسند و نون کی کیا کرتی تھی دل لگی یہ بھی شب وصل رہا کرتی تھی

ہم جلا دیتے ہیں وہ شمع بجھا دیتے ہیں

چاہنے والے سے شایق انہیں بالکل تھا خدا وہ بھی دن یاد میں کچھ تھا انھیں کس بالکا ڈر
اب تو عاشق سے وہ کرتے ہیں محبت اکثر وہ گئے دن جو ادھے کوستے تھے آٹھ پہر

اب تو آصف کو وہ جینے کی دعا دیتے ہیں

خمسہ پر غزل راجہ مہاراجہ سرکشن پر شاو بہادر دارالمہام سرکار عالی

رہے نہ کیوں دل ہر دو میں نہاں فریاد کہہ داد ہیں تو ہوئی کس لئے عیان فریاد
مجھے یہ رنج ہے کیوں آئی تازیاں فریاد ہوا نہ حافی پہ وہ شوخ مہربان فریاد

اتنی یونہی گئی مسیری رائیگان فریاد

فغان میں ایسی ہے سوزش کہ جگر پر مین لب سنا رہا ہوں فغان کر کے حالی دل ہر شب

انہیں سے کام پڑا ہے اسی سے ہو مطلب	لے نہ دانتوں سے اگر مجھے یار سب
تو کس کے پاس میں بھاریں گایہاں فریاد	
فغان و وحشت ورنج و الم ہے آٹھ پہر	ہوں گاہ آپ میں اور گاہ آپ سے باہر
کبھی میں خشک مرے لب کبھی میں آنکھیں تر	ستم رسیدہ ہوں ایسا کہ میری حالت پر
زمین آہ کرے اور آسمان شریار	
گہنڈ سنگدل پر مجھے نہیں زمین زیمبا	نہ حالی جائے گی فریاد اسے ستم آرا
کبھی تو مجھ پر تجھے مہربان کرے گا خدا	کبھی تو دل ترا سے دلربا پسیمیکہ
کبھی تو دل سے سنے گا تو میرے جان فریاد	
تڑپ تڑپ کے مصیبت کی رات کٹتی ہے	ستار ستار کے تیاست کی رات کٹتی ہے
فغان وہ آہ میں آفت کی رات کٹتی ہے	اسی ہی شغل میں فرقت کی رات کٹتی ہے
کبھی ہے نالہ کبھی لب پہ ہے فغان فریاد	
ہوا ہوا دم پیری شباب کا وہ مزا	کہاں وہ صحن گلستان لطف مئی وہ گہٹا
خزانے کے دیار نگ بہار ہی پھیکا	وہ دلوں سے ہی رہے اور زندہ شاہراہ
اگئی وہ عشق کی تاشیراب کہاں فریاد	
ہماری گرم فغان سے چوڑی جو چنگاری	ہوا جو زیر سما ہے ہڑک ہڑک کے چلی
بکارتے میں فرشتے پودن میں آگ لگی	زمین پہ آہ جو کہنچی فلک پہ جاسچو پتی
خدا کی شان کہاں سے گئی کہاں فریاد	
کہاں وہ بلب نالان وہ گل کی سودائی	نہ اس کا وہ سیرچمن ہے نہ وہ تماشا نی
یہ کیا ہوا جو اوداسی ہے ہر طرف چھائی	چمن میں اب کے برس کیا نہیں بہا رانی
ابھی کس کے لئے کرتا ہے باغبان فریاد	
ہمارے عشق کا آغاز وہ کیسا ہے	ہوا ہے دل جو کہیں گم تو شور برپا ہے

ہذا بھی جانتا ہے اسکی انتہا کیا ہے یہ انتہائی محبت کا یہ نتیجہ ہے

اگلو اسنے دل کو جو کرتے ہیں نوجوان فریاد

جو ولولے ستھ جواں کے سب ہوئی زیاد
کبھی کہلا ہی نہیں غنچہ دل ناشاد
کبھی برائی آجی نہ اپنے دل کی مراد
کبھی نہ گلشن دنیا میں ہم رہے نداد

یہ ہر بشر کی زبان پر ہے ہر زمان فریاد

ہمارے حق میں فلک کیوں ہی اتنی ظالم
ستم شمار دل آزار پر جفا ظالم
کہ اس کا نام ہے مشہور بجا بجا ظالم
ہمیشہ برسرِ بیدار ہی رہا ظالم

کب اتنی دور سے سنتا ہوا آسمان فریاد

کیا نہ ببول کے تو نے دیا بھی لطف و کرم
مگر ہماری ہے بہت ہمارا دل پر غم
عوض میں اس کے ہوئے ظالم جان پر ہم
جفا میں لاکھ سہیں اور ہے ہزار ستم

نہ آئی ضبط محبت سے تازبان فریاد

فقط ہو باغ میں ارمان کیوں نہ ترس کو
نرا لیکھا جہان میں ہر ایک ذی حسن کو
جو ویدے پہاڑ کے دیکھا ہوا ہے کیا اسکو
نہیں ہے حسرت ویدار یا رکس کسکو

اگر نیلے دیکھنا اگھون کی تیلیان فریاد

ہوا ہے راست جو شایق سے چرخ کینیا
ہو بانگ مرغ سحر نغمہ مبارک باد
مڑے سے رات کٹی اور برائی دل کی مراد
وصال یا ربیسر ہوا تجھو اے شاو

گئی نہ شکر خدار ایمگان تری فریاد

عُصم بن غزل حضرت شمس الدین صاحبہ عارف شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

نثار نقش قدم تو خاکسار انسند

فدائے غملا روئے تو بقیہ ارانسند

اسیر حلقہ زلف تو سو گوارا نند	غلام نرگس مست تو تاجدارا نند
خراب بادہ لعل تو ہوشیارا نند	
نظرِ نظر سے لڑی جب تو کہل گیا یہ راز	نہ اون کی بات میں جاو نہ مجھ میں تھا انجان
جنابِ عشق ہر اک جاہل تفرقہ پر واز	ترا صبا و مرا آب ویدہ شد غمسا ز
وگر نہ عاشق و معشوق رازوارا نند	
ہزار حیف کہ مست شباب تو بسکر	زمانے بھر میں بھر میں ہے اندھیرے بھوکھی خبر
پھرا و سپہ طرہ کہ طلبات میں ہوا محشر	بریز زلف ووتا چون نگہ کنی بسکر
کہ دریمین و یسارت چہ بے قرارا نند	
جو عندلیب ہے نالان تو باغبانِ غمگین	خمشِ غنچے میں حیرت میں ہی کھڑا گلچین
خبر سچے تو مصیبت زدوں کی کچھ بھی نہیں	گزار کن چو صبا بر بنفشہ زازو بہ بین
کہ از نطاول زلفت چہ سو گوارا نند	
نگاہِ رحمت خالق جو عاصیوں پر ہو	عجیب لطف سر حشر آئے گا ویکھو
کہ میں گئے ہم بھی یہ بڑ بکر ہر ایک زاہد کو	نصیب است بہشت ایجا شناس برو
کہ مستحقِ کرامت گناہ گارا نند	
کبھی ہے قمری ناشاد کو اسی کی ہوس	کبھی ہے ہلبل شیدا کو وہن ہر ایک نفس
یہی چکنا ہے گلشن میں ہر اسیرِ قفس	نہ مس بر آن گل عارضِ غزل سرایم و بس
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزارا نند	
کسی کو اوج کسی کو ہے خاک پر سک	نہ پوچھو منزل الفت سیدارنج و من
پڑے میں آبلے پاؤں میں پرزے میں دھن	تو دستگیر شوائے خضر ہے خجستہ کہ من
پیادہ مسیروم و ہر بان سوارا نند	
ہر ایک مست مئے عشق کا بھی ہے سخن	کہ ہر کا زہد کہاں بندگی یہ کیسی ہے دھن

سیا بمیکدہ و چہرہ ارغوانی کن	نذا کے واسطے زاہد ہاری بات تو سن
	مرو بصومہ کا نجاسیاہ کارا نند
شب فراق ہمیشہ رہے اوس کی یاد خلاص حافظ ازان زلف تابدار سب او	کبھی نہ شایق ناشاد کار ہے دل شاد آہی دام محبت سے وہ نہ ہو آزاو
	کہ بستگان کسند تور شکارا نند
	مُسَدَس
آرزو کہتی ہے رہتا ہے وہ ولد ارکھان کہہ رہا ہے یہ ادب ہے مراسر کارکھان	شوق کہتا ہے کہ بین احمد مختارکھان عشق کرتا ہے بھی تقریر کہ ہی یارکھان
	راج ڈولار احق کا پیار سب کا بنی کہلائے روپ انوکھا اپنا بنا کر نینن بیچ سمائے
ورواٹھا اٹھ کے یہ کہتا ہے کہ ولید بن مرسل غمزوہ ایک ہون میں اور نہ ہارون مشکل	جان مضطر ہے وہ بین دور کڑی بن مرسل تیج فرقت سے ہے سینہ میں کلیجہ سہل
	کملی والے سائین کا جب یہاں پہرانا ہوئے جنم جنم کی میری بیت سب پل میں ڈالے دھوئے
گیسورخ پہ بین پڑے چاند پہ یا بالہ ہے وہ جوان مدنی نوک پلک والہ ہے	وصف وندان بنی موتیوں کا مالہ ہے یوسفی حسن سے حسن انکا بہت بالہ ہے
	چاند سی صورت نور کی مورت پر جی لپچائے ہر ہنر بھیکے ہر کہلائے ہر خود ہی بنجائے
چور شکر تری فرقت نے مرا دل لوٹا	روز کی تازہ مصیبت سے مرا دل توٹا

جھک رو نا ہے اسی کا کہ مدینہ چھوٹا	ہائے افسوس کہان میرے مستعد بھوٹا
ویس او جاڑو پنچی کا پرویس کیو باد	یر ما دیوانی پیارے مجھ کرتی ہے قریا
و لولہ عشق کا پیداسوا اول اول	کل نہیں پڑنے لگی رہنے لگا دل بکل
ضنف کہتا تھا کہ گر شوق یہ کہتا تھا نہنہل	یاو آنے لگا طیبہ کا سہانا بگل
احمد احمد کہتے ہوئے میں نزل جلدی جان	بیکس بے یس دکھیا بکر سکھرا لیکو باون
سوزش عشق سے مین دلو جلاؤن کتبک	روز مر تارہون اور جان سے جلاؤن کتبک
آپکی یاد بہلاؤل سے بہلاؤن کتبک	مانتا ہی نہیں مین اسکو منادؤن کتبک
میٹھی بتیان اپنی سداو کچھ تسلی ہوئے	رونیوالا پیارے نبی جی جان کو کتبک دئے
آپکی یاد میں جچین ہے دل چین نہیں	کب نظر آئیگی آنکھوں کو مدینہ کی تین
یا الہی تو مجھے کیوں نہیں پہنچاتا و مین	ہائے افسوس کہ خادم کہیں بکرا کہیں
ایسے بیت کے جینے پر پڑ جائی ہمارے خاک	پاس قدم کے جلد بڈا کر کر دو گنہ سے پاک
جوش بحر گنہ اوس مین ہے مداح بپا	اور کشتی مری ٹوٹی ہوئی ملاح خفا
ڈریہ ہے غرق نہ کروئے مجھے سیلاب خطا	یا محمد ترے صدقے تو اسے پار لگا
تیرے کرم کی آس ہے ساجن انہیں کوئی	بیت لگا کر کیا پھل پائی وہ بھی نہ آئی راس
نزع میں یوں ملک الموت نے ارشاد کیا	قیدی زلف اک تو پھر چنے تو آزاد کیا
دل گیا جان گئی عشق نے بر باد کیا	خجہ سچا ہی شکار تو تھا شاد رہے سبیدار کیا

پھر گئی تپلی بند ہوئی انکھیاں خوب ہوا دیدار
روح سر ہانے روئے کبھری ہوا بیتوجہ دربار

نسب نامہ مطوم ابن جائب

نظم میں ظاہر نسب ہو آپ کا
عرف ہے اعظم علی مشہور عام
ابن سید بادشاہ ہیں وہ ولی
ابن سید اولیاء وہ متقی
اور وہ محی الدین کے ولند ہیں
باپ ہیں سید حسین باعفا
ان کے والد ہیں محمد خوش سیر
ابن سید مصطفیٰ ہیں وہ ولی
عبد الجبار ان کے والد ہیں سنو
ابن بوطالب ہیں وہ عالم تقام
سید ابراہیم کے ہیں وہ پسر
اور وہ یحییٰ کے بیٹے نیک خو
سید احمد کے خلف وہ اور نشان
بہج رحمت اپنے اسے رب الحمید
والدان کے ہیں مہر ق نامور
ان کے والد ہیں محمد جن کا نام

ایک دن مجھ سے کسی نے یوں کہا
عرض کی میر شجاع الدین ہے نام
نام والد کا مرے احمد علی
ان کے والد ہیں سنو حیدر علی
وہ معین الدین کے فرزند ہیں
اور وہ فرزند سید اولیاء
اور وہ راستے مجھ کے پسر
ان کے والد ہیں سنو عبد الباقی
اور وہ ابن شہ علی ہیں جان لو
عبد الغفار ان کے ہے والد کا نام
ابن سید نور ہیں وہ خوش سیر
جن کے ہیں سید حسن والد سنو
باپ ہیں سید محمد ان کے جان
ابن صالح اور وہ ہیں ابن سعید
یاد رکھ تو ہیں وہ موسیٰ کے پسر
اور متقی جس کا لقب ہے وہ امام

<p>اور وہ ابن علی موسیٰ رضا وہ امام اور ان کے والد ہیں امام ہے لقب باقر محمد جن کا نام اور وہ ہیں ابن علی ابن الحسین اور وہ حضرت علی کے ہیں پسر نظم میں شایق ہوا شجرہ نام خدمت اجداد میں سر کو جبکا</p>	<p>موسیٰ کا ظم ان کے والد با صفا جعفر الصادق سنو تم ان کا نام انکے والد پانچویں ہیں جو امام ان کا صدقہ سکھو ہو سکھ اور چہین فاطمہ خاتون کے لخت جگر عرض کرو تو الصلوٰۃ والسلام ہے وسیلہ ان کا حق سے کرو دعا</p>
---	--

تو مجھے اس فائدہ کے ساتھ رکھ
میری بات اسے رب تو میری بات رکھ

تواریخات

از نتیجہ فکر بلند طبع ارجمند زید الاصفیاء عمدة الاولیاء حضرت مولانا مولوی سید شاہ اولیاء
حسینی القادری الخنبلی ولی برادر حضرت مصنف خلف قدوة المحققین زبدة
الکاملین شیخ الكل مولانا مرشدنا سیدنا حافظ حاجی حضرت سید احمد علی شاہ صفاقہ
وکعبہ اوام اللہ فیوضاتہ ویرکاتہ

قطعہ تاریخ

<p>چھپ گیا صد شکر بھائی کا کلام یوں ولی نے سال ہجری کہہ دیا</p>	<p>مرحبا کیا فکر ہے فکر حبیب کم نہیں ہے وصل سے ذکر حبیب ۱۳۲۸ ہ</p>
---	--

از نتیجہ فکر زنگین خاتم سخنوری شاعر نازک خیال او ایندی ہاوی گمران سارنگان
حضرت مولانا مولوی حاجی سید محمد عثمان علی شاہ صاحب حسینی القادری الحبلی طلحہ اعلیٰ

مفتی اول عزیز شہر کا آئی ہر اک شعر سے بوئے وفا لائی یہ مژدہ مدینہ سے صبا کہدو فانی سال اوں کے طبع کا	شان سے شوکت سے جب دیوان چسپا ول یہ بولامر حبالے علی ہے صلہ اس کا شفاعت شایقا ہدم عاشق ہے نعت مصطفیٰ
---	--

از نتیجہ فکر ناظم بے مثال نازک خیال جناب ابو الضیاء محمد عمر صاحب گل نمیز
حضرت ظہیر دہلوی

قطعات تواریخات	
ہو گیا شایق کا مرتب دیوان کیا کوئی وصف لکھے کیا کوئی تعریف کر نعت اوں کی ہے جو چشم چراغ ایمان پراثر بین وہ مضامین کہ چشم بدو کیا تر تازہ چمن ہے کہ دم نفا فکر تاریخ میں تھی دلکی کلی پڑ مروہ کھل گیا جی سر الفاظ سے پاک رس طبع	کیون نہ بچیں ہوائے گل پے دیدار نگاہ خوبی نظم پہ خود نظم کی خوبی ہے گواہ عین مقصود رسالت شہدین عرش پناہ وہ دلا وزیر بین اشعار کہ ماتہ اللہ غنچہ و گل سے بھرا جاتا ہے ولان نگاہ بلبل طبع رسا پھول کے چمکی ناگاہ دیکھی غنچہ نشاد اب کلام دلخواہ
ولہ	

<p>فرش سے تاعرش اسکی وجہا نہیں دہوم ہے کنا پاکیزہ کلام شایق مرحوم ہے ۱۳۲۸ ہ</p>	<p>رحبا کیا نعتیہ دیوان ہے وصل علی از سر ایمان کہی تاریخ میں نے طبع کی</p>
<p>ولہ</p>	
<p>یا خوب نعت پاک ہے اکر شہ لولاک ہے ۱۳۲۸ ہ</p>	<p>آخرین اسے شایق شیرین بیان از سر ارمان یہ منبع سال طبع</p>
<p>ولہ</p>	
<p>حضرت شایق کا ایگل نعتیہ دیوان مصطفیٰ اصل علیہ گلشن بیان ۱۹۱۰ء</p>	<p>مرے لوٹینگے کیا کیا عاشقان مصطفیٰ آبا اور ان جبکہ کر میں نے سال عیسوی لکھا</p>
<p>از نتیجہ فکر جان فصاحت کا راج بلاغت صداوق حسینی القادری بہار نامہ مولوی سید علی شاہ حسنی ۱۳۲۸ ہ</p>	
<p>عجب و فرد زمانہ مرحبا کے ہر ایک رنگ میں تھا اک مزا را و صاف اپنے بے بہا وہاں دیوان ہو رہا ہے آپ کا ہر صف غیبی نے دل سے یوں کہا وصف معشوق خدا ہے بے بہا ۱۳۲۸ ہ</p>	<p>حضرت شایق جناب اعظم علی کیا ہوا و صاف ستودہ کا بیان چلے افسوس کیا و نیا سے وہ جبکہ ایک شمع ہے یہ بھی دیکھئے فکر کی صداوق نے جب تاریخ کی ہو گیا اعدائے دین کا دل سید</p>

تاریخ قصیدے

مفتی اول جناب شایق عالی گہر شہر ایسے شہر جنہ مستہرین صوفی درہ آہی ہے جس سے ہوئے الفت مجرب سال فصل لکھد و صاوق سطرع براف	خوب لکھی مدح سرور دو عالم مرحبا یعنی ایسا سخن پہنچے نہیں اب تک سنا مرحبا صل علیٰ محمد مرصیا صل علیٰ نعت محبوب جہان ہے خوب زیبا واداد ۱۳۱۹ ف
--	---

من طبع مراد راجی اللہ اللہ ان محمد تائب علی عان قابل قاوری الحبلی الاحمدی تمیز
حضرت قدس سرہ

جناب شایق شیرین بیان کا خوب ہے دیان ضیاء بخش دل عاشق نکبوں ہو سخن قابل	مرے کا انتخاب نعت محبوب دو عالم ہے طلوع آفتاب نعت محبوب دو عالم ہے ۱۳۲۸ ہ
---	---

ولہ تاریخ محمدی

مرحبا صل علیٰ اے شایق عالی گہر سرچکا عدائے دین کا سنتے ہی وصف	خوب لکھا نعت محبوب خدا صد مرحبا مرحبا صل علیٰ نعت رسل اسے واہ واہ ۱۳۲۸ ہ
--	--

تاریخ عیسوی

نعتیہ دیوان شایق ہو گیا ہے چاپ اب عیسوی سن کے لئے و لکھو عدو کے کانکر	مرحبا و صاف ہے حد قابل شایق ہے کہ حدفاق نعت احمد قابل شایق ہے کہ ۱۹۱۰ ع
--	---

ولہ تاریخ پوری ہفاری

عاشق اللہ محب مہم مفتی اول جناب اعظم ہست در ہر شعر او عشق نبی ہر کہ شنود شعرا و مجنون شود از سر در و فراقش سال گفت	حامی شہرنا رسول دو جہان گفتہ مدح من پہ نفع بہان وصف غوث حق ہویدا از جہان نست در علم جہین ساغر زبان عشاق رہ روزگار گلان
--	--

فکر شاعر فراقش گلزار معانی طوطی شکرستان بیو بیانی عالیجناب اقم الدولہ
مولانا سید ظہیر الدین حسین خان ہلوی

صد شکر چپ رہا ہے دیوان اطہر اللہ مہربان ہے مداح مصطفیٰ پر گنجینہ فضا کی دیوان کے ہے مصنف سرو فر سیاوت آل رسول اکرم بیحد و لا تسدین اوصاف مفتی صاحب تاریخ طبع کی تھی تشویش دل کو بے حد لکھ دے بلا تامل پائے او ب گہشت کر	ارباب ہیں ہے وصف ثنا کے لائق شہداء امی قدرا ہے نسبت رسول پر حق مہربان صادق ہے بلکہ صدق مہربان سرور و رشید و قایق بیحد و لا تسدین والا لائق ہیں بلکہ الیق لی روز محسوس ہے تو ظہیر ناطق امان ہیں ہے خدا کا عجز و نیاز شایق
---	--

از نتیجہ فکر نصیری ہدائی ثانی عرفی رمانی امیر الشہر عالیجناب ک علیشاہ صاحب تہ کی

حضرت شایق ذبیحہ چو دیوان لطیف حرف حرفش ز گل عارض خوبان خوشتر	کہد تحریر باد صاف رسول مختار ہست ہر مصرعہ او روکش زلف و دلار
---	---

ما نغم گفت بگوش این سخن شکرش ز ترکی	چشم با و اشرو از دیدن ذرات اجمار
از نتیجہ فکر گہر بار بیان فصاحت کان بلا نقیض علیہما مولوی چنانچہ جلیل سن	صاحب جلیل شاگرد شہید حضرت امیر ریشائی مرحوم
خوش بین مشتاق مداح رسول عربی اس سخن کے لئے موزون ہے یہ تاج جلیل	نعتیہ نظم سے محضہ کتب سبب ذکر مجبور کا ہے کیونکہ ہر
از نتیجہ طبع گہر بار شاعر جاوہر گفتار العین اب مولوی لطیف احمد صاحب احترام	خلف حضرت امیر ریشائی مرحوم
قابل توصیف ثنائی کا کلام لغت ہے بے تکلف مصرعہ تاریخی اختر نے کہا	کیا زبان کیا حسن کیا نیش ہے اسے صل غلا دیکھنا کیسے دیکش لغت ہے صل غلا ۱۳۲۷ھ
از نتیجہ فکر ریختہ شاعر نازک خیال ناظم ہیشال رشک شعرائے ماضی حال العین اب	ڈاکٹر سید احمد حسین صاحب اہل ہوی
سید اعظم علی جزاک اللہ بارک اللہ مفتی اقول جو سنے تیرے شعر و جد کرے ہر کھلی جہلیان تصوف کی	خوب دیوان نعتیہ لکھا مرجبا شائق سخن آرا ہے تری شاعری میں خاصہ عاشقانہ کہیں ہے واریدا

ہے کہین وصف احمد بے میم ہیں ہاتھ سے یہ سنا مائل	ہے کہین منہ پہ شرع کا پروا ہوئی لفت بنی پسند خدا
از نتیجہ فکر ناظم ہمتیال شاعر نازک خیال علیٰ جناب مولوی سید رضی الدین حسن صاحب کیفی تلمیذ داغ و ہلوی مرحوم	
اعظم علی محب بنی مفتی و کن کی سینے خوب اس چمن سخنران کی سیر سوز و گداز عشق نبی اس سے ہو عیان جان اپنی لاکھہ دل سے تصدق ہو نعت پر کیفی سے مینے مصرع تاریخ یسنا	شایق کہ غزلیب گلستان نعت ہے دیکھا کہ نعتیہ جان جہان جان نعت ہے دیوان کیا شوخ شہبستان نعت ہے دل اپنا لاکھہ جان سے قربان نعت ہے عجز و نیاز کیا پستستان نعت ہے
از نتیجہ فکر شاعر شیرین مقال نازک خیال جناب امرو مرزا انصاحب پراور زلفیہ حضرت داغ و ہلوی مرحوم	
بے مثل لفت بنی سین ہے سارا کلام و نیکو لکھہ سال طبع کا تو نادان بس یہ سر سر مرصہ	چہ پتا ہے اون کا دیوان جو شہر کے ہیں مفتی عجز و نیاز شایق مشوق ہے حقیقی ۱۳۲۸ ہ
از مثلج فکر مولوی محمد عبد الرحیم صاحب المتخلص بن رحیم ابن ہولوی حافظ محمد حفیظ الدین رضا حب و کلمہ	
چپا جبکہ شایق کا یہ کلیات بر آئی ہر اک کی ولی آرزو سن طبع کیا سوچتے ہو رحیم	بھید ہنرمند و باریک تمامی سخن دان ہو شاد و کلام کہنہ خود بتراب چپا یہ کلام ۱۳۲۸ ہ

ولہ	
دیر سے چھپتا تھا شاہی کلام لہذا الحمد اس مبارک سال سال فضلی کہہ سنا وہ جسے رشتم	جس کے تھے مشتاق سب اہل ہنر ہو گئی اوس کی اشاعت سرسبز شاہد مخفی ہوا بے جلوہ گر ۱۳۱۵ ف
اولہ رباعی	
چون شد سخن شاد گفتم بعد اشتیاق	گر ویدید لہائے خلایق مطبوع زیاد شد و کلیات شایق مطبوع ۱۳۲۸ ہ
ایضاً	
آن مفتی اعظم کہ بدایع لایق بہر حسن طبع آن بعد شوق رحیم	شد چاپ از وقت بنی فایق گفتار چہ درفتند کلاک شایق ۱۳۲۸ ہ
ایضاً	
آن اعظم ماکہ رتبہ داشت عظیم آمد چو خیال سال طبعش در دل	شد طبع از کلام زاحسانِ کریم نایاب و رُسفتہ شد گفت رحیم ۱۳۲۸ ہ
دیگر	
مصنف اسکے ہیں فنی لایق لکھو بحیری ہیں تاریخ الہی قدرت	یہ دیوان ہے ہر اک دیوان سہ فایق رموز و گلشن و گلزار شایق ۱۳۲۸ ہ

<p>ہر زمین شعر ہے غرض برین میرے اوستا و آفرین آفرین یہ تو ہے دلچسپ و دلکش دل نشین باب طیبہ وصف خراسان ۱۳۱۹ ف</p>	<p>میرے مرشد کہ تھی کیا فکر بلند آپ نے کیا خوب یہ دیوان کہا اس کا شایق اک زمانہ کیون نہ ہو جس کی فضلی میں ہے یہ تاریخ طبع</p>
<p>میر: طبع مزو خاکہ احقر العباد محمد اکبر حسین صاحب المتخلص بہ اکبر تلمیذ حضرت شایق رحمۃ اللہ علیہ حال تلمیذ حضرت اشرف صفا قبلہ</p>	
<p>دلو خوش کرتا ہے ہر شعر جس کا چلبلا میر و سودا و رند مومین و محفی و مسیرزا ولین چپ جاتی ہے مشائیر جس کی ہر ادا بتدی کی طبع ہو جائے نہ بیون طبع رسا اسمیں ہے خضر بر سر تاج و دو عالم کی شنا مولوی اوستا و شایق کا مری دیوان چہا ۱۳۲۸ ہ</p>	<p>آفرین سدا فرین کتنی ہے اچھی شاعری و ادوین سن سنکے اسکی اک زبان ہو کر تمام ایسے ہانکے شعر ہے ایسے ہی اس کا بانگین اس میں رکھے ہیں خزانہ فیض کے استناد نے خمر سے تڑپے او چھالے آسمان پر ہر ورق سال جبری میں لکھو تاریخ لے کبر یہ تم</p>
<p>سید خواجہ محمد الدین قادری از پر وفیشنس قاری - عینی</p>	
<p>واہ کیا الفاظ کی بندش ہے کیا طرز بیان اسکی ہر جدول پہ پوتا ہے گمان کہکشان عقد پروین کو تصدق کر رہا ہے آسمان ہاتھ سے جانے نہ پائے و دستوں کو ارمغان</p>	<p>مرحبا صدمرحبا سے شایق نیرین بیان کم نہیں ہر مطلع اس کا مطلع خوشنید سے چشم عینی میں سودا اسکا ہے پتی کی طرح بیت اس دیوان کے ہے رشک ہر بیت الغزل</p>
<p>قطع تاریخ وفات عالیجناب شاد طاب عشق رالتاب قانی و مولائی اوستادی حاجی حضرت</p>	

مولانا مولوی ابوالحیاء سید اعظم علیہ صاحب قیدہ حسینی القادری تخلص شایق مفتی اول

عالم فاضل چراغ اہل دین بود این مسند نشینی مصطفیٰ ورسن و تارنج ابن مرتضیٰ از دل اندوہ آمد این ندا	مفتی شرع شریفین اعظم علی صاحب باطن سخن این سخنی فکر صادق کرد با صد قوی سوئے جنت رفت مداح بنی
---	---

از نتیجہ فکر شیرین زبان رنگین بیان معجز لسان عالیشان حاجی مولوی احمد حسین صاحب
شاغل قادری الحبلی الاحمدی تلمیذ حضرت مغفور

خوب دیوان چہا ہے شایق کا از سر دل کہا یہ شاغل نے	ہر طرف سے صدائے تحسین ہے آتشکار نکات رنگین ہے
---	--

از نتیجہ فکر شیرین زبان شیوہ بیان عالیشان میر اسماعیل علیہ صانع قادری تلمیذ حضرت مرحوم مغفور

مرحبا صد مرصا صل علی اے سیدا سال ہجری اس طرح دل خار کا سن کر کلام	خوب شایق نے لکھا ہے لغت احمد واہ واہ لغت شایق درجا واہ کیسے اچھی ہے کہا
--	--

از جناب غلام محی الدین صاحب باؤل قادری الاحمدی تلمیذ حضرت قابل

واہ واہ استاد حضرت شایق عاشق خاتم رسل تھے وہ طبع کا سال یوں کہو باؤل	خوب کہے یہ شعر طے علی کیون نہ مقبول ہو کلام او کا لغت محبوب ال پسند خدا ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ہ
--	--

نورالرحمان محمد شب علیان صاحب قلوبی الامامیہ حضرت مصنف مرحوم

نیست در ہر شعر و جزا و نالہ شور و سوز بار سوم طبع شد و یوان شایق و لفظ	نیست شایق کہ در ہجری گفت کلام نہ تارخ مقبولش چنان بگفت
---	---

۱۳۳۳ھ

سید

ان میفروشی بسیار میفروشی

بے بعض ہمیشہ بھائیوں، پنے جھوٹے اشتہارات اور لغو عبارتوں سے اشتہار کی
تخت اس درجہ گھٹا دی ہے کہ یہ جرأت نہیں ہوتی کہ ہم پبلک کے روزنامہ میں کہ ہماری تحریر
چھ اور بالکل سچ ہے مگر یہ حق کہ سونا ہوا۔ نہ کہ نامی جانے، یہ کہ پور کر رہا ہے کہ ہم
اپنے ناظرین سے بھی اسکے خلاف کر کے اسد عاکرین کے کہ ان تاجر کے کہر سے
کھوٹے کا امتیاز نہایت بڑا ہے۔ پبلک کی قدروانی اور توجہ نہیں اسباب اور اپورالیقین و لاتی
کہ ہماری دوکانیں شایع نامی فروش معاملگی کی شہرت نے ہمارے نام کو نہتہ سوز کا لون تک گو
ایک ہے۔ یہ سب مگر پہنچا خراب ہوگا۔ اس دوکان کی شہرت صرف حیدرآباد ہی میں ہے۔ وہیں ہے
بلکہ اسکی نیک نامی کا سکھ ہو ورنہ تک چل رہا ہے اور اس لئے یہ کتب خانہ اپنے
کے عنایات کا شکریہ ادا کرتے ہو گاہے بگاہے نہیں بلکہ روزمرہ اس کے حال پر ہوتی رہتی ہے
ہم اپنی اس خود ستانی کی جبر ملن ہے کہ کسی حد تک مبالغہ بھی ہو پبلک سے معافی چاہتے ہیں
یہ کتب خانہ بلحاظ کفایت و عمدگی مال صفائی معاملہ عجلت تعمیل میں اپنا آپ ہی نظیر ہے۔
ارے معاملہ سے واقف اور روشناس ہیں وہ خوب جانتے ہیں غرض ہاتھ کنگن کو آرسی کیا
یہ ٹیک وید اور زشت ہا کو آدما لیجئے فقط



سید عابد تاجر کتب چارمینار حیدرآباد دکن

کلیات شایق

لینا گرنہ رہ جاؤ کلیجہ قصاص کر

عالمیناء مروجہ بیہ انظم علی صاحب مرحوم مفتی بلدہ المتخلص بہ شایق کی کیا نسبت ہے؟ کیا یہ مسلم الشیخہ جاتی ہے کہ آپ کے خلیفہ الامام رحمہ مقبولیت عام کا درجہ حاصل ہوا ہے اور اس کا اندازہ اس کے ہوسلار کے ہاں ہوتا ہے۔
کی تصنیفات - یہ پڑھ و مرتبہ طبع ہوئی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی اب تیسری مرتبہ نہایت
آب و تاب کے ساتھ چھپی رہے۔

اس گنجینہ میں بیش بہا موتیوں کی طریان اس خوبصورتی سے منسلک ہیں جبکہ مطالعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مولودِ نبیہ کا مورخہ اور شایعہ کے طبع رسالہ کی شوخیان ملاحظہ فرما کر عشق کرینگے۔ اس بے بہا مجموعے میں علامہ سیدہ امام شمس الدین علیہ السلام کی شان میں اس زور و شور لکھا ہے کہ اگر شایقین ایک ایک سرسبز نظر سے بھی ملاحظہ فرمادیں، تو ان حالات و جذبات و سحرانہ کے پاک لفظ کو زبانِ نبوی فرمادیں تو ہمارا دمہ اور اس میں وہ نغمہ پیدا ہوگا، اورچ میں جن مولودِ حقان احکام و محاسن میں بصدد ذوق و شوق پڑھتے ہیں اور ان کے علاوہ پھر کتنی بہرہ شوق پڑھ رہے ہیں اور ان کی اعلیٰ قابل منہ بہ منہ بھلائی میں موجود ہیں۔ غرض اس لاجواب کتاب کو چینستان کا لکھا ہوا گلزار کہا جائے تو سچا نہ کہ غنہ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی (۱۲۱) صفحے اس کو ہر نایاب کفایت باوجود ان تمام کے صرف (۱۲۱) علاوہ محصول ڈاک ہے۔ اور پتہ ذیل سے دستیاب ہو سکتی ہے

قف

محمد عبدالقادر صاحب کتب چار ہزار حیدر آباد دکن